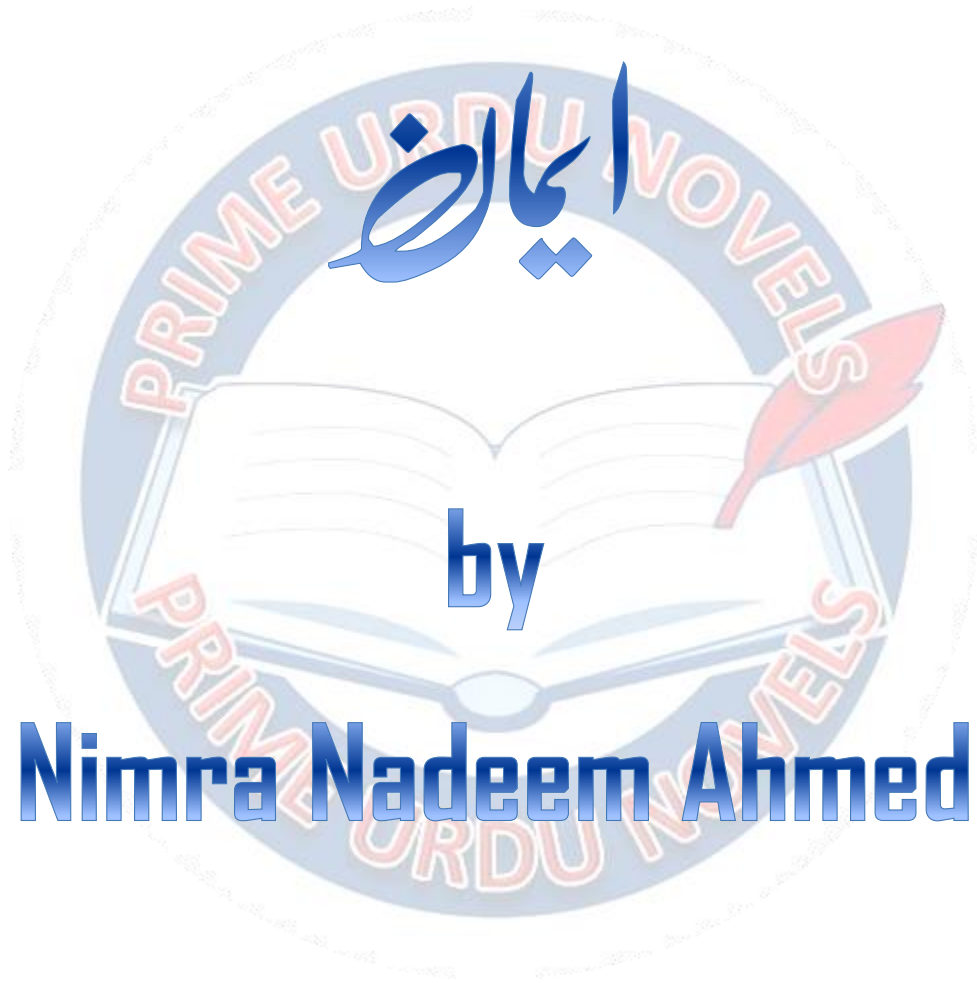


ایمان



Nimra Nadeem Ahmed

<https://primeurdunovels.com/>



لڑکی اٹھ جاؤ ہمیں جانا بھی ہے تمہارا ایڈ مشن کروانے تین دن سے فارم لا کر رکھا ہوا ہے تم نے۔۔ وہ اپنے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی تھی جب مشال نے اس کے کمرے میں شور ڈال دیا تھا !!

بہن سونے دے کل چلے جائیں گے ہم اور ویسے بھی پڑھائی میں رکھا کیا ہے بس اللہ اللہ کر کے اولیول کر لیا کافی ہے اور میں نے کونسا نیوٹن بن جانا ہے۔۔ وہ جو بھی تھی اسکو پڑھائی کا شوق بالکل نہیں تھا !!

اف یہ لڑکی میری سمجھ سے باہر ہے کبھی کہتی میں نے بہت پڑھنا اور کبھی پڑھنا ہی نہیں ہے۔۔ مشال نے اپنا سر پیٹا تھا !!

جب میں کہتی ہوں تب میں سو رہی ہوتی اور جب میں جاگ رہی ہوتی تب میرا بالکل پڑھائی کا دل نہیں کرتا۔ اس نے ایک آنکھ کھول کر کہا تھا !!

خوشخبری راکٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

ہم مشال نے تھوڑی دیر کچھ سوچا تھا آئیڈیا اس نہ چٹکی بجائی تھی یار زمل ہم نے جو ناول آرڈر کیئے تھے وہ آگئے۔۔ اس نے ایک آخری کوشش کی تھی اس کو اٹھانے کی اور وہ اس ہی وقت اٹھ بیٹھی تھی ایک ہی کمزوری تھی اس لڑکی کی وہ جس کی کورس کی بکس پڑھتے ہووے جان جاتی تھی وہ ناول کی شوقین تھی نا جانے اس نے کتنے ناول پڑھ لئے تھے!!

مشال نے ایک گہرا سانس لیا تھا اور شکر ادا کیا تھا کہ وہ اٹھ گئی۔۔

زل دس منٹ ہے تمہارے پاس اٹھ کر تیار ہو جاؤ اگر کوئی اور آگیا تو تم نے ڈانٹ کھا لینی پھر رونے لگ جاؤ گی۔۔ وہ کہہ کر زل کے کمرے سے باہر چلی گئی تھی اس گھر میں وہ فردِ واحد تھی جو زل کی پرواہ کرتی تھی باقی سب نے زل کو صرف ڈانٹا اور اس پر طنز کے تیر چلائے تھے یہاں تک کہ اس کے خود کا باپ اس سے پیار نہیں کرتا تھا وہ اس گھر میں اکیلی تھی اس کے پاس رشتے ہونے کے بعد بھی کوئی اسکا نہیں تھا۔۔ وہ بیڈ سے اٹھی تھی اور اپنا رخ ڈریسنگ روم کی جانب کیا تھا۔ دس منٹ بعد وہ تیار سی باہر آئی تھی اس نے اپنا رخ باہر کی طرف کیا تھا ابھی وہ اپنے کمرے سے باہر آئی ہی تھی۔۔ جب صنم اس پر طنز کے تیر چلانے سے بعض نا آئی تھی !!

چلو بھی صبح صبح منحوس کی شکل دیکھنے کو مل گئی اب اپنا صدقہ دینا پڑھے گا۔

تائی پلیز کبھی چھوڑ بھی دیا کرے اس بیچاری کو اس نے کیا بگاڑا ہے آپ کا؟؟ مشال زل کے سامنے آئی تھی !!

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

اب بھی میں منحوس کو منحوس نہ کہوں تو اور کیا کہوں منحوس ہی تو ہے تبھی اپنی ہی برتھڈے پر اپنی ماں کو مار دیا اب اس سے کیا امید لگائے ہم یہ ہمارا غرور بنے گی!!

پیچھے کھڑے کمال سکندر یہ ساری باتیں سن رہے تھے پر وہ اپنی بیٹی کے حق میں کچھ نہیں بولے تھے۔۔

زل کو اب اس سب کی عادت ہو گئی تھی اس نے اپنی شفاف پانی سے بھری آنکھوں سے اپنے باپ کی طرف دیکھا تھا اور وہ وہاں سے نکل گئی تھی اسکے باپ نے کبھی اپنی بیٹی کا ساتھ نہیں دیا تھا اسکا مان ہمیشہ چکناچور ہوا تھا وہ باہر گاڑی کے پاس آئی تھی!!

آئی ایم ریلی سوری زل یار مجھے ابھی کہیں اور جانا پڑھ رہا ہے تم نبیہ کے ساتھ کالج چلی جاؤ اس نے زل کی سوتیلی بہن کمال سکندر کی بیٹی کا کہاں تھا۔۔ زل نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور گاڑی میں جا بیٹھی تھی۔۔ فرنٹ سیٹ پر ولید کے ساتھ نبیہ تھی اور بیک سیٹ پر زل بیٹھی تھی وہ لوگ گھر سے باہر نکلے تھے وہ لوگ کالج کی پارکنگ میں آئے تھے!!

زل تم ایڈمن آفس جا کر فارم سبٹ کروا لو پھر تب تک میں اپنی کلاس لے لوں گی

اور تمہیں جوائن کروں گی تم اپنا ڈیپارٹمنٹ بھی دیکھ لینا یہاں سے لفیٹ سائیڈ پر میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ہے۔۔ نبیہ زمل کو کہہ کر اپنی کلاس میں چلی گئی تھی اور زمل ایڈمن آفس کی طرف روانہ ہوئی تھی۔۔ کچھ لڑکیاں وہاں ایسے ہی گھوم رہی تھی اور خوش گپیو میں مصروف تھی زمل نے ایڈمن آفس میں فارم سبٹ کروایا تھا اور میڈیکل ڈیپارٹ کی طرف چل دی تھی۔۔ وہاں ایک آدھ بچے تھے جو یہاں وہاں ٹہل رہے تھے وہ کلاس میں گئی تھی وہ خالی کلاس روم منہ چڑھا رہی تھی اس وقت چھٹی کا وقت تھا کچھ بچے گھر کے لئے نکل گئے تھے اور کچھ باہر انتظار کر رہے تھے۔۔

میڈیکل ڈیپارٹ تھوڑا اندر کو آ کر تھا اور یہاں کوئی بچہ بھی نہیں تھا اس نے باہر جانے کے لئے قدم اٹھائے ہی تھے جب کسی نے باہر سے روم کا دروازہ بند کیا تھا زمل بھاگ کر دروازے تک گئی تھی پر وہ بند ہو گیا تھا وہ دروازہ بجا رہی تھی پر وہاں کچھ نہیں تھا زمل کو خوف آ رہا تھا پر کوئی نہیں آیا تھا بس باہر سے ایک آواز آئی تھی۔۔ گڈ بائے ملاقات ہوگی تب جب تم سب کچھ کھو دوگی۔۔ وہ جو بھی تھی کہہ کر چلی گئی تھی اور وہ اس منہ چڑھاتے کمرے میں رہ گئی تھی!!

اس نے اپنے بیگ سے موبائل نکالا تھا پر اسکی بھی بیٹری ڈیڈ تھی شٹ اس نے بیچ پر ہاتھ مارا تھا وہ بیچ پر سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔ اب وہ کسی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی پر کوئی نہیں آیا تھا اس کو وہاں بیٹھے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا اب اس کو اپنا گلہ بھی خشک لگنے لگا تھا اس کو پانی چاہیے تھا۔۔

اس کلاس روم میں لگی گھڑی دن کے چار بجا رہی تھی وہ ایک بجے سے یہاں قید تھی اس کو اب چکر بھی آنے لگے تھے وہ صبح بھی کچھ کھا کر نہیں آئی تھی اور دھوپ میں لائسنز میں بھی گھڑی رہی تھی۔۔ اس نے دیوار کا سہارا لیا تھا اور دروازہ بجانا شروع کیا تھا پندرہ منٹ وہ دروازہ بجاتی رہی اور ایک دم سے وہ گر گئی تھی اب وہ بیہوش پڑھی تھی۔۔

کوئی وہاں سے گزر رہا تھا اس نے آواز سنی تھی اور باہر سے لگی کنڈی کھولی تھی اور اسکو دروازے میں ایک لڑکی گری ملی تھی اس نے اس لڑکی کو سیدھا کیا تھا اسکے سر پر چوٹ کے نشان تھے اس نے زل کو اٹھایا تھا اور باہر کی طرف بھاگا تھا اسنے زل کو بیک سیٹ پر لٹایا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی وہ اسکو لے کر ہسپتال گیا تھا زل کو پرائیویٹ روم میں شفٹ کیا تھا!!

اسکو ہوش آگیا تھا اسکو ڈرپ لگی تھی۔۔ وہ باہر ہی کھڑا تھا وہ کچھ دن کے لئے اپنے دوست کی جگہ لیکچر دینے آیا تھا وہ واپسی پر اپنی بہت امپورٹنٹ فائل بھول گیا تھا وہی لینے آیا تھا جب اسنے کلاس سے کچھ گرنے کی آواز سنی تھی!!

سر آپ اپنی وائف کو اب لے کر جاسکتے ہیں پر ان کو جوس وغیرہ دے پہلے ورنہ ان کو واپس بھی چکر آسکتے۔۔ نرس نے اس کو آکر کہاں تھا!!

جی میری وائف؟ اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ نرس اس لڑکی کو اس کی وائف کیوں سمجھ رہی تھی۔۔!

جی سر آپ کی وائف ماشا اللہ بہت پیاری ہیں آپ کی وائف۔۔!!

آریان نے تو اس لڑکی کو ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں تھا وہ تو اسکے نام سے بھی آشنا نہیں تھا اور یہاں سب اس لڑکی کو سب اس مغرور شہزادے کی بیوی سمجھنے لگے تھے۔۔!!

آریان نے سر جھٹکا تھا اور قدم روم کی جانب کیئے تھے وہ آنکھیں نیچی رکھے اس لڑکی تک آیا تھا!!

کون ہیں آپ محترمہ؟ آریان نے سوال کیا تھا۔

وہ جو لڑکیوں سے بات تک نہیں کرتا تھا وہ اس سے سوال کر رہا تھا!!

وہ بھائی میں اپنے بابا کی بیٹی ہوں۔۔ زل نے روہانسی ہو کر کہا تھا اور وہ رونے لگی تھی۔۔!!

وائے اریو کرائنگ؟ اس نے سوال کیا تھا!!

جی آپ نے کیا کہا؟ اسکو اتنی انگلش بھی سمجھ نہ آئی تھی!!

آئی سے وائے اریو کرائنگ؟ آریان نے برا سامنہ بنا کر کہا تھا!!

اوہ آئی ایم ناول لوور۔۔ زل نے آنکھوں سے بھری آنسو سے اس شخص کو دیکھ کر کہا تھا۔۔!!

آریان نے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی تھی۔۔ میں پوچھ رہا ہوں آپ رو کیوں رہی ہیں!! اب کے آریان نے اردو میں کہا تھا۔!!

مجھے ڈر لگ رہا ہے اس لئے رو رہی ہوں۔۔ اس نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کر کے کہا تھا۔!!

کس چیز سے ڈر لگ رہا ہے۔۔ آریان نے اب اسکو دیکھ کر کہا تھا وہ بھی دھندلی آنکھوں سے آریان کو دیکھ رہی تھی۔۔!!

میں صبح سے گھر سے باہر ہوں اس لئے اب ماما مجھے اور مارے گی وہ باتیں بھی سنائیں گی وہ مجھے گھر سے نکلوا دیں گی!!

کیوں وہ آپ کو گھر سے کیوں نکالیں گی آپ نے کونسا گناہ کیا ہے؟؟

وہ بابا سے کہیں گی میں نے ان کی عزت پامال کر دی اور بابا مان جائیں گے!! اس نے اپنا مسئلہ بتایا تھا!!

ایسا تھوڑی ہوتا ہے اور ویسے بھی آپ ان کو اپنا مسئلہ بتانا کے آپ کالج روم میں بند ہو گئی تھی۔۔ آریان نے ایک اور حل پیش کیا تھا!!

ہممم زمل نے صرف اتنا کہا تھا اور اپنے آنسو صاف کیئے تھے۔۔

آپ اٹھے میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔ آریان وہ تھا جو کسی لڑکی کو نہ دیکھتا پر نہ جانے کیوں اس لڑکی کے آنسو اس کو تکلیف دے رہے تھے!!

وہ زل کو لے کر باہر آیا تھا اس نے فرنٹ ڈور کھولا تھا اور زل کو بیٹھنے کو کہا تھا اور خود سامنے بنے سٹال پر گیا تھا اس نے ایک فریش جوس کا ارڈر دیا تھا اور کار میں آیا تھا اپنی طرف کا دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھا تھا۔۔۔ یہ پی لیں آپ پہلے!!

زل نے جوس پکڑ لیا تھا۔۔۔ آپ نے نہیں پینا؟ زل نے سوال کیا تھا۔۔۔

نہیں آپ اپنے گھر کا اڈریس بتا دیں آریان نے صرف اتنا کہاں تھا!!

میں وہ ڈیفنس کے فیز سکس میں رہتی ہوں۔۔۔ زل نے سارا اڈریس بتایا تھا!! یہ اڈریس ہے ہمارے گھر کا۔۔۔ اس نے سارا کچھ بتا دیا تھا اور آریان نے صرف سر ہلایا تھا۔!!

وہ اسکو لے کر سکندر ہاؤس پہنچا تھا اور گارڈ سے بات کر کے زل کو لے کر اندر آیا تھا وہ اسکو ایسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا نا جانے کیوں پر اسکو وہ لڑکی جانی پہچانی لگی تھی!!

وہ لوگ ابھی اندر آئے ہی تھے جب ان دونوں کی سماعتوں سے کچھ آوازیں ٹکرائی تھی!!

میں تو پہلے نہ کہتی تھی یہ لڑکی ہمارے منہ پر کالک مل جائے گی ہماری عزت سر بازار نیلام کر کے رکھ دی صنم اپنا سر پکڑے بول رہی تھی۔۔۔ زل کے قدم منہجند ہوئے تھے اسکو

لگ رہا تھا وہ گر جائے گی آریان بھی اس کے پیچھے کھڑا اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ بخوبی دیکھ رہا تھا۔۔۔!!

ڈیڈ میں نے تو پہلے ہی کہاں تھا کہ اس لڑکی پر بھروسہ کرنا ہی نہیں چاہیئے اب ہم لوگوں کو کیا منہ دیکھائیگے۔۔ ولید نے بھی آگے بڑھ کر آگ لگائی تھی وہ اکیلی تھی اس گھر میں اس پر یقین کسی نے نہیں کرنا تھا یہ سب وہ جانتی تھی۔۔!!

ابھی وہ لوگ بول ہی رہے تھے جب مشال نے زل کو دیکھا تھا اور اس کی طرف بھاگی تھی۔۔ اسکی بکھری حالت بتا رہی تھی کہ وہ تھک گئی تھی مشال نے اس کو گلے سے لگایا تھا!!

یار میں اتنا پریشان ہو گئی تھی مجھے عجیب وسوسوں نے گھیر رکھا تھا۔۔ مشال اسکے گلے لگی رونے لگی تھی!! اور سب اٹھ کر اس تک آئے تھے۔۔

بغیرت لڑکی تمہیں شرم نہ آئی یہ سب کرتے ہوئے۔۔ کمال سکندر نے اس کو ایک رکھ کر تھپڑ لگایا تھا ایک کے بعد کئی تھپڑ اس کے چہرے پر پڑھے تھے!! اب آریان کو سمجھ آئی

تھی وہ کیوں رو رہی تھی اب جانا تھا اس نے اس لڑکی کی فکر جائز تھی اب کے ولید آگے آیا تھا اور ہاتھ اٹھایا تھا!!

پر آریان نے اسکا ہاتھ ہوا میں ہی روک لیا تھا۔۔ بس بہت ہو گیا کب سے دیکھ رہا ہوں میں آپ لوگ ان کی سن نہیں رہے پر آپ نے پہلے ہی ان کو مجرم بنا کر سزا دے دی اب بہت ہوا بس وہ چیخ اٹھا تھا!! اور سب نے بیک وقت اس لڑکے کو دیکھا تھا۔۔

کون ہو تم لڑکے؟ کمال سکندر نے آریان کو دیکھتے ہی پوچھا تھا۔۔

جو بھی ہوں پر آپ لوگوں کی طرح بے حس نہیں ہوں۔۔ آریان نے بھی طنز کے تیر چلائے تھے!!

آپ اس سے کیا پوچھ رہے ہو گا کوئی عاشق تبھی ساتھ لے کر آئی ہے اب بولے گی میں نے شادی کر لی اس سے۔۔ ولید آگے آتا بولا تھا!!

بس کرے آپ سب زمل کی سن تو لیں ایک بار!! مشال نے چیخ کر کہا تھا۔۔!!

ان کو کسی نے کالج میں بند کر دیا تھا مجھے یہ کلاس روم میں بیہوش ملی تھی!! جب زمل کچھ نہ بولی تو آریان نے صفائی پیش کی تھی تاکہ وہ زمل کے بارے میں اور غلط نہ سمجھے۔۔

مشال زمل کو اندر لے گئی تھی مدیحہ نے مشال کو اشارہ کیا تھا اب باہر ایک عدالت لگی تھی سارے جج تھے اور آریان کو کسی مجرم کی طرح کھڑا کیا تھا۔

انکل آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں آپ کی بیٹی نے کوئی گناہ نہیں کیا ابھی وہ ہسپتال سے لوٹی ہے!! وہ اب بھی زمل کے حق میں گواہی دے رہا تھا۔

تم جاسکتے ہو۔۔ کمال اور فرقان صاحب تو کسی سوچ میں مبتلا تھے اور ولید بول پڑھا تھا!!

آریان بھی وہاں سے باہر نکل گیا تھا اس کو یہ فیملی پاگل ہی لگی تھی بلکہ پورا پاگل خانہ اس نے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے جب کمال سکندر باہر کو گئے تھے نا جانے اب وہ کیا کرنے والے تھے انہوں نے اپنے گھر کا گیٹ عبور کیا تھا اور آریان کی گاڑی کے آگے آکر کھڑے ہوئے تھے وہ جو گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا ایک دم سے بریک ماری تھی اس نے کمال سکندر جلدی سے گاڑی کے مرر کے پاس آئے تھے اور اس کو بجانا شروع کیا تھا آریان نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا تھا اور شیشہ نیچے کیا تھا!

جی فرمائیے اب کیا مسئلہ ہے آپ کو۔۔ آریان نے اپنا غصہ ضبط کر کے کہاں تھا!

تم لڑکے اس بغیرت لڑکی سے نکاح کر لو! کمال صاحب نے بہت پرسکون ہوں کر کہاں تھا اور آریان کے سر پر سکندر ہاؤس کی پوری عمارت گری تھی۔۔

یہ آپ کیا کہ رہے ہیں انکل میں کب سے آپ کا لحاظ کر رہا

اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جو آپ کہیں گے وہ آریان جہانگیر کو ماننا پر ہے گا اور ویسے بھی میں اس لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا! اس نے صاف انکار کیا تھا۔۔

ایسے کیسے شادی نہیں کرو گے شادی تو تمہیں زمل جلیل سے ہی کرنی ہوگی۔۔ تو کیا کمال زمل کے اصلی باپ نہیں تھے پھر کون تھا اصلی باپ؟؟ نا جانے یہ کوئی سازش تھی یا شطرنج کا کھیل!

انکل میں نکاح شدہ ہوں۔۔ آریان نے ان کے سر پر بم پھوڑا تھا

اس میں کونسی بڑی بات ہے تم چار شادیاں کر سکتے ہوں!

جی کر سکتا ہوں میں چار شادیاں بھی پر میں اپنی بیوی کے ساتھ نا انصافی نہیں کر سکتا میں نے ان کی آنکھ میں ایک آنسو نالانے کا بھی وعدہ کیا تھا تو اب میں ان کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی نہیں کروں گا! اس نے کہہ کر ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا!

ٹھیک ہے تم نہ کرو نکاح لڑکے پھر میں بھی اس لڑکی کو اپنے گھر سے نکلتا ہوں

وہ کہہ کر اندر کی جانب گئے تھے اور آریان باہر رہ گیا تھا ابھی پانچ منٹ گزرے ہی تھے کے اندر سے شور کی آواز آنا شروع ہوئی تھی!!

پلیز بابا ایسا نا کرے میرے ساتھ معاف کر دیں مجھے پلیز بابا معاف کر دے..!

بغیرت لڑکی تو اس ہی قابل ہے تو ہمارے گھر میں رہنے کے قابل ہے ہی نہیں.. انہوں نے زل کا ہاتھ پکڑ کر دور پھینکا تھا اور وہ زمین بوس ہوئی تھی اس کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا..

اے رب میری حفاظت کر دے وہ جو خدا پر یقین بھی نہ کرتی تھی اس وقت وہ اس ہی کو یاد کر رہی تھی اے رب میری عزت کی حفاظت کر!! ابھی وہ اپنا ہاتھ پکڑی بیٹھی ہی تھی جب باہر سے ایک لڑکا اندر داخل ہوا تھا اس نے پی کیپ پہن رکھی تھی جس سے اس کا منہ سہی سے نظر نہیں آرہا تھا وہ زل کے پاس آیا تھا اور اس کو زمین سے اٹھا کر اپنے ساتھ کھڑا کیا تھا اور ایک نظر ان سب کو دیکھا تھا پر وہ سب اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکے

تھے اس کی نیلی آنکھیں ضبط کی شدت سے سرخ ہوئی پڑی تھی اس نے کچھ بھی کہنے سے خود کو بعض رکھا تھا..

اور قدم کمال سکندر کی جانب کیئے تھے۔۔

یہی چاہتے تھے نا آپ تو یہی ٹھیک میں نکاح کیلیئے تیار ہوں! یہ الفاظ نکلتے ہی اس کی آنکھ سے کئی آنسو گرے تھے۔۔ اس کو دکھ ہوا تھا اپنی منکوحہ سے بے وفائی کا جس لڑکی کو اس نے آج تک دیکھا نا تھا پر وہ اس لڑکی کو دیوانوں کی طرح چاہتا تھا۔۔ آج آریان اسفند جہانگیر ایک لڑکی کی عزت کیلیئے اتنا بڑا قدم اٹھا گیا تھا کمال سکندر سنتے ہی خوش ہوئے تھے اور مدیحہ کو زمل کو اندر لے کر جانے کو کہاں تھا اور وہ خود باقی سب کو لیے لاونچ میں آئے تھے اور مدیحہ کو کہاں تھا کہ زمل سے کہیں اس کا نکاح ابھی ہوگا مدیحہ کو تو جھٹکا لگا تھا پر پھر بھی وہ گئی تھی زمل کے پاس!

زمل بھائی چاہتے ہیں کے تمہارا نکاح کر دیا جائے! انہوں نے رک رک کر کہا تھا!!

پھوپھو آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں یہ نہیں ہوں سکتاں آپ جانتی ہے۔۔۔ زمل چیخ پڑی تھی اس کی سمجھ سے باہر تھا کے اسکے بابا اتنا بڑا قدم کیسے!!

زل بیٹا یہ ہو سکتا ہے

انہوں نے نظریں چرا کر کہاں تھا!

پھوپھو نکاح کے اوپر نکاح جائز نہیں ہے یہ بات جانتی ہیں آپ اور آپ یہ بھی اچھے سے جانتی ہے کہ میں نکاح شدہ ہوں دادا جان نے آپ کو بھی گواہان میں شامل کیا تھا۔

اور بیٹا آپ بھی اس لڑکے کی بات کر رہی جس کو آپ کی خبر نہیں جو آپ کو جانتا نہیں اور بیٹا موبائل پر نکاح ہوں جانے سے رشتے نہیں چلتے بیٹا وہ نا جانے زندہ بھی ہے یا نہیں کب تک انتظار کرے گی اسکا آپ۔۔ انہوں نے زل کا ہاتھ تھام کر کہاں تھا۔!!

پر پھوپھو نکاح تو نکاح ہوتا ہے نہ پھر بھلے موبائل پر ہو یا آس پاس!!

چلو یہ بات مان بھی لو تو یاد ہے نہ آج سے دو سال پہلے آپ کے پھوپھانے بتایا تھا وہ مر گیا ہے اور مرے ہوئے انسان واپس تو نہیں لوٹتے۔ اور باہر کھڑا وہ ساری باتیں سن رہا تھا

آپ تیار ہو جاؤ مولوی صاحب آتے ہی ہونگے وہ کہہ کر باہر چلی گئی تھی اور وہ اندر رہ گئی تھی۔ تو کیا وہ اپنے دادا کے بنائے اس رشتے سے آزاد تھی کیا وہ اس شخص سے آزاد تھی

جس کو مرا ہوا کرار دے دیا گیا ہے۔۔ مولوی آیا اور زمل جلیل سکندر سے زمل آریان جہانگیر بن گئی تھی نکاح کے بعد زمل اپنے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی تھی اور اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔۔ کیا سے کیا ہوتی جا رہی تھی اس کی زندگی۔۔ آریان نکاح کے بعد کمال سکندر کے پاس آیا تھا اور کچھ کہاں تھا !!

زمل اب آریان جہانگیر کی بیوی ہے سمجھے آپ لوگ اب ان کو کوئی تکلیف ہوئی یا انکو کسی نے کچھ کہاں تو اپنے انجام یاد رکھئے آج سے وہ آریان جہانگیر کی امانت ہے وہ ان سب کو وارن کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

گھڑی صبح کے پانچ بج رہی تھی اور وہ اپنے گھر سے باہر نکلی تھی اس نے اپنا سارا منہ کالی چادر سے ڈھک رکھا تھا وہ باہر آئی تھی اور سڑک سے ہوتی وہ بلاک فائیو میں آئی تھی ابھی وہ بھاگ ہی رہی تھی جب وہ کسی گاڑی کے آگے آئی تھی اندر بیٹھے لڑکے نے جلدی سے بریک ماری تھی ورنہ وہ لڑکی ابھی زمین بوس ہوئی ہونی تھی وہ لڑکا جلدی سے گاڑی سے باہر نکلا تھا

اور اس لڑکی کے پاس آیا تھا!

آریو اوکے؟ اس نے اس لڑکی کو مخاطب کیا تھا!!

جی آپ کیا کہہ رہے۔۔ زل نے ٹیڑھا سامنہ بنا کر کہاں تھا۔

آپ ٹھیک ہے نا؟ صارم نے ایک بار پھر پوچھا تھا

جی میں ٹھیک ہوں!!

آپ اس وقت ایسے گھر کے باہر کیا کر رہی؟

وہ میں وہ آپ کو کیوں بتاؤ؟؟؟

دیکھے محترمہ مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے پر اس وقت یہ علاقہ ٹھیک نہیں ہے!! صارم نے

ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی تھی اور اس لڑکی کو سمجھانا چاہا تھا۔!!

میں چلی جاتی ہوں۔۔ وہ کہہ کر واپس جانے لگی تھی!

رکے میں ساتھ چلتا ہوں۔۔ وہ کہہ کر اسکے ساتھ ہی چلنے لگا تھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی زل

کو قدم واپس اس گھر کی جانب بڑھانے پڑھے تھے جہاں وہ اب کبھی بھی نا جانے کا سوچ

چکی تھی وہ چلتے چلتے فیر سکس میں آئے تھے اور ارسلان ہاؤس کے سامنے زل نے اپنے قدم روک لئے تھے

اور صارم کے قدم ساکت ہوئے تھے!!

یہ کس کا گھر ہے؟ اس نے زل سے پوچھا تھا!!

یہ ویسے تو میرے دادا جان کے نام ہے پر اب یہاں میرے بابا اور چاچو رہتے ہیں۔ اس نے آنکھ میں آیا آنسو صاف کر کے کہاں تھا!!

اور آپ کس کی بیٹی ہیں؟ وہ پوچھے بنا نہ رہ سکا۔!!

میں کمال سکندر اور فریحہ جہانگیر کی۔ اس نے صارم کے سر پر بم پھوڑا تھا وہ پٹھا کوں کی زد میں تھا اس وقت اس کے سامنے اسکی بہن کھڑی تھی۔

ہاں وہ صارم سکندر کی بہن تھی وہ فریحہ جہانگیر کی بیٹی تھی صارم بے اختیار اسکے گلے لگا تھا اور زل کا نام کئی بار پکارا تھا۔ وہ یقین کر رہا تھا واقعی اس کے سامنے اسکی بہن تھی زل نے شکایتی نظروں سے صارم کو دیکھا تھا۔ وہ بھی پہچان گئی تھی اپنے بھائی کو وہ اپنے بھائی کو پہچان گئی تھی وہ دونو صبح کے پانچ بجے ڈیفنس کی سڑک پر ایک دوسرے کے گلے لگے

کھڑے تھے تھوڑی دیر بعد صارم نے زل کو اپنے سے دور کیا تھا اور غصے سے دروازہ بجانے لگا تھا۔

دس منٹ کے بعد چوکیدار باہر آیا تھا اور صارم کو دیکھ کر اس کے گلے لگا تھا۔ وہی تو تھا جو صارم کو ہر بات سے اگاہ کرتا تھا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر گیا تھا اتنی دیر میں باقی سب بھی باہر آگئے تھے اس نے سب کو خونخوار نظروں سے دیکھا تھا اس گھر کے سب فرد بھی حیران پریشان کھڑے تھے!!

وہ لوٹ آیا تھا اتنے سالوں بعد وہ بارہ سالوں بعد ایک بار پھر اس گھر میں تھا جہاں سے وہ بے دخل کر دیا گیا تھا اسکو نکالا گیا تھا آج وہ اپنی بہن کے ساتھ آیا تھا۔!!

حیرت کی بات نہیں ہے جو انسان اپنے گھر کو پرفیکٹ کہتا ہے اس ہی کی اولاد رات کے اس وقت بھاگ رہی تھی!! صارم نے طنز کیا تھا۔!!

زل آج تم میرے ہاتھوں سے گئی۔ کمال سکندر زل کے سامنے آئے تھے۔ مر جاؤ تم زل مر جاؤ۔ انہوں نے زل کا گلہ پکڑ کر کہاں تھا!!

بابا پلیز ایسے نا کہیں۔۔ زل نے اپنی بھری آنکھوں سے کہاں تھا!!

بس کر دو زل تم جو کرنہ تھا اب کر لیا بہت ہوا تمہارا نکل جاؤ یہاں سے

جیسے پہلے جا رہی تھی۔۔ انہوں نے غصے سے کہاں تھا اس سارے وقت میں صارم خاموش کھڑا تھا!!

ولید سامنے آیا تھا اور زل کو دھکا دیا تھا وہ گرنے لگی تھی پر صارم نے اسکو تھام لیاں تھا۔۔ اس کو گرنے سے بچا لیاں تھا۔۔

آپ سب یہ کیا کر رہے ہیں ایک لڑکی کو کوئی اس طرح بے عزت کر کے گھر سے نکالتا ہے باپ تو ایک بیٹی کا سب سے بڑا سایا ہوتا ہے ایک باپ اپنی بیٹی کی ڈھال ہوتا ہے غرور ہوتا ہے ایک باپ اپنی بیٹی کا۔۔ یہ سب اب اسکی برداشت سے باہر ہوں گیا تھا تبھی چیخ پڑا تھا وہ۔۔ آپ اپنی اولاد کو گھر سے بے دخل کر رہے اس سے چھت چھین رہے ہیں!!

تم چپ کر جاؤ لڑکے یہ بڑی باعزت رہی ہے جو ہم اس کو بے عزت کر کے گھر سے نکالیں گے اس کے ساتھ وہی ہو رہا جس کے یہ لائق ہے اور تم تو ویسے بھی ہمیں ہی برا کہوں گے اور تم کیوں ہماری تعریف کرنے لگے!!

جی بابا بالکل ٹھیک کہ رہے ہیں آپ۔۔ زل یہ سن کر بالکل بھی حیران نہیں ہوئی تھی وہ تو صارم کو پہچان گئی تھی پہلے ہی زل خوش ہوئی تھی اسکا بھائی اس کی ڈھال بن کر کھڑا تھا ان سب کہ سامنے!

تم یہاں کیا کر رہے ہو صارم اپنی بے عزتی یاد نہیں ہے جو پھر اس گھر میں داخل ہو گئے ہوں!! کمال سکندر نے صارم کو دیکھ کر کہا تھا۔!!

آنا تو میں بھی نہیں چاہتا تھا پر میری بہن کے لئے لوٹناں پڑھا اور اچھی بات ہی تو ہے کہ میں آگیا دیکھ لیا کہ یہاں میری بہن کے ساتھ کیا ہو رہا تب معاملہ میرا تھا میں نے چھوڑ دیا اب بات میری بہن کی ہے اپنا تو برداشت کر لیا پر اپنی بہن کی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتاں میں آپ اس لائق ہی نہیں ہے کہ آپ کے پاس آپ کی کوئی اولاد رہے جا رہا ہوں میں یہاں سے اور اپنی بہن کو بھی ساتھ لے کر ہی جاؤ گا سمجھے۔۔ اس نے ایک نظر سب کو دیکھا تھا اور نیچے گری زل کی چادر اٹھائی تھی۔۔ اور اسکے ہاتھ میں دوپٹہ تھمایاں تھا زل نے اپنا دوپٹہ سیٹ کیا اور صارم اسکو لیے باہر چلا گیا تھا گھر والے سب ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہے تھے کہ یہ کیا ہو گیا!!!

اب کہ زل صارم کی گاڑی میں بیٹھی تھی اور سوچوں میں گم تھی کہ یہ اس کا وہی بھائی ہے

جس کو آج سے بارہ سال پہلے اس کے باپ نے مار ڈالا تھا پر وہ زندہ تھا ہاں صارم سکندر زندہ تھا!

زل تم ٹھیک ہوں نا؟؟ زل کی سوچوں کے تسلسل کو صارم کی آواز نے جھٹکا تھا۔!!
جی۔۔ جی بھائی میں ٹھیک ہوں!!

اچھا تم یہیں کار میں بیٹھو میں پانی لے کر آتا ہوں تمہارے لئے۔۔ صارم زل سے اتنا کہتا گاڑی کا ڈور لاک کرتا سامنے بنے اسٹور پر گیا تھا!!

اب کہ زل گاڑی میں اکیلی بیٹھی تھی اس کا جی چاہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے پر وہ ابھی کمزور نہیں پڑھ سکتی تھی ابھی اس کو اپنے بھائی سے بہت سے سوال کرنے تھے کہ وہ اتنے وقت کہاں رہا؟؟ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا؟؟ وہ اپنی بہن سے کیوں نہیں ملا؟؟ وہ اتنا دور کیوں رہا آج تک؟؟ پر ابھی یہ وقت نہیں تھا ان سب باتوں کا!!

وہ ایک مارٹ کے اندر داخل ہوا تھا اس نے ایک پانی کی بوتل اور ساتھ ایک چاکلیٹ کی باسکٹ اٹھائی تھی اور کاؤنٹر کی جانب قدم بڑھائے

ابھی وہ کاؤنٹر کی جانب بڑھ ہی رہا تھا جب کسی نے پیچھے سے آواز لگائی تھی صارم کو۔۔ اس آواز کو وہ ہزار آوازوں میں بھی پہچان سکتا تھا صارم نے رخ موڑا تھا اور ایک خوبصورت سانوجوان چہرے پر مسکراہٹ سجائے صارم کے سامنے آیا تھا۔۔!

ہاں بھائی کیسا ہے کہاں جا رہا ہے آج مجھ سے ملنے بھی نہیں آیا تھا میں نے بہت انتظار کیا تھا وہ تو شکر ہے میں بھی یہیں موجود تھا تبھی تجھے دیکھ لیا اور پہچان بھی لیا۔۔ وہ بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا تھا اس نے جب صارم کے ہاتھ میں چاکلیٹ دیکھی تو اس کے ہاتھ سے وہ چاکلیٹ چھین لی!!

شکریہ بھائی جو تو نے میرے لئے یہ چاکلیٹ لی ویسے ضرورت نہیں تھی پر اب تو نے لے لی ہیں تو میں کھا ہی لیتا ہوں۔۔

بس کر نیلی بلا تیرے لئے نہیں ہے یہ۔۔!!

پھر کس کے لئے لی ہیں؟ اس نیلی بلا نے برا سا منہ بنا کر کہاں تھا!!

یہ میری بہن کے لئے۔۔ اس نے خوش ہو کر کہاں!! تھا اور اس لڑکے نے اپنا گلہ ترک کیا تھا۔۔

مطلب تجھے وہ مل گئی؟

اس لڑکے نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر کہاں تھا۔۔

ہم یار وہ مل گئی بارہ سال بعد صارم سکندر کو اس کی بہن زمل مل گئی۔۔ اس کے چہرے پر خوشی صاف نظر آرہی تھی۔۔!!

کہاں اور کیسے ملی وہ؟ اس لڑکے نے ایک اور سوال کیا تھا!!

یار بہت لمبی کہانی ہے بعد میں بتاؤ گا۔۔

چل ٹھیک ہے پھر ملتے ہیں بعد میں مسٹر پکاؤ۔۔ اور میں بل پے کر دیتا ہوں۔۔ وہ لڑکا صارم کو کہتا ایک سائیڈ ہوا تھا اور صارم باہر کی طرف چل دیا تھا!!

زل یہ پانی لو اور پی لو صارم نے زل کی طرف پانی بڑھایا تھا اور یہ چاکلیٹ بھی مجھے یاد ہے میری بہن کو بچپن میں چاکلیٹ کتنی پسند تھی۔۔ یہ لو رکھ لو!!

شکریہ بھائی پر میرے ذہن میں بہت سے سوال آرہے ہیں۔۔

تو میری گڑیا مجھ سے پوچھے میں آپ کو جواب دوں گا!!

بھائی آپ اتنے وقت سے کہاں تھے اپنی بہن کو چھوڑ کیوں دیا تھا آپ نے آپ جانتے ہیں دادا جان کے انتقال کے بعد میں کتنی اکیلی پڑھ گئی تھی

میں ابو نے تو ایسا چھوڑا کے پلٹ کر اپنی بیٹی سے پوچھا ہی نہیں۔۔ ان کی وائف اور ولید بھائی ان کا سب کچھ بن گئے زل تو کچھ تھی ہی نہیں پھر بھی میں سب برداشت کرتی رہی۔۔ جانتے ہیں کیوں؟؟ میرے پاس میرا بھائی نہیں تھا جو مجھے پروٹیکٹ کر سکے میرے ساتھ کھڑا ہو سکے۔۔ وہ بولنے پر آئی تو بولتی ہی چلی گئی!!

اففف۔۔ اففف لڑکی سانس تو لے لو کیا ایک ہی سانس میں سب بولنے کا ارادہ رکھتی میری بہن؟ صارم نے سوال کیا تھا!

اور ہاں بھئی سب بتاؤ گا میں تمہیں پر سہی وقت آنے پر۔۔ صارم نے بات ٹالنا چاہی تھی!!

ہممم سہی!! زل نے صرف اتنا ہی کہاں تھا۔

پر سب سے پہلے ہم کہیں باہر بیٹھ کر ناشتہ کرتے ہیں کیوں کے بھئی میرے پیٹ میں تو چوہے دوڑ لگا رہے۔۔ صارم کہہ کر ہنسا تھا!!

مجھے کچھ بھی نہیں کھانا بھائی میرا دل نہیں چاہ رہا!!

اگر تمہارا دل نہیں بھی چاہ رہا تو مجھ بیچارے کی شکل تو دیکھ لو بھوک سے بارہ بج چکے ہیں!! صارم نے منہ پھولا کر کہاں تھا۔

بھائی میں مذاق نہیں کر رہی

بھائی ابا مجھے غلط سمجھ رہے ہیں بھائی انہوں نے میرا نکاح۔

شششش! صارم نے اس کو چپ کروا دیا تھا۔

اور کتنا بولتی ہو آپ شہزادی میرے تو کان ہی پک گئے ہیں کہاں سے سیکھا تھا اتنا بولنا۔

زل صرف اسکو دیکھ کر رہ گئی تھی!!

بھائی آپ جانتے ہیں آپ مجھے آٹھ سال کی عمر میں اکیلا چھوڑ گئے تھے میری ساری ہنسی خوشی اس ہی دن چھن گئی تھی۔۔ آج بارہ سال بعد مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ مجھے میری دنیا واپس مل گئی ہے۔۔ ڈیڈ نے تو کبھی مجھے دیکھا ہی نہیں ان کا سب کچھ تو ولید تھا آپ مجھے تب چھوڑ گئے جب مجھے آپ چاہیے تھے۔۔ آپ تو کہتے تھے کہ زل کی ساری تکلیفیں صادم کبھی زل تک آنے نہیں دیگا پر آپ نے تو خود مجھے تکلیفوں کے بیچ چھوڑ دیا کیوں بھائی کیوں؟؟ وہ رو دی تھی۔۔!!

زل اس بارے میں ہم گھر جا کر بات کریں گے اور ویسے بھی اگر ہم اور تھوڑی دیر یہاں رکے تو وہ نیلی آنکھوں والی بلا نے ادھر ہی آ جانا ہے۔۔ یقین جانو زل بہت ہی بھوکی بلا ہے وہ کچھ نہیں چھوڑتی ایسا نہ ہو وہ تمہاری ساری چاکلیٹ کھا جائے ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا!!

بھائی کس بلا کی بات کر رہے ہیں آپ؟؟ زل نے اپنی بڑی آنکھوں کو اور بڑا کر کے پوچھا تھا۔۔ بھائی وہ واقعی بلا ہے؟ کیا وہ سب کھا جاتی ہے؟؟

وہ سب کھا جاتی نہیں کھا جاتا ہے وہ نیلی بلا لڑکی نہیں لڑکا ہے!!

بھائی کس کی بات کر رہے ہیں آپ؟

زمل یار اپنے یہ سوال جواب بعد میں کر لینا پہلے یہاں سے تو نکلنے دو!!

اچھا بھائی پر بس ایک سوال اگر وہ لڑکا ہے تو بلا کیسے ہوا؟

وہ واقعی بلا ہی ہے تم جانتی ہو اس کی ساری حرکتیں ہی ایسی ہے کہ اس کو بلا کا نام دینا ہی پڑھ گیا جانتی ہو وہ معصوم بچوں کی چیزیں کھا جاتا اور تو اور شرم نام کی کوئی چیز اس شخص کے اندر نہیں ہے ہاں بس شکل سے پیارا ہے وہ۔۔ کبھی کبھی تو میرا دل چاہتا ہے اس کو دیکھ کہ کاش میں لڑکی ہوتی تو کیا پتہ وہ خوبصورت بلا میرے مقدر میں آ ہی جاتا!!

گاڑی میں ایک زور دار قبہ بلند ہوا تھا جو کے زمل کا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کے اسکا بھائی ایسا بھی

سوچ سکتا وہ بھی ایک خوبصورت بلا۔۔ توبہ زمل توبہ تو کسی لڑکے کو ایسا کیسے کہ سکتی!! پاگل ہوں نہ میں بھی کتنی بڑی۔۔ اس نے اپنی سوچوں میں سوچا تھا!

یار زمل تم اتنا ہنس کیوں رہی؟ صارم نی اسکو باتوں میں لگا لیا تھا وہ زمل کو اداس نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔!

ہاہا کچھ نہیں بھائی اگر اب آپ کا یہ کسی خوبصورت بلا کی تعریف بند ہو گئی ہو تو ہم ناشتہ کرنے چلے؟

ایک منٹ زل ایک منٹ ابھی تو بیس منٹ دو سیکنڈ پہلے تم کہہ رہی تھی کہ تمہیں کچھ کھانا نہیں ہے اب اتنی بھوک؟؟ صارم نے اپنی ہنسی روک کر کہا تھا۔

بھائی اگر آپ اپنے پیسے بچانا چاہتے ہیں تو میں نہیں کھا رہی کچھ اب خوش آپ؟ زل نے منہ بنا کر کہا تھا!!

نہیں نہیں بیٹا ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو مذاق کر رہا تھا اپنی گڑیا کے ساتھ۔۔ اب اگر میں اپنی بہن پر پیسے خرچ نہیں کروں گا تو کیا اس نیلی بلا پر کروں گا۔۔۔ استغفار وہ بھوکا تو ایک ہی دن میں مجھ بیچارے کو کنگال کر دے گا

میں تو اس کو ایک ٹونی بھی نا دوں! صارم نے کہتے ساتھ ہی قہقہہ لگایا تھا۔

بھائی آپ گاڑی چلائیں ہنس بعد میں لینا۔

ہم چلتے ہیں پر اس سے پہلے میں ایک امپورٹڈ فون کال کر کے آیا!!

جی ٹھیک ہے بھائی آپ جائیں زل نے مسکرا کر کہا تھا!

اوکے بھائی کی جان۔۔ وہ خوش ہی اتنا تھا اسکو بھی ایک رشتہ مل گیا تھا پانچ سال کی عمر میں اس نے اپنی ماں کو کھویا تھا اسکی ماں اس سے دور چلی گئی تھی ہمیشہ کے لئے وہ گاڑی سے باہر آیا تھا!!

ہاں ہیلو نیلی بلا!

مسٹر پکاؤ ڈونٹ کال می نیلی بلا!

میں تو یہی کہوں گا ہنسنہ!

اچھا بکواس کر کیا کام ہے مجھے ڈسٹرب کر کے رکھ دیا اتنا اچھا سین چل رہا تھا۔۔ اس لڑکے نے منہ کے زاویئے بگاڑ کر کہاں تھا!

تجھے جو کام بولا ہے ہو جانا چاہیے سمجھے تم۔۔ صارم نے آرڈر دیا تھا

جو حکم میرے آقا۔۔ اس لڑکے نے کسی بوتل کے جن کی طرح جواب دیا تھا

اور ہاں اب فون رکھ فارغ انسان۔۔ اور اس لڑکے نے کال کاٹ دی تھی!!

بول تو ایسے رہا جیسے پاکستان پورا اس ہی نے سمجھا رکھا۔ صارم نے فون کو دیکھتے کہاں تھا!!

لڑکیوں اور لڑکوں کی دوستی میں صرف اتنا فرق ہے کہ لڑکے ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں اور لڑکیاں دور ہو جاتی ہیں ایک دوسرے سے ایک چھوٹی سی بات لڑکیوں کی دوستی میں درار ڈال دیتی ہے اور لڑکے بڑی بات کو بھی ہنس کر ٹال دیتے ہیں اور انکی دوستی میں پھر بھی کوئی فرق نہیں آتا اور وہ ایک دوسرے سے اور جڑ جاتے انکا رشتہ پہلے سے بھی مضبوط ہو جاتا اور لڑکیاں حسد کرنے لگتی لڑکوں کی دوستی اچھی ہوتی ہے!

صارم صاحب کو چھوڑ کر اگر ہم گاڑی میں بیٹھی اس معصوم سی لڑکی کے پاس آئیں تو وہ پھر گم سم بیٹھی تھی اور سوچوں کی وادیوں میں بہت دور نکل گئی تھی!!

میں کیسے یقین کروں بابا کے ہوتے ہوئے مجھے گھر سے بے دخل کر دیا اور بابا انہوں نے ایک بار پھر اپنی بیٹی کا ساتھ نا دیا اگر صارم بھائی نہ ہوتے

تو میں کیا کرتی کیا وہ سب مجھے جان سے مار دیتے یہ صرف اسکی سوچ تھی کے زل کو گھر سے نکالنے والے اس کے بابا تھے۔۔

کبھی کبھی ہماری سوچ غلط ثابت ہوتی ہے۔۔ یہ زل نے بعد میں جاننا تھا ابھی تو اسکی کہانی کا آغاز تھا نہ جانے اسکی کہانی نے کیا رنگ لانا تھا آگے جا کر وہ سوچوں میں گم تھی جب گاڑی کا لاک کھول کر وہ پیارا سا لڑکا اندر داخل ہوا تھا۔۔

سیاہ آنکھیں بھورے بال گوری رنگت اور اسکے ہونٹوں پر ایک پیاری سی مسکان وہ واقعی بے حد حسین تھا۔۔۔

اور زل اب میری گڑیا کہا جا کر کھانا پسند کرے گی؟

بھائی آپ جہاں لے جائیں گے میں وہاں آپ کے ساتھ جاؤ گی میں تو آج تک دوسروں کی مرضی پر ہی گئی ہوں بس مثال کبھی چھپ کر لے جاتی تھی تو اسکے ساتھ چلی جاتی تھی!!

یہ سب کہتے ہوئے زل کی آنکھ نم ہو گئی تھی اور صارم کو تکلیف ہوئی تھی آج اس کو ایک بار پھر اپنے باپ سے نفرت ہوئی تھی۔۔ اور اپنے آپ پر بھی غصہ آیا تھا کہ کاش اس نے اپنی بہن کو پلٹ کر دیکھا ہوتا اسکا حال پوچھا ہوتا غلطی تو صارم کی بھی نہیں تھی

کوشش تو اس نے بھی بہت کی تھی پر بات یہاں یہ تھی نہ کے سونے کے انڈے دینے والی مرغی کوئی کیسے چھوڑ سکتا تھا ان لوگوں نے صارم کو زل تک پہنچنے ہی نہیں دیا تھا پر اب اسکی بہن اسکے پاس تھی اس نے خود سے وعدہ کر لیا تھا اب وہ اپنی بہن کو اکیلا نہیں چھوڑے گا!! اب بنے گا صارم زل کی ڈھال اور صارم سکندر جو ٹھان لے پھر وہ پورا کرتا ہی ہے۔۔ ایسا سب کو لگتا تھا!!

صارم نے ایک نظر زل کو دیکھا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی وہ زل کو کلفٹن کے فینس ریسٹورنٹ لے کر آیا تھا انہوں نے وہاں بیٹھ کر کھانا کھایا تھا ابھی وہ کھانا کھا کر فارغ ہی ہوئے تھے جب صارم کے موبائل پر اس نیلی بلا کا میسج جاگمگایا تھا اور وہ میسج پڑھنے کے بعد مسکرایا تھا ایک گھنٹے بعد وہ اس ریسٹورنٹ سے باہر نکلے تھے!!

بھائی یہاں کا سیٹ اپ کتنا اچھا تھا اور کھانا تو اور بھی زیادہ لذیذ تھا۔۔ زل کہہ کر مسکرائی تھی۔۔

ہم پھر یہاں کھانا کھانے ضرور آئے گے۔۔ وہ صارم سکندر تھا اپنی بہن کے چہرے پر مسکراہٹ لانے والا اسکو صرف اس بات کا دکھ تھا کہ اتنے سال اس نے اپنی بہن کو اکیلا چھوڑا

ان بے حس لوگوں کے بیچ آٹھ سال کی عمر میں اسکی بہن بالکل اکیلی ہو گئی ماں تو ایک سال کی عمر میں ہی اسکا ساتھ چھوڑ گئی اور باپ سے تو صارم کو ویسے ہی کوئی امید تھی نہیں میں نفرت کرتا ہوں آپ سے جلیل سکندر اس نے دل میں کہا تھا ہر کہانی کا ایک ماضی ہوتا ہے اور ان کی کہانی کا بھی ایک خوفناک ماضی تھا

چلتے ہیں آج سے اٹھارہ سال قبل!!!

ماضی!!

جلیل سکندر ارسلان سکندر کی تیسری اولاد ہے سب سے پہلے اور بڑے بیٹے تھے سکندر صاحب

پھر فرحان سکندر ان کے دوسرے بیٹے اس کے بعد تھے جلیل سکندر جو ارسلان سکندر کے سب سے لاڈلے بیٹے اور فرمانبردار اولاد ہے اپنے بھائیوں میں سب سے الگ جلیل سکندر ہی تھے اسکے بعد ان کی بیٹی مدیحہ ارسلان وہ جلیل سکندر سے مشابہت رکھتی ہے اس کے بعد اس گھر کے آخری بیٹے رحمان سکندر جو امریکا میں رہتے ہیں!!

جلیل سکندر کی شادی فریحہ جہانگیر سے ہوئی فریحہ اپنے باپ کی اکلوتی اولاد تھی

وہ کافی خوبصورت بھی تھی۔۔ جہانگیر اور ارسلان بچپن کے دوست تھے فریحہ کی والدہ کے انتقال کے بعد جہانگیر کا سب کچھ ان کی بیٹی اور انکا بھتیجا تھا اسکے بعد وہ کافی بیمار پڑھ گے تو انہوں نے اپنی بیماری کی وجہ سے فریحہ کی شادی کروادی اور فریحہ کی شادی کے ایک سال بعد ہی ان کے والد اس دنیا سے کوچ کر گئے دو سال بعد اللہ نے ان کو ایک چاند سا بیٹا عطاء کیا وہ اپنی زندگی میں بہت خوش تھے وقت گزرتا گیا اور صارم کی پیدائش کے پانچ سال بعد اللہ نے اس گھر میں ایک بار پھر اپنی رحمت کی بارش کی اور وہ چھوٹی شہزادی اس دنیا میں آئی وہ چھوٹی شہزادی کوئی اور نہیں اس صارم کی زمل تھی بس اسکی پیدائش کے بعد ہی اس گھر میں طوفان آنے لگے وقت نے اپنی رفتار پکڑی تھی زمل جب پانچ مہینے کی ہوئی تو جلیل سکندر ایک بچے کو گھر لے آئے

فریحہ آج سے تم اس بچے کا خیال رکھو گی یہ بیٹا ہے میرا اور اب تم اس کو ماں بن کر پالو گی اس کی پرورش میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے انہوں نے اس دن فریحہ پر ایک قیامت ڈالی تھی وہ بچہ کوئی اور نہیں ولید تھا

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے پھٹی پھٹی آنکھوں سے جلیل سکندر کو دیکھ رہی تھی۔۔

نہیں جلیل نہیں میں کسی گلی محلے کے بچے کو نہیں پالوں گی۔۔ وہ ماں تھی یہ کیسے برداشت کرتی کے ان کے بچوں کی جگہ کوئی اور لے!!

جلیل سکندر نے ایک زنائے دار تھپڑ فریحہ کو مارا تھا اور کمرے میں آتے ارسلان سکندر نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔

فریحہ اپنی زبان سمجھال کر رکھو بیٹا ہے وہ میرا۔۔ جلیل سکندر کا شور پورے کمرے میں برپا ہوا تھا جلیل زبان کو لگام دو اپنی بیوی ہے وہ تمہاری آج تک ہمارے گھر میں کسی نے عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا یہ گستاخی تم نے کیوں کی۔۔ جلیل معافی مانگو میری بیٹی سے

ابا آج تک ساری باتیں مانی ہے میں نے آپ کی پر آج نہیں مجھے معاف کر دیں۔۔ ولید خون ہے ہمارے گھر کا جلیل نہ جانے کن آنکھیوں سے کمال کو دیکھا تھا اور ولید آج سے

اس ہی گھر میں رہے گا اگر کسی نے اس کو گھر سے نکالنے کی کوشش کی تو میں بھی اس کے ساتھ جاؤ گا۔۔۔

ٹھیک ہے برخوردار تم میری بیٹی سے معافی مانگ سکتے

نہ تو اب تم اپنے باپ کا مرا ہوا منہ بھی نہیں دیکھو گے یاد رکھنا یہ بات میری انہوں نے فیصلہ سنایا تھا!!

ابا آپ ایسے تو نہ کہیں میں مر جاؤ گا آپ کے بغیر میں معافی مانگوں گا مانگ لوں گا میں معافی۔۔۔ جلیل کی آنکھوں میں آنسو آگے تھے اور فریخہ نے ان آنسو کو دیکھ کر کرب سے آنکھیں میچی تھی کہاں تھا ان میں طاقت کے وہ جلیل کی آنکھ میں آنسو دیکھتی۔۔۔

میری ایک بات یاد رکھنا تم جلیل کے اس ولید کے علاوہ بھی تمہارے دو بچے ہیں ان دونوں کے ساتھ تمہاری وجہ سے کچھ اور بھی غلط ہوا تو یاد رکھنا تمہارا حساب ہونا ہے بروز قیامت جواب دو گے تم!!

ایک سال بعد!!

آج زل کی برتھڈے تھی آج وہ گڑیا ایک سال کی ہو گئی تھی اور صارم چھ سال کا آج سب بہت خوش تھے جلیل سکندر نے اپنی بیٹی کی برتھڈے بہت دھوم دھام سے کرنے کا ارادہ رکھا تھا وہ اپنی بیٹی سے اپنے دونو بیٹوں سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں

ان کی ایک ہی تو بیٹی تھی ابھی برتھڈے کیک کاٹ ہی رہے تھے جب فریجہ زمین بوس ہوئی تھی ان کو سانس لینے میں بہت دشواری ہو رہی تھی ان کو سانس بہت اکھڑ کر آرہا تھا اتنا تو سب جانتے تھے کہ فریجہ کے ساتھ کچھ مسئلہ تو ہے شاید کوئی خطرناک بیماری یا پھر کچھ اور جلیل سکندر نے بہت کوشش کی تھی ان کو ہسپتال لے کر جانے کی پر وہ ہر بار ٹال دیتی تھی!!

فریجہ۔۔ فریجہ اٹھو فریجہ جلیل سکندر ان کے پاس بیٹھے ان کو پکار رہے تھے

گاڑی نکالو جلدی ارسلان سکندر نے چیخ کر کہا تھا جلیل سکندر بھاگ کر گاڑی کی طرف گئے تھے زل کو اس کی تائی نے اٹھا رکھا تھا اور صارم اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے فریجہ کو اٹھانے کی کوشش میں تھا

مام اٹھے دیکھیں زل بلا رہی ہے آپ کو دیکھیں مام آپ کا بیٹا رو رہا ہے وہ بھرائی آنکھوں سے آنسو صاف کر کے کہا تھا اٹھے نا وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے فریجہ کے گال کو جنبھوڑ رہا تھا پر وہ تو شاید سوچ کر سوئی تھے کے اب نہیں اٹھنا۔

جلیل سکندر نے فریجہ کو گاڑی میں لیٹایا تھا جلیل کے ساتھ رحمان تھا وہ رہتا ہی جلیل کے ساتھ تھا اور اس کے ساتھ کمال کھڑے تھے!!

ڈیڈ آپ یہیں رکے ہم جاتے ہیں ہسپتال انشاء اللہ بھا بھی ٹھیک ہو جائے گی اور ویسے بھی صارم آپ کے بغیر کسی کسے پاس نہیں رکے گا ارسلان صاحب نے صرف سر ہلایا تھا رحمان یہ بولنے کے بعد جلیل کے پاس آیا تھا بھائی آپ پیچھے بھا بھی کے پاس بیٹھے ہم آگے بیٹھتے اور وہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھے تھے اور گاڑی ہسپتال کی طرف لے گئے۔۔ دس منٹ کی ڈرایوں کے بعد گاڑی ہسپتال کے باہر تھی وہ فریجہ کو لے کر التمش ہسپتال آئے تھے!!

ڈاکٹر ان کو چیک کرے وہ فریجہ کو سٹیچر پر ڈالے اندر لائے تھے ڈاکٹر ز جلدی سے ان کو ایمر جنسی وارڈ میں لے کر گئے تھے چیک اپ کے بعد جو ڈاکٹر نے باہر آ کر کہا تھا وہ جلیل سکندر کی دنیا لوٹا گیا تھا!!

سوری شی از نو مور آپ لوگوں نے آنے میں دیر کردی ڈاکٹر کہہ کر جا چکے تھے اور جلیل سکندر وہیں بیٹھتے چلے گئے!!

فریحہ جہانگیر کے جنازے کو گھر لایا گیا تھا زمل تو اس بات سے آشنا بھی نہیں تھی کہ وہ اپنی ماں کھو بیٹھی ہے اب اس کی ماں کبھی اس کو اٹھا نہیں سکے گی وہ بچی اپنی ماں کو ماں کہنے سے پہلے ہی کھو چکی تھی!!

میری دعا ہے کہ اللہ سب کے ماں باپ کو لمبی زندگی عطاء کریں۔۔ اور جو اپنے والدین کو کھو چکے اللہ انھیں صبر دے اور ان کے والدین کو جنت میں اعلیٰ مقام عطاء کرے (امین)!!

ممی اٹھے نہ دیکھیں آپ کا بیٹا آپ کے بغیر اکیلا رہ جائے گا ممی اب میں کبھی آپ کو تنگ نہیں کروں گا بس ایک بار لوٹ آئیں مام آپ کا صارم آپ کے بغیر ادھورا ہے مام مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائیں جلیل سکندر نے صارم کی بات سن کر کرب سے آنکھیں بند کی تھی ممی زمل کو تو نہ چھوڑ کر جائیں وہ رو دیا تھا وہ چھ سال کا بچا اس وقت سمجھدار ہو گیا تھا..!!

آپ سب یہاں سے ہٹ جائیں جنازے کو لے کر جانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔ فریحہ کو اس کی آخری قیام گاہ تک پہنچایا گیا تھا!! ہر انسان کو ایک نہ ایک دن اس دنیا سے رخصت ہونا ہی ہے ہر انسان کا وقت آنا ہے

ہمیں اپنے رب سے توبہ کرتے رہنا چاہیے کیا پتا کل ہم ہو یا نہ ہوں!! اور شاید کل کے انتظار میں توبہ کے دروازے بھی بند ہو گئے ہوں!!

صارم بیٹا اپنے بابا کے پاس آؤ جلیل نے روتے ہوئے اپنے بیٹے کو پکارا تھا!!

نہیں میں آپ کے پاس نہیں آؤ گا آپ گندے ہیں آپ نے میری مام پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔ اس نے ایک سال پہلے کا حوالہ دیا تھا بچے جو بات اپنے ذہن میں ایک بار بیٹھالیں پھر وہ ان کے دماغ سے نہیں نکلتا۔۔ میں آپ سے نفرت کرتا ہوں بابا آپ صرف ولید بھائی سے پیار کرتے ہیں وہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گیا تھا اور جلیل سکندر بس ایک سانس ہوا کے سپرد کر کے رہ گئے تھے!!

دو مہینے بعد!!

جلیل سکندر کو گھر سے نکالا جا رہا تھا ان کو گھر سے نکال دیا گیا تھا اور زمل کے سر سے اس کے ماں باپ دونو کا سایہ چھین لیا گیا تھا ارسلان صاحب کا یہ فیصلہ تھا کہ زمل کو اس کے باپ کے بارے میں کچھ نہ بتایا جائے اور صارم کو بھی سمجھا دیا گیا تھا۔ زمل کو یہ سمجھانے کا کہا تھا

کے کمال سکندر ہی اس کے باپ ہیں اور زمل کی والدہ کے انتقال کے بعد ان ہوں نے دوسری شادی کر لی!! یہ تو سچ تھا کہ کمال صاحب کی پہلی شادی کے دو مونٹھ بعد ہی طلاق ہو گئی تھی اس کے بعد ایک بار پھر ان کی شادی کر دی گئی زمل جلیل کو بلکل ہی جانتی نہیں تھی اور نہ کبھی اس گھر میں ان کی بات کی گئی تھی یہ تصویر کا وہ رخ تھا جو سب نے دیکھا تھا پر دوسرا رخ کسی کو بھی نہ دکھایا گیا! صارم یہ بات جانتا تھا کہ اسکے باپ جلیل نے ہی فریجہ کو زہر دے کر مارا تھا اس وجہ سے وہ اپنے باپ سے شدید نفرت کرتا تھا! اب یہ سب سچ تھا یا نہیں یہ تو کہانی میں آگے جا کر پتا لگنا تھا۔!!

حال!!!

ہم چلتے ہیں ارسلان ہاؤس جس میں کوئی کہیں ٹھل رہا تھا تو کوئی کہیں

یہ سب کیا ہو گیا بھائی جان اب سب کچھ ہمارے ہاتھ سے چھین جائے گا ہماری سالوں کی محنت برباد ہو جائے گی یہ آواز تھی فرحان صاحب کی جو زل کے چلے جانے سے پریشان ہو گئے تھے۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا صارم زل کو کچھ نہیں بتائیں گا۔

میں جانتا ہوں وہ جلیل کے بارے میں زل کو کچھ بتا ہی نہیں سکتا اور ویسے بھی میں اس لڑکی کو اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتا یہ میرا گھر ہے۔۔۔ کمال سکندر کہہ کر ہنسنے لگے۔۔۔!!

بھائی شاید آپ بھول رہے ہیں کہ یہ گھر زل کے نام ہے اور باقی ساری جائداد صارم اور جلیل کے آپ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے آج تک آپ جلیل کو تو ڈھونڈ نہ سکے ابا کی بھی لاش نہیں ملی بھائی ہم اب ایسے ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتے۔۔۔ فرحان سکندر نے کمال سکندر کے پاس آتے کہا تھا۔۔۔!!

فرحان تم پریشان نہ ہو صارم اپنے باپ کی حقیقت کبھی جان نہیں پائے گا اور اب ویسے بھی میں اور اس کو یہاں نہیں رکھ سکتا تھا اٹھارہ کی ہو گئی ہے وہ اور ابا کی وصیت تھی کہ

زل جب اٹھارہ کی ہو جائے گی تو وکیل آکر اس کے نام اس گھر کو لگا جائے گا اور میں اپنے سالوں کی محنت ایک منٹ میں ضائع ہونے نہیں دے سکتا تھا اس لئے اب بہت ہو گیا ہے۔۔ کمال سکندر کہتے اپنے کمرے کی جانب چل دیے تھے اور فرحان سکندر بھی وہاں صوفے پر بیٹھے تھے۔۔

وہ جلا بھونا غصے سے سب کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا!!!

جلدی کرو سارے کام ختم ہو جانے چاہیے صارم کے آنے سے پہلے ورنہ اس لڑکے نے میرا قتل کر دینا ہے!!

بھائی ویسے ایک بات بتاؤ ایک ہزار معصوم مارے گئے ہونگے تب آپ پیدا ہوئے تھے شکل سے تو معصوم نہیں لگتے آپ!! وہ کہہ کر ہنسی تھی

آئزہ تم نے مار کہانی ہے اپنے پیارے بھائی سے!! وہ کہہ کر مسکرایا تھا

آئزہ کا قبضہ پورے لاؤنچ میں گونجا تھا اس نے اپنی ہنسی روک کر کچھ کہا تھا

بھائی کس پاگل نے کہہ دیا آپ سے کہ آپ پیارے ہیں؟؟ مجھے تو کہیں سے نہیں لگ رہے بندر کہیں کے آئزہ نے منہ چڑھا کر کہا تھا اور بعد میں خود ہی ہنسنے لگی تھی

آئزہ بھائی ہوں میں تمہارا کوئی اپنے ایک ہی ایک اکلوتے بھائی کو کوئی ایسے کہتا ہے؟؟ نیلی بلا نے منہ بنا کر سوال کیا تھا

بھائی اگر اپنے خود کے بھائی کو بندر نہیں کہوں گی کیا باہر جا کر سب کو بولوں گی؟؟ آئزہ نے بھی الٹا سوال داگا تھا

ویسے بھائی مزہ آئیں گا چلو میں آئی پھر روڈ پر کسی کو بندر کہہ کر!!

ہاں جاؤ آئزہ بی بی جاؤ جب روڈ پر کوئی اپنی جوتی اٹھا کر مارے گا نہ تو میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں!!

بھائی ایسے نہ کہیں بڑی ہوں میں آپ سے آپ کا لحاظ کرتی ہوں اس لئے بھائی بول کر پکارتی ویسے میں بڑی ہوں تم سے بندر!!

آئزہ بی بی یہ بھی بول پورے ایک منٹ پیچھے کھڑا جواد ہنس رہا تھا بول ایسے رہی ہو تم جیسے ایک منٹ نہیں دس سال بڑی ہو مجھ سے نیلی بلانے کہ کر برا سا منہ بنایا تھا

بس کر دو یار تم دونو۔۔ جواد کے صبر کا پیمانہ اب لبریز ہوا تھا تبھی وہ بول پڑھا۔۔ یہ جو تم دونو نے بڑا چھوٹا لگا کر رکھا ہے نہ اگر اس کو چھوڑ دو تو ابھی تک کتنے کاموں سے فارغ ہو گئے ہوتے پر نہیں تم دونو یہ بات سمجھو تو نہ اور ہاں آئزہ بی بی تم جا کر زمل کا کمرہ تیار کر دو باقی ساری تیاریاں تو ہو ہی گئی ہے۔۔

آئزہ سر اثبات میں ہلاتی وہاں سے نکل گئی تھی!!

یار جواد میں ناکام سے باہر جا رہا ہوں امید تو یہی ہے

کے جلدی آجاؤ پر اگر نہ پہنچا تو بس شام میں آئزہ کو گھر ڈراپ کر دینا۔۔ وہ کہہ کر نکل گیا تھا وہ ویسے بھی یہاں رہنا نہیں چاہتا تھا وہ اس لڑکی سے نظر ملانے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا!! اور ہاں صارم نے جو لسٹ بنائی تھی ان سب کو کال بھی کر لینا ٹھیک ہے نا صارم کو انتظار پسند نہیں ہے اور اگر آج کا دن کسی وجہ سے سپائل ہوا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔ وہ کہہ کر نکل گیا تھا!!

صارم بھائی آپ کو پتا ہے آج تک اتنا پیار مجھے کبھی نہیں ملا آج ایسا لگ رہا جیسے مجھے میرے سارے رشتے واپس مل گئے ہوں میں بچپن سے ماما کو پکارنا چاہتی تھی میں ان کی گود میں سر رکھ کے ڈھیروں باتیں کروں پر شاید سب سہی کہتے تھے میں منحوس ہوں تبھی ماما بھی چھوڑ گئی اور بابا نے بھی کبھی ساتھ نہیں دیا ابا تو شاید مجھ سے پیار نہیں کرتے!!

زل اب تم ابا کے بارے میں کوئی بات نہیں کروں گی جو ہونا تھا وہ ہو گیا اور اب نہ کل لوٹ کر آ سکتا ہے اس لئے اب تم خود کے لئے جی لو اب بس پریشان نہیں ہونا وہ لوگ ابھی سی ویو سے نکلے تھے

اور اب صارم کا ارادہ گھر جانے کا تھا۔

اور رویا مت کرو زہر لگتی ہوں!!

بھائی زہر کھا کر تو لوگ مر جاتے ہیں پر آپ تو زندہ بیٹھے ہیں۔۔۔ زل نے کہتے ساتھ قہقہہ لگایا تھا۔۔

مجھے لگتا ہے اب ہمیں گھر کے لیئے نکلنا ہوگا اس سے پہلے وہ نیلی بلا میرے گھر کو برباد کر دے۔۔

ویسے بھائی مجھے لگ رہا آپ اس نیلی بلا کو کافی یاد کر رہے ہیں جب سے آپ کے ساتھ آئی ہوں آپ اس ہی کو یاد کر رہے اب مجھے لگ رہا ہے کہ وہ واقعی کوئی نیلی بلا ہی ہوگا جیسی تو میرے بھائی کی زبان پر چڑھ گئی ہے اب مجھے آپ اپنے گھر لے کر چلے!! زمل نے آرڈر کیا تھا!!

میری بہن ہمارا گھر ہے وہ تمہارے نام ہے دادا جان نے وہ تمہارے نام کیا تھا!!

واہ بھائی دادا جان کو مجھ سے اتنا پیار تھا؟

ہم وہ زمل سے بہت پیار کرتے تھے۔!!

واہ واہ میرے نام وہ گھر ہائے میں آپ سے زیادہ امیر ہوں مطلب بیچارے میرے بھائی غریب انسان کہی کے ہنسنے۔۔۔ وہ کہہ کر ایک بار پھر ہنسی تھی۔!!

میں غریب ہی ٹھیک ہوں بہن اگر میں امیر ہو گیا نا تو یہ دنیا کہیں گی وہ دیکھوں امیر صارم تشریف لا رہے ہیں۔۔

وہ ایک بار پھر زمل کو ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا۔!!

میں نے سوچ رکھا جس دن صارم سکندر امیر ہو گیا تو وہ اپنے شہر کراچی میں پیسوں کی بارش برسا دے گا!!

میرا بھائی ضرور ہو گا امیر پر اپنے خوابوں میں کیونکہ جتنی کراچی کی آبادی ہے نہ آپ نے پیسوں کی بارش کرنے سے ایک دن میں ہی غریب ہو جانا ہے ورنہ آپ کو وزیراعظم کی کرسی پر بیٹھنا پڑھے گا اور سیاستدان آپ بن نہیں سکتے تو یہ خواب تو خواب رہا۔۔ ویسے اپنے بھائی کی عزت افزائی کرنے میں جو مزہ وہ کسی کام میں نہیں!! انہوں نے رخ گھر کی جانب تھا۔۔

جواد بھائی صارم بھائی کا میسج آیا ہے وہ لوگ بس گھر پہنچنے والے ہیں اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آریان کو یہیں ہونا چاہیے۔۔ پر آریان صاحب تو نہ جانے کہاں ہے!!

ہاں وہ مجھے بتا کر گیا تھا کہ اس کو کوئی ضروری کام ہے وہ کرنے گیا!!

پر بھائی وہ نہیں ہوئے تو

صارم بھائی کا پارہ ساتویں آسمان پر پہنچ جانا ہے!!

ہاں یہ تو ہے رانی تم آئزہ سے پوچھو کہاں ہے محفل کی جان!!

رانی کا پورا نام رانیاء ہے جو صارم کی بزنس پارٹنر ہے رانی چوبیس سال کی ہے رانی پچھلے ایک سال سے صارم کے ساتھ بزنس کر رہی ہیں وہ تیس پرسنٹ شیر ہولڈر بھی ہے اس سب کے ساتھ ایک اچھی انسان بھی سانولی رنگت گولڈن بال پر وہ اپنی سانولی رنگت میں بھی بہت دلکش ہیں کوئی بھی ان پر فدا ہو سکتا ہے!!

جواد بھائی وہ تو میں آئزہ سے پوچھ لیتی ہوں پر وہ ہے کہاں؟ رانی نے سوال کیا تھا

وہ اوپر زمل کا روم تیار کر رہی تھی پتہ نہیں کہاں رہ گئی۔ دیکھو اس کو جا کر کہیں پھر نیند کی وادیوں میں نہ اتر گئی ہو۔ یہ لڑکی بہت سوتی ہے صبح بھی سوتی ہے رات بھی سوتی ہے دن کے بیس گھنٹے تو یہ لڑکی سوتی ہے اور باقی کے چار گھنٹے کھاتی ہے!! جواد بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا

بھائی آپ نے میری تعریف میں کچھ زیادہ قصیدے نہیں کہہ لئے؟

ویسے اگر ابھی اور بھی موڈ ہے تو مجھے کوئی پرالیم نہیں۔۔ وہ ہاتھ جھاڑتی وہیں سیڑھیوں پر بیٹھی تھی۔۔ اور رانی آپ بھی ان کے ساتھ مل گئی ہیں میری برائی کرنے میں بتانا پرہے گا مجھے اپنے بھائیوں کو اس نے منہ پھولا کر کہا تھا!!

میں بھی تمہارا ہی بھائی ہوں مجھے تم نے آرڈر پر تیار نہیں کروایا۔۔ جواد نے منہ کے زاویہ بگھار کر کہا تھا۔۔

اچھا وہ مجھے نہ بھائی کا میسج آیا تھا کہ گڑیا میں نے جواد کو بول دیا ہے وہ تمہیں گھر دراپ کر دے گا آئزہ نے کہہ کر رخ موڑا تھا!

میں تمہارا ڈرائیور نہیں ہوں جو تمہاری پک اینڈ ڈراپ سروس کرتا ہے دو گلی چھوڑ کر گھر ہے تمہارا چلی جانا۔۔ ہنہ

ٹھیک ہے میں چلی جاؤ گی پھر بھائی کو بھی بول دوں گی کہ آپ نے ایسا کہاں!

چپ کر جاؤ دونو باہر صاوم بھائی کی گاڑی آگئی ہے رانی نے غصہ سے کہا تھا!

سب اپنی اپنی جگہ سمبھال لے زمل بی بی تشریف لا رہی ہیں! آئزہ نے چیخ کر کہا تھا

شش آئزہ اندر آرہے ہیں

وہ لوگ رانی ایک بار پھر چیخ اٹھی تھی!!

بھائی یہاں اتنا اندھیرا کیوں ہے؟؟ زل نے اندر آتے ہی سکندر ولا میں اندھیرا دیکھا تھا وہاں اندھیرے کا راج تھا!!

تم رکو زل میں لائٹ چلاتا ہوں۔۔ وہ کہ کر سوئچ بورڈ کی طرف گیا تھا اس سے پہلے ہی وہاں روشنی ہوئی تھی زل نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا اور جب ہاتھ اٹھایا تو سامنے ہی ایک بڑے سے بورڈ پر ویلکم لکھا تھا اور نیچے زل کی چار سال کی تصویر لگی تھی اور ایک تصویر میں زل اور صارم ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے مسکرا رہے تھے یہ تصویر انہوں نے کشمیر میں لی تھی وہ دونو بھائی بہن مسکرا رہے تھے اور ان کے دادا ان کو دیکھ رہے تھے نا جانے یہ تصویر کہاں سے آئی تھی پر ان دونو کے چہرے پر ایک ساتھ مسکراہٹ آئی تھی

پیچھے ایک ٹیبل پر ڈیکوریشن کی گئی تھی دیوار پر برتھڈے لائٹ لگا رکھی تھی وہاں کی ڈیکوریشن بہت خوبصورت تھی ٹیبل پر زل کی طرح طرح کی پیکیں تھی ایک میں وہ رو رہی تھی وہاں وہ دس سال کی تھی

ایک میں وہ منہ پھلا کر بیٹھی تھی اس نے چوٹیاں کی ہوئی تھی ایک سائیڈ پوری کھلی تھی اور دوسری طرف چوٹیاں ہوئی تھی ایک تصویر میں وہ نہ جانے کس لڑکی کے بال پکڑ کر کھڑی تھی وہاں پڑھی ساری کی ساری تصویریں ایک سے بڑھ کر ایک تھی زل ایک دم کھل کھلائی تھی

ہیپی برتھڈے ٹو یو میری پیاری گڑیا صارم نے زل کا ہاتھ تھام کر کہا تھا!

سال بھر میں سب سے پیارا ہوتا ہے ایک دن

سو دعائیں دے رہا دل تم کو آج کے دن

آئی و ش یو ہیپی ہیپی برتھڈے

ہیپی برتھڈے ٹو یو سب نے ہم آواز ہو کر زل کے لئے یہ سونگ سنگ کیا تھا۔۔۔

بھائی آپ کو یاد۔۔ وہ بس اتنا کہتی صارم کے گلے لگی تھی یہ کسی غم کسی رنجیدگی کے آنسو نا

تھے یہ خوشی کے آنسو تھے۔۔

اب سارا پیار آپ لوگ ہی بانٹ لو گے اور ہم کہاں جائیں گے پھر پچھلے تین گھنٹوں سے ساری تیاری ہم کر رہے اور آپ ہمیں بھول ہی گئے مانا صارم بھائی آپ کو اپ کی بہن مل گئی پر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں

آپ اپنی اس بہن کو بھول جائیں۔۔ زل اس لڑکی کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی!!
آئزہ تم بس شروع رہا کرو سہی کہتا ہے آریان تم ہو ہی لڑا کی ہنسنے۔۔ جواد نے برا سا منہ بنا کر کہا تھا!!

ویسے جواد بھائی اگر زل کی برتھڈے اور اس کا گرانڈ ویلکم نہ ہوتا تو میں آپ کو بتاتی خیر چھوڑو زل تم میرے ساتھ چلو ہم کیک کٹ کرتے ہیں میں نے خود بیک کیا ہے ویسے تم سوچ رہی ہوگی یہ لڑکی کون ہے اور اتنا بول کیوں رہی ہے تو میں تمہیں بتاتی چلو کے میں تمہاری ماما کے بھائی کی بیٹی ہوں آئزہ اسفند جہانگیر خیر تم ہم سب کو نہیں جانتی پر اب بے فکر رہو میں سب سے ملوا دوں گی اس نے سب کا انٹروڈکشن کروایا تھا!! زل بہت مشکل سے اپنا قبضہ کنٹرول کر کے کھڑی تھی کیوں کے صارم نے گھر آنے سے پہلے ہی سب کا بتا دیا

تھا زل کو اور یہ بھی کہا تھا کہ آئزہ بہت بولتی ہے اور اس سارے وقت میں زل کو اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا وہ واقعی بہت بولتی ہے!!

آئزہ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی جتنا بھائی نے آپ کے بارے میں بتایا تھا وہ سب سچ ہے

واقعی آپ بہت اچھی ہیں۔۔ آئزہ تو حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھی اس کا کھلا منہ اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ واقعی حیران ہے!!

آئزہ منہ تو بند کر لے ایسا نہ ہوں منہ میں مکھی چلی جائے۔۔ جو اد نے یہ بات کہی تھی جب پورے ہال میں سب کا قبضہ گونجا تھا سب ہی اس بات سے واقف تھے کہ آئزہ حیران کیوں ہوئی ہے صرف زل کے علاوہ!!

چلو بہت باتیں ہو گئی کیک کٹ کرتے ہیں وہ سب ٹیبل کے پاس آئیں تھے ٹیبل پر چاکلیٹ کیک رکھا گیا تھا!!

آئزہ میری نیلی بلا کہاں ہے؟ صارم نے تو شاید قسم کھا رکھی تھی کہ اس کا نام نہیں لینا

بھائی وہ کسی امپورٹنٹ کام کی وجہ سے گئے ہیں!!

اہ اچھا صارم نے بس اتنا کہا تھا!!

زل تم آریان بھائی کا تو بتایا ہی نہیں ویسے صارم بھائی نے ان کا تو بتا ہی دیا ہوگا۔ ایک بار پھر آئزہ کی زبان پٹری سے اتری تھی ہائے کیوں وہ خاموش نہیں رہ سکتی تھی۔!!

نہیں بتایا بس پورا ٹائم کسی نیلی بلا کا ایک منٹ ایک منٹ کہیں نیلی بلا ہی تو وہ سمجھ گئی تھی!

میری پیاری بڑی بہن۔ بہن بول سکتی نہ؟ آئزہ نے کلئیر کرنا چاہا تھا کہیں اس کو کوئی شکایت تو نہیں!

ہم بول سکتی ہو۔ زل نے ہنس کر کہا تھا!

وہ دراصل بات پتا ہے کیا ہے میرے بھائی کو نیلی بلا صرف صارم بھائی ہی بول سکتے ہیں کوئی اور بولے گا تو میرے بھائی زبان بھی کاٹ دیتے ہیں!! آئزہ نے زل کو ڈرانا چاہا تھا

اللہ اللہ میں تو کبھی نیلی بلا نہ کہوں زبان تھوڑی کٹوانی اپنی ایک ہی اکلوتی زبان ہے وہ بھی کٹوا دوں گی تو بولوں گی کیسے میں زل نے ڈر کر کہا تھا

آنزہ نے قہقہہ لگایا تھا

سر آپ کون ہے اور آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں؟

مجھے اندر جانا ہے انہوں نے اندر کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا!

دیکھیں سر آپ ایسے گھر کے اندر نہیں جاسکتے آپ اپنا نام بتادیں میں صارم سر کو بول دیتا ہوں۔۔ گارڈ نے تہمل سے اس آدمی کو کہا تھا!

آپ بس اپنے صارم سر کو بول دیں کے باہر ان سے ملنے کوئی آیا ہے میں نام نہیں بتاؤ گا اپنا!

آپ انتظار کریں میں کہتا ہوں صارم سر کو اگر وہ ملنا چاہے گے تو میں بتاتا ہوں۔۔ وہ دروازہ بند کر کے اندر گیا تھا!

صارم سر میں اندر آجاؤ؟ وہ لاؤنچ میں تھے جب عبدال رحیم اندر آئے تھے!!

جی۔ جی عبدال رحیم چچا آجائیں

صارم صاحب باہر کوئی آدمی آیا ہے کہہ رہا آپ سے ملنا چاہتا ہے

اچھا ایسا کریں آپ انکو سیٹنگ ایریا میں بیٹھائیں میں آتا ہوں!!

زل گڑیا تم بھی سو جاؤ کافی رات ہو گئی ہے صبح ملاقات ہو گی۔۔ فائقہ بی آپ زل کو اس کا کمرہ دیکھا دیں!!

ٹھیک ہے صارم بابا! چلیں زل بی بی میں آپ کو آپ کے کمرے میں لے چلوں!!

زل ان کے ساتھ سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی!!

آپ جانتی ہے زل بی بی صارم بابا آپ سے بہت پیار کرتے ہیں انہوں نے اس کمرے میں آپ کی بہت طرح کی چیزیں رکھی چھوٹے چھوٹے کپڑے بھی وہ کہتے تھے

کہ زل ادھر آ جائے گی چھوٹی ہوتے ہوئے تو آپ نہیں آئی پر اب آگئی زل صرف مسکرائی تھی!

فائقہ بی ایک بات پوچھوں؟

ہاں ہاں بیٹی پوچھو!

فائقہ بی کیا صارم یہاں اکیلا رہتا ہے؟

نہیں زمل بی بی کبھی کبھی ان کے دوست آ جاتے ہیں باقی تو اکیلے ہی رہتے ہیں!

فائقہ بی آپ مجھے زمل بی بی نہ بولیں بس زمل کہہ کر پکارے

اچھا جی انہوں نے ہنس کر سر اثبات میں ہلایا تھا

چلیں آپ آرام کریں میں صبح آؤ گی اور کسی بھی چیز کی ضرورت ہو آپ کی فائقہ بی یہیں ہے۔۔ وہ کہہ کر چلی گئی تھی اور زمل نے بھی اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا تھا

کیا کر رہے ہیں آپ یہاں؟؟ کیوں آپ ہمیں سکون سے جینے نہیں دیتے ہماری مام کو مارا آپ نے ان کو زہر دیا آپ نے میری بہن کی تکلیف کا باعث بنے آپ تب کیوں نہیں آئے آپ جلیل سکندر جب آپ کے بچوں کو ضرورت تھی

آپ کی آپ تو اپنی ایک سال کی بیٹی کو اکیلا چھوڑ گئے جلیل صاحب کیوں تب ہم یاد نہیں تھے آپ کو کیوں آپ نے میری بہن کو لوگوں کی بھیڑ میں اکیلا چھوڑ دیا تب کہاں تھے

جب دولت کی لالچ میں آپ ہی کے بھائیوں نے دادا کے ساتھ وہ سب کیا کیوں نہیں تھے تب آپ جب آپ کے بیٹے کو اس گھر سے بے دخل کیا گیا تھا جواب دیں جلیل سکندر جواب دیں۔!!

صارم باپ ہوں تمہارا باپ مانتے نہیں ہو درجہ تو دے دو باپ کا۔ کتنا ٹوٹ لہجہ تھا اس وقت جلیل سکندر کا!!

باپ۔۔ وہ کہہ کر ہنسا تھا

باپ آپ جیسا ہوتا ہے جلیل سکندر جو اپنے ہی بچوں سے ان کی ماں کا سایا چھین لے وہ باپ یا پھر وہ باپ جو اپنے بچوں کو دوسروں کے سہارے چھوڑ گیا۔۔ وہ تیز نہیں بول رہا تھا پر اس کی آواز میں درد کا عنصر نمایا تھا اس کی تکلیف نمایا تھی۔۔

آپ نے ہم سے صرف ہماری ماں نہیں چھینی آپ نے ہم سے ہماری خوشیاں چھینی تھی آپ نے مجھ سے میرا بچپنا چھینا تھا شرم آنی چاہیے آپ کو اب آپ کو باپ بننا یاد آگیا!

صارم بیٹا ایک بار میری بات سن لو

مجھے ایک بار صفائی کا موقع تو دو میں مجرم نہیں ہوں تمہارا ایک بار بس ایک بار اس آدمی کی باپ سن لو بھلے باپ کی حیثیت سے نہ سہی ایک انجان آدمی سمجھ کر سن لو!! انہوں نے ٹوٹے لہجے میں کہا تھا!

بس کریں جلیل سکندر مجھے آپ کی بات نہیں سننی اور نہ ہی میں آپ کی بات سننے میں کوئی انٹرسٹ رکھتا ہوں بس آپ یہاں سے چلے جائے پلینز جائے لے جائے کوئی ان کو یہاں سے عبدال چچا سننے نہ۔ ابھی وہ بول رہا تھا جب اس کی سماعتوں سے ایک آواز ٹکرائی تھی

میں جا رہا ہوں صارم بیٹا پر میری ایک بات سن لو تمہاری ماں کہتی تھی کہ۔۔ صارم جو اندر جانے ہی لگا تھا یہ لفظ سن کر اس کو آگے بڑھنا مشکل لگا تھا وہ اپنی ماں کے الفاظ سننے کو رک گیا تھا۔ تمہاری مام کہا کرتی تھی کہ گناہ کو معاف کر دینے والا سب سے بڑا ہوتا ہے جب کوئی اپنی غلطی کی معافی مانگے تو معاف کر دینا چاہیے معاف کرنے سے کسی کا ظرف نیچے نہیں گر جاتا بلکہ وہ بلند ہو جاتا ہے اپنے رب کی نظر میں معافی انسان کے رتبہ کو بلند کرتا ہے

ہر انسان کی اپنی مرضی ہوتی ہے کہ وہ معاف کر دے یا اپنی بات پر ڈٹ جائے کہ اس نے معاف نہیں کرنا۔۔ وہ کہہ کر رکے تھے!!

صارم نے کچھ کہا تھا۔۔ جب انسان کے رویے آپ کو توڑ کر رکھ دے اور بعد میں سوری کہنے سے کیا وہ رویے ہمارے دماغ سے مٹ جائیں گے کیا روح پر لگے گھاؤں ختم ہو جائیں گے؟ صارم نے سوال کیا تھا!

نہیں میں جانتا ہوں بیٹا کہ جسم پر لگے گھاؤں مٹ جاتے پر روح پر لگے زخم کبھی نہیں بھرتے پر تمہاری ماں کہتی تھی کہ جب ہم اللہ کی رضا کی خاطر کسی کو معاف کرتے ہیں نہ تو ایک دن ہمیں سکون میسر ہو جاتا ہے اور وہ گھاؤں بھرے یا نہ بھرے ایک وقت آنے پر ہمیں ان چیزوں سے تکلیف ہونا بند ہو جاتی ہے۔۔ نا جانے تمہاری ماں یہ ساری باتیں کیسے کہہ دیتی تھی۔۔ وہ کہہ کر نکل گئے تھے وہاں سے اور صارم نہ جانے کتنے پل وہیں کھڑا رہا تھا۔۔!!

ہاں آؤ عمران آؤ تم باہر کیوں کھڑے ہو انہوں نے اس شارپ مائنڈید انسان کو اندر آنے کا راستہ دیا تھا جو سب کرنا جانتا تھا وہ ایک ہیکر تھا جو سب کچھ ہیک کر لیتا تھا نا جانے اس کے اندر کتنی خصوصیات تھی ایک ہی وقت میں وہ بہت سے کام سرانجام دے لیتا تھا!!

سر میں آپ کو بتانے آیا تھا کہ میں نے پتا لگا لیا ہے کہ وہ کون تھا جس نے اس گیٹ کو بند کیا تھا۔۔۔ پر سر ایک غلطی ہو گئی صارم بھائی کو پتا لگ گیا ہے کہ میں ادھر سے انفارمیشن نکال لایا ہوں!

عمران بیٹا تم منظر عام سے غائب ہو جاؤ۔۔۔ انہوں نے کچھ سوچ کر کہا تھا!

پر بابا میں آپ کو اور دادا جان کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا کہیں پر بھی۔۔۔ اس نے ضدی ہو کر کہا تھا اور وہ ضدی تو بچپن سے ہی بلا کا تھا ایک بار عمران سکندر نے جو کہہ دیا بس وہ بات پتھر پر لکیر کی طرح تھی!!

پر بیٹا آپ جانتے ہے کہ ابھی آپ سب کی نظروں میں نہیں آ سکتے اور میں نہیں چاہتا کہ اب آپ کے ساتھ اور غلط ہو بیٹا۔۔۔!!

بابا آپ کے اور دادا جان کے ہوتے ہوئے آپ کے عمران کے ساتھ کچھ غلط ہو بھی نہیں سکتا! اس نے جلیل سکندر کے گلے لگ کر کہا تھا۔!!

پر بیٹا۔۔ جلیل سکندر نے کچھ کہنا چاہا تھا

بابا پلیز میں اس بارے میں کوئی بات ہی نہیں کرنا چاہتا اور باقی میں خود دیکھ لوں گا۔ اس نے یہ کہہ کر بات ہی ختم کر دی تھی!!

اچھا جی اب یہ بتاؤ کس نے وہ سب کروایا تھا؟ انہوں نے بات ہی چیلنج کر لی تھی وہ جانتے تھے کہ عمران بلا کا ڈھیٹ ہے۔۔

بابا وہ آپ رہنے دے معاملہ میری بہن کا ہے میں خود دیکھ لوں گا!

پر وہ میری بیٹی بھی ہے۔۔ اب کی بار جلیل سکندر نے غصے سے کہا تھا پہلے تو عمران نے ان کو کن آنکھیوں سے دیکھا پر پھر کچھ دیر بعد اس نے بولنے کا فیصلہ کر لیا!

ڈیڈ وہ۔۔ اس نے اپنا گلہ تر کیا تھا پھر وہ خاموش ہو گیا!

بولوں بھی۔۔ اب کی بار جلیل سکندر کی آواز میں غصہ اور رعب تھا جس نے عمران کو بولنے پر مجبور کر ہی دیا تھا۔!!

ڈیڈ وہ نبیہ نے بند کیا تھا میں نے اسکا موبائل ہیک کیا تھا تو مجھے پتا لگا کے اس کو کمال سکندر نے بولا تھا۔۔ عمران نے جلیل کے سر پر بم پھوڑا تھا۔!!

شرم آتی ہے اسکو بھائی کہتے ہوئے

وہ اتنا گر جائیں گامیں نے سوچا نہ تھا!

ڈیڈ آپ بھائی کو ساری حقیقت کیوں نہیں بتا دیتے یہ بہت ضروری ہو گیا ہے اب صارم بھائی کے لئے ورنہ وہ ساری زندگی آپ کو مجرم سمجھتا رہے گا۔ اس کی آواز میں دکھ بھرا تاثر تھا!

ہاں جلیل عمران بالکل ٹھیک کہہ رہا اس کو اندھیرے میں رکھا گیا ہے تمہیں اس کو حقیقت بتانی ہوگی اس کا حق ہے سب کچھ جاننا!!

آپ کو کیا لگتا ہے میں صارم کے پاس نہیں گیا بہت بار گیا ہوں ڈیڈ پر وہ مجھے سننا نہیں چاہتا آج بھی نہیں سنا اس نے مجھے!! انہوں نے اذیت سے کہا تھا!!

ارسلان سکندر نے صرف دکھ سے اپنے لاڈلے سپوت کو دیکھا تھا جو کب سے سب برداشت کر رہا تھا! انہوں نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا۔!!

وہ کب سے اس کے کمرے کا دروازہ بجا رہی تھی پر اندر تو کوئی شاید نشا کر کے سویا تھا کہ میں نہیں کھولونگا اور وہ واقعی نہیں کھول رہا تھا وہ جلدی سے ڈوبلیکٹ کیز لینے بھاگی تھی اس نے کمرے کا لاک کھولا تھا!!

بھائی اٹھیں۔۔ وہ اس کو جھنجھوڑ رہی تھی!

آریان بھائی پلیز اٹھے نا۔

آنزہ کیا ہو گیا ہے ایسے کیوں اٹھا رہی ہو۔۔ ابھی تو سویا تھا!

بھائی وہ صارم بھائی دو گھنٹے سے آپ کو کال کر رہے ابھی ان کی کال آئی تھی مجھے کے آپ کو بتاؤ!

ایک تو اس مسٹر پکاؤ کو سکون نہیں۔۔ اس نے برا سا منہ بنا کر کہا تھا!

آنزہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا

بھائی آپ صارم بھائی کو بعد میں کوس لینا ابھی ان کو کال کر کے پوچھ لو مجھے وہ بہت پریشان لگ رہے تھے!

ٹھیک میں کرتا ہوں تم جاؤ۔۔۔ آنزہ آریان کے روم سے نکلی تھی ایک تو آریان کا فلور اوپر تھا اور وہ ساری لائٹیں بھی بند کر کے رکھتا تھا اور آنزہ کی سٹی گم ہوئی تھی اندھیرے کو دیکھ کر اس نے زور زور سے سورہ نور کی تلاوت شروع کی تھی اور بھاگتے بھاگتے نیچے اتری تھی اس کو اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا!!

ہاں ہیلو صارم کیا ہوا تو فون کیوں کر رہا تھا؟

دوسری طرف سے صارم نے کچھ کہا تھا۔۔

چل میں آتا ہوں

تو بس ٹنشن نہ لے سب ٹھیک ہو گا۔۔ اس نے صارم کو تسلی دی تھی!!!

کمال بھائی آپ اس بچی کو گھر سے کیسے نکال سکتے اگر آپ نے اس کو نہیں رکھنا تھا تو آپ زل کو میرے پاس بھیج دیتے امریکا اس کو گھر سے نکالنا ضروری تھا۔۔ میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں آپ دولت کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں پر میں یہ نہیں جانتا تھا آپ اتنی گری ہوئی حرکت کرے گے۔۔!!

رحمان سکندر ابھی ابھی امریکا سے پاکستان آئے تھے اور جو خبر ان کو ملی اس خبر نے ان کو ہلا کر رکھ دیا

بس کر دو رحمان میں کچھ بول نہیں رہا تو اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں تم کچھ بھی کہتے رہو!

رحمان نے ان کو ہکارت سے دیکھا تھا اور اپنے بیٹے کا ہاتھ تھاما تھا

چلو ازلان بیٹا ہم نانی کے گھر چلتے ہیں

پر بابا مجھے زل آپی سے ملنا ہے۔۔ ازلان نے منہ پھولا کر کہا تھا

بیٹا بعد میں ملیں گے ابھی چلو

صارم اب کیسی ہیں وہ؟؟ ٹھیک ہے نا وہ؟ بولو صارم میری بیوی کیسی ہے۔۔ اب کی بار اس نے غصے سے کہا تھا ایک تو وہ یہ خبر سن کر خود بھی پریشان ہو گیا تھا اور اب صارم کچھ بول بھی نہیں رہا تھا!!

آریان میری بہن اور تیری بیوی ایسا کیسے کر سکتی ہے۔۔ اس نے کسی ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا!

صارم سمجھال یار خود کو ایسے کمزور نہ پڑھ دیکھ ہمیں دعاء کرنی ہے ابھی۔۔ اس نے صارم سے نظریں چرا کر کہا تھا!

یار اس نے میرے نام یار وہ خط لکھا۔۔ اس کی زبان لڑکھڑائی تھی اس نے وہ خط آریان کی جانب کیا تھا اور آریان نے تھام لیا تھا اور پڑھنا شروع کیا تھا!!

اسلام و علیکم! صارم بھائی میں جانتی ہوں جب آپ کو یہ خط ملیں گا آپ کی گڑیا آپ سے بہت دور جا چکی ہو گی اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دی جائے گا میں اس بات سے بھی بخوبی واقف ہوں میرا یہ قدم آپ کو بہت تکلیف میں مبتلا کر دیگا پر میں نہیں چاہتی کہ لوگ آپ کو باتیں سنائیں گے

یہ زل کا بھائی ہے نہیں چاہتی لوگ آپ کو طعنہ دیں بس مجھے معاف کر دینا میں کسی کی بھی تکلیف کا بائس نہیں بننا چاہتی تبھی جا رہی ہوں اس خدا نے تو ساتھ دیا نہ اور شاید وہ ساتھ دیتا بھی نہیں۔۔ یہ الفاظ پڑھتے آریان کی آنکھ میں آنسو آیا تھا۔۔ پر وہ پھر بھی پڑھتا رہا میں اس بات سے بھی بخوبی واقف کے دادا جان نے میرا نکاح کسی کے ساتھ اس نے صرف یہ الفاظ لکھے تھے اور باقی چھوڑ دیے! پر وہ لڑکا تو شاید مر گیا تھا آریان کو حیرانی ہوئی تھی یہ پڑھ کر پر وہ پڑھنا چاہتا تھا! جس رات میں آپ کو ملی تھی نہ صارم بھائی اس رات بابا نے میرا نکاح نہ جانے کس کے ساتھ پڑھوا دیا تھا یہ پڑھتے ہی آریان کا ہاتھ اپنے منہ پر گیا تھا پر اب میں جا رہی ہوں تو کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوگا آپ کی پیاری زل اس کے بعد اس نے اپنی کلائی کاٹ دی تھی!!!

آریان صدمہ میں تھا یہ سب کیا ہوا تھا ان کی قسمتوں کے ساتھ کاش اس نے ایک بار زل کو دیکھ لیا ہوتا!!

یار آریان اس کی جان خطرے میں ہے ڈاکٹر کہہ رہے خون بہت بہہ چکا

آریان نے نظریں چرائی تھی اس کے پاس اب کچھ الفاظ نہ بچے تھے۔۔ وہ مجھے چھوڑ کر جا رہی ہے یار اس کو بچا لے پلیر اس کو بچا لے میں مر جاؤ گا پلیر آریان میری بہن کو بچا لے۔۔ آریان خاموش رہا تھا اور آئزہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے تھے

صارم وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔ آریان نے صرف اتنا کہا تھا۔!!

ڈاکٹر کیسی ہے زمل؟ ڈاکٹر ابھی ایمر جنسی سے باہر نکلے تھے جب صارم اٹھ کر ڈاکٹر کے پاس گیا تھا۔!!

ان کا خون بہت بہہ چکا ہے ہمیں خون کی ضرورت ہے پر افسوس کے ساتھ ان کا بلڈ گروپ او نیگیٹو ہے جو بہت مشکل سے ملتا ہے اور اس وقت ہسپتال میں موجود نہیں ہے آپ کو خود انتظام کرنا ہوگا اب!

پر ڈاکٹر رات کے اس پہر کیسے صارم نے روہانسی صورت بنا کر کہا تھا!

میرا۔۔ میرا بلڈ گروپ بھی یہی ہے آریان جو کسی ٹرانس کی کیفیت میں تھا جلدی سے اٹھا تھا میں چلتا ہوں آپ کے ساتھ اس نے اپنے آنسو ضبط کر کے کہا تھا وہ آئزہ کے پاس گیا تھا تم صارم کے پاس رہو میں آتا ہوں!

اور وہ بھاگ کر ڈاکٹر کے ساتھ گیا تھا!!

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئے تھے!!

مبارک ہوشی اس فائن اب وہ خطرے سے باہر ہیں ان کو تھوڑی دیر تک ہوش آجائے گا پھر آپ ان کو لے کر جاسکتے ہیں اور ہاں ویسے تو یہ پولیس کیس بنتا ہے پر آپ شکر کرے کے وہ شخص آگیا تھا جس نے ہسپتال سے معملہ رفہ دفع کروا دیا!

ڈاکٹر کون آدمی؟ آریان اب بھی خاموشی سے ایک طرف بیٹھا تھا اور صارم نے سوال کیا تھا

اس نے اپنا نام عمران سکندر بتایا تھا!!

صارم کو کچھ یاد آیا تھا پر اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا تھا ابھی وہ صرف زل کے بارے میں سوچنا چاہتا تھا!

شکریہ ڈاکٹر صاحب میری بہن کی جان بچانے کے لئے!

شکریہ تو آپ اس ذات کا کرے جس کے ہاتھ میں زندگی موت ہے ہمیں تو بس وسیلہ بنایا گیا ہے اگر اس کی رضا نہ ہوتی تو میرے ہاتھ میں شفا نہ ہوتی۔۔ ڈاکٹر مسکراتے وہاں سے نکل گئے تھے!!

آریان یار وہ ٹھیک ہو رہی ہے۔۔ وہ جو پچھلے دو گھنٹوں سے آریان کو بھول بیٹھا تھا اب اس کے پاس گیا تھا اور اس کی آنکھوں کو دیکھ حیران رہ گیا تھا جو ضبط کی شدت سے سرخ ہو گئی تھی وہ آریان کے پاس آیا اور اس کے گلے لگ گیا!

آریان نے کوئی حرکت نہ کی تھی بس وہ یو نہی بیٹھا رہا!

صارم کال سننے ایک طرف ہوا تھا اور آرزو آریان کے پاس آئی تھی بھائی سمجھالے خود کو!

میں ٹھیک ہوں بیٹا!

پر بھائی!

شش کچھ نہیں ہوا آریان نے آرزو کو گلے لگایا تھا

آنزہ بیٹا اس کو واپس لے آؤ وہ بہت دور جا رہی ہے وہ اپنے رب سے ناامید ہو رہی ہے
آنزہ وہ خوف خدا کھو بیٹھی ہے بچا لو اسکو۔۔ آریان نے نہ جانے یہ سب کیوں کہا تھا پر اس
کو سب سے زیادہ دکھ تب ہی ہوا جب اس نے زل کی وہ لائن پڑھی تھی!!!

بھائی میں کوشش کرو گی وہ کہہ کر اٹھ گئی تھی۔!!

آپ اب ان کو گھر لے کر جاسکتے ہیں اب وہ ٹھیک ہیں پر آپ ان کا خیال رکھیے گا۔۔ ڈاکٹر
صارم اور آریان کو ہدایات دے رہے تھے!!

بھائی آپ دونو میری بات سن کر اندر جائے آپ دونو ہی جذباتی ہو جاتے ہیں میں یہ بات
جانتی ہوں آپ لوگ مجھے امیجیور سمجھتے ہو آپ دونو کو لگتا ہے میں عقل سے پیدل ہوں
میرے پاس دماغ نہیں اور جو بھی آپ لوگو کو لگتا آپ دونو بس زل سے کل رات کے
بارے میں کوئی بات مت کریئے گا وہ پہلے ہی ڈسٹرب ہے اور ہو جائے گی جو کل رات ہوا
اس کو بھول کر کوئی بھی بات کر لینا۔۔ اس نے ان دونو کو سمجھانا چاہا تھا!!

میری عقل سے پیدل بہن آئزہ اپنے اس چھوٹے سے دماغ پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں ہے ہم ہیں نہ سمجھدار تم اس دماغ پر کیوں احسان کرتی ہو جو تمہارے پاس ہے بھی نہیں اگر دماغ ملتے نہ تو میں تمہیں گفٹ ہی کر دیتا پر افسوس اب تمہیں اس خالی دماغ سے کام چلانا ہوگا۔ اس کی بات سن کر صارم بھی ہنس پڑا تھا اور صارم کو ہنستا دیکھ آریان کی بھی جان میں جان آئی تھی۔

صارم بھائی اس بندر سے کہیں یہ چپ کر جائے میں اس سے پورا ایک منٹ بڑی ہوں اور یہ دیکھیں کیسے بول رہا!

آریان بڑی بہن کو ایسے کون بولتا ہے چلو سوری بولو شاباش۔۔ صارم نے اپنی ہنسی روکتے کہا تھا!

وہ سوری بولنے کے بجائے آئزہ کو منہ چڑھا کر باہر کی طرف چل دیا تھا!!

اے اللہ!! اگر مجھے بھائی دینا ہی تھا تو اچھا تو دیں دیتے ایسا بھائی کیوں دیا جس کے پاس خوبصورتی اور ان نیلی آنکھوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔۔۔ ویسے قصور آپ کا بھی نہیں۔۔۔ پیچھے کھڑا صارم آئزہ کی دہائیاں سن رہا تھا!

اچھا اچھا اللہ جی سوری اب ایسے نہیں بولوں گی بھائی ہے میرا جیسا بھی ہے۔۔ اب کی بار صارم نے قہقہہ لگایا تھا اور سوچ کر رہ گیا تھا یہ تو واقعی بہت بولتی ہے!!

آئزہ اب باقی شکوے بعد میں کر لینا پہلے چلو زل کے پاس چلے ہم لوگ جی ٹھیک ہے صارم بھائی چلو چلیں!!

اسلام و علیکم زل آپ کیسی ہیں آپ؟؟ یقیناً آپ کو میری یاد تو آئی ہوگی میں ہوں ہی اتنی اچھی ویسے میرے پیارے اللہ نے حسن تو بہت دیا ہے پر بس لوگ قدر نہیں کرتے!

آئزہ خود ہی بولتی رہو گی یا میری بہن کو بھی بولنے کا موقع ملے گا؟

صارم بھائی ابھی بول کب رہی ہوں میں۔۔ یہ تو بس تعریفیں کر رہی تھی اپنی اب کسی اور نے تو کرنی نہیں ہے میں نے سوچا خود ہی کر لیتی ہوں ویسے بھی تعریف کرنے میں کونسا ٹیکس لگتا ہے!!

ہاں یہ تو ٹھیک کہا پر اگر میں وزیراعظم ہوتا نہ تو میں نے تعریف کرنے پر بھی ٹیکس لگانا تھا۔۔ صارم نے منہ پھولا کر کہا تھا۔۔ پھر آپ جیسے لوگ خود کی اتنی تعریفیں نہ کرتے۔۔ اس نے ہنس کر کہا تھا اب کی بار!!

ویسے یہ بھی سہی ہے صارم بھائی اس لئے تو آپ کو وزیراعظم نہیں بنایا اگر بنا دیتے تو ہمارے پاکستان نے دو دن میں ہی انگریزوں کے قبضے میں چلا جانا تھا اور ویسے بھی پاکستان کو مسٹر صارم جیسے وزیراعظم کی نیڈ نہیں۔۔ اے میرے پیارے اللہ شکریہ آپ کا آپ نے پاکستان کا خیال تو رکھا ہمارے پاکستان کو بچا لیا!!

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کھکھلا کر مسکرا دی تھی یہ لڑکی چاہے جتنی بھی باتیں کر لے پر دوسروں کے چہروں پر مسکان لانا جانتی تھی!

ویسے آئزہ بی بی اگر پاکستان کو مجھ جیسے مطلب صارم جیسے خوبصورت پلس دلکش انسان کی ضرورت نہیں تو کیا تم جیسی ہرن کی ضرورت ہے؟ صارم نے ایک اور سوال داگا تھا۔۔!!

ہائے صارم بھائی آپ نے مجھے کتنا اچھا نام دے دیا ہرن کتنی پیاری ہوتی اس کی آنکھیں کتنی خوبصورت ہوتی اس کی چال کتنی اعلیٰ ہوتی نا جانے میں کس منہ سے آپ کا شکر ادا کروں بھائی!!

ہائے اللہ میں لٹ گیا میں برباد ہو گیا نا جانے میرے سامنے کونسی مخلوق کھڑی ہے جس کے نا جانے کتنے منہ ہے۔۔ صارم نے سر پیٹ پیٹ کر دہائی دی تھی!!

وعلیکم اسلام! شاید آپ لوگ بھول رہے ہیں کہ میں بھی یہیں موجود ہوں۔۔ زل نے اتنی دیر بعد آئزہ کے سلام کا جواب دیا تھا

سوری زل میں تو آپ کے پاس آئی تھی پر یہ ہیں نہ جو خوبصورت پلس دلکش انسان خیر جو ہے نہیں پر ان کو لگتا ہے!

آپ بتائے کسی ہیں آپ زل؟

ایک منٹ آئزہ بی بی تم نے میرے بھائی کو بد صورت کہا۔۔

سوری زل اگر آپ کو برا لگا تو میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں جو میں نے کہیں بھی نہیں ہے!!

یار آئزہ تم اور زیادہ برائی کرو میرا مطلب یہ تھا! زل نے ہنس کر کہا تھا۔!!

بیچارہ صارم وہ تو بس اپنی بہن کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہا تھا کیسے بدلی تھی وہ!

آریان ابھی اندر آیا تھا اور اس لڑکی کو دیکھ پٹاکھوں کی زد میں تھا تو یہ تھی زل۔۔ وہ حیران ہوتا واپس باہر چلا گیا تھا

آئزہ تم زل کو لے کر آجاؤ میں آریان کے پاس ہوں!

ٹھیک ہے بد صورت پلس ٹر ٹر کرنے والا طوطہ ہنسنے۔۔ آئزہ نے دانت نکال کر کہا تھا۔!!

زل کا ایک بار پھر قہقہہ گونجا تھا کہیں نہ کہیں صارم اور آئزہ بھی یہی چاہتے تھے وہ اور کچھ نا سوچے ورنہ آج تک صارم اور آئزہ کے بیچ ایسی کوئی گفتگو نہیں ہوئی تھی!!

جلیل بھائی کب تک یہ سب برداشت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں آپ؟؟

رحمن سکندر ابھی ابھی جلیل سکندر سے ملنے آئے تھے۔۔

جب تک قسمت نے چاہا۔۔ انہوں نے مسکرا کر کہا تھا!

پر بھائی!!

رہنے دو رحمان۔۔ انہوں نے بس اتنا کہا تھا

چاچو میں بھی بابا کو سمجھاتا رہتا پر یہ سمجھتے ہی نہیں ہے!!

بس بیٹا تیرا ہی باپ ہے اب تو خود کو ہی دیکھ لے کتنا ضدی ہے تو یہ تو پھر تجھ سے زیادہ ہوگا۔ رحمن سکندر نے ہنس کر کہا تھا!!

پر چاچو یہ تو مجھ سے بھی پانچ ہاتھ آگے ہیں آٹم ہیں پورے۔۔ وہ اپنے باپ کو کیا سب کہہ رہا تھا عمران کی بات سنتے وہاں بیٹھے دونو نفوسوں کے قہقہہ گونجے تھے!!

ابے باپ ہوں بے تیرا۔۔ جلیل سکندر نے عمران کو دیکھ کر کہا تھا!

ابے میں بھی بیٹا ہوں بے تیرا۔ اس نے بھی اپنے باپ کی نقل اتار کر کہا تھا!

بھائی بس ایک بار کوشش کر کے دیکھ لیں آپ!

رحمن وہ نہیں مانتا میری!

میں بات کر کے دیکھوں بابا؟

تم تو رہنے ہی دو عمران تم بس اپنے بچوں کا سسرال دیکھو اور اپنے سسرالیوں کی خاطر
توازا کرو ویسے بھی ساس ہو تم وہاں کے!!

بابا وہ تو روز کرتے ہیں وہ سب اپنی خاطر توازا ہی کروانے آتے ہیں!

بس بیٹا ہاتھ تھوڑا ہولا رکھا کر۔۔!!

اب بابا جو جیسا گناہ کرے گا سسرال اس کے لئے ویسا ہی ہو گا۔۔ عمران کہہ کر ہنسا تھا!!

بھائی اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑھے گا چلیں میں چلتا ہوں اب جلد ملاقات ہوگی۔۔ رحمن سکندر
کہہ کر اٹھے تھے!!

عبدال رحیم چچا یہ گاڑی کس کی ہے کوئی آیا ہے کیا؟؟ صارم کو کئی خدشات نے گھیر لیا تھا!

جی صارم صاحب آپ کے چچا آئے ہیں اوپر آپ کے کمرے میں ہے کافی دیر سے آپ کا
انتظار کر رہے ہیں!!

ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں آئزہ زل کو اس کے کمرے میں لے جاؤ اور زل تم ڈریس چینج کر کے میرے روم میں آؤ۔۔ وہ کہتا سیڑھیاں عبور کرتا جلدی سے اپنے روم میں گیا تھا اور زل بھی اوپر گئی تھی!!

اسلام و علیکم! چاچو جان کیسے ہیں آپ؟؟

صارم آتا بھاگ کر ان کے گلے لگا تھا!

وعلیکم اسلام!! چاچو کی جان میں نے سوچا خود چلا آؤ تمہیں تو اپنے چاچے کی یاد آنی نہیں۔۔ انہوں نے ہنس کر کہا تھا!!

نہیں چاچو ایسی بات نہیں آپ جانتے ہیں بس بڑی ہوتا ہوں نہ!

تو بھی اتنا کیوں بھگاتے ہو خود کو؟

بس چاچو۔۔ اس نے نظریں چرائی تھی اب وہ کیا ہی بولتا!

میری بیٹی کہا ہے؟

وہ روم میں گئی ہے ابھی آتی ہوگی۔۔ آپ کیا لیں گے چائی یا کافی؟

نہیں کچھ نہیں بس تم دونو سے کچھ بات کرنی ہے زمل کو آنے دو!!

اسلام و علیکم چاچو زمل ان کے پاس آئی تھی۔ انہوں نے زمل کے سر پر ہاتھ رکھا تھا!!

وعلیکم اسلام وہ زمل سے بہت گرمجوشی سے ملے تھے!

زمل بہت حسین تھی اور اس وقت لگ بھی بہت رہی تھی!

بلیک کلر کی جینز کے اوپر وائٹ کلر کی شرٹ اور گلے میں بلیک ہی

کلر کا مفرل زیب تن کر رکھا تھا اس کی دودھیا رنگت اور کھل رہی تھی اس کی شہد رنگ آنکھیں اور کمر تک آتے بلیک بال کھلے چھوڑے تھے اس کے گال لال ہو رہے تھے اس کو بلشن لگانے کی بھی ضرورت نہیں تھی اسکی ٹھوڈی کے اوپر ایک چھوٹا سا تل تھا جو اس کے چہرے کو اور پرکشش بنا رہا تھا وہ بے حد حسین تھی!

زمل میں آپ دونو کو ایک بہت اہم بات بتانے آیا ہوں جو اب بہت ضروری ہے۔۔ آج حقیقت خود چل کر تم لوگوں کے پاس آئی ہے ٹھکرا مت دینا انہوں نے منت بھری نظر سے دیکھا تھا!

چاچو آپ کو نسی بات کرنا چاہ رہے ہیں کھل کر کریں۔۔ صارم نے ان کو دیکھ کر کہا تھا!!

صارم تم تو جانتے ہو نہ اپنے باپ کو پر زل اس سب سے انجان ہے آج میں وہ بھی بتاؤ گا جو تم جانتے ہو اور وہ بھی جو تم نہیں جانتے ماضی کی کچھ غلطیاں ہے جو میں بتانا چاہتا ہوں صارم تم اپنے باپ کو تو سننا نہیں چاہتے تھے اب اپنے چاچا کو سن لو!!

چاچو پلیز ان کے بارے میں! ابھی صارم کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی

جب زل بیچ میں ہی بول پڑی

میں سننا چاہتی ہوں چاچو بتائیں!!

زل آج تک تم جن کے ساتھ رہی اور جن کو اپنا باپ مانتی رہی وہ تمہارے بابا نہیں تمہارے تایا ابو ہیں تمہارے بابا کا نام جلیل سکندر ہے تمہارے دادا مطلب میرے ابا کے تیسرے بیٹے اور میرے بھائی ہیں۔۔ پھر انہوں نے زل کو وہ ساری باتیں بتا دی جو صارم جانتا تھا صارم نے دیکھا تھا تو صرف اتنا اس کی بہن کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی

بھا۔ بھائی کیا چاچو ٹھیک بول رہے ہیں؟؟ زل کی زبان لڑکھرائی تھی!

جی گڑیا چاچو نے جو اب تک کہا وہ سب سچ تھا!!

اب تم دونو یہ سب تو جان گئے ہو کیوں نا اب وہ بتاؤ جس سے تم لوگ ابھی بھی انجان ہوں چلو شروع کرتے ہیں کہانی ایک بار پھر سے انہوں نے کہہ کر ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا!

ماضی:

صارم بیٹا تم اس بات سے بخوبی واقف ہو کے تمہاری ماں کی ڈیٹھ کیسے ہوئی ان کو زہر دیا گیا ہاں یہ حقیقت تھی

پر وہ زہر بھائی جلیل نے نہیں دیا تھا.. یہ بات کہتے ہی وہ افسردہ ہوئے تھے!

ہاں فریجہ کے کھانے میں زہر ملایا جاتا رہا پر بہت ہلکی مقدار میں اس وجہ سے وہ بیمار رہنے لگی تھی جلیل اس بات سے بالکل نا آشنا تھا یہ ایک سازش تھی میرے بھائی کے خلاف!

جلیل سکندر جب انیس سال کے ہوئے تو بابا کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا ان کی بیماری میں سب کچھ بھائی نے سمجھال لیا تھا کمال بھائی اور فرحان بھائی صرف پیسہ اڑانا جانتے تھے کمانا کتنا مشکل ہے یہ جلیل بھائی نے ڈیڈ کی بیماری میں جانا جب بابا صحت یاب ہوئے اور آفس گئے

ان کے بزنس کو اور فائدہ ہو چکا تھا ڈیڈ جلیل بھائی سے بچپن سے ہی بہت پیار کرتے تھے صرف جلیل بھائی کی اچھائی کی وجہ سے اور اگر بات کمال بھائی کی کریں تو انہوں نے اپنے آپ کو نشے میں لگا لیا اور ساتھ فرحان بھائی بھی ان کی دیکھا دیکھی وہی سب کرنے لگے بہت مشکل سے ان کو جلیل بھائی نے اس لت سے بچایا پر کہتے ہیں نا ہماری کی کچھ نیکیاں ہم پر ہی بھاری پڑھ جاتی نجانے ان کے دلوں میں نفرت کا بیج کب پیدا ہوا

اور ایک دن وہی بیج زہر کی شکل اختیار کر گیا اور وہ زہر سب کی زندگیوں کو اپنی لپٹ میں لے گیا۔

جلیل بھائی کا ہمیشہ سے خواب تھا کہ وہ لیکچرار بنے جب کے بابا چاہتے تھے کہ وہ بابا کے ساتھ بزنس کریں میں بہت چھوٹا تھا تکریم بارہ سال کا اور باقی ان دونوں سے تو بابا نے کوئی امید لگائی ہی نہیں تھی تو اب رہ گئے جلیل بھائی ساری امیدیں صرف ان پر ہی رہی باپ کے اصرار پر انہوں نے اپنا رجحان بزنس کی طرف کر لیا اور بابا نے اپنی ساری جائداد بھائی جلیل کے نام کر دی بھائی اور بھابھی کی شادی کیسے ہوئی یہ تو تم دونو ہی جانتے ہو شادی تو بھائی کمال کی بھی کی گئی تھی پر ان کے اکھڑ پن کی وجہ سے طلاق ہو گئی ان کی شادی کے بعد فرمان جہانگیر اس دنیا کو خیر باد کہہ گئے جب کمال کو ساری باتیں پتا لگی تو بس وہ

سازشوں پر اتر آیا جلیل کو کبھی جائداد نہیں چاہیے تھی۔۔ وہ خود کامیاب ہونا چاہتے تھے خود اپنا سب کچھ بنانے چاہتے تھے۔۔ پر کمال بھائی یہ بات نہ سمجھے صارم بابا کا بہت لاڈلا تھا جب کمال کی کوئی سازش بھی کامیاب نہ ہو سکی تو اس نے صارم کو اس سب کا نشانہ بنایا

اور پھر صارم کو اس ہی کے باپ کے خلاف کر دیا۔۔ جو آئینہ وہ سب کو دیکھا رہا تھا سب وہی دیکھتے رہے۔۔ وہ کہہ کر کچھ پل کو رکے تھے۔۔

پر جب زل پیدا ہوئی تو بس پھر کیا تھا پھر انہوں نے زہر ملانا شروع کر دی اور اپنی سازشوں کو پایا تکمیل تک پہنچایا ایک گھر کی خوشیوں کا گلہ گھونٹ کر۔۔ جانتے ہو ولید بھی جلیل کا بیٹا نہیں تھا اس نے جھوٹ کہا تھا۔۔ کمال نے نہ جانے کس سے شادی کر لی تھی اور بھائی کو پتا لگ گیا تو بس وہ اپنے بھائی کے پیار میں اپنے بھتیجے کو گھر لے کر آگئے!

بس یہ سب ہوا اور صارم تمہیں تمہارے باپ سے دور کر دیا گیا وہ کہتے کہتے تھک گئے تھے تبھی تھوڑی دیر سانس لینے کو رکے۔۔

بابا نے تم دونوں کی رسپانسیبلیٹی کمال کے نام کی اور جلیل کو گھر سے نکل دیا مجھے پتا لگ گیا تھا یہ سب میں نے بھائی کو بتایا تو انہوں نے اتنا کہا کہ اب وہ لوٹ کر تو نہیں آسکتی اور اب

میں ڈیڈ کو اور تکلیف نہیں دوں گا اور اپنی فیملی کی خوشیوں کو بچاتے بھائی خود اکیلے رہ گئے۔۔ بیٹا صارم تمہیں یاد ہوگا کہ بابا کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا یہ سب کو بتایا گیا پر اس کے اندر کی بھی بہت بڑی کہانی ہے وہ بھی ایک سازش تھی

کمال بھائی اور فرحان بھائی نے مل کر وہ ایکسیڈنٹ کروایا تھا۔۔ پر ان کو جب ہسپتال لے کر گئے تو پتا لگا کہ وہ ریکور کر لیں گے تو ان لوگوں نے زہریلا انجکشن لگانے کا کہہ دیا تاکہ ابا اور سانس نہ لے۔۔

پر یہاں بھی جلیل بھائی نے ابا کو بچایا اور ان کو علاج کے لئے امریکا بھیج دیا اپنے دوست کے پاس۔۔ صارم وہ ہم سے دور رہ کر بھی ہمیشہ ہمارا سوچتا رہا۔۔

یاد ہے جب کمال بھائی نے تمہیں گھر سے نکالا تھا تو کسی نے تمہاری جان بچائی تھی وہ بھی بھائی ہی تھے تمہاری ساری زمindari مجھے دی پر یہ کہہ دیا کہ میرے بارے میں اس کو کچھ پتا نہ لگے زل کے سامنے تو کوئی حقیقت لائی ہی نہیں گئی پر جو تم نے جانی وہ بھی چھلواوا تھا صارم تم جانتے ہو زل کے ساتھ بھی وہ سب ان ہی لوگوں نے کروایا تھا!! وہ ایک بار پھر خاموش ہوئے تھے اب وہ الفاظ تلاش کر رہے تھے!

حال:

رحمان سکندر کے پاس اب کہنے کو کچھ نہ بچا تھا تبھی وہ خاموش ہو گئے تھے اور صارم کو بہت شرمندگی ہو رہی تھی

اس کو اپنے باپ سے کی ہر ایک ملاقات یاد آرہی تھی اس کا جی چاہا تھا وہ خود کو اس زمین کے اندر چھپالے۔!!

زمل کی آنکھوں سے آنسو زار و کتار بہہ رہے تھے وہ اپنے باپ کے زندہ ہوتے ہوئے بھی کسی اور کو اپنا باپ سمجھ رہی تھی!!

میں چھوڑوں گا نہیں آپ لوگوں کو کمال صاحب آپ نے سب کچھ چھین لیا۔۔ وہ چیخا تھا اس کی چیخ اتنی تھی کہ زمل بھی سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی!!

چاچو۔۔ چاچو بابا کہاں ہے میں ان سے ملنا چاہتی ہوں۔۔ زمل بھاگ کر رحمان سکندر کے پاس گئی تھی۔۔

چاچو میں ان کو دیکھنا چاہتی ہوں میں ان سے ملنا چاہتی ہوں!

زل بیٹی تم وہاں نہیں جا سکتی صارم جائے گا اپنے باپ کو لینے۔۔ صارم جاؤ میرا بچا لے آؤ اپنے باپ کو۔۔ تمہارے دادا کو اپنے چھوٹے صارم کی ضرورت ہے!!

نہیں۔۔ نہیں میں کیسے۔۔ میں نہیں جا سکتا۔۔ وہ اپنے قدم پیچھے لے رہا تھا اس کی آنکھیں اس وقت غصے سے سرخ ہوئی تھی کوئی بھی اس کی آنکھوں کو دیکھ کر سہم جاتا اس وقت!

چاچو میں نہیں جا سکتا میں گندا بیٹا ہوں میں ان کا سہارا بھی نہیں بنا۔۔ وہ اپنے آنسو ضبط کرتا کہہ رہا تھا!

صارم میرے بچے رک جاؤ ان کو ضرورت ہے۔۔ اب بن جاؤ سہارا۔۔ رحمان سکندر نے اس کو دیکھ کر کہا تھا۔۔!!

نہیں چاچو میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں میں ان کو گھر سے کیسے نکال سکتا ہوں۔۔ نہیں چاچو میں ان کی نفرت کے بھی قابل نہیں ہوں! صارم نے اپنا آنسو صاف کر کے کہا تھا!!

صارم بیٹا تمہارے دادا کہتے ہیں۔۔ انسان غلطی کر کے ہی جینے کا طریقہ سیکھتا ہے انسان کی غلطیاں ہی اس کو سبق دے کر جاتی ہیں صارم تم چھوٹے تھے حقیقت نہیں جانتے تھے پر

اگر تم اب بھی نہیں گئے تو دیر ہو جائے گی۔۔ پھر تم صرف راہ فرار ڈھونڈتے رہ جاؤ گے
زندگی بار بار چانس نہیں دیتی ابھی دیا ہے تو فائدہ اٹھا لو!

رحمان سکندر آگے بھی بہت کچھ بول رہے تھے پر اب صارم دور جا رہا تھا اس کو آوازیں
نہیں آرہی تھی وہ اپنی سیڑھیاں پھلانگ رہا تھا وہ بھاگ رہا تھا وہ گاڑی میں بیٹھا تھا اس کی
گاڑی ڈیفنس سے دور جا رہی تھی!!

زمل میرا بچا۔۔ رحمان سکندر نے اس کو گلے سے لگایا تھا!

وہ بھی ان کے گلے لگی رو دی تھی رحمان سکندر نے بھی اس کو چپ کروانے کی کوشش
نہیں کی تھی وہ چاہتے تھے کی زمل ایک بار ہی اپنا دل ہلکا کر لے زمل کو بھی اس وقت کسی
سہارے کی ضرورت تھی جو اس کے پاس موجود تھا۔۔ تکریم آدھے گھنٹے بعد وہ شاید رو رو
کر تھک چکی تھی تبھی خاموش ہو گئی!!

زمل بیٹی اب مجھے جانا ہو گا میں کل آؤ گا۔۔ وہ اس کے سر پر پیار دیتے باہر نکلے تھے۔۔

اور وہ بھی ان کو چھوڑنے نیچے تک آئی تھی! ان کے جانے کے بعد زمل اپنے کمرے کی
جانب چل دی تھی!!

رو رو کر اس کی آنکھیں سو جھ چکی تھی اس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تھا سامنے اس کو ایک لڑکی بیٹھی نظر آئی تھی جس کو وہ بالکل فراموش کر چکی تھی زمل آئزہ کے پاس آکر بیٹھی تھی!

آئزہ زمل کا چہرہ دیکھ کر جان گئی تھی کہ وہ حقیقت جان آئی ہے اس لئے خاموش رہی وہ زمل کو خود بولنے کا موقع دے رہی تھی!

آئزہ اللہ انسانوں کی طرح فیور ٹزم والا معاملہ کیوں رکھتا ہے کہ دنیا اس کو زیادہ پسند کرتی ہے

تو اللہ ان ہی لوگوں کو کیوں پسند کرتا ہے؟؟ زمل نے اپنی آنکھوں کو صاف کرتے کہا تھا۔!!

آئزہ کافی دیر خاموش رہی اور پھر بولنا شروع کیا تھا!

جانتی ہو زمل اللہ کبھی بھی فیور ٹزم والا معاملہ نہیں رکھتا کہ فلاں کو دنیا اچھا سمجھتی ہے تو اس ہی کو اللہ نے دینا ہے اللہ اپنے کسی بھی بندے کو نہیں دھتکارتا اللہ تو دیکھتا ہے کہ کون اس پر یقین کر کے اپنا معاملہ اس پر چھوڑ دیتا ہے اللہ انسان کے دل میں اپنے لئے

محبت دیکھتا ہے اللہ تو بس نیتیں دیکھتا ہے وہ بس انسان کے دل میں خوف خدا دیکھتا ہے!!
وہ کہہ کر خاموش ہوئی تھی اور نہ جانے کیوں پر زل تلخ ہنسی ہنسی تھی جیسے اس کو آرزہ کی
بات پسند نہ آئی ہو۔!!

آرزہ ہمیں کیا چیز نیچے گراتی ہے؟ زل نے سوال چیلنج کر لیا تھا اپنا۔!!

آرزہ نے اب کی بار اس کو دیکھا تھا!

انسان کی لامحدود خواہشات۔۔ جو ہمیشہ پرواز کرتی ہے کبھی ختم نہ ہونے والی۔۔ جانتی ہو زل
ہر چیز ہمارے مقدر کی نہیں ہوتی پر ہم چاہتے ہیں کہ سب ہمارا مقدر بن جائے جانتی ہو
جب ہم ان خواہشات کے پر تو لتے ہیں تو ایک نہ ایک دن نیچے گر جاتے ہیں

ایسا نیچے گرتے ہیں کہ ہم میں اٹھنے کی سکت بھی نہیں رہتی۔۔ ہمیں لگنے لگتا ہے کہ بس
یہ نہیں تو ہمیں کچھ دیا ہی نہیں گیا اور پھر انہی نہ ملی خواہشات کو ہم اپنی آنا کا مسئلہ بنا لیتے
ہے اور خدا سے دور ہوتے رہتے بس پھر ہم رہ جاتے ہیں اور ہماری لامحدود خواہشات۔۔
بظاہر تو ہمیں سب ہمارا لگتا ہے ہوتا کچھ بھی نہیں اس نے اپنی ذہانت کے حساب سے جواب
دیا تھا اور نہ جانے کیوں زل خاموش ہو گئی تھی!!

زل میں بھی ایک سوال کا جواب چاہتی ہوں۔۔ آئزہ نے کچھ دیر اس کو دیکھا تھا پھر کہا۔۔!!

ہاں پوچھو۔۔ زل نے اس لال کارپٹ کو دیکھتے کہا تھا!!

زل تم نے خودکشی کرنے کی کوشش کیوں کی تھی؟؟ اس نے یہ سوال بہت سوچ کر کیا تھا وہ چاہتی تھی زل اس کو سب بتا دے!!

زل ہنسی تھی۔۔ کیوں کرتے ہیں آئزہ بی بی لوگ خودکشی؟؟ اپنی زندگی سے تنگ آکر ہار کر اس سب کے بعد لوگ خودکشی نہیں کرے گے تو اور کیا کریں گے؟ ہاں بتاؤ آئزہ کیا کریں گے لوگ بیٹھ کر ہنسے گے دوسرو کو خوشیاں دینے کا سوچے گے۔۔ وہ غصہ نہیں کر رہی تھی پر اس کی آواز تیز ہو گئی تھی

تم جانتی ہو آئزہ ہم ہمیشہ لوگوں کو خوش کرنے میں لگے رہتے ہیں۔۔ لیکن لوگ پھر بھی خوش نہیں ہوتے میں نے سب کچھ برداشت کیا پر اب بہت ہو گیا سوچتی تھی وہ رب تکلیف نہیں دیں گا پر وہ تکلیفوں کے سوا کچھ نہیں دیتا۔۔ اس نے ایک لمبا سانس خارج کیا تھا۔۔!!

اور اب بس ختم ہو گئی تھی میری ہمت جواب دے گئے تھے میرے حوصلے اس لئے کی تھی خودکشی پر تم لوگوں نے بچا لیا۔۔ وہ یہ سب کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

زل کیا ایک بار بھی تمہارے دل میں خوف خدا نہیں آیا تھا ایک بار بھی ڈر نہیں لگا کے تمہارا رب تم سے ناراض ہو جائے گا ایک بار بھی اپنی آخرت خراب ہو جانے کا خوف نہیں آیا تھا کیا تم اپنے رب کے لئے صبر نہیں کر سکتی تھی تم؟؟ اپنے اندر اتنی طاقت رکھتی تھی زل رکھتی تھی!!

بس کر دو آئزہ اب بہت ہوا۔۔ اب کے زل کی آواز بہت تیز ہو گئی تھی۔۔!

نہیں آیا میرے دل میں خوف خدا۔۔ ایک بار بھی ڈر نہیں لگا۔۔ نہیں تھا خوف آخرت خراب ہو جانے کا نہیں ہے ایک بھی احساس اس خدا کے لئے جو ہمیں دیکھتا تو ہے پر ہماری سنتا نہیں ہے۔۔!! زل نے ہکارت سے کہا تھا۔۔!!

زل وہ ہمارا پروردگار ہے۔۔

اس نے ہمیں اتنا سب کچھ عطاء کیا ہے کہ ہم گن کر تھک جائے پر اس کے احسان پھر بھی نہ گن پائے۔۔ زل تم جانتی ہو خودکشی ہمارے رب نے حرام کر دی ہے اسلام

میں۔۔ کوئی گنجائش نہیں ہے خودکشی کی زل بی بی۔۔ اللہ نہ کبھی ہمیں کسی حال میں اکیلا نہیں چھوڑتا۔۔ وہ ہمیشہ ساتھ رہتا ہے اور وہ یقین کے ساتھ مانگی ہوئی دعاؤں کو کبھی رائیگاں نہیں جانے دیتا!!

کونسے رب کی بات کر رہی تم؟؟ وہ جس نے مجھے تکلیف دی یا پھر وہ جس نے میری ماں کے قاتلوں کو اتنی عزت دے رکھی یا پھر وہ خدا جو ظلم کا ساتھ دیتا رہتا ہے ہر بار۔۔ اب کی زل چیخ پڑی تھی!

زل کی ساری باتیں سن کر آرزو کی آنکھوں سے کئی آنسو بہے تھے اب وہ چاہ کر بھی زل کو اس شیطان کے چنگل سے آزاد نہیں کروا سکتی تھی اب وہ واپس اس کو خدا پر یقین نہیں دلوا سکتی تھی۔۔ آرزو کے کانوں میں کوئی آواز نہیں آ رہی تھی وہ اٹھی تھی اور وہاں سے باہر نکل گئی تھی آج وہ ہار گئی تھی آج اس کے پاس الفاظ نہ رہے تھے!!

زل بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔

اس کو اپنی کہیں ایک بھی بات کا دکھ نہیں تھا۔۔ شیطان جشن منا رہا تھا اس نے ایک انسان کے دل سے خوف خدا مٹا دیا تھا۔۔ اب نہ جانے اس کی زندگی کیا رنگ لانی تھی!!

اس کی گاڑی ناظمہ آباد کی سڑکوں پر روادوا تھی اس نے ایک عمارت کے باہر بریک لگائی تھی اور گاڑی سے نکلا تھا اب کے وہ لفٹ میں کھڑا تھا لفٹ دسویں فلور پر آکر رکی تھی وہ باہر نکلا تھا اور بھاگتا اس فلیٹ کے سامنے آیا تھا اس نے ہمت کی تھی دروازہ نوک کرنے کی پر اس کا ہاتھ کانپنے لگا تھا۔ اس نے ہاتھ واپس نیچے گرا لئے تھے وہ پھر کوشش کرتا اور ناکام ہوئی جا رہا تھا۔ یہ وہ صادم نہیں تھا جو دنیا کی نظر میں بہادر تھا یہ تو وہ چھوٹا سا صادم تھا نہ جانے کتنی ہی بار اس نے ایسا کیا تھا ایک بار پھر اس نے ہاتھ اٹھایا تھا اور اس بار دروازہ اندر سے کھل گیا تھا اور جلیل سکندر دونو ہاتھ اٹھائے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ بھاگتا ان کے گلے لگا تھا اور نا جانے کتنے ہی پل وہ باپ بیٹا ایسے ہی کھڑے رہے تھے!!

اب کے صادم رونے لگا تھا

اور اس کے آنسو سے اس کے باپ کی شرٹ بھیک چکی تھی۔۔۔ پر یہاں پرواہ کیسے تھی جلیل سکندر بھی بیٹے کو دور کرنا نہیں چاہتے تھے ان کو ڈر تھا کہیں یہ ایک اچھا خواب نہ ہو وہ نہیں چاہتے تھے کے صارم اب کی بار ان سے دور ہو!!

بابا مجھے معاف کر دیں میں نے بہت غلط کیا ہے پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔ جلیل سکندر کے کانوں میں صارم کی آواز آئی تھی۔۔!!

پلیز بابا اپنے اس نالائق بیٹے کو معاف کر دیں!!

اپنا بیٹا سن کر ان کے اندر تک کو سکون سرشار ہوا تھا!!

بابا اس نالائق اولاد کو اندر نہیں بلانا آپ نے؟؟ صارم نے ایک بار پھر سوال کیا تھا!

ایسی بات نہیں ہے یہ باپ اپنے اس نالائق بیٹے کو اندر بھی بلائے گا اور اپنے ہاتھ کی چائی بھی پلائے گا۔۔ انہوں نے مسکرا کر کہا تھا پتا نہیں جلیل سکندر کتنے سال پہلے ایسا مسکرائے تھے پر آج وہ مسکرا اٹھے تھے!!

آجاء اندر ورنہ یہاں تمہارے آنسو سے سمندر بن جانہ ہے۔۔ انہوں نے قہقہہ لگا کر کہا تھا ان کو ہنستا دیکھ صارم بھی ہنس گیا تھا!

اس کو دکھ ہوا تھا

کے وہ اتنے بڑے بنگلہ میں رہتا تھا اور اس کا باپ سب چھوڑ چھاڑ کر یہاں اس چھوٹے سے فلیٹ میں رہ رہے تھے!!

وہ فیصلہ کر چکا تھا کی اب اس کا باپ اور یہاں نہیں رہے گا! اس نے سوچ لیا تھا اب وہ اپنے تایا کو اینٹ کا جواب پتھر سے دیگا! وہ سہن میں تھا وہاں صرف تین صوفے تھے اور کچھ نہیں رکھا گیا تھا!!

بابا آپ یہاں بیٹھے میں دادا جان کو لے کر آتا ہوں پھر آپ اپنے غریب بیٹے کے ہاتھ کی چائی پی جائے گا!!

غریب بیٹا۔۔ اگر غریب تم ہو نہ تو پتا نہیں امیر کیسے ہوتے ہونگے۔۔ جلیل سکندر مسکرا کر بولے تھے!

ویسے مجھے تو تم کہیں سے غریب نہیں لگ رہے اپنا ڈریس دیکھو۔۔ صارم نے وائٹ ٹی شرٹ کے اوپر سے بلیک کوٹ پہن رکھا تھا جو کسی بڑے برانڈ کا تھا!!

بابا آپ کی بیٹی ہے نہ امیر اس جیسے ہوتے ہیں امیر۔۔ صارم نے ہنس کر کہا تھا۔۔!!

ہاں یہ تو ٹھیک کہا میری بیٹی تو ہے ہی امیر۔۔ انہوں نے فخر یا انداز میں کہا تھا۔!!

پر تم بھی امیر ہی لگ رہے مجھے!!

بابا آپ کی بیٹی ہی کہتی ہے کہ اگر میں امیر ہوا تو کراچی نے تباہ ہو جانا ہے۔۔ اس کو تو میں غریب ہی لگتا ہوں آپ جانتے ہیں ناکے وہ گھر زل بی بی کے نام ہے تو وہ ہر وقت رعب جھاڑتی ہے کہ وہ مجھے ایک کمرہ دے دیگی اپنے گھر میں میری اوقات تو دیکھیں آپ۔۔ اس نے روہانسا ہو کر کہا تھا!!

جلیل سکندر کا قہقہہ بلند ہوا تھا اور ساتھ صارم کے کانوں نے سنا تھا۔

مجھے فخر ہے اپنی بیٹی پر! اور جلیل سکندر صارم کو آگ لگا گئے تھے!

جی جی بابا آپ بھی بدل لے پارٹی ویسے بھی سب زل سے ہی پیار کرتے ہیں مجھ سے تو کوئی پیار ہی نہیں کرتا ہنسنے!!

چلو شکایات چھوڑو جا کر چائی لے کر آؤ جلیل سکندر نے حکم صادر کیا تھا۔!!

آپ بیٹھے میں پہلے دادا کو لے آؤ پھر پیتے ہیں۔۔

دادا ہیں کس روم میں؟؟

جلیل سکندر حیران تو ہوئے تھے پر اپنے ماتھے پر پڑھنے والی شکنوں کو چھپا گئے تھے اور کمرے کا بتا دیا تھا صارم اٹھا اور دادا کے کمرے میں چلا گیا تھا!!!

.....

آئزہ روتے ہوئے اپنے گھر آئی تھی وہ لاؤنچ سے گزر رہی تھی جب اس کو حلیمہ بیگم نے آواز لگائی تھی۔!!

آئزہ بیٹا آپ نے اتنی دیر لگا دی؟؟

جی ماما بس وہ زل کے پاس بیٹھ گئی تھی۔ اس نے اپنا رخ دوسری جانب ہی رکھا تھا حلیمہ بیگم کی طرف اس کی پیٹھ تھی!

آپ کہاں جا رہی ہیں بیٹا؟

ماما وہ میں روم میں جا رہی ہوں!!

اچھا بیٹا آپ آج میرے کمرے میں سو جانا بابا تو آئے نہیں اور بھائی کا بھی کوئی پتا نہیں ہے!!

جی ماما میں نماز پڑھ کر آجاؤ گی!!

آئزہ ابھی بھی نہیں موڑی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی ماما اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھیں!!

چلیں آئزہ بیٹا میں ویٹ کروں گی آپ کا پھر ہم ساتھ ہی کھانا کھائے گے!!

جی ٹھیک ہے ماما وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی!

وہ اپنے روم میں آتے ہی زار و کنار رو دی تھی وہ ایک لڑکی کو اندھیرے سے نہ نکال پائی تھی وہ اس کو نہ امید کی کہ دل دل میں ہی چھوڑ آئی تھی!!

وہ وضو کر کے جائے نماز پر خدا کے دربار میں حاضر ہوئی تھی جہاں صرف سکون ہی سکون ہے وہ دربار جہاں آپ کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی!! وہ نماز عشاء ادا کر رہی تھی اس نے سلام پھیرا تھا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے!!

اے میرے رب ہمارے تمام گناہوں کو معاف فرما دیں یا رب آپ کا بہت شکریہ ہمیں اتنی ساری نعمتیں عطاء کرنے کے لئے۔۔۔ یا رب میں نہیں جانتی وہ آپ سے اتنا دور کیوں ہے یا رب آپ تو ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں نہ اے میرے رب اس کو بچالیں یا رب اس کے دل میں اپنی محبت بھر دیں اتنی محبت ڈال دیں کہ وہ آپ کی عبادت میں سرشار ہو جائے وہ رو رہی تھی۔۔۔ ایک دم سے آسمان پر بجلی کڑکی تھی اور بارش برسی تھی رحمت کی بارش اس کو لگا تھا اس کی سن لی گئی ہے اس نے ہاتھ منہ پر پھیرا تھا اور سجدے میں گئی تھی اس کے دل تک کو سکون مل گیا تھا اس نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا اور اپنے روم کی کھڑکی سے باہر دیکھا تھا بادل اپنی اب و تاب سے برس رہے تھے بادل گرج رہے تھے مٹی کی بنی مہک اس کو سکون دے رہی تھی وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی اور رخ اسفند صاحب کے ماسٹر بیڈ روم کی جانب کیا تھا!!

زمل کا معاملہ اب اللہ کے ہاتھ میں چلا گیا تھا اب اللہ ہی نے اس کو دیکھنا تھا!!

رحمان بات سنو میری۔۔۔ وہ اسٹڈی میں جارہے تھے جب کمال سکندر نے ان کو آواز لگائی تھی!!

رحمان تم کہاں سے آئے ہو اس وقت؟؟ کمال سکندر نے غصے سے سوال کیا تھا!

بھائی میں پاکستان گھومنے آیا تھا تو میں جہاں سے بھی آؤں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں!

میں نے جو پوچھا ہے مجھے اس کا جواب چاہیے!

اچھا تو پھر سنے بھائی میں اپنے بھتیجے اور بھتیجی سے ملنے گیا تھا اور کچھ!!

رحمان تم آج تو چلے گئے ہو صارم کے گھر آج کے بعد تم اس گھر کا راستہ بھی نہیں دیکھو گے انہوں نے حکم صادر کیا تھا!

بھائی میں آپ کا غلام نہیں ہو جو آپ کا ہر ایک حکم مانے گا میرا جو جی چاہے گا میں وہی کروں گا اور اگر میں اتنا سب ہو جانے کا بعد بھی آپ کی باتیں مان رہا ہوں

تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ جیسے چاہے گے مجھے نچائیں گے اور اب مجھ پر حکم چلانے کی کوشش بھی مت کریئے گا ورنہ میں بھول جاؤ گا کہ آپ مجھ سے بڑے ہیں!

کمال سکندر چپ ہی تو ہو گئے تھے اب ان میں بولنے کی ہمت بچی بھی نہیں تھی!!

رحمان سکندر ایک نظر ان پر ڈالتے اسٹڈی میں چلے گئے تھے!!

وہ جنگل کے راستے سے ہوتی اس اندھیری غار میں گئی تھی جدھر صرف اندھیرے کا راج تھا وہ ہنستے ہوئے اس غار کی جانب قدم بڑھا رہی تھی اس غار میں آج پھر ایک ہی راستہ تھا ہر بار کی طرح وہ اندر آئی تھی!!

اس کے کانوں نے آج پھر وہ الفاظ سنے تھے!

ہم مل کر جشن مانائیں گے آجاؤ تم بھی میرے پاس۔۔ وہ جیسے جیسے قدم بڑھا رہی تھی اس کے چہرے پر خوشی آتی جا رہی تھی۔۔!!

وہ خدا کسی کی نہیں سنتا زل وہ صرف برائی کا ساتھ دیتا ہے۔۔ یہ الفاظ وہ پہلی بار نہیں سن رہی تھی ہر بار ہی سنتی تھی!

آؤ میرے پاس آؤ

وہ اس اندھیر رستے میں چل پڑھی تھی پر اس کے قدم نہ جانے ہر بار ڈگمگاتے تھے آج پھر وہی سب ہو رہا تھا وہ کبھی بھی اس رستے کو پار نہ کر پائی تھی پر آج وہ ہمت کرتی آگے بڑھ رہی تھی جیسے جیسے وہ آگے جا رہی تھی آوازیں بند ہوتی جا رہی تھیں۔!!

آج اس نے وہ رستہ پار کر لیا تھا وہ باہر نکلی تھی اور اس کو ایک کھنڈر راستہ دیکھائی دیا تھا۔ جہاں مرجھائے درخت اس کے سامنے آئے تھے اور اس کو اپنے آگے پیچھے عجیب شکلوں والے لوگ دیکھے تھے۔

یہاں صرف شیطانوں کا بسیرا تھا اس پر خوف طاری ہو رہا تھا وہ ایک دم سے چیخ اٹھی تھی اور اس کی آنکھ کھلی تھی آج ایک سال بعد اس نے پھر وہی خواب دیکھا تھا پر وہ تب صرف اس غار میں رہی تھی وہ لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی اس نے پانی پیا تھا اس کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی وہ اٹھ کر لان میں چلی گئی تھی لان کی گھانس بارش کی وجہ سے گیلی تھی زل نے باہر آکر لمبے سانس لینا شروع کئے تھے پانچ منٹ کی جدوجہد کے بعد اب وہ نارمل ہوئی تھی۔ جب پیچھے کسی نے اپنا گلہ کھنکارا تھا

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اس کے سامنے کوئی ہڈی والا لڑکا کھڑا تھا اندھیرے کی وجہ سے
 زل اس کی شکل نہیں دیکھ پائی تھی!!

آپ کون ہیں؟ زل نے اپنا گلہ تر کر کے کہا تھا!

اس بندے کو آریان جہانگیر کہتے ہیں اور سکندروں کا داماد!

ک۔کی۔کس۔۔کک۔۔کا داماد؟ زل نے ہکلا کر کہا تھا!!

اس بندے کو جلیل سکندر کا داماد کہتے ہیں!!

اب کی بار زل کے سر پر جھماکا ہوا تھا اس کو یاد آیا تھا اس کا نکاح جو زبردستی ہوا تھا زل
 پر ایک بار پھر خوف طاری ہو رہا تھا! اس نے ایک بار پھر دیکھنا چاہا تھا پر اب کی بار اس
 کو کچھ نظر نہیں آیا تھا پہلے ہی وہ اپنے خواب کی وجہ سے پریشان تھی اور اب یہ آگیا تھا!!

اسلام و علیکم میرے پیارے دادا جان!! جاگ رہے ہیں کیا آپ؟؟ صارم ارسلان سکندر کے
 کمرے میں آیا تھا!

جی دادا کی جان آپ کے دادا تو پچھلے بارہ سال سے آپ کے انتظار میں ہیں کے دادا کا لاڈلا کب آئے گا پر لاڈلے کو تو فرصت ہی نہیں۔۔ انہوں نے مسکرا کر کہا تھا!

دادا جان ایسے تو نہ کہیں میں رو دوں گا پھر نہ کہئے گا کے میں نے آپ کا پورا کمرہ سمندر بنا دیا!! وہ اپنے دادا کے سامنے کمزور نہیں پڑھنا چاہتا تھا!!

دادا کے نائک باز ادھر آؤ دادا تمہیں رلاتے ہیں۔۔ انہوں نے ہنس کر کہا تھا وہ اس عمر میں بھی جوان ہی لگ رہے تھے!

دادا جان مجھے رلا کر آپ کو مزہ آئے گا؟؟ وہ سوال کر رہا تھا۔!!
 ویسے تم رو گے تو مزہ تو بہت آئے گا۔۔ یہ کہتے ہی انہوں نے بے قہقہہ لگایا تھا!
 دادا۔۔ اس نے دادا لفظ پر زور دیا تھا!

اچھا چلیں باہر چلیں ہم چائے پیتے ہیں آج صارم آپ کو اپنے ہاتھ کی چائے پلائے گا!
 چلو وہ اٹھے تھے!!

وہ پانچ لڑکوں کے بیچ مار کھا بھی رہا تھا اور ساتھ مار بھی رہا تھا!

پر وہ پانچ تھے اور وہ اکیلا کس کس کو ایک ساتھ مارتا!!

کر فون اپنے یار کو اس کے لئے مارا تھا نہ ہمیں چل اب بلا دیکھتے ہیں وہ تیرے لئے آتا ہے کے نہیں!!

اس کے ناک سے اور منہ سے خون کے کترے بہنا شروع ہو گئے تھے

اس نے اپنا موبائل نکالا تھا اور صارم کا نمبر ملایا تھا دوسری جانب سے کال اٹھالی گئی تھی وہ کچھ کہتا اس سے پہلے ہی ان لڑکوں نے موبائل کھینچ لیا تھا۔!!

اب اگر اپنے دوست کی جان پیاری ہے تو اس ہی جگہ آجا جہاں ہماری پہلی ملاقات ہوئی تھی! اس کے ہاتھ میں پکڑا چائی کا کپ اس کے ہاتھ پر گرا تھا گرم گرم چائی اس کے ہاتھ کو جلا گئی تھی پر اپنی پرواہ کسے تھی۔۔!!

ڈیڈ مجھے جانا ہو گا آریان مصیبت میں ہے۔!!

پر بیٹا اپنے ہاتھ پر تو کچھ لگاتے جاؤ!!

بعد میں لگا لوں گا! وہ اٹھا ہی تھا جب دروازے سے وہ داخل ہوا تھا!

اوہ تو یہاں میرے بغیر ہی پارٹی چل رہی۔۔ اس نے اندر آتے ہی طنز کیا تھا اور صارم اس کو دیکھتا ہی رہ گیا تھا!!

عمران تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

جلیل سکندر نے غصہ ضبط کر کے سوال کیا تھا!

بس ڈیڈ مجھے خواب آیا تھا کہ آپ لوگ میرے بغیر پارٹی کر رہے۔۔

جلیل سکندر اپنا سر پیٹ کر رہ گئے تھے انہوں نے کیسے سوچ لیا تھا کہ وہ ان کی بات مانے گا وہ تو ڈھیٹ تھا نہ!

بابا یہ کون ہے؟؟ صارم نے آنکھوں میں سوال لئے پوچھا تھا!!

اوہ صارم بھائی اس بندے کو عمران سکندر کہتے ہیں۔۔ وہ صارم کے گلے لگا تھا صارم حیران کھڑا تھا!

تم پیچھے ہو بے وفا مجھے بات نہیں کرنی تم سے صارم نے عمران کو دھکا دیا تھا!! اور عمران تو تھا ہی ڈھیٹ وہ ایک بار پھر صارم کے گلے لگ گیا تھا!!

سوری۔۔ عمران نے صرف اتنا ہی کہا تھا!

سوری سے کیا ہو گا میری بہن تیرا انتظار کرتی تھی اور تجھے پرواہ نہیں ہوئی ایک بار بھی۔۔ صارم نے شکوہ کیا تھا!

میں سوری بول دوں گا اپنی بہن کو!

اور اگر وہ پھر بھی نہ مانی تو؟؟ صارم کسی طرح بھی ماننا نہیں چاہتا تھا!

میں منالوں گا!

عمران نے صرف اتنا کہا تھا!

اور اگر اس نے تجھے غصے سے مارا تو؟ صارم نے ایک اور سوال کیا تھا پر وہ بھول رہا تھا اس کے سامنے عمران فرحان سکندر کھڑا تھا!

میں مار کھالوں گا تو یہ بتا تو مانے گا یا نہیں؟

ابھی نہیں صارم نے کہہ کر رخ موڑا تھا۔!!

پھر کب؟ عمران نے اپنی مسکراہٹ روک کر پوچھا تھا۔!!

سالوں بھی لگ سکتے ہیں!!

کوئی بات نہیں میں سالوں انتظار کر لوں گا! عمران نے بات ہی ختم کر دی تھی!!

اب راستہ دے میرا دوست مصیبت میں ہے! صارم نے منہ پھلا کر کہا تھا۔

میں ساتھ جاؤ گا۔ عمران نے بھی ضدی انداز میں کہا تھا!

اور صارم جانتا تھا کہ وہ اس کی ضد کے آگے نہیں جیت سکتا تبھی اس کو ساتھ چلنے کو کہا تھا

چل پھر۔۔ وہ کہہ کر باہر نکل گئے تھے اور ارسلان سکندر اور جلیل مسکرائے تھے!!

وہ دونو آنکھوں سے گلاس اتارتے گاڑی سے باہر نکلے تھے

ایک صام تھا اور دوسرا عمران وہ دونو چلتے ہوئے ان لڑکوں تک آئے تھے اور ان کو مارنا شروع کیا تھا۔!!

اور آریان زمین پر بیٹھا ان کو دیکھتا مسکرا رہا تھا۔ اس کے چہرے سے مسکان ایک پل کے لئے بھی جدا نہیں ہوئی تھی

وہ پانچوں لڑکے زمین پر گرے درد سے کراہ رہے تھے!

پیچھے سے پولیس کی گاڑی آئی تھی اور انہوں نے ان سب کو پکڑا تھا عمران گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا اس کی آنکھوں پر ابھی بھی گلاس لگے تھے اور وہ یہ شو انجوائے کر رہا تھا۔

پولیس نے صام کو پکڑا تھا جب پیچھے سے اس نے گلہ کھنکھارا تھا اور پولیس نے اس کی طرف دیکھا تھا۔ عمران نے اپنی آنکھوں سے گلاس اتارے تھے اس کی آنکھیں گرین کلر کی تھی گوری رنگت ہلکی بیرڈ اور سلکی گندمی بال وہ حسین بھی تھا!!

سر آپ۔۔ وہاں کھڑے چار پولیس والوں نے عمران کو دیکھتے سیلوٹ کیا تھا اور عمران صرف مسکرا دیا تھا!!

ان کو لے جاؤ

اور اچھی طرح دعوت دینا۔۔ عمران نے حکم صادر کیا تھا۔۔!!

جی سر۔۔ انہوں نے ایک بار پھر سلیوٹ کیا تھا اور ان پانچوں کو پولیس موبائل میں ڈال کر لے گئے تھے!!

وہ اے سی پی عمران سکندر تھا!!

صارم بھاگ کر آریان کے پاس گیا تھا اور عمران بھی ہاتھ جھاڑتا ان کے پاس آیا تھا!!

آریان اریو اوکے نا؟ صارم نے سوال کیا تھا!

آئی ایم فائن۔۔ اس نے ہنس کر کہا تھا صارم نے آریان کو اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا

آریان نے اس کا ہاتھ کھینچا تھا صارم زمین پر گرا تھا اور آریان ہاتھ جھاڑتا اٹھا تھا اور وہ اور

عمران ہنسنے لگے تھے!!

چلو بوائز میں تو چلا آریان کہتا اپنی سپورٹس بائیک لے کر اس کو ہوا کی طرح اڑاتا وہاں سے

نکلا تھا۔۔ اور وہ دونو ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہے تھے صارم بھی اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا

اور اس کو بھگا لے گیا تھا اور عمران وہیں رہ گیا تھا کوئی بانیگ کو بھگتا وہاں آیا تھا اور اپنا ہاتھ عمران کی طرف بڑھایا تھا اور چلتی بانیگ پر اس کو بیٹھاتا ایک بار پھر بھگا لے گیا تھا!!

زل مل بیٹی آپ کے بابا آگئے ہیں اور آپ کو صادم بابا بلا رہے ہیں!

آپ چلیں فائقہ بی میں آتی ہوں!! زل نے اپنے بال سیٹ کئے تھے اور ان کے پیچھے ہی باہر نکلی تھی!!

وہ سیڑھیاں اترتی وہاں آئی تھی جہاں وہ سب تھے زل بھاگ کر جلیل سکندر کے گلے لگی تھی اور رونے لگی تھی انہوں نے بھی زل کو گلے سے لگائے رکھا تھا دونو کے پاس ہی الفاظ نہیں تھے بس خاموشی تھی وہ کتنے ہی پل ان کے گلے لگی رہی تھی۔۔!!

آ۔۔آپ۔۔آ۔۔گی۔۔گئے۔۔وہ روتے ہوئے بولی تھی

آپ اپنی بیٹی کے لئے آگئے میں تو جانتی بھی نہیں تھی وہ اتنا کہہ کر رو دی تھی!! یہ احساس ہی ایسا تھا وہ پہلی بار اپنے باپ سے ملی تھی اس نے ان کو پہلی بار دیکھا تھا ماں کی آغوش تو اس کو کبھی نصیب نہ ہوئی تھی پر باپ کا سایہ مل گیا تھا!!

انہوں نے زل کو ایسے ہی گلے لگائے رکھا تھا۔

میری بیٹی۔۔ انہوں نے یہ الفاظ کہے تھے!!

بابا وہ ایک بار پھر رو دی تھی!!

شششش میرا بچا رونا تو بند کریں!!

بابا پلیز مجھے چھوڑ کر اب کہیں مت جائیے گا!

وعدہ رہا نہیں جاؤ گا!!

اہم اہم بابا میں بھی یہیں ہوں۔۔ صارم کہتا ان کے گلے لگا تھا!!

اب سارا پیار اپنے باپ سے ہی کرو گے یا اس بوڑھے دادا کا بھی خیال آئے گا۔ ارسلان سکندر نے ان کو دیکھتے کہا تھا اور وہ دونو بھائی بہن بھاگ کر ان کے گلے لگے تھے اور ساتھ ہی جلیل سکندر بھی ان کے پاس آئے تھے وہ فیملی پوری تھی!!

آپ سب بس کر دیں اب مجھے بھی رونا آجانا ہے اس نے گلہ کھنکھار کر کہا تھا!!

زل نے اس طرف دیکھا تھا وہاں وہ لڑکا اپنی ٹانگ پر ٹانگ چرہاے بیٹھا تھا اس کی بلیو آنکھیں گولگس میں سے نظر آ رہی تھی وہ بلا کا ہینڈ سم تھا گوری رنگت بلیو آنکھیں تھوڑی سی بیرڈ اور چہرے پر پڑھتا ڈمپل ایسے ہی صارم اس کو نیلی بلا نہیں کہتا تھا وہ اس کی آنکھوں کی وجہ سے ہی اس کو بلا کہتا تھا!

زل اس کو دیکھتی ہی رہ گئی تھی یہ شکل اس نے پہلے بھی کہیں دیکھ رکھی تھی پر وہ اپنے ذہن پر اتنا زور نہیں دینا چاہتی تھی آریان نے بھی اس کو دیکھا تھا اور نظریں جھکا لی تھی وہ لڑکیوں کو نہیں دیکھتا تھا تبھی نظر جھکا گیا تھا!!

آریان تم یہاں بیٹھو۔۔ باقی سب اپنی نشستوں پر براجمان تھے بس وہی کھڑا تھا!! میں آتا ہوں آریان تم ادھر بیٹھ جاؤ فائقہ بی اس کو پانی لا دیں۔۔ صارم کہتا تھا وہاں سے اٹھ گیا تھا!!

زل صارم کے جانے کے بعد اٹھی تھی!!

زل بیٹی آپ کہاں جا رہی ہیں ارسلان سکندر نے زل سے سوال کیا تھا۔!!

دادا وہ میں فائقہ بی کے ساتھ کچن میں کوئی کام کروا دیتی ہوں وہ اٹھ کر کچن کی طرف چل دی تھی!!

زمل بی بی آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ کوئی کام تھا تو مجھے کہہ دیتی آپ کیوں یہاں آگئی! فائقہ بی نے زمل سے سوال کیا تھا!!

نہیں نہیں فائقہ بی میں نے سوچا آپ کی کچھ ہیلپ ہی کروا دیتی ہوں اپنی چھوٹی سی فائقہ بی کے ساتھ تبھی چلی آئی!!

ہائے اللہ زمل بی بی

صارم نے منہ کے زاویہ بگاڑ کر کہا تھا!!

اللہ اللہ بھائی ادھر دیکھیں آپ نے مجھے عورت کہا۔ زمل نے آنکھیں پھاڑ کر سوال کیا تھا!!

اللہ اللہ میری بہن لڑکی بھی عورت ہی ہوتی ہے۔

صارم نے زمل کے انداز میں ہی کہا تھا!!

اور ہاں جلدی چائی لے کر آؤ سب ویٹ کر رہے ہیں چائی کا۔۔ صارم زمل کی سنے بغیر ہی وہاں سے نکل گیا تھا!!

فائقہ بی آپ چائی باہر چھوڑ دیں میں آتی ہوں!!

ٹھیک ہے زمل بیٹی۔۔ وہ چائی ڈال کر باہر لے گئی تھی اور زمل اندر کھڑی خوش ہو رہی تھی آج اس کی تکلیف ختم ہو گئی تھی آج اس کے رب نے اس کو سب عطاء کر دیا تھا پر افسوس وہ اس ہی رب سے دور تھی کاش وہ جان لیتی کے یہ وہی رب ہے جس نے قرآن میں وعدہ کیا ہے کے!

ان مع العسر یسراً

ترجمہ: بیشک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے!!

پھر ہم اس کی راہ کو کیوں چھوڑ دیتے جب وہ خود آسانی کا وعدہ کر رہا ہے اتنی تکلیف کے بعد آپ کی روح کو پھر بھی سکون میسر ہو تو یہ راحت ہی ہے کے وہ ساتھ ہے اس سے بڑھ کر کچھ ہونا چاہیے بس رب کا ساتھ ضروری ہے

پر زمل یہ بات سمجھنے سے کاصر تھی!!

آئزہ بیٹی کس کی کال تھی؟؟ حلیمہ بیگم نے آئزہ سے سوال کیا تھا!

وہ مام بھائی صارم کی تھی وہ کہہ رہے تھے کہ آریان بھائی ان کے ساتھ ہے تو ان کو وقت لگ جائے گا!!

اچھا!! انہوں نے یہ کہتے خاموشی اختیار کی تھی!

وہ آئزہ بیٹی میری بہو کیسی ہے۔۔ انہوں نے مسکرا کر سوال کیا تھا!!

بہت پیاری ہیں وہ بھائی آریان کیا کہتے تھے بچپن میں۔۔ اس نے تھوڑی دیر دماغ پر زور دیا تھا۔۔ ہاں یاد آیا!!

وہ بے حد حسین ہوئی،

جو مجھ محترم کی محترمہ ہوئی

بھلے وہ نہ ہوئی مجھ جیسی!

پر وہ بھی کسی ستارے سے کم نہ ہوئی

ستارہ بھی ایسا چمکتا ہوگا

میرے دل کی دنیا میں بستہ ہوگا

آنزہ نے آریان کے کئی بار کہے جانے والے الفاظ دہرائے تھے!!

ہائے آریان اور اس کی باتیں!

آنزہ بیٹا کیا واقعی وہ اتنی حسین ہے

جی میری پیار موم وہ واقعی بے حد حسین ہیں ماما وہ بہت پیاری ہیں!!

اور پھر آپ کب ملنے جا رہی ہیں اپنی بہو سے؟

بس بیٹا آپ کے بابا آجائے پھر کرتے ہیں ایک بار بات!!

آنزہ نے حلیمہ بیگم کو سب کچھ بتا دیا تھا کہ زمل اور صارم ساری حقیقت جان گئے ہیں اور

یہ بات سنتے ہی انہوں نے اس پاک پروردگار کا شکر ادا کیا تھا!!

آریان یار چائی لو میری بہن اپنے ہاتھوں سے بنا کر لائی ہے!! صارم نے مسکرا کر کہا تھا۔
ہاں یار لے لیتا ہوں ابھی ویسے بھی انکل کو آنے دے!! آریان نے نظریں جھکا کر ہی کہا
تھا!!

بابا آکر لے لیں گے تو پی لے ویسے بھی تجھے بالکل گرم چائی ہی پسند!!
ہاں یہ بھی ہے ویسے آریان نے کہتے ساتھ ہی اپنا چائی کا کپ اٹھایا تھا!!
اس نے چائی کا ایک گھونٹ لگایا تھا ایسی چائی اس نے زندگی میں پہلی اور آخری بار پی تھی
جو زل بی بی بنا کر لائی تھی ایک گھونٹ بھرتے ہی اس نے منہ کے زاویے بگاڑے تھے اور
ایک ہی سانس میں ساری چائی اپنے گلے میں انڈیل لی تھی اس کے بعد اس نے ارسلان
سکندر کے ہاتھ سے بھی چائی کا کپ پکڑا تھا اور وہ بھی پی گیا تھا
آریان تم ٹھیک تو ہو نا یار تو نے اپنی بھی پی لی اور اب دادا جان کی بھی!! صارم نے
آنکھیں پھاڑے اس سے کہا تھا

کیا کروں یار چائی بنی ہی اتنے مزے کی ہے اس نے اتنے پر زور دیا تھا اور ایک آنکھ اٹھا کر زل کی جانب دیکھا تھا!!

اب کی بار اس نے جلیل سکندر کا کپ بھی اٹھا کر پی لیا تھا اگر ان کو پتا لگ جاتا نہ کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے تو پھر زل نے تو شرمندہ ہو جانا تھا جب کہ صارم کا تو قہقہہ ہی نہیں روکنا تھا!!

اب وہ صارم کے ہاتھ سے کپ پکڑنے لگا تھا جب صارم نے اپنا کپ دوسری طرف کیا تھا اور ایک گھونٹ بھرا تھا اور زل کی طرف دیکھے بنا نہ رہ سکا تھا

چل یار آریان تو میرا بھی کپ پی ہی لے اب تو میرا جھوٹا بھی ہو گیا میں نے ویسے بھی کہیں سنا ہے کہ جھوٹا پینے سے پیار بڑھتا ہے تو ہمارے درمیان بھی بڑھ جائے گا!!

بیچارے آریان کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا پر پھر بھی چپ کرتا صارم کا کپ بھی پی گیا!!

اور زل ان دونو کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی کہ یہ لوگ کر کیا رہے اور اس کو اپنے ہاتھوں پر رشک ہو رہا تھا کہ وہ کتنی اچھی چائی بنا لیتی ہے پر یہ رشک تھوڑے پل ہی رہنے والا تھا وہ ایک بار پھر اٹھی تھی!!

میں دوبارہ چائی بنا کر لے آتی ہوں آپ لوگوں کے لئے اس نے صارم اور دادا کو کہا تھا!!
نہیں!! ان دونو نے بیک وقت نظر اٹھا کر انکار کیا تھا اور زل صرف حیران پریشان کھڑی تھی!!

فائقہ بی آپ لے جائے یہ کپ اور دوبارہ چائی بنا لائے!! صارم فائقہ بی سے مخاطب ہوا تھا وہ لگ بھگ تینتیس یا پھر چونتیس سال کی تھی وہ سر ہلاتی وہاں سے نکل گئی تھی!!
اب آریان میں برداشت ختم ہو رہی تھی اس کا چہرہ پیلا پڑھنے لگا تھا!!
آریان یار چل میرے ساتھ تجھ سے کچھ بات کرنی ہے!!

شاید صارم کو اپنے یار پر ترس آ ہی گیا تھا تبھی اٹھ کھڑا ہوا!

صارم ہمارے سامنے ہی بات کر لو جلیل سکندر جو ابھی لیونگ ایریا میں داخل ہوئے تھے ان کو اٹھتا دیکھ بول پرھے!

بابا وہ ایک فائل دکھانی تھی ہم ابھی آ جاتے ہیں اوکے بیٹا وہ کندھے اچکاتے وہاں بیٹھے تھے!!

وہ دونو وہاں سے نکلے تھے اور رخ صارم کے روم کی جانب کیا تھا!!
وہ لوگ ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگے تھے جب فائقہ بی وہاں آئی تھی!!
زل بیٹا میرے ساتھ آو ایک منٹ انہوں نے زل کو بلایا تھا اور زل ان کے پیچھے ہی کچن میں گئی تھی!!

زل آپ نے چائی میں کیا ڈالا تھا؟؟ انہوں نے زل سے سوال کیا تھا!!
یہ دونو چیزوں کے ڈبے زل نے وہ دونو ڈبے دیکھائے تھے یہ چینی کا اور یہ پتی کا اس نے معصومیت سے کہا تھا!

زل بی بی یہ آپ نے کیا کر دیا انہوں نے سر پیٹ کر کہا تھا!

اب سمجھ میں آئی مجھے

کے آریان بابا نے وہ ساری چائی کیوں پی تھی!!

زل بی بی آپ نے چائی میں چینی کی جگہ نمک اور پتی کی جگہ کالی مرچ ڈال دی ہے انہوں نے زل کے سر پر بم پھوڑا تھا!!

اور زل جو اپنے ہاتھوں پر رشک کر رہی تھی ایک دم سے شک میں گئی تھی!!

ک۔۔ کی۔۔ کیا۔۔ مط۔۔ مطلب۔۔ اس نے بوکھلا کر کہا تھا

اور اپنی چائی کا کپ اٹھا کر ایک گھونٹ لگایا تھا اور اس ہی وقت باہر نکال دیا تھا!!

فائقہ بی اب کیا کروں آریان بھائی کی تو طبیعت خراب ہو رہی ہو گی اوپر سے انہوں نے اتنے سارے کپ پی لئے ہے اس نے پریشان ہو کر کہا تھا!!

زل بی بی یہ کیک دے آئے صارم بابا کے کمرے میں انہوں نے پلیٹ میں پڑھا کیک کا چھوٹا سا پیس زل کی طرف کیا تھا!!

کیا۔۔ مطلب میں کیسے جاؤ گی زل نے نظریں چرا کر کہا تھا!!

زل بی بی آپ کے پاس دو ٹانگیں ہے ان پر چل کر اس نے کیک کی طرف دیکھا تھا فائقہ بی یہ رکھ دیں واپس

یہ بہت تھوڑا سا ہے وہ کہتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی جو صارم کے کمرے کے بالکل ساتھ تھا اس نے ایک لمبا سانس لیا تھا وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش میں تھی اور اپنے کمرے میں پڑھی چاکلیٹ کی باسکٹ اٹھائی تھی اور صارم کے کمرے کی طرف گئی تھی!!!

صارم جب سے روم میں آیا تھا آریان کو دیکھ دیکھ کر ہنسی جا رہا تھا وہ بیچارہ کبھی پانی پیتا اور کبھی بیڈ پر لیٹ جاتا اور کبھی کھڑا ہو جاتا

یار دوست ہوں تیرا یہاں میں مر رہا ہوں اور تجھے ہنسنے کی پڑھی ہے۔۔ اس نے منہ پھلا کر کہا تھا

کیا کروں یار نیلی بلا تیرے ساتھ ہوا ہی ایسا ہے۔۔ وہ کہہ کر ایک بار پھر ہنسا تھا!!

صارم یار میں بیہوش ہو جاؤ گا میں مر جاؤ گا۔۔ اس نے ایک بار پھر بیٹھ کر کہا تھا!!

ڈونٹ وری مائے ڈئیر بیسٹ فرینڈ ہم دفنا دیں گے!!

دور فٹے منہ آریان نے صارم کو دیکھ کر کہا تھا!!

زل ابھی ابھی باہر آئی تھی

اس میں اندر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ سوچ رہی تھی جاؤ یا نہ پر پھر کچھ سوچ کر
اس نے دروازہ بجا ہی دیا!!

صارم بھائی میں اندر آجاؤ؟؟ زل نے باہر سے ہی آواز دی تھی!

آریان جس کی حالت خراب پڑھی تھی وہ ہمت کرتا ٹھیک ہو کے بیٹھا تھا!!

جی گڑیا آجائیں صارم خود کو سیریس کرتا زل سے مخاطب ہوا تھا

گڑیا کا تو پتا نہیں پر آفت کی پڑیا ضرور ہے ہنن آریان بڑبڑایا تھا اور اس کی بڑبڑاہٹ صارم
نے سن لی تھی تبھی قہقہہ لگایا تھا!!

وہ جو اندر داخل ہوئی تھی آریان کی خود کی طرف پیٹھ دیکھ پر سکون ہوئی تھی!

گڑیا آپ کو کوئی کام ہے صارم نے زل سے سوال کیا تھا!!

نہیں بھائی وہ اس نے تھوڑی دیر کچھ سوچا تھا پھر کہنا شروع ہوئی تھی!!

وہ آپ دونو کو سوری مجھے نہیں پتا تھا کہ میں نے چینی پتی کی جگہ وہ ڈال دیا بھائی آپ یہ اپنے دوست کو دے دی جئے گا اس نے چاکلیٹ کی باسکٹ صارم کے ہاتھ میں دی تھی!!

اس سے ان کو بہتر لگے ہوگا!!

گڑیا آپ اپنی چاکلیٹ سنیر کر رہی ہیں پر کیوں؟؟ صارم نے سوال کیا تھا!!

بھائی ان کی یہ حالت میری وجہ سے ہوئی ہے تو میرا فرض بنتا ہے اتنا اور ویسے بھی آپ مجھے اور لا دیں گے پر ابھی ان کو زیادہ ضرورت!! زل کی بات سن کر آریان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جس کو وہ بڑی مہارت سے چھپا گیا تھا!!

وہ معصومیت سے کہتی روم سے چلی گئی تھی!!

آریان اتنی ساری چاکلیٹ دے گئی ہے تجھے!! صارم نے باسکٹ کی طرف دیکھ کر کہا تھا!!

ہاں تو درد دیا تھا دوا کا حق تو بنتا ہے نہ وہ کہتا صارم کے ہاتھ سے ساری چاکلیٹ چھین لی تھی!!

رحمان تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو کیا؟؟ فرحان سکندر نے ان سے سوال کیا تھا!

نہیں میں کیوں کچھ چھپانے لگا میں تو ویسے ہی واپس جا رہا ہوں پھر ہم نے کشمیر بھی جانا ہے تو بس انہوں نے نظریں چرا کر کہا تھا!!

اور رہی بات کچھ چھپانے کی تو آپ لوگوں سے کچھ چھپا رہے ہی نہیں سکتا!!

رحمان بڑا بھائی ہوں میں تمہارا کیوں اس طرح کرتے ہو مجھ سے میں تو تمہارے ساتھ کھڑا ہوں نا پھر کیوں خود کو بھی اذیت دے رہے اور مجھے بھی اور تم نے نرمین کو کچھ کہا تھا کیا وہ رو رہی تھی؟ نرمین فرحان سکندر کی وائف کا نام ہے؟

میں نے کچھ خاص نہیں کہا بھائی اور ویسے بھی آپ کو کچھ کہہ بھی کون سکتا ہے اور آپ لوگ تو ویسے بھی زندہ دفن کرنا بھی جانتے ہیں نا تو پھر آپ لوگوں کو کوئی کچھ بول بھی نہیں سکتا انہوں نے طنز کے تیر چلائے تھے بھائی آپ لوگ میرے بھائی ہے پر مجھے افسوس ہوتا ہے اس چیز پر!!

رحمان سکندر کی آواز تیز نہیں تھی وہ اپنے غصے پر قابو رکھنا جانتے تھے وہ ان رشتوں سے بیزار ہو گئے تھے جو رشتے صرف مفاد کے لئے استعمال کیئے جائے پھر ایک نہ ایک دن انسان ان رشتوں سے بیزار ہو ہی جاتا ہے پھر بھلے اس نے جتنا بھی ان رشتوں کو اہم رکھا ہو!!

ان لوگوں نے تو صرف دولت چاہی تھی!!

وہ لوگ ابھی ابھی صارم ولا آئے تھے اور جو بات وہ کرنے آئے تھے وہ لوگ کرنا چاہتے تھے بس رحمان سکندر کا انتظار تھا!!

آجاؤ رحمان ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے جلیل سکندر نے ان کو اندر آتے دیکھا تھا مخاطب ہوئے تھے!!

جی بھائی سوری وہ تھوڑا وقت لگ گیا مجھے میں شرمندہ ہوں!! انہوں نے اسفند صاحب سے کہا تھا

ارے رحمان کسی باتیں کر رہے ہو دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے کوئی بات نہیں انہوں نے مسکرا کر کہا تھا!!

چلو بچوں اب رحمان آہی گیا ہے تو کیوں نہ بات کی جائے ارسلان سکندر نے سب کی طرف دیکھ کر کہا تھا!!

وہ دراصل بات یہ ہے کہ اسفند صاحب تھوڑی دیر کو رکے تھے اور پھر کہنا شروع ہوئے تھے!!

جلیل تم تو جانتے ہی ہو آج سے اٹھارہ سال پہلے میری بہن نے مجھ سے کچھ مانگا تھا آج میں اپنی بہن کی خواہش پوری کرنے آیا ہوں اب ہمیں خالی ہاتھ واپس نہ بھیجنا! انہوں نے سب کی جانب دیکھ کر کہا تھا!!

اسفند بیٹا آریان ہمارے گھر کا بچا ہے

دیکھا بھالا ہے اور ویسے بھی وہ دونو تو پہلے ہی اس رشتے میں ہیں ارسلان سکندر بات کی گہرائی کو سمجھتے بولے تھے!!

جی بڑے ابا میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں پر میں جلیل کی رضا مندی چاہتا ہوں آخر کو وہ باپ ہے اور تب وہ دونوں بچے تھے میں چاہتا ہوں کہ ان کا نکاح ہو جائے اور میرے آریان کو کوئی بھی مسئلہ نہیں ہوگا!!

ابھی صرف بات ارسلان سکندر اور اسفند جہانگیر کے درمیان ہو رہی تھی باقی وہاں بیٹھے تمام نفوس خاموش تھے جن میں جلیل سکندر رحمان سکندر صارم عمران اور حلیمہ بیگم تھی!!

جلیل بچے تم کیا کہتے ہو اس بارے میں؟ ارسلان صاحب نے ان سے سوال کیا تھا!!

ابا مجھے کیوں انکار ہوگا کیوں رحمان؟ آریان کو ہم بچپن سے جانتے ہیں اچھا بچا ہے انہوں نے رضامندی دے دی تھی!!

جی بھائی آپ لوگ سہی کہہ رہے پر زمل کی رضامندی سب سے زیادہ اہم ہے!!

جلیل تم زمل کو بتاؤ سب کچھ تب وہ بہت چھوٹی تھی!! انہوں نے جلیل کو حکم صادر کیا تھا!

دادا جان زمل جانتی ہے سب کچھ صارم اس سب میں پہلی بار بولا تھا اور عمران اب بھی خاموش تھا!!

آپ سب بیٹھیں میں زل سے بات کرتا ہوں جلیل سکندر کہہ کر اٹھے تھے اور رخ لان کی جانب کیا تھا جہاں زل اور آئزہ موجود تھے!!

آئزہ بیٹا مجھے زل سے بات کرنی ہے آپ تھوڑی دیر اندر جا کر بیٹھ جائے جلیل سکندر آئزہ سے مخاطب ہوئے تھے اور وہ سر ہلاتی وہاں سے اندر چلی گئی تھی!!

زل بیٹا میں جو کہنے جا رہا ہوں وہ بات بہت ضروری ہے اس سب میں آخری فیصلہ آپ کا ہوگا اور ہم اس فیصلے کو قبول کریں گے!!

بیٹا آپ جانتی ہیں نا بچپن میں آپ کا نکاح کیا گیا تھا؟ انہوں نے زل کے سر پر ہاتھ رکھتے سوال کیا تھا

جی بابا جانتی ہوں!! زل نے صرف اتنا کہا تھا!

کیا آپ کو اس رشتے سے کوئی اعتراض ہے؟ انہوں نے ایک اور سوال کیا تھا!!

بابا وہ زل کہتے خاموش ہوئی تھی پر پھر ہمت کرتی بول گئی تھی!

بابا بتایا ابو نے

میرا نکاح نہ جانے کس سے کروایا تھا اس نے ساری رواداد سنا دی تھی اور جلیل سکندر نے خاموشی سے سنی تھی!!

بیٹا وہ بے بنیاد بات ہے نکاح کے اوپر نکاح جائز ہوتا ہی نہیں اور آپ کا بھی نہیں ہوا اصل بات وہ گول کر گئے تھے!

زمل خاموش رہی تھی

بابا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے!

چلیں یہ تو اچھی بات کے میری بیٹی راضی ہے پھر بس نکاح کی تاریخ فائنل کرتے ہیں!!

پر بابا میں ابھی بہت چھوٹی ہوں!!

زمل بیٹا ہم نے کب کہا ہماری گڑیا بڑی ہیں آپ تو واقعی چھوٹی ہیں ہم صرف نکاح کر رہے رخصتی کا ارادہ نہیں ہے ہمارا انہوں نے زمل کی ٹنشین دور کی تھی اور بیٹا ویسے بھی آریان

بہت اچھا بچا ہے!!

بابا وہ آئزہ کا بھائی آریان؟؟ زمل نے سوال کیا تھا!!

جی میرا بچا!!

پر بابا وہ تو مجھ سے چھوٹا ہے نازل کو ایک نئی پریشانی نے گھیرا تھا!!

بیٹا آپ سے کس نے کہا

کے آریان چھوٹا ہے آپ سے؟؟

بابا وہ آئزہ نے بتایا تھا کہ آریان بھائی مجھ سے ایک منٹ چھوٹے ہیں اور آئزہ مجھ سے چھوٹی ہے!!

جلیل سکندر تو خاموش ہو گئے پر صارم لان میں آتا آئزہ کو گھور کر گیا تھا وہ کھڑکی کے پیچھے کھڑی تھی!!

صارم زمل کی بات سنتا قہقہہ لگائے بنا نہ رہ سکا تھا!!

میری پیاری بہن آئزہ آپ سے مذاق کر رہی تھی اس دن وہ چوبیس سال کی ہے اب تو یہ بھی پتا لگ گیا اب بتاؤ تمہیں میرا دوست قبول ہے!! صارم نے سوال کیا تھا

بابا یہ بھائی کو دیکھیں نہ اپنی بہن کو چھوڑ کر دوسری سائیڈ ہو رہا ہے! ویسے کتنی غلط بات ہے نہ بھائی اپنی ایک ہی ایک بہن کو چھوڑ رہے آپ!! زل نے دکھ بھرے تاثر سے کہا تھا!!

میری ایک ہی ایک بہن آپ کو پتا ہے ہم بچپن میں آپ کو کچرے سے اٹھا کر لائے تھے پر ماما بابا نے مجھے منا کر دیا آپ کو بتانے سے صارم نے جلیل سکندر کو آنکھ مار کر کہا تھا!!

زل نے صارم کو گھوری سے نوازا تھا

اور کہا تھا!!

مجھے تو نہیں اٹھا کر لائے تھے ہاں پر آپ کو ضرور لائے تھے ہاں منہ!! زل نے منہ بصور کر کہا تھا!!

میں نے ٹھیک کہا نا بابا جان؟؟ زل نے پیار بھری نظروں سے جلیل سکندر کو دیکھا تھا!!

لڑکی اب تم میرے بابا کو بڑ لگا رہی ہو پر میں ایسا ہونے نہیں دن گا!! صارم نے اپنی آنکھ سے آنسو صاف کئے تھے جو آئے بھی نہیں تھے!!

برخوردار میری بیٹی کو تنگ نہ کرو اور اندر جاؤ یہاں کیا کرنے آئے ہو!! انہوں نے آئبرو کو اچکا کر کہا تھا!!

کچھ نہیں بابا میں بس یہ دیکھنے آیا تھا کہ کہیں آپ سارا پیار اپنی بیٹی کو تو نہیں دے رہے ہنسنے

بھائی آپ مجھ سے جیلیس ہو رہے ہیں زمل نے آنکھیں چھوٹی کر کے کہا تھا! میں اور تم سے اور وہ بھی جیلیس لڑکی خواب دیکھ رہی ہو صارم نے ہنس کر کہا تھا اور جلیل سکندر نے اس کو گھور کر دیکھا تھا!!

اچھا بابا گھوریں تو مت جا رہا ہوں جا رہا ہوں وہ کہتا وہا سے نکلا تھا!

زمل بیٹی میں اندر جا کر ہاں کر دوں میری بیٹی راضی ہے؟؟

بابا جیسی آپ کی مرضی زمل نے مسکرا کر کہا تھا!!

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اندر چلے گئے تھے!!

فائقہ بی آپ مٹھائی لے آئے!! صارم نے فائقہ بی کو کہا تھا!!

اور تم آئزہ بیٹھ جاؤ مانا میرا صوفہ ہے پر واقعی بیٹھنے پر ٹیکس نہیں لگایا میں نے!! اور اگر ہوتا بھی تو تمہیں معاف کر دیتا آخر کو تم میرے ایک ہی ایک اکلوتے دوست کی بہن ہو صارم نے دانتوں کی نمائش کر کے کہا تھا!!

اللہ اللہ صارم بھائی مانا کے آریان آپ کا دوست ہے پر میں بھی تو آپ کی بہن ہوں نا پر آپ تو مجھے لفٹ ہی نہیں کروا رہے خیر کوئی بات نہیں میرے پاس بھی دوست ہے میری آئزہ نے زل کی طرف دیکھ کہا تھا جو حلیمہ بیگم کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی زل یہ سنتے ہی مسکرائی تھی اور آئزہ کو دیکھا تھا اور آریان جو ابھی آیا تھا وہ بھی زل کی طرف دیکھے بنا نہ رہ سکا تھا!!

اس نے سفید کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا اوپر سے وائٹ کوٹ اور گردن پر مفلر لے رکھا تھا اس کے کالے گھنے بال کمر پر بکھرے تھے اور چہرے پر ہلکی مسکراہٹ سجائے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی!!

اب کی بار زل نے بھی اس کو دیکھا تھا جو بلیک کلر کا ڈنر سوٹ زیبتن کئے بے حد حسین لگ رہا تھا!!

اس نے زل کے کان کے پاس سرگوشی نماء آواز میں کہا تھا

لڑکی میرے بھائی کو نظر مت لگا دینا مانتی ہوں بہت حسین ہے میری طرح اب ایک منٹ چھوٹا ہے تو میرے جیسا تو ہو گا نہ وہ دونو واقعی ایک جیسے تھے بس ان کی آنکھوں میں فرق تھا آئزہ کی آنکھیں کالی تھیں اور آریان صاحب ٹھرے نیلی آنکھوں والے شہزادے!! اور دیکھتی رہنا ساری زندگی انہیں ہی دیکھنا ہے اب تو!! زل نے آئزہ کو گھوری سے نوازا تھا!!

ہاں تو بھی آریان میں اپنی چاند سی بیٹی تمہیں دے رہا اس کو کبھی تکلیف نہیں ملنی چاہیے! ارسلان سکندر نے آریان سے مخاطب ہو کر کہا تھا اور وہ سر ہلا کر رہ گیا تھا!!۔

چلو بھی پھر آج سے چھ دن بعد نکاح ہو گا ان کا انہوں نے ڈیٹ فائنل کر دی تھی!!

وہ اپنی گاڑی سے نکل رہا تھا اس کی گاڑی کے آگے پیچھے کئی گاڑیاں تھیں جو شاید اس کی حفاظت کر رہی تھیں!!

وہ باہر آیا تھا اس کے ساتھ گارڈ بھی باہر نکلے تھے اس نے ان سب کو وہیں روکنے کا اشارہ دیا تھا اور خود اس عمارت میں داخل ہو گیا تھا!

وہ کسی سے فون پر بات کر رہا تھا!!

مجھے ان دونوں کے بارے میں ساری انفارمیشن چاہیے آج کل وہ دونوں کیا کر رہے ہیں ایک ایک چیز میں جاننا چاہتا ہوں ان دونوں کے بارے میں اگر مجھے سب نا پتا لگا دو گھنٹوں کے اندر تو یاد رکھنا تم اپنے دونوں ہاتھوں سے جاؤ گے اس نے صرف دھمکی نہیں دی تھی وہ جو ایک بار کہہ دیتا تھا پھر وہ اس نے کرنا ہی ہوتا تھا دوسری طرف خوف طاری ہو گیا تھا وہ لڑکا جانتا تھا اگر اس نے کام نہ کیا ان دو گھنٹوں میں تو وہ واقعی گیا!! اس نے فون بینڈ کیا تھا اور اپنے کوٹ کا بٹن کھولا تھا

اور اس کو ایک اتار کر اپنے ساتھ چلتے گارڈ کی جانب پھنکا تھا!!

میں نے باہر روکنے کو کہا ہے تو باہر رہو اس نے غصے سے کہا تھا اور وہ گارڈ ڈرتا باہر کی طرف چلا گیا تھا اور وہ اس آفس میں داخل ہوا تھا!!

اس نے گرے پینٹ کوٹ کے نیچے سے بلیک شرط فن رکھی تھی لمبا کد شہد رنگ آنکھیں
مگر ورنہ ناک بڑی بڑی آنکھیں وہ حسین بلا کا تھا!!

آفس چیئر پر بیٹھا شخص اس کو دیکھتا کھڑا ہوا تھا اس کے ماتھے سے پسینہ بہنے لگا تھا اس پر
بھی خوف طاری ہو رہا تھا اس شخص کا!!

اس نے آفس میں کھڑے آدمی پر گن تانی تھی یہ وہ پسٹل تھی جو وہ کچھ وقت پہلے اس کی
پینٹ میں تھی اب وہ اس آدمی کے اوپر تان لی گئی تھی

میں تمہیں پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ صرف دو دن ہے تمہارے پاس اگر زندگی چاہتے ہو تو
ادھر سے چلے جاؤ پر تم موت چاہتے تھے وہ بھی ایم کے۔۔ کے ہاتھ سے اب دیکھ لو موت
خود آئی ہے اس نے ہنس کر کہا تھا تم نے سنا تو ہو گا کہ میرے منہ سے جب ایک بار کچھ
نکل گیا

تو سمجھو ہو ہی گیا اب اپنے آپ کو ہی دیکھ لو ایم کے نے ہنس کر کہا تھا!!

ایم کے پلینز مجھے بخش دو اس شخص نے ہاتھ جوڑ کر خوف سے کہا تھا!! اس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا اس کی رنگت سفید پاگئی تھی وہ جانتا تھا کہ اب یہ سانسیں صرف کچھ پل کی ہیں!

ایم کے نے صرف اس کے الفاظ سنے تھے اور پھر وہاں ایک پھر دو اور پھر تین گولیاں چلی تھی اور اس آدمی کو زمین بوس کر گئی تھی وہ کھڑکی کی طرف آیا تھا اور تیسرے فلور سے چھلانگ لگا گیا تھا اس عمارت میں افراتفری مچ گئی تھی وہ دن دھارے اسلام آباد کے مشہور بزنس مین کو مار آیا تھا بنا کسی خوف کے اس کو تو خود کی موت کا بھی ڈر نہ تھا تبھی تو تیسرے فلور سے چھلانگ لگائی تھی اب وہ اپنی گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے چلا گیا تھا!!

آج وہ سنسان جنگل میں کھڑی تھی پھولوں کے جھڑمٹ میں وہاں طرح طرح کے پھول تھے جو اس سنسان جنگل کو بہت خوبصورت بنا رہے تھے اس جگہ پر دو راستے تھے

اس کو لگ رہا تھا وہ اس جنگل میں گم ہو جائے گی اس کو ایک راستے کا انتخاب کرنا تھا ایک راستے پر جنگلی جانوروں کی آوازیں آرہی تھی جو اس کو خوفناک لوگ رہی تھی اور دوسرے

راستے پر دھوا جیسے وہاں آگ جل رہی تھی وہ سوچ رہی تھی کس راستے پر جائے دونو ہی رستے موت کا سبب بنے والے تھے وہ ان پھولوں کے جھڑمٹ سے آگے بڑھی تھی اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ جنگلی جانوروں کے بیچ جائے گی اس نے قدم بڑھا دیے تھے وہ آگے جا رہی تھی اور آوازیں بند ہوتی جا رہی تھی اس کو ڈر بھی لگ رہا تھا اگر کوئی بھی جانور اس کو دیکھ لیتا تو اس نے ان کے چنگل میں آجانا ہے اس نے وہ راستہ پار کیا تھا اس کو وہاں ایک سرسبز باغ نظر آیا تھا اور اس باغ کے بیچ کوئی بیٹھا تھا وہ ہیولہ کچھ پڑھ رہا تھا زل اس آواز کے حصار میں آرہی تھی وہ آگے بڑھی تھی اس نے قدم بہت تیز بڑھانا شروع کئے تھے وہ عین اس ہیولے کے سامنے تھی اب وہ ہیولہ بہت پر نور تھا وہ نہ جانے کیا پڑھ رہا تھا زل اس کے حصار میں خود کو کھویا ہوا محسوس کر رہی تھی!

زل کو لگ رہا تھا شاید یہ کوئی جادوں ہی ہے جس کی طرف وہ بڑھ رہی ہے وہ ہیولہ اب بھی بڑائی بیان کر رہا تھا اور نہ جانے کیوں زل کی آنکھیں بھری جا رہی تھی وہ ہیولہ اب بھی کچھ پڑھ رہا تھا زل وہ سب سن رہی تھی وہ ہیولہ اس ہی کی طرف دیکھ رہا تھا اور مسکرا رہا تھا جیسے اس جنگل میں وہ زل کا ہی انتظار کر رہا تھا اس کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی اور زل کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھی وہ اب قدم پیچھے کی جانب بڑھا رہی تھی ایک دم سے وہ

مسکرائی تھی اور اس ہیولے کو دیکھ کر اس نے شیطان کی پڑھائی پٹی جو وہ اس کو ہمیشہ کہتا تھا وہ کہہ گئی تھی

وہ خدا تکلیف دیتا ہے یہ کہتے ساتھ اس نے قہقہہ لگایا تھا اب اس کی آنکھوں میں کوئی آنسو نہیں تھا اب وہ مسکرا رہی تھی شیطان نے ایک بار پھر اس کو اس جادو کے حصار سے نکال لیا تھا وہ ہیولہ صرف زل کو دیکھ رہا تھا اس نے ایک بار پھر تلاوت شروع کی تھی جب زل کو اپنے آس پاس بہت سی آوازیں سنائی دینے لگی تھی ایک دم سے وہ چیخی تھی وہ ہیولہ ابھی بھی مسکرا رہا تھا

اور وہ اب بھی پڑھ رہا تھا اب زل کو صرف اس کا منہ ہلتا دیکھ رہا تھا اس کی سماعتیں جواب دے گئی تھی اس کو آوازیں آنا بند ہو گئی تھی وہ صرف اس ہیولہ کو دیکھ رہی تھی جو پرسکون بیٹھا تھا جس کو اس خوفناک جنگل میں بھی خوف نہ آرہا تھا شاید اس کو پتہ تھا اس کا مالک ہے اس کے ساتھ تبھی وہ اتنا پرسکون ہو کر پڑھ رہا تھا وہ جیسے جیسے پڑھتا اس کی آنکھیں مسکراتی تھی جیسے وہ سکون دے رہی ہے اور ان سب کو سنتے زل کی آنکھیں بھر جاتی تھی ایک دم سے آسمان سے کوئی روشنی آئی تھی اور اس جنگل کو روشن کر گئی تھی زل یہ دیکھ کر ڈر گئی تھی وہ روشنی اس ہیولے کو اپنے ساتھ لے گئی تھی اور اس ہیولے کے

جاتے ہی وہ سرسبز باغ جھاڑیوں میں بدل گئے تھے زل یہ سب دیکھتی آندھا دھند بھاگی تھی اس کے پیچھے آگ کے گولے برسنے لگے تھے ایک دم سے وہ چیخ کر اٹھی تھی اور نظر آس پاس دوڑائی تھی گھڑی رات کے دو بج رہی تھی اس نے پھر ایک خواب دیکھا تھا وہ ان خوابوں کا مطلب سمجھنا چاہتی تھی پر وہ جانتی تھی اس کے سوالوں کے جواب کسی کے پاس نہیں ہے

وہ لمبی لمبی سانسیں لینے لگی تھی ایک دم سے اس کے سر پر جھماکا ہوا تھا اور اس نے اس ہیولے کے پڑھے آخری الفاظ دوہرائے تھے!!

فَبَايَ الْآءِ رَبِّ كَمَا تُكْذِبُنِ!!

ترجمہ: تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے!!

وہ اس کا مطلب سوچنا چاہتی تھی پر شیطان اتنا ہاوی تھا اس پر کہ اس نے ان آیات کو اپنے ذہن سے جھٹک دیا تھا!!

سر میں اندر آجاؤ؟؟ وہ اپنے سر سے اجازت طلب کر رہی تھی

جی آجائے!! انہوں نے لپ ٹاپ میں منہ دیے کہا تھا!

سر آپ نے مجھے بلایا تھا؟؟

ہاں جی مہراں آگیا؟؟ اب کی بار انہوں نے نظریں اٹھا کر کہا تھا!!

نہیں سر ابھی تک نہیں آئے مہراں صاحب!!

یہ لڑکانا جانے کیا چاہتا ہے جانتا بھی تھا آج بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے اور وہ بھی پاکستان کے جانے مانے بزنس مین کے ساتھ!! ایک ہمارا نوابزادہ ہے جس کو کوئی فرق ہی نہیں پڑھتا

اب جہانگیر گروپ اینڈ انڈسٹریز والے کوئی عام تو ہے نہیں!

اجالا بیٹا تم مہراں کو کال کرو اور اس سے کہو وہ مجھے دس منٹ میں یہاں چاہیے ورنہ آج کے بعد میری جائیداد میں کچھ بھی نہیں ہے!! یہ پہلا وار ہے جہاں مہراں خان پیچھے ہو جاتا ہے ورنہ وہ کب کیا کر دے کوئی نہیں جانتا!!

جی سر میں مہراں سر کو کال کر دیتی ہوں آپ کو اس کے علاوہ تو کچھ نہیں چاہیے نہ؟

نہیں بس فاخر سے کہنا میٹنگ روم ریڈی رکھے اور اس کو کہنا یہاں پہنچ جائے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا!!

آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں! ان کے کانوں سے آواز ٹکرائی تھی

مجھ معصوم سے بچے کو جائیداد سے نکالنے کا سوچتے رہتے ہیں ایک ہی ایک صابر اولاد ہوں آپ کا اس کو بھی نکال دیں اس نے منہ بسور کر کہا تھا اور مجھے جائیداد سے عاق کرنے کا نا سوچیں دیکھیں خود کو آپ کے تو بال بھی سفید ہو گئے ہیں مائی ڈیر ڈاڈ!!! وہ اپنے باپ کو باپ تو سمجھتا ہی نہیں تھا نا!!

مہراں باپ ہوں میں تمہارا

یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو تم مجھ سے لوگوں کے بچے اتنے اچھے ہوتے ہیں اور ایک میرا والا ہے جو چوبیس کا ہونے کے باوجود بھی ہر چیز سے فارغ!! انہوں نے خاص کر اس کا دیہان دماغ کی طرف کیا تھا!!

اوہو ڈیڈی دیکھیں میں آفس آیا تو ہوں کیوں اپنے اس معصوم سے بیٹے پر ظلم کر رہے ہیں اس نے معصوم سی شکل بنا کر کہا تھا!

انہوں نے ٹیبل سے مارنے والے انداز میں گلاس اٹھایا تھا اور مہران کی جانب کیا تھا مہران پہلی فرصت میں چیئر کے پیچھے چھپا تھا!!

ڈیڈی غصہ بعد میں کر لیجئے گا ابھی یہ بتائے مجھے کیوں بلایا ہے میں اتنا بڑی تھا!! اگر وہ جان جاتے نہ کے ان کا سپوت کہاں بڑی تھا انہیں تو ویسے ہی ہارٹ اٹیک ہو جانا تھا!!

لنگر بنٹ رہا تھا بس وہی لینے کے لئے بلایا ہے وہ بھی تو اس ہی کے باپ تھے کیسے نہ طنز کے تیر چلاتے!!

بیوقوف اولاد آفس میں کیا کرتے ہیں کام نہ تو لنگر تو بانٹنا نہیں تھا وہ دبی دبی آواز میں گرائے تھے!!

اب جاؤ اپنے کبین میں

اور ہاں اب میں تمہاری کوئی اور بات نہیں سننے والا سو ڈونٹ ارگیو وٹھ می!!

ابھی مہران کچھ کہنے ہی والا تھا جب انہوں نے بیچ میں ہی بات ختم کر دی تھی!!

اب یہ تو بتا ہی سکتے ہیں نہ کے کس کے ساتھ میٹنگ ہے شاہ ویز صاحب؟ وہ اپنے باپ کو باپ نہیں کہتا تھا ڈائریکٹ نام لیتا تھا!!

جہانگیر گروپ اینڈ انڈسٹریز والوں کا مینجر آئے گا اگر ان کو پروجیکٹ اچھا لگا تو اسفن جہانگیر آکر سائن کر دیں گے!!

وہ ان کی بات کو سمجھتا اثبات میں سر ہلاتا اپنے کبین کی جانب چل دیا تھا!!

برخوردار کہاں سے آرہے ہو تم اس وقت؟؟ وہ ابھی دبے دبے قدموں سے آہی رہا تھا جب اس کو اسفند صاحب کی آواز سنائی دی تھی اور ان کی آواز کو سنتے اس کے قدم رک گئے تھے!!

ڈیڈ آپ نے مجھ سے پوچھا ہے؟؟ آریان نے معصوم شکل بنا کر سوال کیا تھا!! اور جواد خاموش کھڑا تھا

نہیں تمہارے سامنے یہ جو دیوار ہے اس سے مخاطب ہوں میں

انہوں نے جل کر کہا تھارات کے تین بج گئے ہیں اور یہاں ہمارے صاحب زادے ہیں جو اس وقت داخل ہو رہے ہیں گھر میں!!

ڈیڈ آپ جواد سے بات کریں میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر کرتے ہیں بات!! وہ جواد کو آگے کرتا خود لان سے نکل گیا تھا!!

ویسے بھی اس کے پاس جواب نہیں تھا دینے کو کیا کہتا وہ اپنے بابا کو کے وہ رات کے تین بجے جواد کے ساتھ لانگ ڈرائیو پر گیا تھا وہیں سے لوٹا تھا ابھی!!

انکل میں بتاؤ آپ کو کے یہ کہاں گیا تھا آریان کے جاتے ہی جواد نے ان کے کان کے پاس سرگوشی نماء آواز میں کہا تھا!!

جی بیٹا بتائیں میں ویسے بھی جاننا چاہتا!! جواد ان کے ساتھ والی چیئر سمبھالتا بولنا شروع ہوا تھا!

انکل یہ ناز رات کو سگرٹ میں چرس بھر کر پیتا ہے تبھی گھر جلدی نہیں لوٹتا اس نے اسفند صاحب پر جہانگیر ہاؤس کی پوری دیوار گرائی تھی!!

اور یہ اتنا مشغول ہوتا کے رات کا یہ وقت ان پھنچتا!!

ان کو اپنے بیٹے کی فکر لاحق ہو گئی تھی!

اسفند صاحب حقیقت ہی مانے تھے اس بات کو اور ویسے بھی جتنا سیریس ہو کر جواد کہہ رہا تھا کوئی بھی با آسانی اس بات پر یقین کر سکتا تھا!!

ابھی وہ ناجانے کیا کیا بول رہا تھا جب وہ لان میں داخل ہوا تھا۔ وہ بہت ہی سادہ ہولیئے میں واپس لوٹا تھا وائٹ کلر کی شلوار قمیض پر بلیک شال سیٹ کئے وہ بے حد حسین لگ رہا تھا!!

برخوردار ادھر بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے اسفند صاحب نے سیریس ہو کر کہا تھا!!

جی ڈیڈ بولیں میں سن رہا ہوں اس نے لپ ٹاپ پر نظریں جمائے کہا تھا!

پہلے اس کو بند کرو انہوں نے اپنا غصہ ضبط کر کے کہا تھا!! اور جواد مسکراہٹ چھپائے بیٹھا تھا کیوں کے آگ تو اس ہی نے لگائی تھی!!

آریان نے ایک نظر لپ ٹاپ سے ہٹا کر اپنے بابا کو دیکھا تھا اور دوسرے ہی پل لپ ٹاپ بند کر دیا تھا کافی کاکپ جو اس کے ہاتھ میں ہی تھا اس کو بھی ٹیبل پر رکھا تھا!

جی بابا کہیں؟ اس نے اپنے منہ پر ہاتھ جما کر کہا تھا!!

برخوردار تم نے چرس کب سے پینا سٹارٹ کر دی؟؟ انہوں نے اس کو دیکھتے سوال کیا تھا!!

اور آریان کو ایک دم سے کھانسی آئی تھی!!

جی بابا آپ نے کیا کہا اس کو لگا شاید اس کو سننے میں غلطی ہوئی ہے!!

میں نے پوچھا تم چرس کب سے پینے لگے؟؟

بابا آپ سے یہ کس نے کہا اس نے ایک نظر جواد کو دیکھا تھا جو چہرہ نیچے کئے دبی دبی ہنسی ہنس رہا تھا!!

حیران کیوں ہو رہے ہو اس لئے کے تمہارے بابا کو پتا لگ گیا؟؟ وہ جو حیرت کے مارے چہرہ جھکائے اپنے ہاتھوں کو تک رہا تھا سیدھا ہوا تھا!!

بابا آپ سے یہ کس نے کہا ہے؟؟

جواد نے انہوں نے اس کی آنکھوں کی طرف دیکھ کر کہا تھا!!

ان کی بات سنتا جواد کا جی چاہا تھا کہ وہ اپنا سر دیوار میں مار لے پر لان میں کانچ کی کھڑکیوں کے سوا کچھ نہ تھا!!

بابا اب میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں مجھے ناہی چرس بھر کر دیتا ہے سگریٹ میں مجھے تو بھرنی نہیں آتی

یہ کہتا ہے کہ میں بھروں گا اور تم پینا!!

اور آریان کی بات سنتے اسفند صاحب نے قہقہہ لگایا تھا!!

اور آریان جواد کے پیچھے بھاگا تھا آگے جواد تھا اور اس کے پیچھے آریان!!

اب تم دونو بلی چوہے کی طرح لڑکیوں رہے ہو ان کو دیکھتے اسفند صاحب نے مسکرا کر پوچھا تھا!!

جی جی انکل یہ بلی ہی ہے وہ بھی نیلی آنکھوں والی جواد نے رک کر کہا تھا!!

اور بیٹا تو چوہا ہوا اس حساب سے آریان نے بھی منہ بسور کر کہا تھا اور پھر وہ دونو گھانس پر بیٹھتے ہنسنے لگے تھے!

اس وقت آریان کو دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ایک قابل بزنس مین ہے وہ جو بزنس کی دنیا کا بے تاب بادشاہ تھا جو اٹھارہ سال کی عمر میں پورا بزنس سمجھا بیٹھا تھا جس نے اپنے باپ سے کوئی مدد بھی نالی تھی وہ اپنے پیروں پر خود کھڑا ہوا تھا وہ جہانگیر خاندان کا غرور تھا ان کا فخر اس وقت وہ کہیں سے بھی بزنس مین نہیں لگا تھا!!

زمل کھانے کے ساتھ جنگ کر رہی تھی جب وہ ڈائننگ روم میں داخل ہوا تھا!!

کیا کر رہی ہو تم لڑکی؟؟ اس نے زمل سے سوال کیا تھا!!

کچھ نہیں بس آپ کو مارنے کے لئے پلان بنا رہی ہوں کیوں کے پلان کے بغیر کوئی بھی کام اچھا نہیں ہوتا!!

پھر بہن چائی بنانے سے پہلے بھی پلان بنا لیتی تم!! صارم نے ہنسی ضبط کر کے کہا تھا

بنایا تھا نہ کے میں اتنی اچھی چائی بناؤ گی کے جو پئے گا پیتا ہی رہ جائے گا!! زمل نے منہ بنا کر کہا تھا

ہاں جیسے میرا بیچارہ کیوٹ سا دوست کیا حل ہو گیا تھا اس کا صارم کہتا ماضی میں گیا تھا جیسے ابھی ہی آریان وہ چائی پی رہا ہو!!

بھائی کیا ہو گیا ہے کبھی کبھی ہو ہی جاتا ہے اگر مجھ سے بھی ہو گیا تو کیا ہوا! اور ویسے بھی میں نے پہلی بار بنائی تھی چائی!!

وہ دونو لڑنے میں مصروف تھے جب نازش وہاں آئی تھی نازش فائقہ بی کی بیٹی ہے ان کے ہسبنڈ کے انتقال کے بعد انہوں نے ہی صارم کو پالا تھا اور صارم نے ان دونو کو اپنی ماں اور بہن ہی سمجھا تھا!!

وہ زمل باہر کوئی لڑکی آئی ہے وہ کہہ رہی ہے کہ وہ آپ کی دوست ہے!!
 زمل سن کر حیران ہو گئی تھی کیوں کہ زمل کی تو کوئی دوست تھی ہی نہیں اور جو تھی وہ بھی چار سال پہلے کراچی سے واک اوٹ کر گئی تھی اب پتا نہیں یہ کونسی دوست تھی جو آج پیدا ہو کر آگئی تھی!!

زل اور صارم اٹھ کر سٹینگ ایریا میں آئے تھے جہاں وہ رخ باہر لان کی جانب کیئے کھڑی تھی اور موسم دیکھ رہی تھی زل اور صارم نے اس کو دیکھنا چاہا تھا پر وہ تو شاید قسم کھا کر آئی تھی کے ان کو جلدی شکل نہیں دیکھانی!!

ایکسیوزمی؟؟ صارم نے اس لڑکی کو مخاطب کیا تھا کیوں کے زل صرف اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی!!

وہ کسی لڑکے کی گمبھیر آواز سن کر پیچھے موڑی تھی اور صارم صرف اس کو دیکھتا ہی رہ گیا تھا وہ واپس لوٹ آئی تھی وہ جس پر صارم کا کرش تھا وہ لوٹ آئی تھی اور زل اس کو دیکھتی حیران کھڑی تھی اور ایک دم سے اس کے پاس بھاگی تھی

حناع یار تم زل اس کو دیکھتی حیرانی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات میں تھی اس نے کئی بار حناع کا نام لیا تھا اور اس کے گلے لگ گئی تھی وہ دونو خوشی سے ایک ساتھ گول گول گھومنے لگی تھی جب صارم نے ہنکار کر انکا دیہان اپنی جانب کرنا چاہا تھا پر زل اس کو مکمل انگور موڈ پر ڈالتی حناع کو اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے گئی تھی!

حناع تم مجھے بتائے بغیر کہاں غائب ہو گئی تھی تم جانتی بھی تھی کے تم ایک ہی ایک اکلوتی دوست ہو میری اور تم بھی چھوڑ گئی!! زل لڑا کا عورتوں کی طرح ہاتھ کمر پر ٹکائے لڑنے کے لئے تیار کھڑی تھی!!

اللہ اللہ لڑکی بعد میں لڑ لینا ابھی بریک پر پاؤ رکھ!! حناع نے مسکراتے کہا تھا کندھے تک آتے عش گرین کلر کے بال گرین ہی آنکھیں اور چھوٹا سا فیس کٹ وہ بہت حسین تھی!!

اور ویسے بھی حامی ار جنٹلی بابا کے کام کی وجہ سے وہاں شفٹ ہونا پڑھا تھا میں بتانا چاہتی تھی پر تم اپنی پھوپھو کے گھر تھی تب بتاؤ پھر کیسے بتاتی اور تم جانتی ہو میں پچھلے دس دن سے تمہیں ڈھونڈ رہی تھی

نہ جانے کہاں وینش ہو گئی تھی تم حناع نے منہ پھلا کر کہا تھا!!
میں جراثیم نہیں ہوں جو صابن لگانے سے وینش ہو جاؤ گی زل نے منہ کے زاوے بگاڑ کر کہا تھا!! اس کی بات سنتی حناع نے قہقہہ لگایا تھا!!

یار زل میں تمہیں لینے آئی ہوں حناع نے ہنس کر کہا تھا!!

بہن ابھی آئی ہے اور جانے کی باتیں بھی شروع کر دی!!

یار ابھی نہیں چار دن بعد بڑا مزہ آئے گا ہم اسلام آباد گھومیں گے مارگلہ کے پہاڑوں پر جائے گے حناغ تو پوری پلاننگ کے ساتھ آئی تھی!!

واہ یہ بھی سہی ہے زل نے ہنس کر کہا تھا!!

اور بالاج بھائی کی شادی بھی انجوائے کریں گے!!

کیا مطلب بالاج بھائی شادی کر رہے؟؟ زل نے حیران ہو کر پوچھا تھا!!

ہاں نا!!

پھر تو میں ان سے ناراض زل نے رخ دوسری جانب کیا تھا!!

بہن ان سے ناراض ہو جا مجھ سے نا ہو حناغ نے اس کو پیچھے سے گلے لگایا تھا!!

خیر یار حناغ اور بتا

میرے جیجو کیسے ہیں زل نے بیڈ پر لیٹنے والے انداز میں کہا تھا

ہائے یار کیا بتاؤ محبوب قدموں میں والا جادو کروایا تھا پر محبوب تو گلے میں اٹک گیا ہے اس

نے ہنس کر کہا تھا

اف لڑکی کیا کچھ بولتی رہتی ہو تم زمل نے سر پیٹ کر کہا تھا

اور حناع نے قہقہہ لگایا تھا اس کو دیکھ کر

اب بتا بھی کیسے ہیں جیجو؟؟

ویسے ہی ہیں جیسے بچپن میں تھے حناع نے منہ بنا کر کہا تھا!!

زمل باہر بابا بلا رہے ہیں!! وہ دونو باتیں کر رہے تھے جب صارم نے باہر سے ہی آواز لگائی

تھی اور چلا گیا تھا

اور وہ دونو اٹھتی نیچے کی جانب چل دی تھی

بھائی مجھے لگتا ہے ہمیں معافی مانگ لینی چاہیے سب سے! شاید اب ان کے دل میں خوف

خدا جنم لے چکا یا پھر مجھے سب کی نظروں میں گرانے کا ارادہ ہے تمہارا؟؟ انہوں نے غصے

سے کہا تھا

بھائی یہ ساری ناجائزیاں مجھے چین کی نیند سونے نہیں دیتی بھائی مجھے اب ڈر لگنے لگا ہے ہر چیز سے پہلے ہی میرا بیٹا مجھ سے جدا ہو چکا ہے آپ کی سیاست کی وجہ سے بھائی وہ چھوٹے سے عمران کی چیخیں مجھے آج بھی سنائی دیتی ہے بھائی انہوں نے درد سے کہا تھا!!

تو میں کیا کر سکتا ہوں فرحان اب اس کو قبر سے تو نکال نہیں سکتا نا!!

پر بھائی میں اپنی بیٹی کو کھونے کی ہمت نہیں رکھتا اپنے اندر اب میں اپنی مثال کو نہیں کھونا چاہتا!!

تو تم کیا چاہتے ہو اب؟؟

بھائی مجھے کوئی جائیداد نہیں چاہیے وہ دولت جو راتوں کی نیند حرام کر دے میں نہیں چاہتا وہ دولت بھائی میں اس سب سے چھٹکارا چاہتا ہوں بس!!

پھر تو تمہیں یہ گھر چھوڑنا پڑھے گا فرحان انہوں نے ٹیبل سے پین اٹھا کر کہا تھا!! وہ اپنے سارے رشتوں کو دولت کی بھنپ چڑھا چکے تھے اب بھی بس ان کے حواسوں پر دولت ہی تھی!!

بھائی میں اپنے لئے ایک اچھی کمپنی میں جاب بھی ڈھونڈ چکا ہوں اور گھر بھی دیکھ لیا ہے
میں نرمین اور مشال کو لے کر کل جا رہا ہوں!!

ہمم ٹھیک ہے!! کمال سکندر نے صرف اتنا کہا تھا اور اٹھ کھڑے ہوئے تھے!

اے رب مجھے بخش دینا مجھے معاف کر دینا فرحان سکندر اپنے خیالوں میں رب سے مخاطب
تھے!!

وہ وہاں سے اٹھے تھے اور باہر کی جانب گئے تھے اب ان کا ارادہ جن کو غم دیے تھے ان
سے معافی کا تھا!!

آخر کو وہ دن بھی آہی گیا تھا جس کا انتظار تھا پورے صامم ولا کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا
باہر لان میں ایک طرف سیٹج بنایا گیا تھا جس پر ایک جھولا رکھا ہوا تھا جس کو فلارز سے
سجایا گیا تھا نیچے تھوڑا دور ٹیبل سیٹ کئے گئے تھے درمیان میں سیٹج پر جانے کے لئے ریڈ
کارپٹ بچھایا گیا تھا لان میں صرف اکادگا لوگ تھے جو جلیل صاحب کے جاننے والوں میں
سے تھے صامم نے وائٹ کلر کی شلوار قمیض پر گولڈن کلر کا کوٹ زیب تن کر رکھا تھا

وہ ہر کام دیکھ رہا تھا باقی جلیل سکندر سیٹنگ ایریا میں اپنے گیسٹ کے ساتھ بیٹھے تھے رحمان سکندر بھی ان ہی کے ساتھ تھے!!

وہ دبے قدموں زل کے کمرے میں آیا تھا اب اس نے اپنی بہن کو بھی تو دیکھنا تھا نا وہ خاموشی سے زل کے پیچھے آکر کھڑا ہوا تھا زل شیشے میں خود کو دیکھ رہی تھی جب اس نے شیشے میں اپنے ساتھ کھڑے کسی کا عکس دیکھا تھا!!

اسلام و علیکم اس نے سلام کیا تھا!!

آپ کون ہیں اور یہاں کیا کر رہے ہیں ابھی بھائی صارم کو بلاتی ہوں!! زل کہہ کر موڑی تھی

اور وہ ڈھیٹوں کی طرح بیڈ پر بیٹھ گیا تھا!!

صارم کو بلاؤ یا اور کسی کو بھی میں ڈرتا نہیں ہوں اس نے بیڈ پر بیٹھ کر کہا تھا!!

آپ ہیں کون زل نے ڈر کر پوچھا تھا!!

اپنی ڈول کا بھائی!! اس نے صرف اتنا کہا تھا!

ڈول لفظ سن کر زل کو بہت کچھ یاد آیا تھا پر وہ اپنی سوچوں کو جھٹک گئی تھی!!

تو میں کیا کروں آپ اپنی ڈول کے پاس جائیں!!

پر میری ڈول تو زل ہی ہے اس نے ہنس کر کہا تھا!!

نہیں

میں صرف اپنے بھائی کی ڈول تھی میں صرف عمران بھائی کی ڈول تھی اس نے چیخ کر کہا تھا!

ہاں تو میں ہی تو ہوں عمران فرحان سکندر اس نے زل کے سر پر بم پھوڑا تھا اور وہ دھماکوں کی زد میں تھی!!

آپ کیسے ہو سکتے ہو!!

میں کیوں نہیں ہو سکتا وہ عمران تھا اس سے سہی جواب کی امید لگانا تو چاہیے ہی نہیں تھی!!

بھائی آپ وہ جان گئی تھی!!

جی میری ڈول!! اس نے ہنس کر کہا تھا اس نے بھی سیم صارم جیسی مٹچنگ کی تھی!!

پر میں آپ سے ناراض ہوں! زمل نے منہ پھلا کر کہا تھا!!

میں منالوں گا!! اس نے مان سے کہا تھا!!

آپ نے غلط کیا تھا سب کے ساتھ!!

زمل نے اس کو احساس دلانا چاہا تھا!!

میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں!! اس نے ہنس کر کہا تھا

آپ نے مشال کے ساتھ غلط کیا تھا!!

میں جانتا ہوں!!

پھر آپ کیا نہیں جانتے میں وہ کہہ دیتی ہوں زمل اس کے ہر جواب سے تنگ آگئی تھی

تبھی اس نے کلس کر کہا تھا!!

جو تم کہنا چاہتی ہو وہ کہہ دو میں نہیں جانتا کچھ بھی!! اس نے پھر الٹا جواب دیا تھا!

پر آپ تو سب کچھ جانتے ہیں نا پھر میں کیا ہی کہوں!!

میری ڈول جو کہنا چاہتی ہیں وہ کہہ دیں!!

میں ناراض ہوں بات نہ کریں!!

میں اپنی گڑیا کو منانا جانتا ہوں میں منالوں گا!!

پر میں جلدی نہیں مانو گی وہ کہتی ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی!

وہ لوگ سٹینگ ایریا میں بیٹھے تھے جب وہ منہ جھکائے اندر آئے تھے جلیل سکندر اور

رحمان سکندر ان کو دیکھ کر اٹھے تھے!!

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ رحمان سکندر نے ان سے سوال کیا تھا!! اپنے گناہوں کو قبول کرنے آیا ہوں انہوں نے آنسو ضبط کر کے کہا تھا

کون سے گناہ مسٹر فرحان کون سے گناہ صارم نے ہنس کر کہا تھا اس کو لگا تھا کہ وہ آج بھی کچھ غلط کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تبھی بول اٹھا!

صارم چپ رہو!! جلیل سکندر نے صارم کو گھور کر کہا تھا اور فرحان سکندر کو بیٹھنے کو کہا تھا اور خود بھی بیٹھے تھے!!

میں جانتا ہوں جو آج تک سب ہوتا رہا غلط تھا بلکہ جرم تھا اور اس جرم کا خمیازہ شاید مجھے ساری زندگی چکانہ پڑھے گا پر اب میں اور اس بوجھ کے ساتھ نہیں جی سکتا!!

وہ کہہ کر ایک بار پھر چپ ہو گئے تھے شاید وہ اپنے اندر کی جنگ لڑ رہے تھے!!

بھائی مجھے لگتا ہے آپ کو چلے جانا چاہیے یہاں سے رحمان سکندر نے فرحان کو دیکھ کر کہا تھا!!

روکو فرحان کرو جو بات کرنا چاہتے ہو پر اس سے پہلے میری بیٹی کا نکاح ہو لینے دو بعد میں کریں گے بات!! جلیل سکندر نے ان کو روک لیا تھا

میں گھر کے باہر رک جاؤ گا!! فرحان سکندر نے کہا تھا

فرحان زمل تمہاری بھی بیٹی ہے جلیل سکندر نے رک کر کہا تھا

پر بھائی میں اس کا گنہگار ہو اور ایک مجرم کیسے ممکن نہیں ہے یہ بھائی!!

چلو ٹھیک ہے جاؤ زمل سے پوچھ لو اگر وہ روکنے کا کہے گی تو رک جانا!!

جلیل سکندر نے ان کو کہا تھا اور ان کے قدم رک گئے تھے صارم نے جلیل سکندر کو دیکھا تھا وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہاں عمران ہے اور دادا بھی پر وہ پھر بھی جانے کا کہہ رہے ہیں فرحان سکندر زمل کے کمرے کی جانب گئے تھے اور باقی سب باہر ہی رک گئے تھے!!

بیٹا میں اندر آجاؤ؟؟ فرحان سکندر نے تکلیف سے کہا تھا اور وہاں بیٹھے زمل اور عمران نے ان کو دیکھا تھا اور دونو ہی دیکھتے رہ گئے تھے ایک کا باپ وہاں کھڑا تھا اور دوسرے کا چچا!! جی جی آجائے زمل نے اپنا رخ دوسری جانب کرتے کہا تھا!!

بیٹا مجھے معاف کر دو وہ ہاتھ جوڑے کھڑے تھے انہوں نے عمران کو بالکل فراموش کر دیا تھا وہ بس اپنی کی غلطیوں کو کم کرنے کی جدوجہد میں تھے!!

کس بات کی معافی مانگ رہے ہیں آپ چاچو؟؟ زمل نے ان کو دیکھتے کہا تھا

بیٹا اپنی کی تمام غلطیوں بلکہ گناہ کہنا ٹھیک رہے گا بیٹا میں جانتا ہوں جو میں نے کیا تھا وہ غلط تھا پر بیٹا اب یہ اذیت یہ تکلیف تمہارے چاچو کو اندر ہی اندر مار رہی ہے!!

وہ کہہ کر خاموش ہووے تھے اور عمران نے تکلیف سے اپنی آنکھیں میچی تھی!

چاچو مجھے آپ سے کوئی شکایت ہے ہی نہیں جب آپ لوگوں نے تکلیف کا سوچا تھا تو ہر جگہ آپ ہی کی بیٹی نے میری تکلیفوں پر مرہم رکھا ہمیشہ میرا ساتھ آپ کی مشال نے ہی دیا تھا چاچو اور آپ جانتے ہیں تکلیف دینے والے سے مرہم رکھنے والا زیادہ بڑا ہوتا ہے سہی ہی تو کہا تھا زمل نے اکثر ہم ان لوگوں کو فراموش کر ہی دیتے ہے جو تکلیف کی وجہ بنے ہو پر جو ہمارے ساتھ کھڑا ہوتا ہے وہ ہمیشہ ہمارے ذہن میں رہ جاتا اس وجہ سے میرے دل میں آپ لوگوں کی دی تکلیفیں بہت کم ہے پر مشال کا رکھا مرہم بہت بڑا چاچو آپ کو بیٹی آپ کو بچا گئی ہے میں آپ کو مشال کے لیے معاف کر چکی تھی بس چاچو اس لئے کوئی شکایت ہے ہی نہیں

وہ کہہ کر خاموش ہوئی تھی اور انہوں نے اپنی آنکھیں میچی تھی!!

اور چاچو آج بڑا دن ہے اپنی بیٹی کو ایسے چھوڑ کر مت جائیے گا!! زمل نے ان کو روک لیا تھا

انہوں نے ایک نظر پورے کمرے میں دورائی تھی عمران کی پشت کو دیکھتے

باہر چلے گئے تھے اور عمران نے زمل کو گلے سے لگایا تھا!!!

ان دونوں کو سٹیج پر بٹھایا گیا تھا وہ دونو ایک بار پھر ایک دوسرے کے نکاح میں تھے سب خوش گپیو میں مصروف تھے اور فرحان سکندر وہاں آخری ٹیبل پر بیٹھے رہے تھے ان میں آگے جانے کی ہمت تھی ہی نا!!

وہ دونو سٹیج پر بیٹھے تھے اور دونو ہی خوبصورت لگ رہے زلم نے وائٹ کلر کا گراہ زیب تن کر رکھا تھا جس پر گولڈن تار کا کام تھا اور آریان نے بھی وائٹ ہی شلوار زیب تن کی تھی اور اوپر سے مہرون کلر کی ویسٹ کوٹ پہن رکھی تھی وہ دونو ہی بلا کے حسین لگ رہے تھے!!

آپ دونو یہاں بیٹھے میں صارم بھائی کو تنگ کر کے آتی حناع نے ان سے کہا تھا اور آئزہ کو بھی اپنے ساتھ لیتی اٹھ گئی تھی ان دونوں نے وائٹ میکسی پہن رکھی تھی!!

میں اس دنیا کا پہلا مرد ہوں گا جس کا نکاح ایک ہی لڑکی کے ساتھ تین بار ہو گیا ہے زلم کی سماعتوں سے آریان کی آواز ٹکرائی تھی

اور اس نے شاک کی کیفیت میں آریان کو دیکھا تھا!!

کیا مطلب ہے آپ کا زل نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی!!

اللہ اللہ لڑکی دور ہو کر بیٹھو مجھے شرم آتی ہے آریان نے اپنا قہقہہ روک کر کہا تھا!!

میں پوچھ رہی ہوں آپ کا کتنی بار نکاح ہوا ہے؟؟ تین بار آریان نے صرف اتنا کہا تھا

اور کس کس سے؟؟ زل نے ایک اور سوال کیا تھا!!

تینوں بار اپنی ہی بیوی سے!! آریان نے ایک بار پھر مسکراہٹ روک کر کہا تھا!!

ایک منٹ ایک منٹ پر ہمارا نکاح تو صرف دو بار ہی ہوا ہے زل نے یاد کر کے کہا تھا!!

نہیں تین بار ہوا ہے!!

اور کیسے؟؟ زل نے پھر سوال کیا تھا؟؟

ایک بار تب جب میں چھوٹا تھا

اور ہمارا نکاح فون پر کروایا گیا تھا!!

اور پھر؟؟ زل کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی!!

اور پھر جب ہم کالج میں ملے تھے اور میں آپ کو گھر چھوڑنے گیا تھا!!

مطلب تب بھی میرا نکاح

اے زمل کو اب سمجھ آئی تھی!!

ہاں تب ہی جب آپ کے پاگل تایا نے مجھے پکڑ کر نکاح کروایا تھا آریان نے ہنس کر کہا تھا!!

تایا ابو ہیں وہ میرے زمل نے اس کو گھور کر کہا تھا!!

جو ہے میں نے تو وہی کہنا تھا نا!!!

اب کی بار زمل صرف اس کو دیکھ کر رہ گئی تھی

زمل آپ جانتی ہیں جب آپ کے تایا ابو نے کہا تھا کہ آپ اب بے عزت ہیں تو میں سوچتا رہا تھا کہ وہ آپ کے کردار کی گواہی کیسے دے رہے دیکھیں نہ زمل اگر آپ بے عزت ہوتی تو آپ کے پاس کوئی اور آتا نہ کہ آپ کا محرم اس وقت بھی آپ کا ساتھ

دیا گیا تھا زمل آپ کو تو اللہ نے تب بھی پاکیزہ رکھا تھا آپ کا نکاح ایک بار پھر اس ہی کے ساتھ کروایا جو آپ کے ساتھ پہلے ہی رشتے میں بندھا تھا

زمل اگر آپ بے عزت ہوتی تو اس دن اللہ آپ کے لئے مجھے نہ بھیجتے اللہ نے آپ کو پاکیزہ ہی رکھنا تھا زمل!! آریان نے یہ ساری بات زمل کو دیکھ کر کہی تھی اور زمل کو اس وقت کچھ سمجھ نہ آئی تھی

پر یہ بات وقت نے اس کو اچھے سے سمجھانی تھی کیوں کے وقت ہی ساری کایا بدلتا ہے!!

وہ دونو باتیں کرنے میں مصروف تھے جب وہ سیٹج پر آیا تھا

اہم اہم پتا ہے نیچے لوگ کیا باتیں کر رہے اس نے گلہ کھنکھار کر کہا تھا!!

کیا کہ رہے ہیں؟؟ آریان نے سوال کیا تھا

کہہ رہے ہیں یہ تو بہت ہی بے شرم دولہا دلہن بیٹھے ہیں کیسے باتیں کر رہے ہیں دونو اس نے قہقہہ روک کر کہا تھا!!

تو بھی سوچنے دے انہیں میں کونسا کسی اور سے باتیں کر رہا ہوں اپنی بیوی سے ہی بات کر رہا ہوں!! آریان نے مسکرا کر کہا تھا اور زمل ان دونو دوستوں کو دیکھ کر رہ گئی تھی!!

ہاں تیری بیوی تو میری کچھ لگتی ہی نہیں ہے نہ!! صارم نے منہ بنا کر کہا تھا

جل کیوں رہا ہے تو؟ آریان نے قہقہہ لگا کر کہا تھا!!

صارم اس کو جواب دیے بغیر ہی نیچے اتر گیا

تھا

وہ سب سیٹنگ ایریا میں تھکے ہارے بیٹھے تھے

بھائی میں جانتا ہوں

کے آج تک جو ہوتا آیا ہے سب غلط تھا پر بھائی میں اپنے گناہ ماننے کو تیار ہوں اپنی سزا پانے کو تیار ہوں پر بھائی میں معافی چاہتا ہوں جی بھائی فریجہ بھابھی کے کھانے میں زہر ملتا تھا پر بھائی میں نے بہت روکا تھا بھائی کو وہ نہیں مانے میں اکثر بھابھی کا کھانا چینج کر دیتا تھا

بھائی میں جانتا ہوں بابا کی کار کا ایکسیڈنٹ بھی کروایا گیا تھا پر بھائی میں اس سب میں شامل نہ تھا بھائی اگر میں نے وہ کروایا ہوتا تو بھائی میں اپنے بیٹے کو بچا لیتا میں نے اس ایکسیڈنٹ میں صرف باپ نہیں بیٹا بھی کھویا تھا وہ کہہ کر رو دیے تھے ہاں بھائی جائیداد کی لالچ تھی مجھ میں اور میں اندھا ہوتا گیا بھائی اور میرے پاؤں کا گڑھا بھر گیا ہے بھائی مجھ سے اب کچھ برداشت نہیں ہوتا میں سب کا گناہ گار ہوں مجھے معاف کر دیں وہ ہاتھ جوڑے رونے لگے تھے صارم ان کے پاس بڑھا تھا اور ان کا ہاتھ نیچے کرتا ان کو گلے لگا گیا تھا جلیل سکندر میں تو ہمت ہی نہیں تھی کچھ کرنے کی!!

چاچو پلیز نا رویے صارم نے ان کے گلے لگ کر کہا تھا وہ بس صارم کو گلے لگائے کھڑے رہے تھے کچھ بولنے کی طاقت نہیں تھی ان میں!!

وہ اپنے نفس کی جنگ لڑ رہے تھے ان کے ضمیر نے ان کو اور گناہوں سے بچا لیا تھا وہ اپنے ضمیر سے ہارے ضرور تھے پر وہ اور گناہوں سے بچ گئے تھے!!

ان سب نے فرحان سکندر کو بیٹھایا تھا اور صارم نے ان کو پانی کا گلاس دیا تھا سیٹنگ ایریا کے باہر دروازے میں کھڑا عمران وہ سارا منظر دیکھ رہا تھا اور اس کی آنکھیں بھری ہوئی تھی

جب پیچھے سے اس نے عمران کے قندھے پر ہاتھ رکھا تھا!!

آپ کو کمزور نہیں پڑھنا آپ تو بہادر ہیں نہ میں جانتی ہوں کوئی بھی بچا اپنے بابا کو ایسے نہیں دیکھ سکتا پر آپ کو برداشت کرنا ہوگا ہر چیز ٹھیک تبھی ہوگی نازش نے اس کو سمجھایا تھا!!

ہممم ٹھیک کہا ہے آپ نے! عمران نے اپنی آنکھیں صاف کرتے کہا تھا اور نازش وہاں سے چلی گئی تھی اور عمران اس کو دیکھتا رہا تھا کچھ دیر!!

اور ابھی کب تک جانے کا ارادہ ہے؟؟

بس انکل آج شام کی فلائٹ سے جانا ہے! اس نے مسکرا کر کہا تھا

رک جاتی آپ تھوڑے دن بیٹا جلیل سکندر نے محبت سے کہا تھا

نہیں بس انکل واپس جا کر تیاری بھی تو کرنی ہے نہ!! حنا نے ان کو دیکھ کر کہا تھا

چلو جیسی میری بیٹی کی مرضی

پر انکل زمل میرے ساتھ جائے گی اب!!

بیٹا ابھی تو پورا مونٹھ ہے زمل بعد میں آجائے گی!!

نہیں انکل یہ میرے ساتھ ہی جائے گی اور میں اس ہی کو لینے آئی تھی ورنہ بھائی نے آنا تھا!!

چلو بھئی ہم اپنی بیٹی کی ضد کے آگے ہار گئے انہوں نے ہاتھ اٹھا کر کہا تھا اور زمل اٹھ کر لان میں چلی گئی تھی جب کے حنا اوپر روم میں چلی گئی تھی!!

اہم اہم!!

وہ لان میں کھڑی تھی جب اس کے پیچھے کسی نے گلہ کھنکھارا تھا

آپ!! زمل نے اس کو دیکھ کر کہا تھا

جی ہم ہی ہیں سکندروں کے داماد آریان نے قہقہہ لگا کر کہا تھا!!

تو ہم بھی جہانگیروں کی بہو ہیں زمل نے بھی مان سے کہا تھا!!

وہ تو ہے پھر!! آریان نے اس کو دیکھے بغیر کہا تھا

اچھا جی آپ کس کے ساتھ آئے ہیں؟؟

ویسے تو اکیلا آرہا تھا پر میری چڑیل بہن بھی آگئی! آریان نے منہ بسور کہا تھا

اللہ اللہ وہ چڑیل تو نہیں ہے

اللہ اللہ وہ چڑیل ہی ہے

میری دوست بھی آئی ہے؟؟ زمل نے خوش ہو کر کہا تھا

جی آئی ہے! آریان نے اپنی نیلی آنکھوں سے دیکھتے کہا تھا!!

وہ سر ہلاتی اندر بھاگی تھی خوش ہو کر

اہ چھوٹی بچی!! آریان نے اس کو دیکھتے کہا تھا اور قہقہہ لگایا تھا اس کے گال پر گڑھا پڑا تھا!!

اے وہ پلر کے ساتھ ٹکرائی تھی!

اپس لڑکی تم دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا

بھائی صارم میں تو دیکھ ہی کر چل رہی تھی!!

ہاں تبھی اس اتنے بڑے پلر سے ٹکرائی تم! صارم نے طنز کیا تھا

بھائی غلطی آپ لوگوں کی ہی ہے کہ آپ لوگوں نے یہاں بیچ میں اتنا بڑا پلر کھڑا کر دیا
میری تو نہیں ہے!! آئزہ نے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا تھا!

ہاں میں تو بھول ہی گیا تھا کہ میں بات کس سے کر رہا لڑکی سے اور پھر جب غلطی لڑکی
سے ہو وہ اس کی نہیں بلکہ غلطی کی ہی غلطی ہوتی ہے!! ایک طرح سے صارم نے سہی ہی
کہا تھا کیوں کہ لڑکیاں اپنی غلطی مانتی بھی تو نہیں ہے نا!!

توبہ ہے بھی کیسے زبان چل رہی ہے اس لڑکے کی۔۔ آئزہ نے آنکھیں کھول کر کہا تھا!!

یار آئزہ تم نے بالکل ٹھیک کہا یہ کیسے زبان چلا رہا ہے نا!! زمل نے قہقہہ لگا کر کہا تھا!!

اور سیڑھیوں سے نیچے آتی حنا بھی ان کے ساتھ مل گئی تھی باہر سے آتا آریان وہاں رکا تھا

یار صارم یہ تین ہیں اور ہم دو ہے اور تو جانتا ہے نہ لڑکیاں ہم سے زیادہ بولنے میں ماہر ہوتی ہے تو لڑنے کا کوئی فائدہ نہیں!! آریان نے صارم کے کان کے پاس سرگوشی کر کے کہا تھا

ہاں تو ویسے بھی ڈر گیا ہے کیوں کے یہاں تیری بہن تیری بیوی اور تیری سالی ایک طرف ہو گئے ہیں!!! صارم کہتا وہاں سے نکل گیا تھا اور آریان منہ کھولے کھڑا تھا لڑکیاں تو پہلے ہی جا چکی تھی!!

ہاں بولو کیا بات ہے؟؟ وہ اس کھنڈر نما عمارت میں کھڑا تھا جہاں شاید کچھ کام ہو رہا تھا

سر وہ آج اسلام آباد آرہا ہے!! دوسری طرف کسی نے فون پر کہا تھا

کس ٹائم کی فلائٹ ہے اس کی؟؟

سر شاید رات کو دس بجے وہ پہنچ جائے!!

اکیلا آرہا ہے؟؟

نہیں سر ان کے ساتھ تین لڑکیاں بھی ہیں!!

ایسا کرو تم فارم ہاؤس ریڈی رکھو وہ وہاں سٹے کر لے گا

پر سر انہوں نے مونال ہوٹل میں روکنا ہے!

تم جانتے ہو اگر ڈیڈ کو پتا لگا تو وہ غصہ کریں گے وہ میٹنگ کے لئے آرہا ہے!! اس نے غصے سے کہا تھا

سر مہران میں ریڈی تو کر دوں گا پر آپ ان کو پھر لینے خود جائیں گے!

اوکے اب فون رکھو!!

اس نے فون بند کرتے ساتھ ہی غصے سے پھینکا تھا اس کو کہاں برداشت تھا کے کوئی اس کو ڈسٹرب کرے وہ تو کسی کی ایک سنتا بھی نہ تھا بس اپنے باپ کی وجہ سے اس لڑکے کی فکر تھی اس کو!!

وہ چلتا ہوا ان تین زمین پر بیٹھے لوگو تک آیا اور ان کے گرد چکر لگانے لگا تھا تھا جن کو گٹھنوں کے بل بٹھایا گیا تھا!!

سر پلیز اب ہم آپ کی جاسوسی کرنے کا سوچے گے بھی نہیں بس ایک بار جانے دے!!

ہممم جاؤ گے نہ تم لوگ اپنے سر کے پاس بالکل جاؤ گے پر تمہاری لاشیں وہ کہہ کر ہنسا تھا!!

سر دیکھنا جو دوسرو کو تباہ کرتا ہے نہ وہ ایک دن خود تباہ ہو جاتا ہے آپ ایک دن بہت برا تباہ ہو گے وہاں پر درمیان میں بیٹھے لڑکے نے اس کو شاید بددعا دی تھی پر وہ بھول رہا تھا کے اس کے سامنے ایم کے کھڑا ہے جس کو تباہ کرنا آتا تھا وہ کیسے تباہ ہوتا اور اس کو تو چیزیں چھیننا بھی آتی تھی!!

ہاہاہاہا واہ بہت مزہ آیا سن کر اور کچھ بھی بول دو میں سننا چاہتا ہوں مہراں نے قہقہہ لگا کر کہا تھا اس کو فرق کہاں پڑھتا تھا وہ تو روز ایسی کئی بددعائیں اپنے سر لیتا تھا

اس نے وہاں ویسے ہی گھومتے تین گولیاں چلائی تھی اور وہ تینو لوگ زمین پر لڑک کر گر گئے تھے!!

ان کی لاشوں کو کراچی بھجوا دو

اور ایک خط بھی لکھ دینا کے اب مہران کے راستے میں کوئی نہیں آنا چاہیے وہ کہتا گلاسز لگاتا وہاں سے نکل گیا تھا

وہ ایسا ہی تھا روز ڈھیروں قتل اپنے ہاتھوں سے کر کے اور سارے ثبوت مٹا کر پچھلے چھ سال سے وہ ڈھیروں قتل کر چکا تھا پر آج تک کسی کی نظروں میں نہیں آیا تھا سب اس کو صرف ایک بزنس مین کا بیٹا سمجھتے تھے اور کوئی اس کا جلادی روپ دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا!!!!!!

تو تم واقعی فیصلہ کر چکے ہو فرحان؟؟ کمال سکندر نے ان کو دیکھ کر کہا تھا!!

جی بھائی بہت پہلے کر لینا چاہئے تھا یہ فیصلہ پر دیر ہوگئی اب میں اپنے فیصلے سے مکر نہیں سکتا انہوں نے رخ دوسری جانب کر کے کہا تھا

پر فرحان یہ ہم دونوں کی سالوں کی محنت ہے جس کو تم چھوڑ کر جا رہے ہو!! انہوں نے روکنا چاہا تھا فرحان سکندر کو پر وہ ہدایت کی راہ پر چل پڑھے تھے جس پر چلنا ہم سب کے لیے

بہت ضروری ہے اگر ہم یہ بات وقت رہتے جان جائے تو بعد کے پچھتاوے سے بچ سکتے ہیں!!

پر بھائی میری یہ محنت بیکار گئی

میں اصل چیز بھول گیا تھا میں آخرت بھول گیا تھا بھائی بہت ہو گیا ہے یہ سب بس اب!!
مشال نے ان کو ہنس کر دیکھا تھا وہ یہی تو چاہتی تھی کہ اس کے بابا ٹھیک ہو جائیں اور آج وہ دن آگیا تھا!

چاچو کیا آپ واقعی جا رہے ہیں نبیہ نے ان کے گلے لگ کر کہا تھا!!

بس بیٹا اب جانا ضروری ہو گیا ہے اب بس تم اپنے چاچو سے ملنے آتی رہنا انہوں نے نبیہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا!!

اور اپنی بیوی اور بیٹی کے ہمراہاں سے چلے گئے تھے!!

انہوں نے اپنے خدا کے لئے اس لائف سٹائل کو چھوڑ کر ایک دو کمرے کے فلیٹ میں رہنا چنا تھا!!

حناع میری بہو کا خیال رکھنا بھی!! حلیمہ بیگم نے ہنس کر کہا تھا

جی جی انٹی آپ فکر ہی نا کریں میرا وعدہ رہا اب جب زل آپ لوگوں سے ملے گی تو بہت خوش بدل گیا ہو گا زل بھی بدل جائے گی!! اس نے مذاق میں کہا تھا!۔

بس حناع تمہاری زبان سے نکلے یہ الفاظ سچ ہو جائیں میری بیگم خدا تک لوٹ جائے!! آریان بڑبڑایا تھا!!

بس اب تم چاروں نکلو فلائٹ کا ٹائم ہونے والا ہے آریان نے اسلام آباد میٹنگ کی وجہ سے جانا تھا پھر آئزہ نے بھی کہہ دیا تو آریان مان بھی گیا تھا اب وہ چاروں نے ایک ساتھ جانا تھا!!

انکل صارم اور عمران کہاں ہے؟؟ آریان نے ان کو دیکھ کر سوال کیا تھا

بیٹا نہ جانے کہاں لڑمر رہے ہونگے دونو انہوں نے ہنس کر کہا تھا اور سب نے قہقہہ لگایا تھا!! وہ دونو جس دن سے ملے تھے صرف لڑ ہی رہے تھے صارم روٹھی محبوبا بنا ہوا تھا اور عمران

اس کے پیچھے پھرتا منا رہا تھا صارم نے بہت باتیں سنائی تھی پر عمران بھی اپنی ضد پر قائم
ٹس سے مس نہ ہوا تھا!

پھر سب نے ان کو دعاؤں کے سائے میں رخصت کیا تھا!!!

چار پل سکون کے لینے ادھر آیا تھا اور تو یہاں بھی ٹپک گیا ہے!! اس نے رونی صورت بنا
کر کہا تھا

اب جب تک تو مانے گا نہیں میں یہی پیچھے پیچھے آؤ گا سمجھا تو اس نے بھی اس کی گاڑی
کے ساتھ ٹیک لگا کر کہا تھا

جان کیوں نہیں چھوڑتا میری تو! صارم نے جل کر کہا تھا

میں نے پکڑی ہی کب ہے تیری جان! وہ بھی عمران تھا جو ہر سوال کا جواب جانتا تھا

کیا چاہتا ہے تو؟؟ صارم نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا

تجھے منانا!! اس نے دو لفظوں میں بات کا جواب دیا تھا

میں نے کہا تھا کہ سالوں بھی لگ سکتے ہیں صارم نے اس کو دیکھتے کہا تھا

اور میں نے بھی کہا تھا مسٹر صارم سکندر کے میں بھی تب تک مناتا رہوں گا!!

تجھے پہلے باقی سب لوگوں کو منانا چاہیے!

وہ میرا مسئلہ ہے میں جب چاہوں جس کو چاہوں اور جیسے چاہوں مناؤ تو بس اپنی بات کر!!
عمران نے مسکرا کے کہا تھا

چل پھر ایک ڈیل کرتے ہیں اگر کہتا ہے تو پھر شاید میں مان جاؤ!! صارم نے بھی اب کی بار
مسکرا کر کہا تھا!!

وہ دونو بلیک کلر کے ڈریس کے ساتھ سکن شال لئے ساحل سمندر پر کھڑے تھے

بتا کیسی ڈیل؟؟ عمران جانتا تو تھا کہ وہ کیا مانگے گا پھر بھی پوچھے بنا نہیں رہ سکا وہ صارم
کے منہ سے سننا چاہتا تھا

تو پہلے چاچو سے مل لے ان کو بتا دے ان کا بیٹا زندہ ہے!! صارم نے اس کے سامنے بہت بڑی بات رکھ دی تھی اور وہ جانتا تھا کہ یہ بات عمران نہیں مانے گا کیوں کہ اگر عمران کا کچھ پتا لگتا تو ارسلان سکندر کے بارے میں بھی سب نے جان جانہ تھا!!

ٹھیک مجھے منظور ہے!! صارم کیسے بھول جاتا تھا کہ اس کے سامنے وہ مخلوق کھڑی ہے جو ایک بار جس بات پر ڈٹ جائے پھر وہ اس کی ضد ہوتی تھی اور اس کی ضد کے آگے کوئی جیت ہی کب سکتا تھا!!

وہ عمران سکندر تھا جس کے پیچھے دنیا بھاگتی تھی کیوں کہ وہ ایک ایماندار افسر تھا اور اس کو تو ایک ہیکر کے نام سے بھی جانا جاتا تھا وہ جس کے پیچھے دنیا بھاگتی تھی اپنے بھائی کو منانے کے خاطر وہ سالوں پہلے کہی بات سے مکر گیا تھا

وہ جو فرحان سکندر کو یہ بات کبھی نا بتانا چاہتا تھا جس نے پہلے ہی جلیل سکندر کو کہہ دیا تھا کہ میں سب مانو گا پر کبھی بھی بابا کے پاس جانے کو نہ کہنا آج اپنے بڑے بھائی کے لئے وہ مان گیا تھا!!

صارم تو وہاں حق دک کھڑا حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھا!!

ہیلو یار زل میرا ایک کام کر دینا اسلا آباد میں!

کیسا کام؟؟ زل نے سوال کیا تھا وہ لوگ اس وقت گاڑی میں تھے اور گاڑی ایئرپورٹ کی جانب بڑھ رہی تھی جب زل کے موبائل کی گھنٹی بجی تھی!

یار کل نامیری ایک دوست کی اینگیجمنٹ سیرمنی ہے اور میں جانہیں سکی اب تو جا رہی اس لئے سوچا تو دیکھ لے گی! مشال نے مسکرا کر کہا تھا

پر یار میں کیسے؟ زل نے سوال کیا تھا!!

آنکھوں سے مشال نے بھی آگے سے ہنس کر کہا تھا!

اچھا ٹھیک ہے کس جگہ پر ہے لوکیشن بتا دیو!!

یار موناں ہوٹل کے پاس سیلیسٹیا گارڈن ہیں

ادھر ہے اس کی سیرمنی!

اچھا ٹھیک ہے دیکھ لوں گی اوکے بائی!! زل نے کہتے فون بند کر دیا تھا!!

ان کی گاڑی آگے بڑھ رہی تھی جب ایک دم سے گاڑی کو آریان نے بریک لگائی تھی!!

کیا ہو گیا بھائی گاڑی کیوں روک دی؟؟ آئزہ اور حنا نے سوال کیا تھا

پتا نہیں شاید کوئی خرابی کی وجہ سے بند ہوئی ہے میں دیکھتا ہوں وہ کہتا گاڑی سے نکلا تھا!!

اس نے باہر آکر گاڑی چیک کی تھی جس کی شاید کوئی وائر نکلی تھی تکرین پانچ منٹ وہ دیکھتا رہا تھا

کیا ہوا کب تک ٹھیک ہوگی یہ زل نے باہر نکل کر سوال کیا تھا؟؟

پتا نہیں میں دیکھ رہا ہوں آپ اندر جا کر بیٹھ جائے اس وقت یہ روڈ ٹھیک نہیں ہے آریان نے روڈ کو دیکھ کر کہا تھا جو سنسان تھا!!

نہیں آپ ہیں نہ باہر تو میں بھی باہر کھڑی ہو کر دیکھوں گی زل نے ضدی انداز میں کہا تھا اور پھر آریان نے کوئی جواب نہ دیا اس کو!! وہ جانتا تھا کہ یہ بھی ضدی لوگوں کی بہن ہی ہے۔۔

وہاں ایک گاڑی ان لوگوں کو کھڑا دیکھ کر رکی تھی

اور وہ شخص ان کو دیکھتا باہر آیا تھا!! اور ان کو دیکھ کے حیران ہو گیا تھا

توبہ ہے توبہ ہے ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنے عاشق کے ساتھ پھر رہی ہے
انہوں نے طنز کے تیر چلائیں تھے

آپ شاید یہ بات بھول رہے ہیں کہ یہ بیوی ہے میری!! آریان نے انکو بولتا دیکھا تو خود
بھی بول پڑھا کیوں کے وہ زمل کی آنکھوں میں آتے آنسو دیکھ چکا تھا اور اس کو فریحہ
جہانگیر سے کیا وعدہ یاد آیا تھا جب آریان پانچ سال کا تھا تو فریحہ ان لوگوں سے ملنے ان
کے گھر آئی تھی اور آریان سے کہا تھا کہ آریان بیٹا زمل کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہ
آنے دینا اور تب سے اب تک آریان اس وعدے کو نبھانا چاہتا رہا تھا

ہاں وہی تو کہ رہا ہوں میں کے دیکھو نا تمہے گوہ بنا کر لائی تھی سوچ کر کے ہم نکاح کروا
دیں گے اور ہم نے بھی کروا دیا!!

بس کر دیں کمال سکندر بہت ہو گیا آپ کا زمل میری بیوی ہے اور آپ کوئی نہیں ہوتے
میری بیوی کے کردار پر انگلی اٹھانے والے! آریان نے چیخ کر کہا تھا

سوچو آریان سوچلو

اس نے کتنے ہی بوائے فرینڈ بنائیں ہو!!

بس کر دیں زمل میری بیوی ہے اور میری عزت اب اگر آپ نے کچھ کہا ان کو تو اچھا نہیں ہوگا!! آریان نے ان کو وارن کیا تھا اور وہ گاڑی میں بیٹھتے جا چکے تھے!!

اور زمل صرف اس کو دیکھ کر رہ گئی تھی وہ ہر بار اس کی ڈھال بن جاتا تھا!!!

سنو تم!!

جی کہیں سن رہا ہوں میں! اس نے موبائل پر نظر رکھے ہی کہا تھا

کیا کر کے آئے ہو تم؟؟ شاہ ویز خان نے اس کو دیکھ کر کہا تھا

آپ کے گیسٹ کا انتظام کر کے آیا ہو سو ڈونٹ وری آپ کو ٹنشین لینے کی بلکل ضرورت

نہیں ہے!! مہراں نے ایک نظر ان کو دیکھا تھا اور کہتا ایک بار پھر موبائل میں بزی ہو گیا

تھا!!

میں یہ نہیں پوچھ رہا مہراں اس کا انتظام تم گھر پر بھی کر سکتے تھے اس بات سے واقف ہوں میں!

یار ابھی بڑی ہوں میں اور ویسے بھی آپ ٹینشن نہ لیں قتل نہیں کر کے لوٹا!!

بیٹا لگ تو ایسا ہی رہا ہے کے تو قتل کر کے لوٹا ہے!! شاہ ویز خان نے ایک بار پھر طنز کیا تھا پر وہ اس بات سے واقف ہی کہاں تھے کے ان کا سپوت واقعی قتل کر کے لوٹا تھا اور وہ بھی تین تین!!

اچھا پھر آپ جیسا سوچنا چاہتے ہیں ویسا سوچیں ڈیڈ میں کچھ نہیں کہہ سکتا اس معاملہ میں!! اب کی بار اس نے موبائل ٹیبل پر رکھ کر کہا تھا!

کب پہنچے گا آریان جہانگیر؟؟ انہوں نے بات چینیج کر کے کہا تھا

شاید رات دس تک میں چلا جاؤ گا اس کو لینے!!

پھر اس کو یہیں گھر لے آنا!!

پر ڈیڈ یہاں کیسے لا سکتا ہوں اس کے ساتھ تین لڑکیاں ہے دلاور خان نے یہی بتایا ہے کے ایک اس کی بیوی ہے ایک بہن اور ساتھ بیوی کی کوئی دوست ہے!! مہراں نے کہہ کر بات ختم کرنا چاہی تھی

پھر بھی وہ ہمارے مہمان ہیں تو رک جائیں گے ادھر ہی!

ٹھیک ہے ڈیڈ میں کہوں گا اگر وہ مان گیا تو!!

تمہارے اوپر ہے

اس کو لے کر آنا سمجھے تم مہراں وہ کہتے رخ اپنے کمرے کی جانب کر گئے تھے!!

بیٹا مہراں آپ کے ڈیڈ ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ ان کو گھر ہی لانا مہروش خان نے اپنے ٹہرے دھیمے لہجے میں کہا تھا!!

ٹھیک ہے مام میں لے آؤ گا مہراں نے ان کا ہاتھ تھامتے کہا تھا انہوں نے صرف مہراں کو مسکرا کر دیکھا تھا!!

وہ لوگ ایئرپورٹ سے ابھی ابھی باہر آئے تھے جب ان کے سامنے ایک لڑکا آیا تھا!!
اسلام و علیکم میں سر مہران کا ڈرائیور ہوں وہ کہہ رہے ہیں آپ لوگ گاڑی میں آکر بیٹھ جائیں!!

پر میں تو شاہ ویز سر کو پہلے ہی بتا چکا تھا کہ میں ہوٹل میں رہوں گا
جی بلکل آپ نے ڈیڈ سے کہا تھا پر ڈیڈ کا کہنا ہے آپ ہمارے گیسٹ ہیں آریان کو اپنے پیچھے سے آواز آئی تھی!!
پھر وہ پیچھے موڑا تھا اور اپنے سامنے کھڑی مخلوق کو دیکھ حیران ہو گیا تھا حیران تو مہران بھی تھا!!

تم ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھ کر کہا تھا!!
ہاں میں ہی ہوں مسٹر آریان جہانگیر مہران کی آنکھیں چمکی تھی یہ کہتے ہی

یار آریان ماضی میں جو ہوا اس کو بھول جاتے ہیں پر اب تم مہمان ہو ہمارے تو میرے ساتھ جانا پڑے گا مہران نے ایک پل میں فیصلہ لیا تھا کہ اب وہ کیا کرے گا اس کو بدلہ تو لینا تھا نا پر آریان اس بات سے بالکل واقف نہیں تھا!! وہ کہتا آریان کے گلے لگا تھا

اور آریان نے بھی ہاتھ بڑھایا تھا جس کو مہران تھام گیا تھا اس کی نظر آریان کے پیچھے کھڑی آباے والی لڑکی پر گئی تھی آج اس کو وہ دوسری بار دیکھ رہا تھا ہاں یہی تھی وہ جس کی ساری انفارمیشن نکالنے کا مہران نے حکم دیا تھا!!

پھر چلیں آریان؟؟ مہران نے سوال کیا تھا

میں ہوٹل میں روکوں گا!! آریان نے اس کو دیکھتے کہا تھا!!

اگر تم آج ناگئے تو میں یہ بات سمجھ جاؤ گا کہ تم ابھی بھی ناراض ہو مجھ سے!!

میں نہیں ہوں ناراض مہران!!

پھر تو ساتھ چلے گا!!

ٹھیک ہے میں جاؤ گا!! آریان نے فیصلہ کر کے کہا تھا

آریان بھائی ہم بھی چلتے ہیں حناع نے اس کو ہنس کر کہا تھا!!

جی ٹھیک ہے!! آریان نے مسکرا کر کہا تھا

چلو لڑکیوں چلیں حناع نے چیخ کر کہا تھا!

حناع زمل اور آپ ابھی جارہی ہیں آئزہ کو میں کل آپ لوگوں کے پاس چھوڑ دوں گا
آریان نے کہہ کر بات ختم کی تھی!!

چلیں ٹھیک ہے اللہ حافظ وہ کہہ کر نکل گئی تھی دونو اب وہاں مہران آئزہ اور آریان ہی رہ گئے تھے!!

چلو ہم بھی چلیں!! مہران نے ان کو دیکھتے کہا تھا

چلو آئزہ بیٹا!! آریان نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا تھا

جی بھائی چلتے ہیں اور وہ لوگ وہاں سے نکل گئے تھے!!

یار حناع اسلامآباد کتنا خوبصورت ہے زل اور وہ ابھی ابھی گھر پہنچے تھے ابھی گاڑی پورچ میں رکی تھی

تو زل نے اس کو مخاطب کر کے کہا تھا!!

ابھی تو زل تم صرف راستے دیکھ کر یہ کہہ رہی جب تم باقی سب دیکھو گی تو پتا نہیں کیا ہوگا حناع نے سرنفی میں ہلا کر کہا تھا

پھر ایسا ہوگا کے میں ادھر کی خوبصورتی پر نظم لکھ دوں گی زل نے قہقہہ لگا کر کہا تھا

اچھا لکھ لینا پر چلو ابھی اندر چلتے ہیں ہم حناع اس کو کھینچتی اندر کی طرف گئی تھی

اسلام و علیکم وہ دونو دلشاد انکل اور داریا انٹی سے ملے تھے

سالوں بعد دیکھ رہی ہو تمہیں زل بیٹی داریا انٹی نے ہنس کر کہا تھا!!

مس تو میں نے بھی بہت کیا تھا بٹ آپ لوگوں نے اچھا نہیں کیا تھا میرے ساتھ زل نے

منہ کے زاویے بگاڑ کر کہا تھا!!

بس بیٹا اب کیا کر سکتے ہیں شاید وقت یہی چاہتا تھا کہ ہم بچھڑ کر پھر ملے انہوں نے مسکرا کر کہا تھا!!

ہاں انٹی سب کچھ وقت پر ڈال دیں آپ زل نے ہنس کر کہا تھا اور بات جاری رکھی پر خیر آپ بڑی ہیں تو آپ سے نہیں ناراض میں زل کہتی ایک بار پھر ان کے گلے لگی تھی

فریحہ کے بعد وہی تھی جنہوں نے زل کا بہت خیال رکھا تھا!!

ہیلو ہم سے بھی مل لو اس نے آنکھیں بڑی کر کے کہا تھا!!

جی ہم جانتے ہیں پر ہم بے وفا لوگوں کو جاننا نہیں چاہتے زل نے قہقہہ روک کر کہا تھا

لڑکی ایسے تو نہ کہو اب!! اس نے پھر ہنس کر کہا تھا!!

بالاج بھائی آپ تو رہنے ہی دیں آپ کے جیسے بھائی ہوں نہ تو ایسا ہی ہوتا خود دلہن ڈھونڈ لاتے اور بہن کو بعد میں پتا لگتا!!

باہا بھئی میں نے کچھ نہیں کیا تھا ماما نے ڈھونڈی ہے بالاج نے ہاتھ کھڑے کر کے کہا تھا

ہاں آپ تو کچھ کرتے ہی نہیں ہے وہ کہہ کر ہنس گئی تھی اتنی دیر اپنا قہقہہ روکنا زمل کے لئے بہت مشکل تھا پر اس نے روک لیا تھا!!

چلو میں کھانا لگواتی ہوں داریا انٹی کہہ کر اٹھی تھی!!

نہیں مام ہم نے کھانا کھا لیا تھا بس ریسٹ کرنا ہے حنا نے مسکرا کر کہا تھا!!

چلیں ٹھیک ہے گڑیا آپ دونو جا کر ریسٹ کریں زمل کا بھی روم ریڈی ہے

وہ کہتی ان کو کمروں میں چھوڑنے گئی تھی!!

بیٹا آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی نہ ہمارے بیٹے نے تنگ تو نہیں کیا تھا نا؟؟

نہیں انکل مہراں تو ہمیں بہت اچھے سے لے کر آیا ہے آریان نے مسکرا کر کہا تھا

اچھا چلو آپ لوگ بھی تھک گئے ہو گے ریسٹ کر لو شاہ ویز صاحب نے مسکرا کر کہا تھا جی

انکل بس ریسٹ کی بہت نیڈ ہے اس وقت اور بیچاری آئزہ تو بس ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

وہ جب سے آئی تھی بس خاموش بیٹھی تھی جب کوئی مخاطب کر لیتا تو جواب دے دیتی!!

عشرت آپ آئزہ کو اوپر والے روم میں چھوڑ آئیے اور آریان مہران کے ساتھ والے روم میں سٹے کر لیگا مہروش صاحبہ نے مسکرا کر کہا تھا اور وہ آئزہ کو لیتی اوپر روانہ ہو گئی تھی ہائے کاش آئزہ جان جاتی اس کے ساتھ اوپر ہونے کیا والا ہے!!

وہ روم میں آگئی تھی اور وہ ونڈو سائیڈ آکر کھڑی ہوئی تھی جہاں سے اس کو اسلام آباد کی خوبصورت سڑکیں نظر آرہی تھی وہ دیکھ کر مسکرائی تھی اور ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا اور بیڈ پر گرتی سو گئی تھی!!

ابھی اس کی آنکھ لگے کچھ پل ہی گزرے تھے جب ایک دم سے اس کو کچھ عجیب لگنے لگا تھا وہ نیند سے بیدار ہوئی اور آس پاس نظر دورائی اور ایک دم سے چیخ ماری تھی ایسے جیسے اس نے کسی بھوت کو دیکھا ہو کمرے میں اندھیرے کا راج تھا اور وہ لائٹ ان کر کے سوئی تھی اس نے آس پاس دیکھا اور جان گئی کے لائٹ بند ہوئی ہے تبھی چیخ ماری وہ ٹھہری اندھیرے سے خوف کھانے والی لڑکی وہ چیخیں مار رہی تھی کے شاید کوئی آہی جائے پر وہ سیکنڈ فلور پر اکیلی تھی اور سب نیچے پر ایک دم سے اس کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور کسی نے موبائل کی ٹارچ اوپن کی تھی!!

کیا ہو گیا ٹھیک ہو نا آپ؟؟ مہراں اس کے کمرے میں آیا تھا!!

واہ یہ ٹھیک ہے آپ لوگوں کا مہمان کی خدمت ایسے کی جاتی ہے ایک اپنے گھر کی لائٹ تو ٹھیک نا رکھی آپ لوگوں نے ایسا تھوڑی ہوتا ہے انسان ڈر بھی جاتا ہے اندھیرے سے اور آپ لوگوں نے

کمرے میں کوئی دوسری لائٹ بھی نہ رکھی چلو ماں لو آپ کے پاس پیسے نہیں تھے آپ ایک کنڈل ہی رکھ لیتے اٹلیسٹ میرے ساتھ یہ تو نہیں ہوتا!! وہ آئزہ تھی جو بہت بولنے والی تھی اور وہ اس وقت یہ بھول گئی تھی کہ وہ کسی انجان انسان کو اتنی باتیں سنا رہی تھی!!

دیکھیں آپ ریلیکس ہو جائے!! مہراں نے تہمل سے کہا تھا وہ جو کسی کی ایک نہ سنتا تھا جس کے نام سے ہی لوگ کانپ جاتے تھے وہ اس لڑکی کی چلتی زبان کو خاموشی سے سن رہا تھا!! یہ ریلیکس کیا ہوتا ہے مسٹر آپ کو پتا ہونا چاہیے تھا!! آئزہ نے ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا!

کیا پتا ہونا چاہیے تھا؟؟ مہران جو اس کی بات کا مطلب نہ سمجھا تھا اس وجہ سے تجسس کے مارے پوچھ بیٹھا!!

یہی کے مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے میں بیہوش بھی ہو سکتی تھی!! اس نے رونی صورت بنا کر کہا تھا

اے نو سوری مس مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ کو اندھیرے سے ڈر لگتا ہے!! وہ جو لوگوں سے معافی منگواتا تھا

وہ جو کبھی نیچے نہیں جھکا تھا آج اس لڑکی سے ایکسیوز کر رہا تھا نا جانے ایسی کیا کشش تھی اس میں جو مہران اس کی سنتا رہ گیا تھا!!

اور اپنی غلطی پر شرمندہ بھی تھا کہ اس نے لائٹ بند کیوں کی تھی اس نے بریکر نکالا تھا کیوں کہ اس نے لان سے کسی کو اندر آتے دیکھا تھا اور ساری لائٹ بند کی تھی تاکہ وہ پکڑا جائے اس کو تو پکڑ لیا پر آئزہ کی باتوں میں الجھ گیا اندازہ ہو گیا تھا اس کو بھی کہ وہ بہت بولتی ہے!!

اب تو ہو گئی غلطی اب سوری بولنے کا فائدہ ہے کوئی؟؟

نہیں فائدہ تو نہیں پر ہماری غلطی تھی وہ زل سے بات کر رہا تھا اور کسی کو ٹیکسٹ کیا کے
لائٹ ان کر دے!!

آج پھر وہ اس ہی غار میں موجود تھی پر آج اس کو دور سے نظر آرہے تھے ایک دھندلا تھا
جو شاید ابھی اس کے سامنے کھلنا نہیں چاہتا تھا ابھی وقت تھا اس کو کھلنے میں وہ قدم
دوسرے رستے کی جانب بڑھا رہی تھی

وہ آہستہ آہستہ وہاں چل رہی تھی وہ جانتی تھی کے آج پھر اس کو وہی منظر دکھنا ہے اس
کی خوشی ان سب میں ہی تو تھی ان سب کو دیکھ اس کو سکون ہوتا تھا اس نے وہ راستہ پار
کیا تھا اور وہاں سے باہر نکلی تھی اور ادھر ادھر گھومنے لگی تھی ابھی وہ گھوم ہی رہی تھی
جب اس کو وہ راستہ عجیب لگا جہاں آس پاس زمین سے لاوا نکل رہا تھا اور ادھر بہت گرمی
تھی ایسی سخت گرمی آج وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی اس نے گھوم کر دیکھا پر آج اس کو وہاں
کوئی نظر نہیں آیا تھا بس ایک سسکی کی آواز آرہی تھی اس نے آواز کی جانب رخ کیا تھا

اور چلتی اس لاوا کے تھوڑا پاس آئی تھی اور دیکھا تھا وہاں ایک لڑکی بیٹھی رو رہی تھی زل اس کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی!!

آپ کون ہے اور کیا کر رہی ہے یہاں؟؟ زل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سوال کیا تھا!!

اس لڑکی نے چہرہ اٹھا کر زل کو دیکھا تھا اور خاموش رہی! آپ کون ہے اور یہاں کیا کر رہی ہے؟؟ زل نے پھر اپنا سوال دہرایا تھا! میں نہ فرمان ہوں

اس لڑکی نے اب کی بار جواب دیا تھا پر اس کا جواب زل کے سر کے اوپر سے گزرا تھا! یہ راستہ کہاں جاتا ہے؟؟ زل نے اب کی بار ایک اور سوال کیا تھا!

یہ وہاں جاتا ہے جس کے بعد سب کچھ ختم ہو جاتا ہے زل!! اس لڑکی نے آنکھ میں آنسو لیئے مدھم آواز میں کہا تھا!

آپ میرا نام جانتی ہے زل نے حیرت کے مارے سوال کیا تھا!!

میں سب جانتی ہوں زل سب جانتی ہوں میں پر کچھ کر نہیں سکتی میں کچھ نہیں کر سکتی اس نے دھیمی آواز میں کہا تھا!!

کیا نہیں کر سکتی آپ؟؟ زل نے اس کے پاس بیٹھ کر سوال کیا تھا

کسی کو بچا نہیں سکتی میں!! اس کی ساری باتیں زل کے سر کے اوپر سے گزر رہی تھی!!

وہ سب تو ٹھیک پر آپ روکیوں رہی ہے؟؟

مجھے یہ تکلیف دے رہا ہے سب تکلیف دے رہا ہے مجھے! زل کے ہر سوال کا جواب وہ لڑکی عجیب انداز میں دے رہی تھی!

کون تکلیف دے رہا ہے آپ کو؟؟ زل کو اب اس لڑکی کو ایسے دیکھ تکلیف ہو رہی تھی

یہ راستہ تکلیف دے رہا ہے مجھے اس لڑکی نے آس پاس ہاتھ جھلا کر کہا تھا

تو رونا حل تھوڑی ہے آپ اس رستے سے باہر نکل جائے!!

میں کبھی باہر نکل سکتی یہ راستہ میں نے خود چنا تھا اب یہی میرا مقدر ہے اور رہے گا

ہمیشہ!!

آپ ہیں کون یہ تو بتائیں؟؟

میں ہوں وہ انسان

جس نے اللہ کو ایک مانا تھا

پر میں نے اس کی ایک نامانی

میں ہوں وہ انسان

جس نے قرآن پڑھا تھا پر سمجھا ہی نہیں

میں ہوں وہ انسان

جس نے انسانیت کا درس دیا

مگر انسان ہونے کا حق ادا نہ کیا

میں ہوں وہ انسان

جس نے عبادت گاہیں تو بنائی

مگر دل کی عبادت سے محروم رہی

میں ہوں وہ انسان

جس کو ایمان تو ملا مگر

حق کو نہ پایا

ہاں میں وہی انسان ہوں جس نے۔

دنیا کی رنگینوں میں اپنی آخرت خراب کر لی

میں ہوں وہ انسان

جس کو جنت چاہیے تھی

مگر اس نے اپنے حصے میں جہنم لکھوا لی!!

وہ کہتی رو دی تھی اور زل صرف اس کی باتیں سنتی رہ گئی اس کے آگے اپنی گزاری ساری
زندگی کسی فلم کی طرح چلنے لگی تھی وہ تھوڑا پیچھے ہوئی تھی اور دیکھا تھا کہ ایک آگ کا

گولہ آیا ہے اور اس لڑکی پر گرا پر وہ اس آگ سے بھی جل کر راکھ نہ ہو پائی تھی یہ عذاب آخرت تھا!!

اس کی آنکھ ایک دم سے کھلی تھی اور اس کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے وہ ایک چھوٹی سی قیامت دیکھ آئی تھی!!

اسکی گاڑی موناں ہوٹل کی سڑک پر روادوا تھی جب اس کی گاڑی کے آگے ایک لڑکا آیا تھا جو شاید پاگل تھا یا پھر ملنگ مہران اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکا تھا پر مہران کی زندگی کا ایک ہی اصول تھا کہ جو سامنے آئے اسے اڑا دو اس نے اپنی گاڑی سے اس لڑکے کو بھی ہٹ کر دیا تھا وہ لڑکا اب سڑک پر لیٹا تھا

وہاں دو چار لوگ اکٹھے ہو گئے تھے مہران نے گاڑی آگے گزار نہ چاہی تو وہاں ایک لڑکی آ کر سڑک پر بیٹھی رونے لگی تھی نہ جانے کیوں پر اس کو دیکھ مہران وہاں رک گیا تھا اس لڑکی نے مہران کو دیکھا تھا اور بھاگتی اس تک آئی تھی اس لڑکی کا ہلیا بکھرا ہوا تھا دیکھنے میں وہ بھی پاگل ہی لگ رہی تھی!!

تم نے میرے بیٹے کو مار دیا وہ کہتی کبھی زور زور کے ہنستی تو کبھی رو دیتی

تم جانتے ہو لڑکے اپنوں کو کھو کر دکھ ہوتا ہے تم نے پھر بھی اس کو مار دیا اب وہ وہیں سڑک پر بیٹھتی رو دی تھی وہاں سے پیچھے مرگلہ کے خوبصورت پہاڑ اپنی خوبصورتی کے ساتھ کھڑے تھے!!

مجھے فرق نہیں پڑتا مہراں نے اس کو دیکھ کر کہا تھا! اور اس کو واقعی فرق نہیں پڑتا تھا وہ تو ناجانے کتنے قتل کر چکا تھا جس کا اندازہ لگانا مشکل تھا!!

تجھے پتا ہے میرے بیٹے سے مجھے محبت تھی وہ میرے عشق کی آخری نشانی تھی وہ کہتی رونے لگی تھی!!

میں تجھے بدوعادیتی ہوں لڑکے!!

تجھے عشق ہو خدا کرے

کوئی تجھ کو اس سے جدا کرے

تیرے ہونٹ ہنسنا بھول جائیں

تیری آنکھ پر نم رہا کرے

تو اس کی باتیں کیا کرے

تو اس کی باتیں سنا کرے

اسے دیکھ کر تو رک پڑھے

وہ نظر جھکا کر چلا کرے

تجھے ہجر کی وہ جھڑی لگے

تو ملن کی ہر پل دعا کرے

تیرے خواب بکھرے ٹوٹ کرے

تو کرچی کرچی چننا کرے

تو نگر نگر پھرا کرے

تو گلی گلی صدا کرے

تجھے عشق ہو پھر یقین ہو

اسے تسبیحوں پر پڑھا کرے

عشق ڈھونگ ہے میں کہوں

تو نہیں نہیں کہا کرے

تو نگر نگر پھرا کرے

تو گلی گلی صدا کرے

وہ پاگل عورت یہ کہتی زور زور سے ہنستی واپس اپنے بیٹے کے پاس جا بیٹھی تھی!!

مجھے عشق ہو ہی نہیں سکتا مہراں اس کو دیکھ کر بولتا گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے جا چکا تھا!!

وہ موناں ہوٹل کے پاس کھڑی وہاں کی خوبصورتی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اس نے رخ دوسری جانب کیا تھا جہاں سیلیسٹیا گارڈن تھا پر وہ جب وہاں پہنچی تھی تو دیکھا وہاں امنے سامنے دو سیلیسٹیا گارڈن تھے جس پر ون اور ٹو لکھا تھا اس کو مشال نے بتایا تھا کہ وہ

دوسرے میں جائیں گی وہ وہاں اندر گئی تھی اور مشال کی دوست سے ملی تھی اندر ڈیکوریشن بہت ہی اچھی کی گئی تھی وہ وہاں کچھ دیر باتیں کرتی رہی جب اس کا موبائل بجا تھا اس نے دیکھا تھا ولید کالنگ لکھا آرہا تھا وہ ایکسیوز کرتی وہاں سے باہر نکلی تھی اندر شور کافی تھا اس نے کال پک کی تھی!!

جی کہیں کیا کام ہے آپ کو؟؟؟
 زمل تم تو اپنے بھائی کے گھر چلی گئی ہو نہ تو بس اب یہ گھر کے کاغذات پر سائن کر کے ڈیڈ کے نام کر دو اس نے زمل سے صرف اتنا کہا تھا!!

ولید بھائی آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں!!

اس نے آگے سے کوئی دھمکی دی تھی اور کال کٹ کر دی تھی زمل پریشان ہوئی تھی اور سیلیسٹیا گارڈن ون کی طرف بڑھی تھی وہ بہت حسین تھا باہر سے اس کو پھولوں کی چادر سے کوور کیا گیا تھا جو بے حد حسین تھا زمل نے بلیک میکسی زیب تن کر رکھی تھی جس کے بازو نیٹ کے تھے بال اس نے کھول رکھے تھے اس کے پاس دوپٹہ تھا ہی نہیں ہلکے میک

اپ میں وہ کافی حسین لگ رہی تھی وہ اندر کی طرف چل دی تھی وہاں موجود گارڈ نے اس کو عجیب نظروں سے دیکھا تھا جیسے وہ کوئی ایلین ہو!!

وہ اندر گئی تھی اور دیکھ کر حیران رہ گئی تھی وہاں موجود ہر شخص کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا وہاں کوئی لڑکا نہیں تھا کچھ لوگوں نے اس کو مڑ کر عجیب نظروں سے دیکھا تھا وہ غلط جگہ آگئی ہے اس بات کا اندازہ اس کو ہو گیا تھا وہاں کچھ ٹیبل اور چیئر رکھی گئی تھی اور درمیان میں ریڈ کارپٹ تھا جو کے اسٹیج تک جا رہا تھا اسٹیج پر ایک لڑکی کھڑی سورہ رحمن کی تلاوت کر رہی تھی اور ساتھ اس کا ترجمہ بھی پڑھ رہی تھی وہ اللہ کی بڑائی بیان کر رہی تھی زل اس کو دیکھ رہی تھی

اور ایک دم سے پیچھے کی جانب قدم بڑھائے تھے اور وہاں سے نکلنے لگی تھی جب گارڈ نے اس کو روکا تھا!!

ماڈم یہ ہدایت کا رستہ ہے اور شاید آپ یہ بورڈ پڑھ کر اندر نہیں گئی تھی زل نے اس بورڈ کو دیکھا تھا جس پر صاف لکھا تھا کہ جو ایک بار اس سیمینار میں آگیا وہ تب تک نہیں

جا سکتا جب تک وہ اس ہدایت کی راہ کو اپنا نہیں لیتا اس گارڈ نے زل کو باہر نکلنے نہیں دیا تھا!!

پر میں غلطی سے ادھر چلی گئی تھی میں نے یہاں نہیں جانا تھا پلینز آپ جانے دے مجھے!!
زل نے روہانسی ہو کر کہا تھا!

ماڈم آپ تو خوش نصیب ہیں کے آپ کو اللہ خود اس راہ پر لایا ہے ورنہ نہ جانے کتنے لوگ ادھر سے گزر چکے اس گارڈ نے کہہ کر زل کو ایک بار پھر اندر بھیج دیا تھا اس جگہ پر کھڑے زل کو اپنا آپ بہت بے مول لگا تھا وہ ایک دم سے زمین پر بیٹھتی رونے لگی تھی جب پیچھے سے کسی لڑکی نے آکر اس کے سر پر دوپٹہ دیا تھا اور زل کے پاس ہی بیٹھی تھی!!

آپ جانتی ہیں میری میم کیا کہتی ہیں وہ کہتی ہیں کے جب ہم اپنی دنیا میں لگ جاتے ہیں تو اپنی آخرت بھول جاتے ہیں!! زل نے اپنی آنکھ اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا تھا!!

اس لڑکی نے بات جاری رکھی تھی وہ کہتی ہیں کے ہمارا رب ہمیں بہت چانس دیتا ہے دیکھیں نہ وہ بالکل ٹھیک کہتی ہے اس رب نے آپ کو بھی چانس دیا ہے اس نے کہتے زل

کو اٹھایا تھا اور وہاں آخری ٹیبل پر بیٹھایا تھا!! زل دیکھ کر رہ گئی تھی اس کو لگا تھا یہاں موجود لوگ اس کو دیکھ کر ہنسنے لگے مذاق اڑائے گئے اس کا پر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا اس کا کسی نے بھی مذاق نہیں بنایا تھا وہ لڑکی اٹھ کر جا چکی تھی پر زل اب بھی سورہ رحمن سن رہی تھی اور نجانے کیوں اس کی آنکھیں ہر آیت پر بھر جاتی!! وہ کچھ آیات پڑھ رہی تھی!!

ترجمہ: نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں (ار رحمن آیت 60)

تو تم اپنے پروردگار کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے (آیت 61)

یہ سن کر زل کو بے اختیار وہ ہیولا یاد آیا تھا وہ تلاوت کر رہا تھا

زل کو اس بات کا اندازہ اب ہوا تھا اور اب یہ احساس ہوا تھا کہ وہ کوئی جادو نہیں تھا جو زل کو اپنے حصار میں کھینچ رہا تھا وہ قرآن تھا!!

اور ان باغوں کے علاوہ دو باغ اور بھی ہیں (آیت 62)

زل کو لگنے لگا تھا اللہ اس میں اپنے احسان گنوارہا ہے ایک دم وہ تلخ ہنسی ہنس گئی تھی اور کہا تھا کہ وہ اپنے احسان گنواتا ہے اس کے پاس سے گزرتی لڑکی نے اس کی بات سن لی تھی اور ایک دم آسمان کی طرف دیکھا تھا کہ جس کو رب یہاں تک لایا وہی اس سورہ کو سمجھی نہیں تھی پر وقت ہر چیز پر بھاری ہے زل کو اس صورت کا مطلب سمجھنا تھا پر وقت لگنا تھا!!

اور پھر وہ زل کے پاس بیٹھی تھی اور کچھ دیر اس کو دیکھتی رہی تھی اور پھر کچھ کہا تھا اس نے

پتا ہے آپ کو میری میم کہتی ہیں کہ ہم دنیا کی جنگ کو جیتے ہوئے

آخرت کی زندگی کو خراب کر لیتے ہیں اس نے زل کو دیکھ کر مدھم آواز میں کہا تھا!!

زل نے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا تھا اور خاموش رہی تھی وہ اس لڑکی کی کہی بات کا مطلب نہیں سمجھی تھی!!

اور کیا کہتی ہیں آپ کی ماڈم؟؟ اب کی بار زل نے سوال کر ہی لیا تھا!!

وہ کہتی ہیں کی اس دنیا میں دو طرح کے لوگوں کا گزر بصر ہوتا ہے ایک وہ لوگ ہوتے ہیں جو دنیا کی رنگینوں میں اپنی زندگی کو گزار دیتے ہیں اور ایک وہ ہوتے ہیں جو اپنی زندگی کو سرف کرتے ہیں اللہ کی راہ میں!! وہ ایک بار پھر کہہ کر خاموش ہوئی تھی

اور جو لوگ خود کے لیے جیتے ہیں جن کو نہ خدا پسند ہوتا ہے اور نا ہی لوگوں سے کوئی فرق پڑھتا جن کی ذات ان کو سب سے برتر لگتی ان لوگوں کا کیا؟؟ اب کی بار زل نے سوال کیا تھا

پھر اس لڑکی نے پھر پر زور دیا تھا پتا ہے پھر نہ دنیا ان کی رہتی ہے اور نہ ہی آخرت اس کے پاس ہر سوال کا جواب تھا!!

اور ایسا کیوں ہوتا ہے؟؟ زل نے ایک اور سوال کیا تھا

جو دوسروں کا اچھا نہ سوچے اور اپنے رب سے ہی دوری اختیار کر لے اور جس کے دل کے سب موسم ہی ہر احساس سے عاری ہو

اور پھر ان کے دلوں پر شیطان کا بسیرا ہو ان کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے وہ کہتی وہاں سے اٹھ گئی تھی اور زل کو نہ جانے کیوں پر تکلیف ہونے لگی تھی!!

وہ لڑکی ابھی بھی اپنی سحر زدہ آواز میں تلاوت کر رہی تھی اب وہ سورہ رحمن کی آخری آیات پر تھی

اے محمد ﷺ!! تمہارا رب جو صاحب جلال و عظمت ہے! اس کا نام بڑا بابرکت ہے۔۔!(آیت 78)

اس نے مسکراہٹ کے ساتھ ان آیات کو پڑھا تھا اور سورہ رحمن کی تلاوت کو ختم کیا تھا وہاں سے سب آہستہ آہستہ اٹھتے جا چکے تھے پر زل اپنے ان تمام خوابوں کو سوچنے لگی تھی

اس کو اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ خواب کوئی مطلب رکھتے ہیں!! وہ بھی تھکی تھکی وہاں سے اٹھتی جا چکی تھی!!

یار حنا کافی دیر نہیں ہو گئی زل کو گئے ہوئے وہ تو کہہ رہی تھی چھ بجے تک آجائے گی اور اب آٹھ بج رہے ہیں!! آئزہ نے فکر مند ہو کر کہا تھا وہ زل کے جانے کے بعد ہی آئی تھی اور اس کو حنا نے بتایا تھا کہ زل چھ بجے آجائے گی کیوں کہ آئزہ باجی کو بوریت ہو رہی تھی زل کے بغیر!!

ہاں یار وقت تو کافی ہو گیا ہے پر میں نے بھائی سے کہا تھا کہ وہ ڈرائیور انکل سے پوچھیں تو بھائی نے پوچھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ بس پہنچنے ہی والے ہیں!! حنا کہہ کر مسکرائی تھی

بس جلدی آجائے وہ!!

لگتا ہے آئزہ بی بی اپنی بھابی کو مس کرنے لگ گئی ہے!!

بھابھی تو وہ بعد میں ہے پہلے وہ بہن ہو میری آئزہ کہتے ہنسی تھی وہ ہنستے ہوئے کافی حسین لگتی تھی گوری رنگت براؤن بال اور کالی آنکھیں وہ حسین انتہا کی تھی!

ہمم یہ بھی ہے پر اگر تمھارے بھائی کو پتا لگا نہ تو اس نے ناراض ہو جانا!!

وہ نہیں ہو گے

کیوں کے وہ جانتے ہیں کے میں ان ہی کی وائف کو بہن بول رہی!! آئزہ نے آنکھ مار کر کہا تھا

چلو لڑکیوں کوئی رونق لگاؤ شادی والا گھر ہے پتا تو لگے نہ داریا انٹی نے ان کے پاس بیٹھ کر کہا تھا

جی مام آپ ٹھیک کہہ رہی زمل آجائے پھر لگاتے ہیں وہ تینوں باتیں کر رہی تھی جب وہ تھکی تھکی اندر آئی تھی اس کا چہرہ اترا ہوا تھا!

زمل تم آگئی آئزہ بھاگتی اس کے گلے لگی تھی یار میں نے کل تمھاری کمپنی کو بہت مس کیا میں تو بور ہی ہو گئی تھی اس نے برا سامنہ بنا کر کہا تھا!!

کیوں بھی ایسا کیا ہوا تھا زمل نے خود کو نارمل رکھتے کہا تھا

یار بہت لمبی کہانی ہے آئزہ نے لمبی سانس لے کر کہا تھا!!

ہم پھر تو سنی پڑھے گی حنا اٹھتی ان کے پاس آئی تھی اور زمل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا!

ہاں سنا دو آئزہ سنا دو اب وہ دونو آئزہ کو تنگ کرنے لگی تھی!!

ابھی ہم تھوڑا ہلاغلہ لگاتے رات کو بتاؤ گی

آئزہ نے ان دونو کو دیکھ کر کہا تھا!

ہاں یار بہت بوریت ہو رہی شادی والا گھر ہی نہیں لگ رہا وہ لوگ کہتی لاؤنچ کی جانب گئی تھی اور بیٹھتی ڈھولکی بجانے لگی تھی زمل اور حنا اٹھی تھی اور کیل ڈانس کرنے لگی تھی آئزہ اور داریا انٹی بیٹھی ہنسنے لگی تھی جیسے جیسے گانا آگے بڑھتا ویسے ویسے وہ ڈانس کا موو کرتی!!

تاکتے رہتے تجھ کو سانجہ سویرے

نینا میں اکھیوں جیسے نین یہ تیرے

تیرے مست مست دو نین

میرے دل چلے گئے چین

آئزہ بیٹھی ہوٹنگ کرنے لگی تھی لاسٹ میں آئزہ نے ان دونو پر دوپٹہ پھینکا تھا اور وہ دونو بھی سہی ہوتی ہنسنے لگے تھے!!

یہ سہی ہے اصل رونق تو لڑکیوں کی ہوتی ہے ہم تو بس ایسے ہی پھرتے رہتے ہیں بالاج نے منہ بنا کر کہا تھا!!

تو بھائی اب ہم تو ان کی طرح بیٹھ کر ڈھولکی بجانے سے رہے نہ! آریان نے قہقہہ لگا کر کہا تھا بجا سکتے ہیں نہ

ہم بھی اور شادی بھی تو میری ہی ہے تو میں ہی کیوں نہ انجوائے کروں بالاج کی تو شکایات ہی ختم نہیں ہو رہی تھی

تو بھائی کرنا کیا چاہتا ہے تو؟؟ آریان نے سوال کیا تھا

میں ڈانس کرنا چاہتا ہوں!! بالاج نے فرمائش کی تھی

اچھا چل کر لے میں سوئنگ لگاتا ہوں!! آریان نے کہتے ناگن سوئنگ لگایا تھا اور بالاج ہنستا ناگن ڈانس کرنے لگا تھا

شگنا دی رات رات

اس لائن پر وہ گھانس پر بیٹھتا ہلکے ہلکے موو کر رہا تھا اور اوپر بالکنی میں وہ تینوں ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہو رہی تھی

سجنا جی ہاٹ ہاٹ

اس سٹیپ پر وہ آریان کے گرد چکر لگانے لگا تھا

نینا وچ سجنا دے لائے شادا شادا

میں بل کھاوا ہتھ نہ آوا

اب وہ کسی نازک حسینہ کی طرح بل کھانے لگا تھا اور آریان کی اب بس ہو گئی تھی وہ بھی ہنسنے لگا تھا اور اوپر لڑکیاں بھی قہقہہ لگانے لگی تھی

آریان نے سونگ ہٹا دیا تھا اور دوسرا سونگ لگایا تھا وہ دونو ہی نہ واقف تھے کہ اوپر لڑکیاں بھی دیکھ رہی ہے!!

آنکھاں دے گلورے

اب بالاج اس پر ڈانس کرنا شروع ہو گیا تھا

سرمہ بٹورے، لگدے چھپچھورے بڑے ہائی فائی!!

اس کو شاید سب ہی گانوں پے ڈانس آتا تھا!!

دل پے داراتی سدے چل جاتی

مارے دل گلاتی پوچھے وائے وائے؟؟

چائی میں ڈوبا بسکٹ ہو گیا

میں تو آوے آوے آوے آوے لٹ گیا

وہ آریان کے پاس آیا تھا جب اوپر سے ایک دوپٹہ آکر آریان پر گرا تھا ان دونوں نے بیک وقت اوپر دیکھا تھا پر لڑکیاں اس سے پہلے ہی پیچھے ہو گئی تھیں!!

یار زمل تم سے اپنا دوپٹہ نہیں سمجھالا جاتا ابھی پکڑے جاتے آئزہ نے زمل کو دیکھ کہا تھا!!

میں نے کونسا جان کر گرایا ہے وہ تو ہوا کی وجہ سے ہوا زمل نے آنکھیں گھما کر کہا تھا!!

نیچے وہ ابھی بھی ڈانس کر رہا تھا اس نے وہی دوپٹہ آریان کے اپر اڑایا تھا اور اس کو اپنے ساتھ کھڑا کیا تھا!!

اب لڑکی والا سٹیپ آریان کر رہا تھا!!

ہٹ رے نیگوڈے نیم کے پکوڑے آریان نے بالاج کے گرد چکر کاٹتے کہا تھا اور اوپر لڑکیوں کے منہ کھل گئے تھے آریان کو دیکھ!!

پیچھا کیوں نہ چھوڑے گھومیں دائے بائے

بالاج نے آریان کو اپنی طرف کھینچا تھا اور ایک دم سے آریان کا ہاتھ چھوڑا تھا اس کا بیلنس اوٹ ہوا تھا اور وہ گھانس پر گر گیا تھا اور لڑکیاں بالکنی پر بیٹھتی تہقہ لگانے لگی تھی زمل اب فریش فیل کر رہی تھی!!

چل یار زمل آئزہ کی دکھ بھری داستان سنتے ہیں حناع نے آئزہ کو دیکھ کر کہا تھا جو سوچوں میں کہیں دور نکل چکی تھی

ہاں یار سنی تو مجھے بھی ہے کل ہوا کیا تھا!! زمل نے آنکھ مار کر کہا تھا اور اٹھ کر آئزہ کے پاس گئی تھی!

یار آئزہ کل ہوا کیا تھا؟؟ حناع نے آئزہ کو دیکھ کر کہا تھا
بہت لمبی کہانی ہے!! آئزہ نے ان کو دیکھ کر کہا تھا جو دونو اس کے ساتھ چپک کر بیٹھی تھی!!

تو سنا دو ہم یہیں ہے!!

زل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا!!

یار تم دونو کو تو پتا ہی ہے کہ مجھے اندھیرے سے کتنا ڈر لگتا ہے کل جب میں ان لوگوں کے گھر تھی نہ تو ان کی لائٹ بند ہو گئی اور میں اتنا ڈر گئی تھی پھر وہ پاگل آگیا وہ کہتی ونڈو مر کے پاس گئی تھی!!

کون پاگل؟؟ زل نے تجسس کے مارے پوچھا تھا!!

وہی یار جو کل ایرپورٹ پہ آیا تھا ہمیں پک کرنے!! وہ اتنا کہتی پھر چپ ہو گئی تھی

ہاں تو پھر کیا ہوا؟؟ اب کی بار حنا نے پوچھا تھا وہ دونو ہی جانتے تھے کہ یہ اب ڈرامے کر کے بتائیں گی!

پھر اس نے ٹارچ ان کی اپنے موبائل کی اور آگے سے باتیں سنانے لگ گیا!! وہ بڑھا چڑھا کر بول رہی تھی ایسا تو کچھ ہوا بھی نہیں تھا

کیا مطلب تم چپ رہی؟؟ ان دونو نے حیرت کے مارے کہا تھا کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ آئزہ تو باتونی تھی وہ کیسے چپ رہ سکتی تھی وہ دونو یہاں یقین نہیں کر سکی تھی!!

ہاں نہ میں کونسا بولتی ہوں!! آئزہ نے دانت نکال کر کہا تھا

ہاں ہاں تم تو بولتی ہی نہیں ہو تم نے تو چپ کا روزہ رکھا ہوتا ہے نہ!! حناع جان گئی تھی
کے اب آئزہ نے نخرے کرنے تبھی بول پڑھی اور زمل تو منہ کھولے دیکھ رہی تھی!!

یہ بھی سہی کہا ہے تم نے ویسے!! آئزہ نے اب بھی ڈھیٹوں کی طرح ہنس کر کہا تھا

اب سہی بتاؤ نا یار مجھے ٹینشن ہو رہی ہے اب!!

پھر پتہ ہے میں نے بھی کہہ دیا کے آپ لوگوں کو مہمانوں کا خیال رکھنا نہیں آتا اور بھی
بہت کچھ بولا تھا میں نے!! اس نے کہتے ساتھ قہقہہ لگایا تھا!!

توبہ ہے توبہ ہے ایسے کوئی بولتا ہے کسی کو آئزہ غلط بات ہے یہ تو!! زمل اور حناع نے ایک
ساتھ کہا تھا

تو اب میں کیا کروں بے بس ہوں اپنی زبان سے جو چلتی رہتی ہے!!

اب سو جا!! حناع کہتی وہاں سے جا چکی تھی آئزہ بھی زل کے گال پر کس کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اور زل وہیں بیٹھی رہ گئی تھی اور اپنے ساتھ ہوئے واقعات کو سوچنے لگی تھی کبھی اس کو اس لڑکی کی کہیں باتیں یاد آجاتی اور کبھی وہ ہیولہ

اور کبھی وہ آگ میں جھلستی لڑکی جو راکھ بھی نہ ہوئی تھی!!

اس کو لگا تھا کہ شاید یہ سب اس کی سوچوں کا نتیجہ ہے کہ وہ ایسا سوچتی ہے تبھی وہ خواب اس کو آتے ہیں پر وہ سیلیسٹیا گارڈن وہ کیوں آیا تھا اور وہ لڑکی اور سورہ رحمن کیا تھا ان آیات میں جو زل کی آنکھیں بھر جاتی تھی اور کیوں زل کو وہی سورہ ملتی تھی کاش اس پر ساری باتیں کھول دی جاتی وہ سوچ کر رہ گئی تھی!!

برخوردار کیا کر رہے ہو یہاں کھڑے؟؟

کچھ نہیں ڈیڈ میں کیا کروں گا!!

یہی تو ساری پرالیم ہے کے تم کچھ کرتے نہیں ہو!!! انہوں نے لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا!

اب ڈیڈ ایسا بھی کچھ نہیں ہے ادھر ادھر کے سارے کام میں ہی تو سمبھالتا ہوں!!

ہاں گنوا دو احسان باپ کو گنوا دو!! انہوں نے جل کر کہا تھا

اب میں احسان بھی نہیں گنوا رہا مسٹر شاہ ویز صاحب!!! مہراں نے ہنس کر کہا تھا

ہاں تم تو لڈو بانٹ رہے ہو نہ

وہ بھی تو شاہ ویز تھے کیسے نا اس پر طنز کے تیر چلاتے!!

اب لڈو بھی نہیں بانٹ رہا بلکہ ایک منٹ رکیں کہیں آپ کا پھر میٹھا کھانے کا تو دل نہیں؟؟ اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا تھا

اگر کر بھی رہا ہے تو تم کونسا کھلا دو گے انہوں نے دکھ سے کہا تھا!

ہاں کھلا دیتا اگر آپ کو شوگر نہ ہوتا اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کی طبیعت خراب ہو ایسے

ہی ہسپتال لے کے جانا پڑھے گا!! اس نے دانتوں کی نمائش کر کے کہا تھا

اب ہسپتال نہ جانے کے چکر میں اپنی شادی کے لڈو سے بھی محروم نہ رکھ دینا تب تو میں
جی بھر کے کھاؤ گا!!

اچھا ٹھیک ہو گیا!!

اور دیکھنا میں اپنی بہو کو تمہاری ساری شکایات لگاؤ گا کہ تم کیسے ظلم کرتے تھے مجھ پر!!

باہا ڈیڈ آپ کی بہو ابھی دنیا میں ہی نہیں آئی!!

ہاں تم تو جیسے بچے ہو نہ جو وہ دنیا میں نہ آئی ہو بیٹا بیوی لا کر دوں گا تجھے بے بی سیٹر نہیں!!

بابا آپ یہ سب کیا کہہ رہے ہیں؟؟

مہران نے حیرت کے مارے پوچھا تھا!!

بیٹا تیرے جس طرح کے حالات ہیں نہ ضرورت تجھے بے بی سیٹر کی ہی ہے!!

بابا آپ نے کیا ایک پل میں مجھے بچا بنا دیا ہے!!

سہی تو کہہ رہا ہوں نا کھانا کھاتا ہے اور نہ کچھ بس ڈائٹ کرنی ہے اور دوسروں کو بھی
کروانی!!

بابا میں جم جاتا ہوں تبھی کرتا اور آپ کو اس لئے کرواتا کے آپ کو شوگر پر و بلم ہے!!

ویسے یہ بتا کے مٹھائی تو نے کتنے دن پہلے کھائی تھی؟

دن نہیں سال چار سال پہلے کھائی تھی اور آج تک نہیں کھائی وہ کہتا ہنسا تھا!!

توبہ ہے توبہ ہے وہ کہتے وہاں سے نکل گئے تھے اور مہران بالکنی میں ہی کھڑا رہ گیا تھا!!

میں نے سنا ہے کے ہمارے اے سی پی صاحب کی پوسٹنگ ہو رہی ہے سندھ میں؟؟

ہاں شاید دو مہینے وہیں رہنا پڑھے!!

کسی کیس کی وجہ سے بھیج رہے؟؟

تو کیوں جاسوس بن رہا ہے میرا عمران نے آنکھوں سے گلاس اتارتے کہا تھا!!

بس کیا کروں

میری نیلی بلا یہاں نہیں ہے نہ تو بس اس لئے بوریت ہو رہی سوچا تھوڑی جاسوسی کر لی جائے اپنے چھوٹے بھائی کی!!

پر تمہیں دیہان رکھنا چاہیے مسٹر میں تمہاری طرح خود کا بزنس نہیں چلا رہا جاب کرتا ہوں غریب بندہ ہوں اگر انہوں نے ایسے دیکھ لیا تو سسپینڈ کر دیں گے مجھے!!

ہاں بس ایک عمران سکندر ہی غریب رہ گیا ہے!! صارم نے جل کر کہا تھا

ہاں نہ اب ہر کوئی صارم سکندر کی طرح آٹھ ہوٹلوں کا مالک تو نہیں ہوتا نہ کچھ غریب بھی ہوتے ہیں مجھ جیسے!!

اچھا تیرے اکاؤنٹ میں اس وقت کتنا پیسا ہے؟؟ صارم نے سیریس ہو کر پوچھا تھا!!

زیادہ نہیں ہوگا ابھی میرے پاس آٹھ یا نو اے ٹی ایم کارڈ ہونگے جن میں تکریباً یہی کوئی تیس چالیس ہوگا!!

تیس چالیس ہزار؟؟ صارم نے حیرت کے مارے پوچھا تھا

نہیں بھائی تیس چالیس کروڑ ہائے کتنا غریب ہوں میں کاش میرے پاس پیسا ہوتا!!

عمران اتنا پیسہ کہیں بینک تو نہیں لوٹ لیا؟؟؟

نہیں یار بھائی بس میری محنت کی کمائی ہے جس کی پائی پائی سمجھا رکھی ہے میں نے!!

یہ پائی پائی ہے!! صارم نے حیرت سے کہا تھا

ہاں نہ اب کیا ہی کر سکتے ہیں!! عمران نے ہنس کر کہا تھا

اچھا چاچو سے کب بات کر رہا ہے؟؟ صارم نے عمران کو اسکا وعدہ یاد دلوانہ چاہا تھا

ہمم کر لیں گے بہت جلد!!

یہ کیا بات ہوئی بہت جلد اب ہی کر ورنہ میں نے پھر سے ناراض ہو جانا!

اتنا زور کیوں ڈال رہے ہو صارم بھائی؟؟؟

ضروری ہے تبھی ڈال رہا ہوں!!

کیوں ضروری ہے؟؟ عمران نے سوال کیا تھا!

وہ اس لئے کے میں اور اب چاچو کو ایسے نہیں دیکھ سکتا بس بہت دیر دور رہ لیا باپ بیٹے
نے اب اور نہیں!!

پر صارم یہ ان دونوں کی کوئی سازش بھی تو ہو ہی سکتی ہے نہ اور کیا بھروسہ بابا کل پھر بدل
جائیں تو کیا کریں گے ہم!!

یار اب ایسا کچھ نہیں ہوگا تو یہ سب نہ سوچ اگر ایسا کچھ ہوتا تو چاچو سب سے معافی نہ
مانگتے!!

سر یہ لیٹر اسلام آباد سے آیا ہے اور یہ باکس بھی!! اس نے عمران کو وہ پکڑایا تھا اور چلا گیا
تھا!!

اب اگر چاہتے ہو اور لوگوں کی جان بچی رہے تو میری جاسوسی چھوڑ دو مسٹر عمران ورنہ
سب موت کے گھات اتر جائیں گے اور میں نے سنا ہے تیری تو بہن بھی اسلام آباد ہے نہ
ایسا نہ ہو اس ہی کو مروا دوں میں!! عمران نے وہ لیٹر پڑھا تھا اور اس کے ماتھے پر شکنے
ابھری تھی

چھوڑ دے یار اس کا پیچھا تو جانتا ہے جان ہے تو جہان ہے اب اگر اس کے پیچھے لگا رہا تو یہ کچھ بھی کر سکتا ہے!! صارم نے پریشان ہو کر کہا تھا

وہ بھول رہا ہے کے اگر وہ ایم کے ہے تو میں بھی عمران سکندر ہوں میں بھی اس سے کم نہیں ہوں!! عمران نے وہ لیٹر زمین پر پھینکتے کہا تھا

پر یار تو جانتا ہے وہ کسی کو نہیں چھوڑتا ہے!!

تو ٹینشن نہ لے جب تک میرے ساتھ تو اور آریان ہو کچھ نہیں ہو سکتا!! عمران نے پرسکون ہو کر کہا تھا

ہم تو اب ملے ہیں نہ اور تو پہلے سے اس کو سمجھا رہا ہے

صارم نے غصہ ضبط کر کے کہا تھا

نہیں تو بھائی آپ اب ملیں ہیں پر آریان نے تو مجھے کبھی چھوڑا ہی نہیں تھا!! عمران نے اپنی ہنسی ضبط کر کے کہا تھا اس نے ہم پھوڑا تھا صارم پر وہ دھماکو کی زد میں تھا!!

کیا مطلب؟؟ صارم نے حیرت کے مارے پوچھا تھا

یہی کے آریان تو ہمیشہ سے ساتھ تھا وہ سب جانتا تھا بلکہ مجھے یہاں تک پہنچانے والا بھی آریان ہی تھا جس نے مجھے اس مقام پر پہنچایا ہے آج میں اے ایس پی اس ہی کی وجہ سے ہوں میری ساری طاقت ہی آریان ہے!! عمران نے ہنس کر کہا تھا

مطلب کے تو میرے دوست کو پہلے ہی اپنا بنا چکا تھا!!

نہیں نہیں میں نے نہیں بنایا تھا بلکہ دادا جان نے بنایا تھا انہوں نے ہی آریان کو اپنا داماد بنایا تھا یہ فیصلہ سب سے اچھا تھا دادا کا انہوں نے ہماری زل کے لئے ایک بہت اچھے لڑکے کا انتخاب کیا ہے!! عمران کہتا ہنسا تھا

یہ تو سہی ہے بلکل سہی کہا تو نے میں بھی اب زل کو لے کر پرسکون ہوں!! وہ دونوں سب بھلا کر ایک بار پھر ہنسنے لگے تھے!!

پر آگے ان کی زندگی میں کونسا طوفان برپا ہونا تھا یہ وہ نہیں جانتے تھے!!

آج پھر وہ اس ہی غار میں موجود تھی آج اس کا دل بہت زوروں سے دھڑک رہا تھا جیسے ناجانے کیا ہونا ہو وہ اس غار میں گئی تھی اور دیکھا تھا اس کو وہاں دو رستے دکھائی دیے تھے

وہ جانتی تھی اس کو کس رستے پر چلنا تھا وہاں ایک راستہ اندھیرے میں گھرا تھا تو دوسرے میں روشنی ہی روشنی تھی وہ اندھیرے میں چل دی تھی وہ جیسے ہی وہاں گئی تھی اس کو خوفناک قہقہ کی آوازیں آرہی تھی آج نہ جانے کیوں اس پر خوف طاری ہو رہا تھا وہ اندر نہیں جانا چاہتی تھی پر شیطان اس کو کھینچ رہا تھا وہ اپنے اندر کی ساری ہمت لگا کر شیطان کے بچھائے طلسم کو توڑنے کی کوشش میں لگی تھی وہ آج وہاں سے خود کو نکال لینا چاہتی تھی ایک دم سے اس اندھیرے میں سے ایک جلتا آگ کا گولہ زل کی طرف آیا تھا اور اس نے خود کو بچانے کی خاطر وہ طلسم توڑ دیا تھا وہ آج اس اندھیرے رستے کو چھوڑ آئی تھی وہ خود کی جان بچانا چاہتی تھی

شیطان سے پر آج وہاں سے باہر نکلنے کے سارے راستے بند تھے شیطان اس کے پاس بڑھ رہا تھا اور وہ ایک دم رونے لگی تھی اس اندھیرے راستے سے عجیب و غریب آوازیں آرہی تھی چیخ کی آوازیں رونے کی آوازیں توبہ کی آوازیں پر کیا فائدہ اس وقت توبہ کا جب سارے راستے بند ہو جائے جب قیامت سر پر ہو اور عمال ایک بھی اچھا نہ ہو جو اندھیرے میں رہنا چاہتا ہے پھر وہ رب بھی اس کو اندھیروں میں ہی رکھتا ہے بھلے اس پر زندگی آسان کر دی جائے پر آخرت اس پر بھاری ہی ہوتی ہے!!

زل نہ اپنی جان بچانے کی خاطر رخ اس دوسرے رستے کی جانب کیا تھا وہ رستہ جس میں اندر جاتے ہی وہ چنچیں وہ صدائے بند ہو گئی تھی زل نے سکون کا سانس لیا تھا جب ایک دم اس راستے پر زل کو ایک سحر زدہ آواز سنائی دی تھی!!

ترجمہ: جب سب آسمانی کرے پھٹ جائے گے (سورہ انفطار آیت 1)

اور جب سیارے گر کر بکھر جائے گے (آیت 2)

یہ آیات سن کر زل بے اختیار ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی اس کو ایک دم احساس ہوا تھا کہ اس کے آس پاس کوئی ہے جو ان آیات کو پڑھ کر زل کو سنا رہا ہے پر زل صرف اس سحر زدہ آواز کو سن سکتی تھی دیکھنے سے کاصر تھی ایک دم اسے احساس ہوا اس کے سر پر دوپٹہ نہیں ہے اس نے جلدی سے اپنے ہاتھ میں پکڑے سٹالر کو اپنے سر پر رکھا تھا وہ اتنا تو اس دن کیلیسٹیا گارڈن سے جان آئی تھی کہ قرآن کا احترام بہت ضروری ہے اس نے اٹھ کر قدم آگے بڑھائے تھے وہ دیکھنا چاہتی تھی اس رستے کو وہ آیات ابھی بھی چل رہی تھی زل اب تھوڑا آگے آگئی تھی جب اس کی سماعتوں سے وہ آیت ٹکرائی جس کو سنتی وہ زمین پر ڈھے گئی تھی!!

ترجمہ: اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا
(النفطار آیت 6)

اس آیت کو سن کر اس کو ایسا لگا تھا کہ وہ رب خود ہم سے سوال کر رہا ہے اور ساتھ خود
جواب بھی دے رہا وہ زمین پر بیٹھتی رونے لگی تھی اس کو ایسا لگا تھا کہ وہ بہت گناہگار ہے
پھر بھی اس رب نے اس کو مسلمان بنایا وہ روتی رہی تھی
اس کو اب خوف آرہا تھا آخرت کا خوف اس کو ایک دم وہ لڑکی یاد آئی تھی جس نے اس
کو کہا تھا وہ نافرمان ہے زل اب سمجھی تھی کہ وہ اپنے رب سے نافرمانی کرنے کی سزا کاٹ
رہی ہے!!

ترجمہ: حقیقت تو یہ ہے کہ تم اس کے برعکس روزِ جزا کو جھٹلاتے ہو! (آیت 9)

اللہ تالا اس آیت میں قیامت کے دن کو جھٹلانے کی بات کر رہے ہیں روزِ جزا وہ دن ہے جس میں ہمارے اعمالوں کا ناپ تول کیا جائے گا اور پھر سزا و جزا کا فیصلہ ہوگا جس کے اعمال جیسے ہونگے وہ اس عمل کے نتیجے میں اپنی سزا یا جزا پائے گا اس دن ہماری کی نیکیوں اور بھرائیوں کو مکرر کیا جائے گا اور پھر فیصلہ ہوگا ہماری زندگی کا!!

زل اس آیت کو سنتی اپنی کی غلطیوں کے بارے میں سوچنے لگی تھی

ترجمہ: حالانکہ تم پر نگہبان فرشتے مکرر ہیں (آیت 10)

اس آیت میں اللہ تالا ان فرشتوں کی بات کر رہے ہیں جو ہمارے سارے اعمال لکھ رہے ہیں جن کو کرامن کا تبین کہا جاتا ہے جو بروزِ حشر تک ہمارے ساتھ ہیں

اور ہمارے عمال اللہ تک پہنچا رہے ہیں ہم گناہ کر کے یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کی پکڑ ہوگی پھر ہمیں کچھ حاصل نہ ہوگا!!

زل ان آیات کو سنتی آگے بڑھنے لگی تھی ایک بار پھر اب وہ اس روشن جگہ کو پار کر رہی تھی وہ سب جاننا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ اس پر سب کچھ کھول دیا جائے پر ہم اتنی آسانی سے سب حاصل نہیں کر سکتے یہ تو پھر ہمارے رب کی بھیجی وہ آخری کتاب ہے جس میں قیامت تک کی ساری نشانیاں بیان کر دی گئی ہے اس کو ہم اتنی آسانی سے حاصل نہیں کر سکتے رب کی راہ پر چلنے کو ہاتھ ہلانے پڑھتے ہیں دلوں میں پلٹی خواہشات کو مارنا پڑھتا ہے پھر کہیں جا کر ہم اس اللہ کے بھیجے کلام کو سمجھ سکتے رب سے جڑنے کا سفر اتنا آسان نہیں ہوتا ابھی تو اس نے کچھ آیات کو سمجھا تھا اور اس کا یہ حال ہو گیا تھا ابھی تو اس پر پورا قرآن کھلنا تھا وہ دیکھ رہی تھی کہ روشنی بڑھتی جا رہی ہے یہ کوئی عام روشنی نہیں تھی یہ تو وہ روشنی تھی جس کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں!!

اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ!!

ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے!!

زل اب بھی آگے بڑھ رہی تھی اور ایک دم وہ راستہ ختم ہوا تھا زل اپنی منزل کو پہنچی تھی منزل بھلے ہی جتنی دور ہو اچھے راستے ہمیشہ ہمارے اندر حوصلہ باندھے رکھتے ہیں آگے بڑھنے کا اور زل بھی آج ایک اچھے راستے پر چل رہی تھی آج اس کی روح تک کو سکون مل رہا تھا وہ وہاں سے باہر نکلی تھی جب اس کو ایک سرسبز باغ نظر آیا تھا جدھر بہت سے لوگ سفید سوٹ پہنے اللہ کی حمد و ثنا بیان کر رہے تھے زل ان سب کو دیکھ پا رہی تھی پر اور کوئی زل کو نہ دیکھ پا رہا تھا آج اس نے دور کہیں ایک درخت کے پاس اپنی ماں کا ہیولہ دیکھا تھا جس کو دیکھ وہ اپنی ماں کے پاس گئی تھی اور ادھر جا کر ان کی گود میں سر رکھتی لیٹی تھی وہ قرآن کی تلاوت کر رہی تھی زل سن رہی تھی وہ بھی سورہ رحمن پڑھ رہی تھی اور زل ان کی گود میں سر رکھتی ان آیات کو بہت دیہان سے سن رہی تھی انہوں نے صورت ختم کرنے کے بعد قرآن کو چوم کر بند کر کے رکھا تھا اور زل کے سر پر پیار دیا تھا زل کو اب پتا لگا تھا

وہ زل کو دیکھ سکتی تھی!

آپ یہ کیا پڑھ رہی تھی؟؟ زل نے ان کا ہاتھ تھامتے پوچھا تھا

یہ اللہ کا کلام ہے!! انہوں نے بہت ہی پرسکون ہو کر جواب دیا تھا!

کیا یہ پڑھ کر سکون ملتا ہے؟؟ زل نے ایک اور سوال کیا تھا

بہت سکون ملتا ہے سب تکلیفیں ختم ہو جاتی ہے!!

میں اس کلام کو کیسے سمجھوں؟؟

زل بیٹا آپ کو خود کوشش کرنی ہوگی بیٹا آپ کو سمجھنا ہوگا اللہ کے کلام کو بیٹا آپ کو رب کے راستے پر چلنا ہوگا!!

پر ماما میں اپنے سوالوں کے جواب چاہتی ہوں!!

بیٹا آپ کو ان سوالوں کے جواب ڈھونڈنے ہونگے

پر میں کیسے ڈھونڈوں گی؟؟

بیٹا وقت بتائے گا آپ کو وہ اتنا کہتی وہاں سے کہیں غائب ہو گئی تھی اور زل نیند سے بیدار ہوئی تھی اس نے اپنے اس پاس نظر دوڑائی تھی اور ایک دم سے اپنی آنکھوں میں آئے کئی آنسو کو صاف کیا تھا اور اٹھتی کمرے سے باہر گئی تھی!!

ہیلو نیلی بلا کب آرہا ہے واپس؟؟

یہ کونسا وقت ہے صارم کال کرنے کا؟؟

غصہ کیوں کر رہا ہے تو؟؟ صارم نے ایک نظر فون پر دیکھتے کہا تھا!

بھئی اب تو اگر رات کے بارہ بجے کال کرے گا تو برا تو لگنا ہی ہے نہ!!

تو یار وقت ہی ابھی ملا ہے مجھے!! صارم نے منہ بسور کر کہا تھا

اچھا میری کل رات کی فلائٹ ہے واپس کی!!

میٹنگ کیسی ہوئی؟؟ صارم نے سوال کیا تھا

وہ تو اچھی ہی ہوئی تھی آریان نے ہنس کر کہا تھا

ہاں یہ تو ہے ہمارا یار ویسے بھی بزنس کو اچھے سے جانتا اور وہ پھر اچھی پریزنٹ کی ہوگی!!
 ہم اب بتا کوئی کام تھا؟؟ آریان کو پتا تو لگ گیا تھا کہ وہ تعریفیں ایسے ہی نہیں کر رہا تھا!!
 یار آج پتا ہے کیا ہوا تھا صارم نے بیڈ سے اٹھتے کہا تھا!

کیا ہوا تھا بتا میں سن رہا ہوں!!

یار ایم کے یاد ہے تجھے؟؟ صارم نے سوال کیا تھا

اس کو کون بھول سکتا ہے بلکہ میں کل اس ہی کے گھر تو تھا! آریان نے صارم پر بم پھوڑا
 تھا!!

کیا مطلب میں سمجھا نہیں؟؟ صارم نے حیرت کے مارے کہا تھا

یار دیکھ کل جو میٹنگ ہونی تھی وہ ایم کے لوگوں کی کمپنی کے ساتھ ہی تھی آریان نے
 تہمل مجازی سے کہا تھا!

یار تبھی میں کہوں کے اس کو کیسے پتا کہ زل بھی وہاں آئی ہوئی! اب باری آریان کی تھی
 شک میں آنے کی!

کیا مطلب زمل کو تو وہ جانتا بھی نہیں ہے!!

یہی ساری بات ہے مسٹر آریان جہانگیر!!

اب آریان کو سمجھ آئی تھی معاملے کی سنگینی کی صارم اس کا پورا نام تب ہی لیتا تھا جب کوئی سیریس معاملہ ہو!!

پوری بات بتایا مجھے تیری پہیلیوں والی باتیں سمجھ نہیں آرہی!!

اچھا سن یار ایم کے نے دھمکی دی ہے اس نے آج ساری ہوئی راواداد آریان کے گوشے گزار کی تھی!!

اور آریان کی ماتھے کی رگے تنی تھی!!

اس کی ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر تک پہنچنے کی اس کو میں چھوڑو گا نہیں اس نے میری بیوی کو مارنے کی دھمکی دی ہے!!

آریان نے گرا کر کہا تھا!!

صارم نے پہلے تو موبائل اپنے کان سے ہٹایا تھا اور پھر دوبارہ لگا کر اس سے کچھ کہا تھا!! دیکھ یار آریان ابھی کچھ نہ کر ایک بار تو کراچی آ پھر بیٹھ کر اس مسئلہ کا بھی کوئی حل نکالتے ہیں!!

یہ مسئلہ نہیں ہے بلا ہے جو ہم پر چمبہر گئی ہے!! آریان نے غصہ ضبط کر کے کہا تھا ورنہ اس کا دل تو کر رہا تھا کہ وہ ابھی جا کر اس کو ختم کر دے!

بلا تو تم ہو مسٹر آریان!! صارم نے قہقہہ لگا کر کہا تھا

تو مجھے آنے دے مسٹر صارم تجھ سے تو بدلہ لوں گا!!

حساب تو میرے بھی بہت نکلتے ہیں آج کل پھر بات ہوتی ہے!! صارم نے کہتے ہی فون بند کیا تھا

نہ سلام نہ دعا ایسے ہی بند کر دیا سالے نے!! آریان نے فون کو دیکھ کر کہا تھا

یہ تو سہی کہا سالہ تو ہے وہ باہر سے اندر آتے بالاج نے کہا تھا!!

ہمم یہ بھی سہی ہے ویسے آریان کہتے ہنسا تھا وہ اپنا غصہ

ضبط کرنے کی کوشش میں تھا اور وہ جانتا تھا کہ یہ کیسے ختم ہوگا!!

بالاج یار تیرے پاس اسپورٹس بائیک ہے؟؟ آریان نے سوال کیا تھا

ہاں ہے پر وہ حناع کی ہے میرے پاس اسپورٹس کار ہے کیوں پوچھ رہا ویسے؟

چل یہ بھی ٹھیک پھر کیا خیال ایک ریس ہو جائے؟؟ آریان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا!!

آئیڈیا تو اچھا ہے میں کیز لے کر آتا پھر چلتے ہیں وہ کہتا کیز لینے بھاگا تھا!!

اگر بائیک ہوتی تو زیادہ مزہ آتا!! آریان نے خود کو شیشے میں دیکھ کر کہا تھا اس نے اس وقت براؤن کلر کی ٹراؤزر شرٹ پہن رکھی تھی بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اس وقت وہ کافی حسین لگ رہا تھا!

وہ جب بھی غصے میں ہوتا تو اپنی اسپورٹس بائیک لے کر ریس لگانے نکل جاتا تھا اس کا غصہ ختم ہونے کا ایک ہی حل تھا اور وہ تھی ریسنگ!!!

یہ سب کیا ہو رہا ہے اگر وہ سب صرف میری سوچ ہے تو وہ آیات وہ خواب وہ ایسا اثر کیوں کر رہے ہیں مجھ پر اور ماما وہ ہیولہ وہ لڑکی کیا ہے یہ سب کچھ زل ان سب سوچوں میں گم تھی!!

کیا ہوا زل آپ ٹھیک ہیں نہ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اس وقت آئزہ نے گرل سے ٹیک لگا کر پوچھا تھا!!

نہ جانے ایسا کیا ہے جو مجھے اپنی طرف کھینچ رہا ہے پر میں ان سب کو سمجھنے سے کاصر ہو آئزہ میں سب سوالوں کے جواب چاہتی ہوں پر مجھ پر کچھ کھل ہی نہیں رہا زل نے پریشان ہو کر بولا تھا!!

زل ضروری نہیں ہر سوال کا جواب ہمیں اس ہی وقت مل جائے جس وقت ہم چاہتے ہیں کچھ سوالوں کے جواب خود ڈھونڈنے پڑتے ہیں!!

مطلب؟؟ زل نے آئزہ کو دیکھ کر کہا تھا

کچھ سوال بالکل پہیلی کی طرح ہوتے ہیں جو سننے میں مشکل لگتے پر جب سمجھ آجائیں تو ان سے آسان کچھ لگتا ہی نہیں!!

اچھا!! زل نے صرف اتنا کہا تھا اور خاموش ہوئی تھی کچھ دیر!!

آرزہ میں کچھ چاہتی ہوں میں چاہتی ہوں کے میں جو سوچ رہی وہ سب سچ ہو جائیں میری ساری خواہشات اور سب کچھ!! کچھ دیر کے توقف کے بعد زل نے پھر سے کہا تھا!!

زل ہر خواہش کے اوپر ایک بڑی خواہش ہوتی ہے!! آرزہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی تھی

آرزہ تم کتنے مشکل الفاظ بولتی ہو مجھے سمجھ ہی نہیں آئی زل نے روہانسی ہو کر کہا تھا!!

دیکھو ہم ایک چھوٹی خواہش کرتے ہیں تو اس کے پورا ہو جانے کے بعد ہم اس سے بھی بڑی خواہش کو لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور بس پھر ہماری خواہشات لامحدود ہو جاتی ہیں!!

پر آرزہ خواہشات تو زندگی کا حصہ ہے نہ!! زل نے اپنی بات رکھی تھی

بلکل ہے پر ہر خواہش پوری ہونے کے لئے بھی تو نہیں ہوتی نہ!!

پر اگر خواہش پوری ہی نہ ہو تو یہ بھی تو غلط ہے نہ آرزہ!!

زل ایک انسان ہے وہ چاہتا ہے کہ وہ سب سے آگے ہو اور دنیا اس سے پیچھے رہے اگر

اس کے سامنے کوئی آنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس کو پھینک دیتا ہے

بلکل اپنی راہ میں حائل کانٹوں کی طرح یہ اس کی خواہش ہے کہ پوری دنیا اس ہی کی بن کر رہ جائے!! آئزہ پھر خاموش ہوئی تھی

پر یہ تو غلط ہے نہ آگے تو کوئی بھی بڑھ سکتا ہے جو محنت کرتا ہے وہ بھی!! اب کی بار زل نے اس خواہش کو غلط قرار دیا تھا

ہم یہی بات ہے زل کے جب ہم بڑی سے بڑی خواہش کرتے ہیں تو ان میں کچھ غلط ہوتا ہے جن کی وجہ سے وہ خواہشات پوری نہیں ہوتی ہمیں خواہشات پر بندھ باندھنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم غلط خواہشات سے بچ سکے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں ان خواہشات سے بچا لیتے ہیں کیوں کہ وہ ہمارا غلط نہیں سوچتے!! اب کی بار اب نہ زل ہنسی تھی اور نہ اس نے آئزہ کی بات کو غلط قرار دیا تھا وہ کچھ کرشمہ دیکھ آئی تھی اس رب کی ذات کے!! چلو سو جاؤ میں بھی جا رہی آئزہ کہہ کر چلی گئی تھی!!

اور زل اس کی باتوں کے حصار میں کھو گئی تھی اس کی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ سوال کیسے کھلنے ہیں اس پر بس وہ اب اتنا جانتی تھی کہ اس کو خود جواب ڈھونڈنے ہونگے!!

زل تم کیا کر رہی ہو بہن ادھر؟؟ حناع نے اس کے ساتھ ہی بیٹھتے سوال کیا تھا!!

وہ میں وہ تارے گن رہی ہوں!! زل کو جو سمجھ آیا بول دیا!!

بہن ادھر سیڑھیوں میں بیٹھ کر تجھے تارے نظر آرہے مجھے تو صرف یہ بڑا سارا فانوس ہی نظر آرہا حناع نے اپنی ہنسی کنٹرول کر کے کہا تھا!!

وہ نہیں یار!! زل سے کوئی بات ہی نہیں بن رہی تھی اب!

خیر چھوڑ آجا یار فن کرتے ہیں!! حناع نے اپنے چہرے پر آئی شیطانی مسکراہٹ کو روک کر کہا تھا!!

کیسا فن؟؟؟ زل نے بھی سوال کیا تھا

یار وہ نہ ایسے کرتے ہیں کے اس نے سب کچھ زل کے گوشے گزار کیا تھا!!

پلان اچھا ہے پر اگر ڈانٹ پڑھ گئی تو؟؟ زل کو ٹینشن ہوئی تھی!!

کچھ نہیں ہوگا ہم پتا ہی نہیں لگنے دیں گے ان لوگوں کو بس ایسے ہی آجائیں گے!! حناع نے آنکھ مار کر کہا تھا!

چل ٹھیک میں پانچ منٹ میں آئی!

زمل کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی!!

ہاں چلیں آریان؟؟ بالاج نے آریان کی طرف گاڑی کی چابی اچھالتے کہا تھا!!

ہم چل چلیں یہاں سے موناں ہوٹل تک جائیں گے اور میکسیم بیس منٹ کا ٹائم ہو گا دونو کے پاس!! آریان نے گاڑی کے دروازے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا!

اور اگر میں جیت گیا تو تیری یہ والی واچ میری!! بالاج نے ہنس کر کہا تھا کیوں کے جس دن سے آریان یہاں پہنچا تھا بالاج کی نظر تھی اس واچ پر!!

ان دونوں نے گاڑیاں باہر نکالی تھی اور زن سے بھگالے گئے تھے رات ہونے کی وجہ سے باہر رش کم تھا کبھی آریان آگے نکل جاتا اور کبھی بالاج ایک دم سے وہاں کچھ گاڑیاں آئی تھی اور بالاج گھبرا گیا تھا آریان نے تو گاڑیوں کے بیچ میں سے گاڑی نکال لی تھی اور وہ بالاج سے آگے نکل آیا تھا پر جب وہ آگے نکلا تو اس کے مقابلے میں ایک بائیک اس کے ساتھ تھی جو ہوا کی سپیڈ سے اڑ رہی تھی آریان سمجھ گیا تھا یہ مہران ہی ہو گا تبھی وہ بھی

اس بانیک سے آگے نکلنے لگا کبھی وہ بانیک آگے نکل جاتی تو کبھی آریان اور بالاج اب کے گاڑی آہستہ چلانے لگا تھا اسے جان پیاری تھی اپنی!!

پندرہ منٹ کی جدوجہد کے بعد وہ بانیک اور اسپورٹس کار ایک ساتھ مونال ہوٹل کے پاس تھی وہ دونو ہی کار اور بانیک سے اترے تھے پر آریان حیران ہوا تھا بانیک سے اترنے والے دو لوگ تھے!!

آپ کون ہے؟؟ آریان نے سوال کیا تھا

ہم آپ کے ساتھ ریسنگ لگا رہے تھے بھائی!!

ایک انسان نے جواب دیا تھا انہوں نے سوچا تھا کہ وہ بس وہاں سے نکل جائیں گے پر آریان نے ان کو روک لیا تھا!! اب بالاج بھی وہاں آگیا تھا!

ہم بٹ ہم نے تو آپ کو نہیں بتایا تھا کہ ہم نے ریسنگ لگانی ہے!! بالاج نے ان کے گرد گھومتے کہا تھا

ایک منٹ یہ بانیک تو میری بہن بالاج اتنا کہہ کر رکا تھا!! حناع تم بالاج نے غصے سے کہا تھا اور ان دونو نے اپنے ہیلیمٹ اتارے تھے اور یہ تو واقعی زل اور حناع تھی!!

آپ دونو یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ آریان نے ان کو دیکھ کر سوال کیا تھا

وہ آریان بھائی مجھے تو زل نے کہا تھا کہ چل ان لوگوں کے ساتھ رینگ لگاتے ہیں!! حناع تو کہہ کر دودھ میں سے مکھی کی طرح نکل گئی تھی!

زل بیچاری ان تینوں کے بچ پھنس گئی تھی!!

چلو اب آ تو گئی ہی ہو تو اب واپس گھر چلو ہماری رینگ ہو گئی ہے!!! بالاج نے زل کو دیکھ کر کہا تھا جو رو دینے کے در پر تھی!

ہممم چل زل چلیں یا حناع نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور بائیک کی جانب قدم بڑھائے تھے!!

روکو دونو آریان نے ان کو دیکھتے کہا تھا جو دونو ہی کاپنے لگی تھی!!

جی جی بھائی کیا ہوا!! حناع نے ہمت کر کے پوچھا تھا زل تو بس ایک ہی جانب دیکھی جا رہی تھی جہاں سیلیسٹیا گاڑن تھا!!

حناع آپ بالاج کے ساتھ جائیں اور زل کو میں لے آتا ہوں! آریان نے ہنس کر کہا تھا اور ان دونو نے بیک وقت اس کو نظر اٹھا کر دیکھا تھا!!

پر آریان بھائی میری بانیک!! حناع نے رونی صورت بنا کر کہا تھا اس کی بانیک ہی تو اس کا سب کچھ تھی!!

گڑیا وہ بھی آجائیں گی آپ چلیں!!

بالاج نے حناع کو کہا تھا اور وہ بالاج کے ساتھ بیٹھتی جا چکی تھی!!

اب وہاں وہی دونو کھڑے تھے آریان زمل کو دیکھ رہا تھا اور زمل سیلیسٹیا گارڈن کو!!

ماڈم اب آپ کے لئے انویٹیشن کارڈ بنواؤ؟؟ آریان نے طنز مارا تھا!!

نہیں میں چل میں چل رہی ہوں زمل کہتی کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی تھی اور آریان بھی ہنستا گاڑی میں بیٹھا تھا!! مطلب اس کی وائف اس کا ابھی سے پیچھا کرنے لگی تھی آریان نے سوچ کر سر جھٹکا تھا

میں نے واقعی حناع کو نہیں کہا تھا میں واقعی جھوٹ نہیں بول رہی!! زمل نے رونی صورت بنا کر کہا تھا!!

ہمم ٹھیک!! آریان نے صرف اتنا کہا تھا!!

میں سچ بول رہی ہوں مجھے پتا ہی نہیں تھا آپ لوگ ریسنگ لگانے جارہے ہیں!!

زل آپ کے پاس ایئرپوڈس ہیں؟؟ آریان نے انوکھا سوال کیا تھا

جی ہیں میرے پاس!! زل نے صرف اتنا کہا تھا!

اچھا پھر دینا مجھے!! آریان نے تہقہ روک کر کہا تھا!

کیوں کیا کرنا ہے آپ نے؟؟ زل نے کندھے اچکا کر پوچھا تھا!!

وہ دراصل میں نے وہ لگانی ہے!! آریان نے ایک بار پھر اپنے چہرے پر آنے والی مسکراہٹ کو روک کر کہا تھا!!

کیوں لگانی ہے؟؟ زل نے ونڈو مرر سے شکل گھما کر پوچھا تھا

بس ایک لڑکی ہے جس کی چڑچڑ زبان چل رہی اس سے تنگ آکر!! آریان نے نظر باہر کی جانب رکھتے ہی کہا تھا!!

جاؤ نہیں ہے میرے پاس کچھ بھی!! زل نے منہ بنا کر کہا تھا اور ایک بار پھر وہ باہر دیکھنے

لگ گئی تھی اور پھر آریان نے بھی خاموشی سے گاڑی چلانے میں عافیت جانی!!

گڑیا آپ اگر رہنا چاہتی ہیں تو رک جائیں!! اس نے آئزہ کو دیکھ کر کہا تھا!!

نہیں بھائی ماما نے کہا تھا کہ آپ کے ساتھ واپس آجاؤ تو بس اب چلتے ہیں!! آئزہ نے برا سا منہ بنا کر کہا تھا اس کا جانے کا دل نہیں کر رہا تھا!

اے تو یہ پر اہلم ہے

چلو اس کا ایک سلیوشن نکالتے ہیں بلکہ ایسا سمجھو نکل گیا میں نے ماما سے بات کر لی ہے وہ کہہ رہی ہیں کہ اگر آئزہ کا دل لگ گیا ہے تو وہ رک جائے!! آریان نے ہنس کر کہا تھا!!

سچی بھائی؟؟ آئزہ نے خوشی اور حیرت کے ملے جھلے تاثرات کے مارے سوال کیا تھا!!

ہم اب بس خوب انجوائے کرنا اور دیکھتی رہنا کے حناع اور زل پھر کوئی شرارت تو نہیں کر رہی!! آریان نے زل کو دیکھ کر کہا تھا جو چہرہ نیچے جھکائے کھڑی تھی اور یہی حال حناع کا بھی تھا دونوں نے ہی ناشتے کے ٹیبل پر ڈانٹ کھائی تھی!!

ٹھیک ہے بھائی آئزہ نے ہنس کر کہا تھا!!

چلیں آئی میں چلتا ہوں آریان نے ان سے پیار لیا تھا اور بالاج کے پاس آیا تھا!!

چلیں بالاج؟؟ آریان نے آئبرو اچکا کر پوچھا تھا!!

ہم چلتے ہیں میں مس کروں گا! بالاج نے منہ پھلا کر کہا تھا!

مجھے؟؟ آریان نے حیرت کے مارے پوچھا تھا!!

نہیں اس واچ کو اس نے آریان کا ہاتھ تھام کر کہا تھا

میں نے تو موقع دیا تھا

اگر ریس جیت لیتا تو میں نے دے دینی تھی بٹ اب نہیں دے سکتا آریان کہتا گاڑی میں بیٹھا تھا اور بالاج بھی دوسری جانب آکر بیٹھا تھا اور وہ گاڑی زن سے بھگالے گئے تھے!!

دلاور خان کراچی سے کچھ پیغام نہیں آیا کیا؟؟ اس نے کمرے میں لگی وال کلاک کو دیکھ کر پوچھا تھا!!

نہیں سر اس بار تو عمران سکندر نے کوئی پیغام نہیں بھیجا!!

ایسا کیسے ہو سکتا ہے دلاور کے وہ خاموشی اختیار کر بیٹھا ہے وہ تو ہار نہیں مانتا!! مہراں نے پریشان ہو کر کہا تھا

سر سوچ میں بھی یہی رہا تھا کہ وہ اب کچھ کیوں نہیں کر رہا!!

دلاور اس بار تو میں نے دھمکی بھی اس کی بہن کی دی ہے پھر بھی وہ اتنا سکون سے کیسے بیٹھا ہوا ہے!!

سر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس بار ابھی تک اس کو آپ کا لیٹر ہی نا ملا ہو! دلاور نے کچھ سوچ کر کہا تھا!!

ہمم تم جاؤ مہراں نے چیئر سے اٹھتے کہا تھا!!

اس نے اپنا موبائل اٹھایا تھا اور نمبر ڈائل کیا تھا!! دوسری جانب مسڈ کال جا رہی تھی تیسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا تھا!!

ہیلو عمران سکندر کیسے ہو تم؟؟ ایم کے نے ہنس کر سوال کیا تھا!!

میں تو ایک دم ٹھیک مسٹر مہراں خان بلکہ مزے میں ہوں!!

لگتا ہے تمہیں میرا لیٹر موصول نہیں ہوا ابھی!! مہران نے قہقہہ لگا کر کہا تھا!

وہ لیٹر تو میں کب کا پھاڑ بھی چکا مسٹر مہران تجھے کیا لگا تو دھمکی دے گا اور میں پیچھے ہو جاؤ گا بات پتا ہے کیا ہے میں اب اس بلی اور چوہے کی لڑائی سے تھک گیا ہوں میں ایسی چھوٹی جنگ لڑنا نہیں چاہتا عمران نے اپنی آنکھوں سے گلاسز اتار کر کہا تھا!!

دیکھ لو عمران بعد میں تمہارا یہی سکون تمہیں تکلیف نہ دے جائے!!

چھوڑ یار مہران کچھ بڑی لڑائی لڑتے ہیں اب عمران نے کہہ کر فون رکھ دیا تھا!!

مہران پریشان ہو گیا تھا کہ وہ اتنا سکون میں ہے کیوں!!

کس کی کال تھی؟؟

نہیں بس ویسے ہی تھی ایک کام سے!!

جھوٹ کیوں بولتا ہے مجھے بتا دے کے ایم کے نے کیا تھا!! صارم نے جل کر کہا تھا!

ہاں تو جب پتا ہے کے اس ہی کا تھا تو پوچھ کیوں رہا ہے بھائی!! عمران نے لپ ٹاپ پر نظر رکھتے ہی کہا تھا!!

کیا بکو اس کر رہا تھا یہ اب؟؟

کچھ نہیں بس کہہ رہا تھا کے میں نے اس کے لیٹر کا کوئی جواب نہیں دیا!!

یہ تم دونوں نے کونسا لیٹر والا گیم سٹارٹ کر رکھا ہے صارم نے غصے سے کہا تھا اور ساتھ ہی آریان کو کال ملائی تھی اور فون سپیکر پر رکھا تھا!!

کوئی گیم سٹارٹ نہیں کیا ہم نے صارم اور ویسے بھی میں ہوں نہ سب ہینڈل کر لوں گا! اور کیسے کرے گا سب ہینڈل بتا؟؟ آریان صرف ابھی ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا اس نے کچھ کہا نہیں تھا!!

ہو جائے گا بس عمران نے نظریں چرا کر کہا تھا!!

مجھے لگتا ہے ہمیں اب پراسیکیوٹر سالار سے بات کر لینی چاہیے

اب یار وہ ایک اچھا وکیل ہے!! صارم نے مشورہ دیا تھا

تو بھول رہا ہے صارم کے وہ بھی ایڈووکیٹ عبدال غازی کو جانتا ہے جو پاکستان کا قابل وکیل اور جج کا بیٹا بھی ہے!! عمران نے طنز مارا تھا

تم دونوں لڑنا بند کرو اور یہ کیس کے چکر میں پڑھنے کو چھوڑو ہم اس کو اس ہی کے انداز میں ہرائیں گے اب بس کرو دونو اور اب مہران خان کو مجھ پر چھوڑ دو!! فون پر آریان نے فیصلہ سنایا تھا!!

کس انداز میں؟؟ صارم نے سوال کیا تھا!!

ہم پولیس کچہری کے چکر میں نہیں پڑھے گے سیدھا انکاؤنٹر کریں گے ہم!!! آریان نے ہنس کے کہا تھا!!

مطلب آریان تم کچھ بڑا پلان کر رہے ہو!! عمران نے ہنسی روک کر کہا تھا!!

ہم اب بس تم لڑنا بند کرو اور اس ٹاپک پر اب کوئی بات نہیں ہوگی!! اور وہ جانتا تھا کہ اب صارم اور عمران کچھ نہیں بولیں گے اس نے اتنا کہہ کر فون رکھ دیا تھا!!

کس نے کہا تھا اس کو

کال کر تو عمران نے صارم کو غصے سے کہا تھا!!

تو مجھے کونسا پتا تھا یہ انوکھا فیصلہ سنائیں گا!!

چلو لڑکیوں تیار ہو جاؤ گھومنے چلتے ہیں!! حنا نے چیخ کر کہا تھا

نہیں بھی حنا میرا تو شاپنگ پر جانے کا کوئی دل نہیں اور میں ویسے بھی تھک جاتی ہوں تم

آئزہ کو لے جاؤ!! زل نے ہاتھ اٹھا کر کہا تھا

بہن تمہیں کون کہہ رہا ہے کے ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں؟؟ حنا نے اس کو ایک رکھ کر

لگائی تھی!!

پھر کہاں جا رہے اہ ایک منٹ ایک منٹ تم پھر تو کوئی ایڈونچر کرنے کا تو نہیں سوچ رہی؟؟

آئزہ نے مشکوک نظروں سے حنا کو دیکھ کر کہا تھا!!

نہیں بہن نہیں توبہ ہے اب جو اس زل کے ساتھ کوئی ایڈونچر کرو اس کی آواز تو نکلی نہیں تھی کل اب اگر پھر کیا تو اس نے مجھے ہی پھنسا دینا ہے!! حناع نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے کہا تھا!!

ہاں تو میں کر بھی نہیں رہی ہنسنے!! زل نے منہ پھلا کر کہا تھا

اچھا اب لڑو نہیں

یہ بتاؤ کے کدھر جانا ہے؟؟ آئزہ نے چپس کا پیکٹ اٹھاتے سوال کیا تھا!

میری دوست کی آرٹ گیلری لے کر چلتی ہوں تم دونوں کو آج ویسے بھی اس نے کچھ اور نئی پنٹنگز بنائی ہے!!

ہائے یار سچی چل چلیں!! آئزہ تو اس ہی وقت تیار ہوئی تھی!!

ہم زل تم بھی تیار ہو جاؤ پھر ہم تھوڑی دیر تک نکلتے ہیں!!

آئزہ اس سے کہہ دو میں ناراض ہوں!! زل نے اس کو دیکھے بغیر کہا تھا!!

بہن پلیز معاف کر دے غلطی ہو گئی تھی جو تیرا نام لے لیا رات کو حنا نے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا!!

اچھا ایک شرط پر مانوں گی!! زل نے اپنی ہنسی روک کے کہا تھا
کونسی شرط؟؟

آج گاڑی میں چلاؤ گی!! زل کی شرط سن کر آئزہ کا پسینہ چھوٹا تھا!!
یار زل میں مرنا نہیں چاہوں گی اب تیری کار سے ابھی تو چھوٹی سی ہوں میں آئزہ نے منہ
کے زاویے بگاڑ کر کہا تھا!!
مجھے منظور ہے!!

حنا کہتی جا چکی تھی اور آئزہ کا بس منہ کھلا رہ گیا تھا!!
منہ بند کر لے مکھی چلی جائے گی زل کہتی اپنے کپڑے سلیکٹ کرنے چلی گئی تھی!!

ہاں ہاں پہنچ گیا ہوں اب اگر بار بار فون کرے گا تو پھر میں کیسے ملوں گا ان سے!! اس نے غصہ ضبط کر کے کہا تھا!!

اچھا چل میں فون رکھتا ہوں پر گھبرانہ نہیں ہے بس اندر چلا جائیوں!!

ہر کوئی تیری طرح ڈر پھوک نہیں ہوتا جو ڈر کر بیٹھ جائے.... اس نے قہقہہ لگا کر کہا تھا اور فون بند کیا تھا!!

ایکسیوز می سر؟؟ اس نے ابھی فون رکھا ہی تھا جب پیچھے سے کسی نے اس کو مخاطب کیا تھا!! جی کیا ہوا؟؟ اس نے مڑ کر کہا تھا!!

سر آپ اس فلیٹ میں رہتے ہیں کیا؟؟

جی رہتا ہوں کوئی کام؟؟ عمران نے آنکھیں چھوٹی کر کے کہا تھا!!

سر یہ اندر جو لڑکی ہے نہ یہ ان کا سامان ہے اور یہ لیٹر بھی آپ ان کو دے دینا!

اس لڑکے نے عمران کو وہ سامان دیا تھا!

کیسا سامان اور یہ لیٹر یہ کس چیز کا لیٹر ہے کیا ہے اس میں؟؟ عمران نے مشکوک انداز میں پوچھا تھا!!

سر یہ ٹرینیشن لیٹر ہے اور یہ ان کے آفس کا سامان ہے!! وہ کہتا جا چکا تھا!

عمران نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا وہ جانتا تھا کہ اب ان لوگوں کا اگلا ہتھیار ایسا ہی کچھ ہوگا اس نے دروازہ بجایا تھا!!!

کون ہے رک جاؤ آرہی ہوں میں صبر سے کام لو!! اس لڑکی نے غصے سے کہا تھا!!

اللہ اللہ کیا مسئلہ ہے بیل پر ہاتھ رکھ کر ہی بھول گیا ہے جو بھی ہے!! اس نے دروازہ کھولتے کہا تھا!!

جی کون ہیں اور کیا کام ہے آپ کو؟؟ اس نے باہر نکلتے پوچھا تھا!!

وہ مس مشال یہی نام ہے نا آپ کا؟؟ اس نے کنفرم کرنا چاہا تھا!!

جی مجھے مس مشال ہی کہتے ہیں اب کام بولیں!! اس نے پی کیپ پہنے ہوئے لڑکے کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیا تھا!!

جو بلیک کالر کی ٹراؤٹر شرٹ پہنے ہوئے تھا سر پر اس نے پی کیپ پہن رکھی تھی اور منہ پر بلیک ہی کالر کا ماسک!!

تو مس مشال یہ آپ کا لیٹر اور سامان آیا ہے!! اس نے دانتوں کی نمائش کر کے کہا تھا جس کو مشال دیکھنے سے کاصر تھی!!

کیسا لیٹر اور سامان؟؟ مشال نے سوال کیا تھا!!

یہ آپ کا ٹرینیشن لیٹر ہے اور آپ کے آفس کا سامان!! اس لڑکے نے مشال کو دیکھتے کہا تھا!

ولید اب تو تم گئے دھمکی دینے تک ٹھیک تھا پر تم نے یہ اچھا نہیں کیا مشال بڑبڑائی تھی!!
مس آپ نے کچھ کہا؟؟

اس لڑکے نے مشال کا منہ حلتے دیکھ سوال کیا تھا!!

نہیں میں نے کچھ نہیں کہا یہ سامان وہاں رکھ دو.... مشال نے دروازے سے ہٹتے کہا تھا!!

وہ لڑکا سائیڈ سے ہوتا اندر آیا تھا اور سامان سے بھرا باکس ٹیبل پر رکھا تھا اور ادھر ادھر کا جائزہ لیا تھا اور سامنے اس بچے کو دیکھ دنگ ہوا تھا!!

ایسے کیا دیکھ رہے ہو بھائی ہے میرا!!

مشال نے اس لڑکے کی نظروں کی جانب دیکھتے کہا تھا!!

اچھا!! اس لڑکے نے نظر ہٹاتے کہا تھا!!

مس تھوڑا پانی ملے گا؟؟ اس نے واپس مڑ کر مشال سے سوال کیا تھا!!

ادھر صوفے پر بیٹھ جاؤ میں لاتی ہوں!!

نہیں میں کھڑا ہو کر ہی پی لوں گا!!

میری ماما کہتی ہیں پانی ہمیشہ بیٹھ کر ہی پینا چاہیے تو اس لیے بیٹھ جاؤ!!

عمران اس کی بات سنتا صوفے پر جا کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھا تھا!!

بیٹھا تو ایسے ہے جیسے میرے لئے پروموشن لیٹر لایا ہے!! مشال نے اس کے بیٹھنے کے انداز

پر طنز کیا تھا!! اور پانی لینے کچن کی طرف گئی تھی!!

مشال بیٹا دروازہ کیوں کھول رکھا جانتی بھی ہو نیا علاقہ ہے اور ہم کسی کو جانتے بھی نہیں ہیں اور تم دروازہ کھول کر بیٹھی!! فرحان سکندر نے اندر آتے کہا تھا!!

تم کون ہو لڑکے؟؟ نرمین صاحبہ نے عمران کو بیٹھے دیکھ پوچھا تھا!!

وہ ماما یہ میرا سامان لے کر آئے ہیں

تو ان کو پیاس لگی تھی پانی پینے بیٹھے ہیں!! مشال نے باہر نکلتے کہا تھا!!

پر بیٹا آپ کو احتیاط کرنا چاہیے نہ... فرحان سکندر نے مشال کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا!!

جی بابا میں سمجھ گئی آئندہ ایسا کچھ نہیں ہوگا مشال نے ان کے گلے لگتے کہا تھا!!

اب اگر مسٹر آپ کا پانی ہو گیا ہو تو جا سکتے ہیں آپ!! مشال نے عمران کے بیٹھے رہنے پر چوٹ کی تھی!!

پر ابھی میرا کام تو پورا ہوا ہی نہیں!! عمران نے بھی ڈھیٹوں کی طرح بیٹھے ہوئے کہا تھا!!

کونسا کام؟؟ مشال نے اب کی بار غصے سے پوچھا تھا!!

وہی جو میں کرنے آیا تھا!! اس نے کچھ لفظوں میں بات ختم کی تھی!!

یہ کیسی غنڈا گردی ہے آپ ہمارے ہی گھر میں آکر ایسے نہیں کر سکتے!!

میں غنڈا نہیں ہوں میں اے یس پی عمران سکندر ہوں!! عمران نے اب کی بار اپنا کارڈ سامنے رکھتے کہا تھا!!

پر آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں؟؟

مشال نے ایک اور سوال کیا تھا اور نرمین اور فرحان بس ان دونوں کو دیکھ رہے تھے!!

کچھ سالوں کی جو خلش ہمارے درمیان آگئی تھی اس کو ختم کرنے آیا ہوں!!

مطلب پولیس والے یہ سب بھی کرتے ہیں؟؟ مشال نے اس کی بات کو سمجھے بغیر ہی سوال کیا تھا.....

نہیں پولیس والے تو صرف کام کرتے ہیں اپنا!! عمران نے اپنی پی کیپ اتارتے کہا تھا!!

ہاں ان کا سب سے بڑا کام رشوت لینا ہی تو ہے!! مشال بھی پھر اس ہی کی بہن تھی وہ کیسے جواب نہ دیتی وہ سوچ کر ہنسا تھا!!

یہ بھی سہی کہا پر ہر ایک پولیس والا بیکا ہوا نہیں ہوتا کچھ ایماندار بھی ہوتے ہیں!!

ہاں ہوتا ہوگا ایسا پر ہمارے ملک میں تو سب ہی بھیک مانگنے لگے ہے رشوت کی بھیک جو دے دیتا ہے وہ پھر آزاد ہے!! مشال نے تلخ حقیقت بتائی تھی!!

اس میں بھی ہاتھ ہمارا ہی ہے کہ ہم اس رشوت کے چکر میں پڑ گئے ہیں اور بھول گئے ہیں کہ اسلام میں رشوت بھی حرام ہے!! عمران نے دکھ سے کہا تھا!!

اس کو سہی کرنا چاہیے نہ!! مشال نے افسوس کے ساتھ کہا تھا!!

ایسا ہو سکتا ہے اگر ہم اس بات کو سمجھ لیں کہ رشوت کے خلاف ہمارے پیارے نبی نے خطبہ آخری میں کیا فرمایا تھا ان کے قول و فعل پر چلنا ضروری ہے اور ہم یہ بات سمجھا سکتے ہیں اگر اس چیز پر آواز اٹھائی جائے!! عمران کہہ کر خاموش ہوا تھا

میں بھی آپ سے باتوں میں لگ گئی اب آپ جاسکتے ہیں مسٹر!! مشال نے ہاتھ دروازے کی جانب کر کے کہا تھا!

پر میرا کام ابھی بھی پورا نہیں ہوا!!

کیسا کام اور آپ کا یہاں کوئی کام نہیں بتا اس لئے جائے آپ!!

دو پل مجھے بھی اپنی ماں باپ کی قربت کے لینے دو ساری زندگی تم ہی ساتھ رہی ہو!! مشال اس کی بات سنتی خاموش ہوئی تھی اور فرحان نے اور نرمین نے آنکھیں بڑی کر کے اس کو دیکھا تھا!!

کون سے ماں باپ؟؟

مشال نے کچھ دیر بعد پھر سوال کیا تھا.....

وہی جن کا میں بیٹا ہوں میں عمران فرحان سکندر ہوں اور فرحان سکندر کا بیٹا...!! عمران نے ان تینوں کو دیکھ کر کہا تھا!!

عمران نرمین بیگم بھاگ کر اس کو چھو کر دیکھ رہی تھی ان کو خواب لگا تھا یہ اور جب ہمارا کوئی اپنا ہم سے جدا ہو جائے اور بہت سالوں کے لمبے عرصے بعد آ کر ہم سے ملے تو یقین کرنا مشکل ہی لگتا ہے!!

وہ عمران کو چوم رہی تھی وہ ماں تھی جو اپنی محبت چھپا نہیں سکتی تھی عمران بھی ان کی آغوش میں آتا مسکرایا تھا!!

فرحان سکندر بھی بھاگتے اس تک آئے تھے!!

کہاں تھا سالے اتنا وقت کوئی اپنے باپ کو تڑپاتا ہے انہوں نے اس کے کان پکڑ کر کہا تھا!!
 دونو کا پیار جتانے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے ماں جو اپنے بچے کو گلے لگا کر پیار جتا لیتی باپ
 ڈانٹ کر جتاتا کیوں کے باپ اپنے بچوں کو مضبوط بناتا ہے وہ غصہ دیکھا کر پیار جتاتا ہے
 کبھی بھی اس وجہ سے اپنے ماں باپ سے دور مت ہونا ان کی ڈانٹ میں بھی پیار ڈھونڈنا!!

اس وقت عمران بھی یہی کر رہا تھا وہ جانتا تھا کہ اس کا باپ اپنے پیار کا اظہار ہی کر رہا
 اس نے آگے بڑھ کر فرحان سکندر کو گلے لگایا تھا!!

اور مشال بھی آکر ان کے گلے لگی تھی... یہ تھی ان کی فیملی جب ہم گناہ چھوڑ دیتے نہ تو
 وہ رب بھی ہمیں ایسے ہی خوشیاں عطاء کر دیتا جیسے ابھی فرحان سکندر کو نصیب ہوئی تھی!!
 اور ویسے بھی ہم گناہ چھوڑ کر کسی نہ کسی چیز کی قربانی دے کر رب تک کا سفر کرتے ہے
 انہوں نے اپنی آنا ماری تھی اپنے خواب چھوڑے تھے پھر ایسا کیسے ہوتا کہ وہ خدا ان کو
 بس تکلیف دیتا!!

وہ لوگ پرانی طرز کی بنی اس عمارت کے پاس پہنچے تھے اور اپنی گاڑی روکی تھی شرط کے مطابق حناع نے گاڑی کی کینز مل کو دی تھی اور وہ ان کو لے کر منشاس گیلری آئی تھی جس کو ایک پرانی طرز کی طرح بنایا گیا تھا وہ دیکھنے میں بالکل کوئی پرانا محل ہی لگتا تھا دو پورشن پر بنی یہ عمارت بہت خوبصورت تھی جس کو باہر سے پھولوں سے ڈیکور کیا گیا تھا

اس عمارت کو دیکھ کر کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ جس کی ہے اس کو پرانی طرز پر بنی عمارت بہت پسند ہے!!

حناع ان کو لے کر اندر آئی تھی اندر انٹر ہوتے ہی سامنے الگ الگ رنگوں سے بنائی گئی پینٹنگ رکھی گئی تھی جس میں ایک لڑکی رنگوں کو ہاتھ میں پکڑے کھڑی تھی اور سامنے ویلکوم لکھا گیا تھا جو کافی حسین تھا وہ لوگ اندر آئے تھے اور دیکھا تھا کہ یہ عمارت باہر سے ایک پرانی طرز پر بنی صرف ایک عمارت لگ رہی تھی پر اندر سارا کام شیشے کا تھا اگر وہاں سے اوپر دیکھو تو آسمان صاف نظر آتا تھا اور اس پر اڑتے پرندے!!

واہ یہ کتنا حسین ہے.... آئزہ نے آس پاس نظر دوڑا کر کہا تھا!!

حناع صرف ہنسی تھی!!

چلو اب اندر چلتے ہیں حناع نے ان دونو کو دیکھتے کہا تھا وہاں سے آگے جاتے ان کو کچھ آدمی کھڑے نظر آئے تھے

جنہوں نے ہاتھ میں ویلکوم کا بورڈ تھام رکھا تھا اور وہ وہاں سے آتے جاتے ہر شخص کو ویلکوم کہہ رہے تھے آئزہ تھوڑا قریب گئی تھی اور اس کے پاس جا کر دیکھا تھا وہ کوئی انسان نہیں تھا وہ ایک روبوٹ تھا!!!

یار میں تو چلی وہ والی پینٹنگ دیکھنے آئزہ کہتی دوسری جانب چل دی تھی جدھر گول دائرہ بنا ہوا تھا اور کئی لوگوں کا مجموعا وہاں نصب پینٹنگ کو دیکھنے میں مصروف تھا آئزہ بھی وہاں چلی گئی تھی!!

زل تم بھی انجوائے کرو میں منشا سے مل کر آتی ہوں!! حناع کہتی وہاں سے چلی گئی تھی اور زل بھی اس روم میں گئی تھی جہاں شاید کچھ وزیٹرز ہی تھے وہ روم خالی تھا زل نے اندر قدم رکھتے ہی سامنے دیوار پر نصب پینٹنگ کو دیکھا تھا جس میں ایک لڑکی کسی محل کے باہر

کھڑی لال رین بالوں میں لگائے تلوار ہاتھ میں تھامے کھڑی تھی اس کو کئی رنگوں سے
پینٹ کیا گیا تھا!!

وہ دوسری پینٹنگ کی جانب گئی تھی جس میں ایک سیاہ انسان کھڑا تھا جو کے ایک انسان کو
کسی کتاب کو تھامنے سے روک رہا تھا
زل اس پینٹنگ کو گھورنے لگی تھی!!

یہ وہ ہے جو ہمارے دلوں کو سیاہ کر دیتا ہے!! زل کے پیچھے کسی لڑکی نے آکر کہا تھا!!

کیا مطلب ہمارے دل سیاہ ہوتے ہیں؟؟ زل نے اس لڑکی سے سوال کیا تھا!

نہیں ہمارے دل سفید ہوتے ہیں پر جب ہمارے دل کو یہ اپنی طرف کھینچتا تو ہمارے دل دو
رنگوں میں تبدیل ہو کر ہمارا دل گرے ہو جاتا ہے اور جب ہم بالکل ہی اس کی راہ پر چلنے
لگتے تو ہمارے دلوں پر مہر لگ جاتا ہے اور پھر ہمارا دل سیاہ ہو جاتا ہے!! وہ لڑکی کہہ کر
خاموش ہوئی تھی!!

دلوں پر مہر کیا ہوتا ہے؟؟

جب ہمارے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے تو ہم منافقین میں سے ہو جاتے ہیں جو اپنی راہ چھوڑ دیتے!! وہ لڑکی زمل کو بالکل سہی جواب نہیں دے رہی تھی اور جو وہ دے رہی تھی زمل وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی.....!!!

یہ ہے کون؟؟ زمل نے سوال کیا تھا پر وہ لڑکی جواب دیے بغیر ہی جا چکی تھی!!
اب زمل وہاں لگی آخری پینٹنگ کے پاس گئی تھی جو سب سے بڑی تھی ایسا لگتا تھا اس کو بہت سوچ سمجھ کر بنایا گیا ہے!!

جس میں ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اس کے پیچھے بہت سے لوگ کھڑے اس کی پیٹھ پر چہرا گھونپنے کی کوشش میں تھے پر پھر بھی وہ لڑکی سکون سے اس کتاب کو پڑھ رہی تھی سامنے سے ایک سیاہ لبادہ اوڑھے اس لڑکی سے وہ کتاب چھیننے کی جدوجہد کر رہا تھا پر وہ لڑکی آسمان سے آتی اس سفید روشنی کی چادر چڑھائے بیٹھی تھی اس پینٹنگ میں بہت سے راز دفن تھے زمل اس پینٹنگ کو ہاتھ لگا کر چھو رہی تھی اور دیکھی جا رہی تھی۔۔۔

دیکھنے سے سمجھنا بہتر ہوتا ہے سمجھنے سے کئی راز کھل جاتے ہیں ہم پر!! ایک بار پھر وہ لڑکی زل کو کہتی وہاں سے جا چکی تھی اور زل ایک نظر اس پینٹنگ کو دیکھتی تو ایک نظر وہاں سے باہر جاتی لڑکی کو جو اب مین گیٹ کر اس کر رہی تھی!!

کیسی لگی پینٹنگ؟؟ وہاں آتی ایک لڑکی نے کھڑے ہو کر پوچھا تھا!!

اس پینٹنگ میں ایسا کیا ہے جو سمجھا جائے؟؟ زل نے اس لڑکی کی شرٹ پر لگی نیم ٹیک کو دیکھ کر پوچھا تھا!!

یہ میں نے نہیں بنائی جو لڑکی ابھی آپ سے بات کر رہی تھی یہ اس کی ہے اس نے بنائی ہے۔۔ منشانے وہاں سے باہر جاتی لڑکی کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا..

آپ جانتی ہے انہیں؟؟ زل نے سوال کیا تھا

ہاں منتہا ہے یہ ایک انسٹیٹیوٹ چلاتی ہیں اپنا اور بہت اچھی پینٹنگ بھی کرتی ہیں اور قرآن کی سٹوڈنٹ ہیں!!

میں یہ پینٹنگ خریدنا چاہتی ہوں!! زل نے اس بڑی پینٹنگ کو دیکھ کر کہا تھا!!

شام تک میں حناع کے گھر بھیج دوں گی وہ لڑکی ہنستی جا چکی تھی!!

یار اب ہمیں کیس فائل کر لینا چاہیے اب مہران کے ساتھ ولید بھی ہے اب وہ دونوں مل کر کچھ بھی کر سکتے ہیں!! صارم نے فکر مند ہو کر کہا تھا!!

مجھے نہیں لگتا صارم اس سے کچھ ہوگا اس لئے یہ سوچ دل سے نکال دے اور اگر کیس عدالت تک گیا تو بہت وقت لگ جائے گا!! عمران نے اس کو دیکھتے کہا تھا...

امہم ایسا کچھ ہوگا ہی نہیں!!

آریان نے اپنی سیٹ سمجھالتے کہا تھا...

کیا مطلب میں سمجھا نہیں؟؟ عمران نے تجسس کے مارے پوچھا تھا!!

اس وقت مہران کے پاس طاقت بہت ہے اور اگر ہمارا کیس فائل ہو بھی جاتا ہے تو پروسیکیوشن ان پختہ ثبوتوں کو بھی ایک سیکنڈ میں کچرا بنا کر ڈسٹبن میں پھینک دے گی اور

اس سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوگا تبھی ہم ان سے ان ہی کی طرح نپٹے گے.. آریان نے ان دونوں کو سمجھاتے کہا تھا...

پر یار وہ ایک مافیا ہے۔۔ صارم نے اس کو حقیقت بتائی تھی۔۔

ہاں تو ہم بھی اس کو مافیہ بن کر مات دیں گے!! آریان نے غصہ ضبط کرتے کہا تھا۔۔

پر آریان بعد میں کام خراب ہو جائے گا نہ بھائی!! صارم نے اس کو سمجھانا چاہا تھا۔۔

دیکھ لو جو کرنا ہے کر لو پر مجھ سے امید مت لگانا کے میں تمہارا ساتھ دوں گا میں ایک پولیس آفسر ہوں اور میرا کام کرائم کو روکنا ہے!! عمران نے اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا تھا۔۔

ٹھیک ہے تو اپنا کام کر اور میں خود اپنا کام کر لوں گا!! آریان نے ہنستے کہا تھا!!

اور اٹھ کر باہر جانے لگا تھا!!

مجھے لگتا ہے آپ لوگوں کو ٹھنڈے دماغ سے سوچنا چاہیے!! اس نے اندر آتے کہا تھا۔۔

کیا مطلب؟؟ صارم اور عمران بیک وقت بولے تھے۔۔

پہلے آپ لوگ یہ پی لو پھر بتاتی ہوں!! اس نے ٹرے ٹیبل پر رکھ کر کہا تھا

یہ ہے کیا؟؟ صارم نے اس سے سوال کیا تھا

یہ چاکلیٹ شیک ہے اس سے خون گرم ہوتا ہے اور پھر دماغ اچھا چلتا اس نے اپنی ہنسی ضبط کرتے کہا تھا!!

صارم اور عمران نے ایک سانس میں ہی پورا گلاس ختم کیا تھا۔ اور آریان ان کو صرف دیکھ کر رہ گیا تھا جن کو سمجھ ہی نہیں آئی تھی کے مشال نے ان کی بیزتی کی ہے!! آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟؟ آریان نے اس سے سوال کیا تھا!!۔۔

کبھی کبھی شطرنج کی بازی جیتنے کے لیے سپاہی کو راستے سے ہٹانہ پڑھتا ہے پھر ہی ہم بادشاہ تک پہنچتے ہیں!! مشال نے صارم کی آفس سیٹ سمجھالتے کہا تھا جس پر کچھ دیر پہلے آریان بیٹھا تھا۔۔

یہ بھی سہی کہا ہے آپ نے ویلڈن مشال آریان نے داد دی تھی۔!!

ہمیں بھی کوئی بتائے گا کے تم دونوں بات کس بارے میں کر رہے ہو؟؟ صارم نے جل کر کہا تھا!!

ہمیشہ ایک بادشاہ کے آگے کون کھڑا ہوتا ہے؟؟ آریان نے ان دونوں کو دیکھتے پوچھا تھا اور مشال خاموش بیٹھی تھی۔۔

اس کا سپاہی اب میں سمجھا بات کو تم لوگ کیا کہہ رہے۔۔!! عمران نے سمجھ کر کہا تھا۔۔

پر میں ابھی بھی نہیں سمجھا صارم نے معصوم سی شکل بنا کے کہا تھا!!

وہ مہاورا سنا ہے عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے!! عمران نے صارم کے کان کے پاس سرگوشی کرتے کہا تھا اور صارم نے بس اس کو گھورا تھا۔۔!!

مطلب یہ میرے بھائی کے اس بادشاہ کو اس کا سپاہی پروٹیکٹ کر رہا ہے ہمیں سب سے پہلے اس سپاہی کو دور کرنا ہوگا اس بادشاہ سے۔۔ آریان نے اس کو سمجھایا تھا!!

مطلب ہمیں اس سپاہی کو دور کرنا ہے مہران سے!! عمران نے بات کی گہرائی سمجھ کے کہا تھا!!

پر اس کا سپاہی ہے کون؟؟ صارم نے بھی سوچتے کہا تھا

وہی جس کو اس کے سارے کچے تلے کا پتا ہے!! عمران نے قہقہہ لگا کر کہا تھا۔۔

پر مسئلہ یہ ہے کہ ہم اس بندے کو جانتے نہیں ہیں۔۔!! عمران نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے کہا تھا۔۔

بھائی اس کا ایک ہی سپاہی ہے اور وہ ولید ہے!! مشال نے ٹیبل پر آگے ہوتے کہا تھا!!

نہیں ولید صرف ایک مہرا ہے جس کو مہرا استعمال کر رہا ہے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے!! آریان نے ان تینوں کو دیکھتے کہا تھا۔۔!!

آریان نے ایک بار پھر بات کا آغاز کیا تھا۔۔ مطلب وہ صرف اس کو استعمال کر رہا ہے اس کے دو سپاہی ہیں ایک وہ جو اس کے گناہوں کو چھپا رہا اور ایک وہ جو اس کو ساری خبریں دیتا ہے!!

واہ یار تو اتنا کچھ جانتا ہے عمران نے داد دی تھی۔۔!

دشمن کے ثبوت ایسے ڈھونڈوں کے اس کو لگے تم اس کے ساتھ کھڑے ہو آریان نے کہنے کے بعد چاکلیٹ شیک کا گلاس اٹھایا تھا۔۔

یہ آپ نہیں پی سکتے آپ کا تو پہلے ہی دماغ بہت چل رہا ہے!! مشال نے ہنس کر کہا تھا!!

کوئی بات نہیں میں پی لوں گا دیکھوں تو سہی کے میری بیوی کی گارڈین

چاکلیٹ شیک کیسا بناتی!! آریان نے کہہ کر وہ گلاس واپس تھاما تھا۔۔۔

عمران مجھے شام تک ان پانچ لوگوں کا بائیو ڈاٹا چاہئے آریان نے پانچ لڑکوں کی تصویر سامنے رکھی تھی جس کو عمران نے اٹھا لیا تھا!!

اب سب سے پہلے اس ٹیشوں پیپر کو لائن سے ہٹانہ ہے ہم نے۔۔۔!! آریان کہہ کر اٹھا تھا!!

پر یہ ٹیشوں پیپر ہے کون یہ تو بتا؟؟ صارم نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی پر وہ سنے بغیر ہی جا چکا تھا!!

وہ ٹیشوں پیپر ہمارا بھائی ولید ہے مشال بھی کہتی جا چکی تھی!!

یار تیری بہن سمجھدار ہے!! مشال کے جانے کے بعد صارم نے عمران سے کہا تھا

ہاں تو بھی عمران سکندر کی بہن جو ہے عمران کہہ کر ہنسا تھا!!

بس ایک میں ہی بیوقوف رہ گیا ہوں باقی تم سارے ہو ہی مہان!!

بس میری بہن مہمان ہے!! عمران نے اس کی بات سنتے کہا تھا!!

ہاں وہ تو ہے بچ کر رہوں گا اس سے ایسا نہ ہو کل کو میرا سارا اکاؤنٹ ہیک کر لے!!

صارم نے بھی ہنستے کہا تھا

تجھے وہ ہیکر بھی لگتی ہے؟؟ عمران نے سوال کیا تھا!!

لگتی نہیں یقین ہے مجھے تو صارم نے قہقہہ روک کے کہا تھا!!

اور وہ دونو اب آگے کے لہیا عمل کی بات کرنے لگے تھے نہ جانے اب آگے کن صورت
اے حال کا سامنا کرنا تھا ان کو!!!

یار زمل اب میں گاڑی ڈرائیو کروں گی دیکھ مان جا اب!! حنا نے کیز تھامتے کہا تھا!!

ہاں یار زمل مجھے آتے ہوئے بھی بہت ڈر لگ رہا تھا اور اگر اب بھی تو نے چلائی تو میں
بیہوش ہو جاؤ گی۔۔۔ آئزہ نے بھی حنا کی بات سنتے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

یار لائف میں ایڈونچر کرنے میں ہی مزہ ہے جیسے آتے ہوئے سہی لے کے آئی ہوں ویسے ہی واپس بھی لے کے جاؤ گی!! زل نے مزے سے گاڑی کی ڈرائیو سیٹ پر بیٹھ کر کہا تھا اور پھر حنا ع بھی کچھ بولے بغیر دوسری سائیڈ آکر بیٹھی تھی۔۔!!

آزہ بی بی تم بھی آجاؤ ورنہ ہم چھوڑ کر چلے جائیں گے پھر رات میں اندھیرا!!
زل اتنا کہہ کر خاموش ہوئی تھی اور آزہ گاڑی میں آکر بیٹھی تھی زل نے اس کی دکھتی رگ پر جو وار کیا تھا۔!!

اس کے بیٹھتے ہی زل نے وہاں سے گاڑی نکالی تھی اب کے گاڑی اسلام آباد کی صاف وا شفاف سڑکوں پر روا تھی جب ان کی گاڑی کسی کی کار سے ٹکرائی تھی اور حنا ع نے جلدی سے بریک لگائی تھی۔۔!!

لڑکی تم پاگل ہو گئی ہو ابھی ہم نے کھائی میں گرنا تھا حنا ع نے چیخ کر کہا تھا۔۔!!

تم دونوں لڑ بعد میں لینا پہلے وہاں دیکھو وہ گارڈ آرہا ہے اس کے پاس پستول بھی ہے!!!
آزہ نے فرنٹ مرر سے دیکھتے کہا تھا۔!!

اوہ نواب تو ہم گئے حنا ع نے اپنا گلہ تر کر کے کہا تھا۔۔!!

ماڈم باہر نکلے آپ لوگ اس گارڈ نے مرر کو بجاتے کہا تھا۔۔!!

وہ تینوں کچھ دیر گارڈ کو دیکھا تھا اور پھر حناع ان کو لے کر باہر نکلی تھی!!

جی بولیں کیا ہوا؟؟ حناع نے گلہ تر کر کے پوچھا تھا۔!

وہ گارڈ ابھی بات کر ہی رہا تھا

جب اس کا بوس گاڑی سے نکلا تھا اور چلتا ہوا ان تک آیا تھا۔!!

آپ لوگوں کے پاس گاڑی کا لائسنس ہے؟؟ آئزہ ان دونو کے پیچھے کھڑی داریا آئی کا نمبر ملا رہی تھی

جی میرے پاس ہیں حناع نے آگے ہوتے کہا تھا۔!!

آپ لوگوں میں سب سے بڑا کون ہے؟؟؟ اس نے سوال کیا تھا!!

میں ہوں ان میں سب سے بڑی آئزہ نے ان دونوں کو ہٹایا تھا اور موبائل پر اپنی نظریں جمائے کہا تھا!!

آپ لوگوں کو گاڑی چلانی نہیں آتی تو گاڑی چلاتے کیوں ہیں اس لڑکے نے اپنے گلاس اتارتے کہا تھا۔!!

آنزہ نے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔!!

آپ ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر کہا تھا۔!!

تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہم پر الزام لگانے کی کے ہمیں گاڑی چلانی نہیں آتی ایک تو بیچ سڑک پر گاڑی کھڑی کر رکھی ہے اور اوپر سے اپنی غلطی ماننے کے بجائے الٹا ہمیں قصور وار ٹھہرا رہے ہو۔!! آنزہ اس کی شکل دیکھ کر ہی بھڑک گئی تھی۔!!

زمل اور حنا منہ کھولے آنزہ کو دیکھ رہی تھی۔

ماڈم ایک تو نقصان کرتی ہو اوپر سے باتیں بھی سناتی ہو۔!!

یہ نقصان آپ کی خود کی غلطی کی وجہ سے ہوا ہے اس لئے ہم تینوں کو بلیم مت کریں آپ اور ہاں میں تو بھول ہی گئی آپ کے پاس تو پیسے نہیں ہیں تو یہ بمپر کیسے ٹھیک کروائے گے بڑے بڑے گارڈ رکھ کر آپ امیر نہیں ہو جاتے بہادری بھی کوئی چیز ہوتی ہے ہاں منہ۔!!

اللہ اللہ کتنا بولتی ہیں آپ۔۔۔!! مہران نے اس کی چلتی زبان دیکھ کر کہا تھا اور حناع اور زمل کھڑی صرف آئزہ کو دیکھ رہی تھی جو پتہ نہیں کیا کیا سنا گئی تھی اس کو!!

میری خود کی زبان ہے اور مجھے اس سے بولنے کا حق بھی حاصل ہے اس وجہ سے آپ کو کوئی حق حاصل نہیں کے آپ میری زبان کے بارے میں کچھ کہیں۔۔۔!!

آئزہ چل یار چلتے ہیں حناع نے آگے بڑھ کر کہا تھا۔۔۔

نہیں حناع ابھی مجھے اپنا حساب چکنا کرنے دو۔۔۔!!

آئزہ ایک بار پھر بولتی آگے ہوئی تھی۔۔۔

مسٹر اگر آپ کی گاڑی کا بمپر ڈٹ بج ہوا ہے تو میری گاڑی کا بھی نقصان ہوا ہے اور چونکے غلطی آپ کی تھی تو میرے نقصان کی بھرپائی آپ کو کرنی ہوگی۔۔۔!! آئزہ نے کہہ کے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔

سر اگر آپ بولیں تو۔۔۔ اس گارڈ نے مہران کے کان کے قریب سرگوشی کرتے کہا تھا

تمیں پتا ہونا چاہیے جب دو بڑے بات کر رہے ہوتے ہیں تو بچے بیچ میں اپنی چونچ نہیں ہلاتے۔۔ آئزہ نے تو اس گارڈ کو بھی نہیں چھوڑا تھا مہران کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ آئی تھی جس کو اس نے چھپایا تھا۔۔۔!!

کامران یہ سہی کہہ رہی ہے جب دو بڑے بات کرتے ہیں تو بچے کو پیچھے رہنا چاہئے جاؤ گاڑی میں بیٹھو مہران نے کہہ کر اپنے گارڈ کو گاڑی میں بھیجا تھا۔۔۔!!

ہاں تو مس آپ کیا کہہ رہی تھی؟؟ مہران نے جان بوجھ کے پوچھا تھا۔۔۔!!

میرے نقصان کی بھرپائی کرو۔۔۔ آئزہ ماڈم تو اپنی بات پر ڈٹ ہی گئی تھی۔۔۔

تو کتنے پیسے چاہیے؟؟

مہران نے سوال کیا تھا۔۔۔

پیسے نہیں سوری سوری بولو میری بہنوں کو جن کو آپ نے بات سنائی ہے۔۔۔!!

سوری آپ دونوں کو مہران نے کان پکڑ کر سوری بولا تھا۔!! اگر آریان جان لیتا نہ کے اس کی بہن نے اس مافیہ کے منہ سے سوری کا لفظ نکلوا یا ہے تو اسے تو اپنی بہن پر فخر ہونا تھا۔۔!!

اب میں جاؤ؟؟ مہران نے آئزہ سے اجازت لی تھی۔۔

نہیں اب پیسے بھی دو اب گاڑی بھی تو سہی کروانی پڑھے گی۔!! آئزہ نے اب کے ہاتھ آگے کرتے کہا تھا اور ان دونوں لڑکیوں نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا۔!! مہران نے اپنا پورا پرس نکال کر آئزہ کے ہاتھ میں رکھا تھا اور گاڑی میں چلا گیا تھا آئزہ لوگ بھی گاڑی میں بیٹھے تھے۔!!

لڑکی یہ سب کیا تھا زمل نے اس کو گھور کر کہا تھا۔!!

بڑی بہن کا فرض تھا اپنی بہنوں کی حفاظت کرنا وہ کہتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔!!

یہ لڑکی تو بالکل آریان جیسی ہے پر بولتی زیادہ ہے۔!! مہران اپنی گاڑی میں آتا ہنس کے بولا تھا۔

سر آپ مجھے ایک آرڈر تو دیتے وہ کیسے زبان چلا رہی تھی۔۔۔ گارڈ نے فکر مند ہو کے کہا تھا۔۔۔!!

چل چپ کر کے بیٹھ بچی ہے وہ اور یہ بات صرف ہمارے درمیان رہنی چاہیے کے ہماری گاڑی کسی لڑکی سے ٹکرائی ہے اور اس نے مجھے کھڑی کھڑی سنائی ہے۔۔۔!!! مہران کے چہرے سے تو مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

یہ تینوں پر شک زیادہ ہے مجھے اور یہ دونوں ایک عام سے وہاں کام کرنے والے ملازم ہے اور یہ تینوں مہران کے ساتھ کام کر رہے۔۔۔!! عمران نے بورڈ پر ان پانچوں کی تصویریں لگاتے کہا تھا۔۔۔!!

اس وقت کمرے میں وہ چاروں موجود تھے۔۔۔!!

کونسا کام کر رہے ہیں یہ پانچوں صارم نے اٹھتے کہا تھا اور آریان کسی غیر مرئی نکتے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

عمران صارم کی بات کا جواب دیے بغیر ہی بیڈ پے بیٹھا تھا۔ اس وقت وہ عمران کے روم میں موجود تھے اس کے روم میں دیوار کے ساتھ اٹیچ الماری تھی اس کے ساتھ ایک آفس ٹیبل رکھا گیا تھا جس پر اس کا لاپ ٹاپ رکھا گیا تھا ساتھ لیمپ تھا

اس سے تھوڑا اوپر ایک بک شلف بنائی گئی تھی جس پر عمران کی ٹرائیز رکھی گئی تھی دروازے کے پیچھے والی سائیڈ پر صوفہ سیٹ رکھا گیا تھا اور اس کے ساتھ ایک دروازہ تھا جدھر بیڈ رکھا گیا تھا بیڈ کی سائیڈ والی دیوار پر وال کلاک لگائی گئی تھی اور اس کے ساتھ کئی پینٹنگ لگائی گئی تھی اور ایک دیوار پر یل ای ڈی سیٹ کی گئی تھی اور اس کے ساتھ عمران کی کچھ تصویریں سیٹ کر رکھی تھی اس کے پورے روم میں وال پیپر لگایا گیا تھا جو اس کے کمرے کو اور حسین بناتا تھا۔

عمران تیرا کام سب سے پہلے اس بندے کو سائیڈ پر ہٹانے ہے سمجھا۔ آریان نے اٹھ کر ایک تصویر پر ہاتھ رکھ کے کہا تھا

پر اس کو کیوں تو خود تو بول رہا تھا کہ یہ صرف ٹیشو پیپر ہے پھر اب کیا؟؟ صارم نے سوال کیا تھا۔۔

یہ ہمارا پہلا ہتیار ہوگا جس کو مہران سے دور کرنا ہے ایک درخت کی جڑے ایک ایک کر کے کاٹی جاتی ہے اور یہ سب سے پہلی جڑ ہے جس کو ہم کاٹے گے آریان نے اس کی تصویر پر پین سے کٹ کا نشان لگاتے کہا تھا۔۔!!

پر سوال وہی کا وہی ہے میرا۔۔ صارم نے اٹھتے کہا تھا
دیکھ یہ اس کو سارا ڈیٹا پہنچاتا ہے اور پھر یہ سالار کا دوست بھی ہے تو جب تک ٹیشو پیپر نہیں پھینکا جاتا تب تک اس کا کام ہوتا رہے گا۔۔!! آریان نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کر کے کہا تھا۔!!

سالار وہ پروسیکیوٹر؟؟ عمران نے سوال کیا تھا۔
ہاں وہی اب عمران تو نے اس کو رستے سے ہٹانے کے کچھ بھی کر کے اور پھر اس ٹیشو کو مہران سے بدگمان کرنا ہے یہ تیرا کام ہے۔۔!!

پر یہ کیسے کروں گا؟؟ عمران نے مسکراہٹ چھپا کے کہا تھا۔۔
تجھے اچھے سے پتا ہے کہ تو یہ کام کیسے کرے گا اس لیے اب زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ آریان کہہ کر ہنسا تھا۔۔

صارم تو نے آئزہ اور زمل کی سیکورٹی بڑھانی ہے اور ان دونوں کو پروٹیکٹ کرنا ہے جب تک وہ اسلام آباد ہیں!!! آریان کہہ کر خاموش ہوا تھا۔

پر ان کی سیکورٹی کیوں؟؟ صارم نے سوال کیا تھا۔

بس وہ بعد میں بتاؤ گا

ابھی جو بولا ہے وہ کر اور ہاں ان دونوں مخلوقوں کو پتا نہ لگے۔۔۔!!

یار اگر پتا لگ گیا تو مجھے گنجا کر دیں گی وہ دونوں۔۔۔!! صارم نے رہانسا ہو کر کہا تھا۔

تبھی تو تجھے کہا ہے یہ کام تو یار کے لیے اتنی قربانی دے سکتا ہے اگر میں نے ایسا کیا تو میں گنجا ہو جاؤ گا۔ آریان نے کہتے ساتھ قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

اور مشال مجھے ان دونوں لڑکوں کے بارے میں سب کچھ پتا ہونا چاہیے ان کے اکاؤنٹ ہیک کر لو اور ان کے بارے میں سب کچھ بتاؤ۔۔۔!!

پر یار یہ تو صرف ملازم ہیں نہ۔۔۔!!

یہی بات ہے ان کی ساری سائیڈ کلئیر ہے اور کوئی چیز اوپر نیچے نہیں اتنا سیدھا بھی کوئی نہیں ہوتا ان ہی کا کوئی کنیکشن ہے مہران کے ساتھ۔۔

مطلب کیا ہے میں سمجھا نہیں؟؟

بہت کچھ مسنگ ہے ان کی پروفائل سے اور یہی ہونگے دو سپاہی مہران نے اس لئے ان کو صرف ایک ملازم شوکر دایا ہوا ہے کے کوئی ان تک نس پہنچے پر اصل میں وہ ہی سپاہی ہیں بس ان دونو پر نظر رکھو

آریان کہتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔!!

اور وہ لوگ بھی اپنے کاموں میں لگ گئے تھے

ایسا کیا ہوگا اس میں جو سمجھا جائے اور میں کیسے سمجھوں اس کو کیسے پاؤ ہر سوال کا جواب کس سے پوچھوں اور اب تو وہ خواب بھی آنا بند ہو گئے ہیں۔۔ وہ اس پینٹنگ کے آگے کھڑی یہ سب سوچ رہی تھی...

لڑکی کیا کر رہی ہو تم؟؟ حناع نے پیچھے سے اس کے گلے لگ کر کہا تھا!!

کچھ نہیں میں نے کیا کرنا بھلا فارغ ہوں بالکل۔۔ زمل نے بیڈ کے پاس جاتے کہا تھا

بہن شادی میں چار دن رہ گئے ہیں اور ابھی تک ہمارے کپڑے نہیں آئے۔۔!! حناع نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر کہا تھا۔

ہاں تو لے آئے گے جا کر۔۔!! زمل نے اپنی ڈائری اٹھائی تھی اور حناع کو دیکھتے کہا تھا۔

میں نے تمہیں پورا اسلام آباد گھومنا تھا پر تم ہو کے اپنے کمرے سے ہی نہیں نکلتی تم سے اچھی تو میری آئزہ ہے اٹلیسٹ میرے ساتھ تو گھوم رہی ہے نہ اور ساری رونق بھی اس ہی نے لگائی ہوئی ہے۔۔ حناع نے شکایت کی تھی

ہاں تو بھی وہ بھی تو میری ہی ہے نازل نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

ہاں یہ بھی ہے ویسے حناع بھی کہتے ہنسی تھی۔۔

اچھا چل یار شاپنگ پر چلتے ہیں آج آئزہ بھی تیار ہو رہی ہے اور ماما بھی ساتھ ہی جائے گی!!

یہ تو اچھا ہے میں تیار ہوتی ہوں پھر چلیں گے ویسے بھی کل بابا لوگوں نے بھی سب نے پہنچ جانا ہے نہ!!

بابا نے یا انہوں نے۔۔ حناع نے اپنی ہنسی روک کر کہا تھا۔!!

انہوں نے کون؟؟ زمل نے سوال کیا تھا۔۔۔

بھئی سیاجی نے تمہارے۔۔!! حناع اپنا قہقہہ بہت مشکل سے روکے ہوئے تھی۔۔۔

وہ بلا بھی آ رہا ہے؟؟ زمل کہتے ہنسی تھی!!

توبہ ہے توبہ ہے وہ تمہارا اتنا خیال رکھتے ہیں اور تم انہیں بلا کہہ رہی۔۔ حناع نے زمل کو گھور کر کہا تھا

خیر چھوڑو یہ بتاؤ تمہیں کس نے بتایا وہ بھی آ رہا ہے؟؟

میں نے تو ویسے ہی اپنے سے کہا تھا اب تم اتنا خوش ہو رہی ہو

تو خود ہی فون کر کے پوچھ لو کہ وہ بھی آ رہے ہیں یا نہیں۔۔۔ حناع نے کہتے ساتھ قہقہہ

لگایا تھا اور زمل کا موبائل اٹھا کر اس کو دیا تھا جو زمل نے تھما ہی نہیں تھا!!

حناع کی بچی پیٹو گی تم میرے ہاتھوں سے!! زل نے اس کو گھور کر کہا تھا اور ہسنے لگی تھی۔۔

ہنستی رہا کر اچھی لگتی ہو۔۔ حناع کہتی اٹھ نے لگی تھی جب زل کا موبائل بجا تھا حناع نے نام دیکھا تھا اور فون سپیکر پر لگا کر زل کو دیا تھا!!

کون ہے؟؟ زل نے آبرو اچکا کے پوچھا تھا!!

تمہارے ان کا فون ہے!! حناع کہتی موبائل اس کو پکڑاتے ہسنے لگی تھی ہیلو!! دوسری جانب سے آواز آئی تھی۔۔

جی کوئی کام تھا آپ کو؟؟ زل نے سوال کیا تھا اور حناع جو بات سن رہی تھی اس نے زل کو رکھ کر لگائی تھی

نہیں کام تو نہیں تھا پر مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ میری چھوٹی سی بیوی کو میری یاد آرہی ہے تو بس اس لیے فون کر لیا۔ آریان نے کہتے ہی دانتوں کی نمائش کی تھی۔۔

نہیں مجھے تو یاد نہیں آرہی تھی پر شاید آپ کو آرہی تھی تبھی کال کر لی آپ کو ڈر نہیں لگا مجھے کال کرتے ہوئے اگر میں نے بابا کو بتا دیا تو!! زل نے حناع کو دیکھ کر کہا تھا جو اس کو گھورے جا رہی تھی۔۔

میں نے آپ کو بتایا تو تھا کے میں سکندروں کا داماد ہوں اور پھر اب ڈروں گا تھوڑی نہ!! آریان نے اپنی آفس چیئر سے ٹیک لگا کر کہا تھا۔۔

دیکھ لیں سکندروں کے پاس بونی بھی ہے اور اگر بونی نے آپ کو کاٹ لیا تو۔۔ زل نے صارم کے ڈوگ کا نام لے کر آریان کو ڈرانہ چاہا تھا!!

بیچارہ بونی وہ تو خود مجھ سے ڈرتا ہے!! آریان کہہ کر ہنسا تھا۔۔

مطلب آپ سب کو ڈراتے رہتے ہیں۔۔!! زل نے موبائل اٹھاتے اور سپیکر بند کر کے کہا تھا پر حناع نے پھر کھول دیا تھا!!

سالی صاحبہ جب دو لوگ بات کر رہے ہوتے ہے نہ تو باتیں نہیں سنتے!!! آریان نے اپنی ہنسی روک کر کہا تھا۔۔

بس ٹھیک ہے بھائی ٹھیک ہے جا رہی ہوں میں!! حناع کہتی اٹھی تھی اور چار قدم اٹھائے تھے پھر اپنی سلیپر اتارتی واپس بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔

زل آپ ٹینشن نہ لے ہماری سالی صاحبہ ڈھیٹ ہیں وہ نہیں جانے والی ہمیں ایسے ہی بات کرنی ہوگی۔۔!! آریان کہتا اٹھ کر ونڈو کی طرف گیا تھا!!

اور حناع بیٹھی ڈھیٹوں کی طرح دانت نکال رہی تھی۔۔!!

زل آپ اب ایڈ مشن کب لے رہی ہیں؟؟ آریان نے اپنے مطلب کی بات کی تھی جو وہ کرنا چاہتا تھا۔۔

کونسا ایڈ مشن؟؟ زل نے معصوم بنتے کہا تھا اور حناع باہر جا چکی تھی!!

اب آگے بھی تو پڑھنا ہے نہ ایسے ہی تو نہیں رہنا!! آریان نے اس کو سمجھاتے کہا تھا۔۔

اللہ اللہ کر کے اسٹڈی سے جان چھڑوائی ہے اب آپ میرے دل پر چھریاں نہ چلائے!!

پر پڑھنا تو ہے نہ زل میں آپ کو کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کے میری بیوی

انڈیپینڈنٹ وہ خود سے فیصلے لینا جانتی ہو۔۔!! آریان نے زل کو سمجھانا چاہا تھا۔۔

اور اگر میں نہیں پڑھوں گی تو پھر آپ مجھے چھوڑ دیں گے جیسے سب چھوڑ دیتے ہیں؟؟ زمل نے سوال کیا تھا۔

اگر چھوڑنا ہوتا تو کبھی آپ کا ہاتھ نہیں تھامتا زمل چھوڑ کر تو وہ جاتے ہیں جو رشتوں کو نبھانا نہیں جانتے۔۔ آریان نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کر کے کہا تھا۔

پھر اگر آپ ساتھ ہیں تو پھر پڑھنا کیوں ضروری ہے؟؟ زمل نے روہانسی ہو کر کہا تھا وہ تو ہمیشہ سے پڑھائی سے بھاگتی آئی تھی۔!!

زمل پڑھائی ہم میں شعور ڈالتی ہے اگر ہم پڑھ لیتے ہیں تو اکثر برے وقت میں خود کی ڈھال بن جاتے ہیں بغیر سہارے کے باقی میں آپ کو فورس نہیں کروں گا آپ جیسا چاہے۔۔ آریان کہہ کر خاموش ہوا تھا۔

اچھا میں سوچوں گی اس بارے میں خیر آپ بتائے آپ بھی آرہے ہیں سب کے ساتھ؟؟ زمل نے سوال کیا تھا

کیوں آپ ہمیں مس کر رہی ہیں؟؟ آریان نے ہنس کر کہا تھا۔۔

وہ تو ویسے ہی پوچھا تھا۔۔ زمل نے زبان دانتوں تلے دبا کر کہا تھا۔۔

جی ہم بھی آرہے ہیں ساتھ عمران لوگ بھی سارے ہونگے فرحان چاچو بھی۔۔!!

فرحان چاچو

وہ کیسے عمران بھائی تو ان سے ملنا۔۔ زمل اتنا کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔!!

عمران نے ان سے مل لیا ہے وہ بھی سب کچھ جان چکے ہیں۔۔ آریان نے ساری بات زمل کو بتائی تھی۔۔!!

یہ تو اچھا ہوا ہے کہ وہ بھی چاچو سے مل گئے چاچو بہت سالوں بعد خوش ہوئے ہونگے زمل کہہ کر ہنسی تھی۔۔

دور تو آپ بھی اپنے بابا سے رہی ہیں وہ بھی اپنے چاچو لوگوں کی وجہ سے۔۔ آریان نے جان بوجھ کر یہ بات کی تھی وہ زمل کا جواب چاہتا تھا۔

پر میں بابا سے ملی بھی تو اپنے چاچو ہی کی وجہ سے ہوں اور جو انہوں نے کیا انہوں نے بھی تو سہا تھا نہ پھر میں اگر ان سے بدگمان ہو جاؤ تو ہمارے درمیان صرف نفرت کا بیج ہی پیدا ہوگا زمل کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔!! وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ یہ سب کیسے بول گئی تھی

آئزہ بتا رہی تھی کہ آپ نے کوئی پینٹنگ خریدی ہے؟؟ آریان نے بات چینی کی تھی

ہم مجھے اچھی لگی تھی وہ اس میں کئی راز دفن ہے میں اس راز کو کھولنا چاہتی ہوں۔۔!!

راز تو خود ہم پر کھل جاتے ہیں

اور پھر بہت سی چیزیں سمجھ آنے لگ جاتی۔۔!!

کیا مطلب میں سمجھی نہیں۔۔

مطلب یہ محترما کے زندگی بالکل بک کی طرح ہوتی ہے جب تک ہم نیکسٹ پیج اوپن نہیں کرتے تب تک ہم اس کو دیکھ بھی نہیں سکتے اس ہی طرح راز بھی ہوتے ہیں جب تک وہ کھل نہیں جاتے سمجھ نہیں آتے جب تک اس راز کے کھلنے کا وقت نہیں ہوتا اور پھر جس طرح بک کے جواب نیکسٹ پیج پر ہوتے اس ہی طرح کچھ سوالوں کے جواب زمل ہم خود اس صفحے کو پلٹ کر پاتے ہیں۔۔!! آریان اپنی باتوں میں اس کو بہت بڑی بات بتا گیا تھا۔۔!!

پر منتہی نے کہا تھا کہ دیکھنے سے سمجھنا بہتر ہوتا ہے سمجھنے سے راز کھلتے ہیں۔۔!! زمل نے آریان کی بات سنتے کہا تھا۔۔

راز تو بیوقوفوں پر بھی کھل جاتے ہے پر ہر راز کے کھلنے کا طریقہ کار الگ ہوتا ہے کچھ جگہوں پر چیزوں کو دیکھنے سے زیادہ سمجھنا پڑھتا ہے پھر راز ہم پر کھلتا اور کچھ راز وقت کھول جاتے ہیں پر ہوتا سب کچھ وقت پر ہی ہے جب تک وقت نہیں آئے گا تب تک وہ راز بھی ہم پر عیاں نہیں ہوگا۔ آریان کہہ کر خاموش ہوا تھا!!

اچھا اب میں فون رکھتی ہوں ہم مال جا رہے ہیں۔۔۔ زل نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔۔۔
چوٹی بچی۔۔۔ آریان موبائل کو دیکھتا ہنسا تھا۔۔۔

یو ار انڈر اریسٹ مسٹر۔۔۔ اس نے ان کے گھر پر گھس کر ہاتھ باندھ کر کہا تھا۔۔۔
ایسے کیسے تم میرے بیٹے کو اریسٹ کر سکتے ہو لڑکے میرے بیٹے نے کونسا کوئی جرم کیا ہے۔۔۔ انہوں نے چیخ کر کہا تھا۔۔۔!!

میرے پاس اریسٹ وارنٹ ہے اوپر سے حکم آیا ہے اس لئے مجھے میرا کام کرنے دو ویسے بھی بہت دن ہو گئے ہیں کوئی ہٹے کٹے نوجوان کی مہمان نوازی نہیں کی میں نے آج موقع بھی ہے اور میرے ہاتھ میں کھجلی بھی ہو رہی۔۔۔ اس نے اپنے گلاسز اتار کے کہا تھا۔۔۔

تم ایسے کیسے ہمارے ہی گھر گھس کر میرے بیٹے کو دھمکی دے سکتے۔۔۔ کمال سکندر چیخ اٹھے۔۔۔

سر آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے میں تو صرف تھانے میں دعوت کی بات کر رہا تھا آپ نے تو دھمکی سمجھ لی۔۔۔ اس نے کہتے ساتھ قہقہہ لگایا تھا۔۔۔!

پر تم کسی بھی جرم کے بغیر میرے بیٹے کو نہیں لے جا سکتے۔۔۔! کمال سکندر نے ولید کے آگے آتے کہا تھا۔۔۔

سر اب کیا کر سکتے ہیں اوپر سے آرڈر آیا ہے اس کی دعوت کا پھر ایف آئی ار بھی کٹی ہے۔۔۔ عمران کہتا ادھر ادھر ٹھہرنے لگا تھا۔۔۔!

پر تم اس کو نہیں لے کر جا سکتے میری لاش کے اوپر سے گزار کر لے جاؤ تم!! کمال سکندر نے دھمکی دی تھی۔۔۔

سر یہ تو غلط بات ہو گئی آپ کو مار تو نہیں سکتا مانا قانون کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں پر میرے ہاتھ چھوٹے سے ہیں اور پھر آپ کو مار کر کونسا کھجلی ختم ہو جائے گی ایسا کرتے ہیں آپ کو

بھی حوالات کا چائی ناشتہ کروا دیتے ہیں کیوں صائم؟؟ عمران نے اپنے ساتھ کھڑے کا نسیبل سے پوچھا تھا۔

سر جیسا آپ کو ٹھیک لگے میں نے ویسے بھی پانچ سو ڈنڈوں کا آرڈر دیا ہے وہ کہتا ہتھکڑی لے کے کمال سکندر کے پاس گیا تھا۔!! اور ولید میں تو کچھ کہنے کی ہمت ہی نہیں رہی تھی اس کا بس صرف کچھ لوگوں تک چلتا تھا پر عمران وردی والا تھا

جو ان کو انہی کے انداز میں مات دینے آیا تھا۔!!

تم پیچھے رہو لڑکے۔۔ کمال سکندر پھر چیخے تھے!!

صائم ان کو سمجھاؤ میرا میٹر گھوم رہا ہے اب ایسا نہ ہو کے میں اب واقعی اپنے ہاتھ لمبے کروں۔۔ عمران کہتا ولید کے بالکل پاس آ کر کھڑا ہوا تھا۔

میرے خلاف ایف آئی آر کس نے کٹوائی ہے؟؟ ولید نے ہمت کر کے سوال کیا تھا۔

مہران خان نے کروائی ہے کڈ نیسینگ کیس ہے۔۔!! عمران کہتا اس کا جائزہ لینے لگا تھا جو دیکھنے میں حسین تھا پر عقل سے پیدل یہ عمران نے اس کو دیکھ کر من ہی من سوچا تھا اور مسکرایا تھا۔!!

وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے میرے ساتھ۔۔۔ ولید چیخا تھا۔۔۔!!

دیکھو خاموشی سے تھانے چلو اگر میرے دوسرے ہاتھ میں بھی کھجلی ہوئی تو پھر اچھا نہیں ہوگا وہ کہتا اپنے یونیفار کو ٹھیک کرتا اس کو، ہٹکھڑی لگاتا پولیس موبائل میں ڈالتا لے گیا تھا۔

ٹیشو پیپر کا تو کام ہو گیا اس نے پولیس موبائل میں بیٹھتے آریان کو میسج کیا تھا جس نے فورن ہی گڈ کارپلائے دیا تھا۔۔۔!!

انگل آپ پلیز بتا دیں نہ وہ کہا رہتی ہیں مجھے ملنا ہے اس سے پلیز انگل۔۔۔ وہ وہاں کھڑی منت کر رہی تھی!!

بیٹا یہاں روز ایسے بہت سے لوگوں کا جھڑمٹ لگا ہوتا میں کیا جانوں آپ کو کس سے ملنا ہے۔۔۔!! انہوں نے تہمل سے اس کو سمجھانا چاہا تھا۔۔۔

پر انگل وہ یہیں پر تھی میں نے دیکھا تھا اس دن جب میں آئی تھی وہ مجھ سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔!! اس نے آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

بیٹا ہم تو یہاں باہر کھڑے ہو کر بس سیفٹی کرتے ہیں اندر کون آیا ہے کون نہیں ہمیں کیا پتا۔۔۔ انہوں نے سر پیٹا تھا یہ لڑکی تھی جو سمجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔!!

پر انکل اس دن وہ تھے انہوں نے کہا تھا تم اندر جاؤ انکل پلیز میں ملنا چاہتی ہوں۔۔!!

اچھا ادھر بیٹھو ہم کوئی حل نکالتے ہیں میں اندر پتا کرتا ہوں کے کون تھا اور کون نہیں تم بیٹھو۔۔

انہوں نے چیئر اس لڑکی کے پاس کی تھی اور اندر کی جانب گئے تھے۔۔!!

پلیز وہ مل جائے وہی ہے جس کے پاس سارے جواب ہیں میرے بس ایک بار وہ مل جائے۔۔۔ اس نے آسمان کی جانب دیکھ کر کہا تھا۔۔

بیٹا جو تاریخ آپ بتا رہی ہیں اس دن کا سارا ڈیٹا موجود نہیں ہے اور آپ پھر جانتی بھی نہیں ہیں کے وہ کون تھی ایسے کئی سیمینار یہاں روز ہوتے ہیں اب بغیر نام کے ہم کچھ نہیں کر سکتے آپ بس دعا کرو کے وہ رب آپ کو راستہ دیکھا دے جیسا وہ چاہے گا ویسا ہی ہوگا۔۔ وہ یہ کہتے اپنی جگہ پر جا چکے تھے اور وہ بھی بے دلی کے ساتھ واپسی کی جانب مڑ گئی تھی ابھی وہ سڑک کر اس کر رہی تھی جب ایک گاڑی نے اس کو ہٹ کیا تھا اور وہ

زمین پر گر گئی تھی گاڑی میں موجود لڑکا جلدی سے باہر نکلا تھا اور ادھر ادھر دیکھتا جلدی سے گاڑی میں بیٹھتا جا چکا تھا سڑک پر کوئی نہیں تھا جو اس کو روکتا اور وہ لڑکی سڑک پر پڑھی تھی اس کے سر سے خون بہنے لگا تھا۔۔!!

مہلم گاڑی روکو اس نے فرنٹ مرر سے باہر دیکھتے کہا تھا۔۔!!

کیوں کیا ہوا؟؟ مہلم نے اس سے سوال کیا تھا

مہلم وہ دیکھو یہ لڑکی اس نے ہاتھ کا اشارہ اس طرف کیا تھا اور مہلم نے گاڑی روکی تھی وہ دنو جلدی سے گاڑی سے نکلی تھی اور اس کے پاس بھاگی تھی۔۔

اس کے سر سے تو خون نکل رہا ہے۔۔!! مہلم نے اس کے پاس بیٹھتے کہا تھا اور دوسری لڑکی بھی وہاں آئی تھی۔۔

مہلم ہمیں اس کو ہسپتال لے کر جانا چاہیے اس کو ٹریمنٹ کی بہت ضرورت ہے اس وقت۔۔!! اس دوسری لڑکی نے اس کی شکل دیکھ کے کہا تھا۔۔

پر منتہی بعد میں ہمارے سر نہ پڑھ جائے۔۔ مہلم نے اس کو دیکھ کر کہا تھا۔۔!!

مہلم اس وقت اس کی جان سے زیادہ کچھ امپورٹنٹ نہیں ہے تم اس کے ہاتھ پکڑو ہم اس کی گاڑی تک لے کر چلتے ہیں۔۔۔!! منتہی نے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا اور مہلم نے بھی اس کو تھاما تھا وہ اس کو گاڑی تک لے کر گئی تھی اور گاڑی میں ڈالا تھا اور مہلم نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔!!

کچھ دیر بعد وہ لوگ قائد اعظم ہسپتال موجود کوریڈور میں کھڑے تھے۔۔۔
منتہا میں اس لڑکی سے مل چکی ہوں سیمینار والے دن۔۔۔ مہلم نے منتہی کے پاس بیچ پر بیٹھتے کہا تھا۔۔۔

تو یہ ہے وہ جس کی بات کر رہی تھی آپ۔۔۔ منتہی نے حیرت سے کہا تھا۔۔۔
ماڈم آپ ان کی کیا لگتی ہیں؟؟ ڈاکٹر نے آکر ان دونوں کو مخاطب کر کے کہا تھا اور وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھی کیوں کے ان کے پاس جواب نہیں تھا۔۔۔!!
یہ بہن ہے منتہی کی مہلم نے جلدی سے اٹھ کر کہا تھا اور منتہی اس کو دیکھ رہی تھی کے وہ کس طرح جھوٹ کہہ رہی تھی۔۔۔

دیکھیں آپ دونوں دعا کریں کے ان کو ہوش آجائے ان کی حالت بہت کریٹیکل ہے چوٹ دماغ پر لگی ہے۔۔!! ڈاکٹر نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا تھا اور وہاں سے چلی گئی تھی۔۔!!

مہلم آپ نے جھوٹ کیوں کہا آپ جانتی ہیں نہ کے اللہ تالا جھوٹ بولنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔۔ منتہی نے اس کو دیکھ کر سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

جی میم آپ نے بالکل ٹھیک کہا پر اگر میں یہ نہ کہتی تو ڈاکٹر نے ٹریٹمینٹ روک دینا تھا

اور میم ہم رسک نہیں لے سکتے۔۔ مہلم نے منہ نیچے کر کے کہا تھا۔۔!!

اب ہم اس کے گھر والے کدھر سے لائے گے؟؟ مہلم نے سوال کیا تھا

یہ تو اب ان کو ہوش آئے گا تبھی پتہ لگے گا کیوں کے ان کے پاس کوئی موبائل بھی نہیں ہے۔۔ منتہا نے ایک لمبا سانس خارج کرتے کہا تھا!!

اچھا مہلم آپ ایسا کریں آپ جائیں میں یہیں ان کے پاس موجود ہوں۔۔ منتہا نے کچھ سوچ کر کہا تھا۔۔!!

پر میم آپ کی آج کلاس ہے نہ مہلم نے اس کو یاد دلوایا تھا۔۔

جی میں جانتی ہوں کہ میری آج کلاس ہے پر آپ کا ایکزم ہے اور آپ یہاں رک نہیں سکتی اس لئے میں ان کے پاس رہوں گی اور آپ ابھی کے ابھی یونیورسٹی جا رہی ہیں اور اس کے بعد آپ انسٹیٹیوٹ جائے گی کیوں کہ آج وہاں پر بھی سیمینار لگنا ہے۔۔۔!! منتہا کہتی یہاں رکھے بیچ پر بیٹھی تھی۔۔

ٹھیک ہے میم وہ کہتی اٹھ کر وہاں سے جا چکی تھی اور منتہا بھی اس لڑکی کو دیکھنے روم میں گئی تھی۔۔!

نہ جانے وہ رب کیا چاہتا ہے جو ہم ہر بار مل جاتے ہیں تیسری بار ملاقات ہو رہی ہے میری آپ سے اور ہر بار ایک نئے انداز میں ملاقات ہوتی ہے۔۔ اس نے زل کے پاس بیٹھتے کہا تھا اور اس کو دیکھا تھا جس کے ماتھے پر پٹی کی گئی تھی اور اس کے چہرے پر بھی کچھ نشانات پڑھ گئے تھے۔۔۔!!

وہ کافی دیر زل کو دیکھتی رہی تھی جب اس نے دھندلی دھندلی آنکھیں کھولی تھی اور منتہی کو دیکھا تھا۔۔۔!!

آپ ٹھیک ہیں میں ڈاکٹرز کو بلواتی ہوں وہ کہہ کر اٹھی تھی۔۔۔!!

پانی پانی چاہیے مجھے۔۔۔ زل نے ہلکی سی آواز میں کہا تھا اور منتہی نے جلدی سے پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے لبوں سے لگایا تھا زل نے کچھ سپ پانی کے اپنے گلے میں انڈیلے تھے اور منتہا نے گلاس ٹیبل پر رکھا تھا اور ڈاکٹر کو بلوانے چلی گئی تھی۔۔۔!!

ڈاکٹر یہ کیسی ہیں اب؟؟ منتہا نے چیک اپ کے بعد ڈاکٹر سے پوچھا تھا۔۔

دیکھیں ابھی جو ٹیسٹ ہم نے کروائے ہیں ان کی رپورٹ آنے کے بعد ہی کچھ بتائے گے جب تک آپ ان کے پاس ہی رہے۔۔!!

ڈاکٹر صاحبہ کوئی خطرے کی بات تو نہیں ہے نہ؟؟ منتہا نے ان سے سوال کیا تھا۔۔

ویسے تو وہ ٹھیک ہی لگ رہی ہے پر ہم کچھ کہہ نہیں سکتے چوٹ سر پر لگی تھی یہ رپورٹ میں پتا لگے گا ان کے دماغ پر اثر تو نہیں ہوا ڈاکٹر کہتی وہاں سے جا چکی تھی اور منتہا زل کے پاس آئی تھی۔۔!!

آپ کو درد تو نہیں ہو رہا نہ؟ منتہا نے زل کے پاس بیٹھتے سوال کیا تھا اس سے!!

جی ٹھیک ہوں میں زل نے مسکرا کر کہا تھا۔۔!!

آپ کو اپنے گھر میں کسی کا نمبر یاد ہے ہمیں کال کرنی چاہیے صبح سے شام ہونے کو ہے وہ بھی پریشان ہو رہے ہونگے۔۔۔ منتہا نے فکر مند ہو کر کہا تھا۔۔۔

وہ تو سارے کراچی ہیں میرے پاس ان کا نمبر نہیں ہے زمل نے رونی صورت بنا کے کہا تھا۔۔۔!!

اچھا آپ ٹینشن نہ لیں ہم مل کے پتہ لگا لیں گے آپ یہ بتائے آپ وہاں کیا کرنے گئی تھی؟؟ منتہا نے زمل سے وہ سوال پوچھ ہی لیا تھا جو کافی دیر سے اس کے من میں چل رہا تھا۔۔۔!!

میں اس لڑکی کو ڈھونڈنے گئی تھی۔۔۔

زمل نے صرف اتنا کہا تھا اور خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

کس لڑکی سے؟؟ منتہا نے تجسس کے مارے پوچھا تھا

وہی جو اس دن سیلیسٹیا گارڈن میں وہ آیات پڑھ رہی تھی جو اس لڑکی کی میم تھی۔۔۔!! زمل نے منتہا کو دیکھ کر کہا تھا

پھر سمجھو آپ کی تلاش یہاں مکمل ہوئی۔۔۔ منتہا کہہ کے ہنسی تھی۔۔

کیا مطلب آپ جانتی ہیں ان کو؟؟ زل نے حیرت اور خوشی کے ملے جھلے تاثرات سے کہا تھا۔۔!!

جی جانتی ہوں میں انہیں آپ اس ہی کی بات کر رہی نہ جس نے سیلیسٹیا گارڈن میں آپ کے سر پر دوپٹہ دیا تھا؟؟ منتہا نے سوال کیا تھا

اگر آپ ان سے ملوا سکتی ہیں تو بس ان ہی سے ملوا دینا باقی وہ جانتی ہیں کے مجھے کس سے ملنا ہے۔۔!!

اچھا ٹھیک ہے پر اس کے لئے آپ کو ٹھیک ہونا ہوگا میں پھر ہی آپ کو ملوا سکتی ہوں اس لئے ابھی ریٹ کرو آپ۔۔!!

پر میں اب ریٹ نہیں کرنا چاہتی میں وہ سارے جواب چاہتی ہوں

جو مجھے مل نہیں رہے میں سب جاننا چاہتی ہوں۔۔

زمل ہر جواب ہمیں اس ہی وقت نہیں مل جاتے ہر سوال کے جواب کو وقت درکار ہوتا ہے اور اس جواب کو ڈھونڈنے کے لیے ہمیں صبر کرنا پڑھتا ہے حتیٰ کہ آپ کو یہ بھی لگنے لگے کہ اب تو جواب مل ہی نہیں سکتا اس وقت بھی صبر کرنا چاہیے۔۔۔!! منتہا نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔!!

صبر تو اذیت ناک ہوتا ہے ہولناک جو ہمارے دل کو توڑ دیتا ہے ہمیں اندر سے ختم کر دیتا ہے صبر تو ایک ایسا روگ ہے جو ایک بار اگر لگ جائے تو پوری زندگی تباہ کر جاتا۔۔۔ زمل نے آنکھیں بند کرتے کہا تھا۔۔۔!!

نہیں زمل صبر تو ہمیں ہمت رکھنا سکھاتا ہے صبر تو مشکل حالات سے لڑنا سکھاتا ہے صبر تو ہمیں سکون تک پہنچانے کا دوسرا مرحلہ ہوتا ہے۔۔۔ آج ان دو لوگوں کے بیچ بات ہو رہی تھی جو بالکل مختلف تھے ایک خدا سے بالکل دور اور ایک خدا سے بہت قریب اب یہ تو وقت جانتا تھا کہ جنگ دونوں میں سے کس نے جیتی تھی وقت جانتا تھا کہ یہ سفر ہمیں ایک بار پھر جینے تک لے جائے گا یا مرتا چھوڑ جائے گا

یہ وقت کا چکرو یوں تھا جس میں کسی ایک کی جیت ہونی تھی اور دو کی ہار یا پھر دو کی جیت ہے ایک کی ہار۔۔۔!

سکون تو زندگی ہے سکون ہے زندگی منتہا دیکھو ہم سب حاصل کر لیتے ہیں اور یہ زندگی بالکل جنت کی مانند ہے منتہا جس میں سکون ہے زندگی واقعی سکون ہے اور اس میں صبر نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔۔۔ زل نے آنکھیں کھول کر کہا تھا۔۔۔!!

اگر یہ زندگی سکون ہوتی نہ زل تو آج ہر انسان سکون حاصل کرنے کو مارا مارا نہیں پھرتا یہ زندگی تو فقط چھلاوا ہے جس کو ہم اپنی جنت مان چکے ہیں۔۔۔!! منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔۔!!

اگر یہ زندگی سکون نہیں تو پھر کیا ہے؟؟ زل ایک پل کو لاجواب ہوئی تھی منتہا نے اس کو لاجواب کر دیا تھا تبھی اس نے آگے سے سوال کر لیا تھا۔۔۔

زندگی تو امتحان ہے زل جو ایک نہ ایک دن ختم ہو جاتا ہے اور پھر اس امتحان کے بعد یا کامیابی مقدر ہوتی ہے یا پھر مقدر خالی ہو جاتا ہے اور جو لوگ اس دنیا اور اس زندگی کو جنت ماننے لگتے پھر ان کو یہ دنیا جنت ہی لگتی اصل میں یہ دنیا جنت ہو ہی نہیں سکتی جنت

تو وہ ہے زل جہاں سکون ہوتا ہے جنت وہ ہے جدھر درد نام کی کوئی شے نہیں ہوتی جنت وہ ہے زل جہاں ہر چیز زبان پر آنے سے پہلے ہی پوری ہو جاتی جنت وہ ہے جہاں فساد برپہ نہیں ہوتے۔۔ منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔۔

پھر یہ دنیا کیا ہے منتہا؟؟ زل نے اٹھتے کہا تھا وہ جاننا چاہتی تھی کے اگر یہ دنیا جنت نہیں تو یہ کیا ہے۔۔۔!!

یہ دنیا فقط جھوٹ ہے مٹ جانے والی بلکل باطل کی طرح جو مٹ جاتا ہے زل یہ دنیا محض ایک دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔۔۔!!

اور اب زل میں کچھ کہنے کی ہمت نہیں رہی تھی وہ جانتی تھی کے اس کے پاس اب کوئی بھی سامنے رکھنے کے لئے بات نہیں ہے وہ جاننا چاہتی تھی کے اگر صبر سکون کا دوسرا مرحلہ ہے تو پھر پہلا مرحلہ کونسا ہوگا پر اس کی ہمت جواب دے گئی تھی وہ جاننا چاہتی تھی کے اس مرحلے کا اختتام کہاں جا کر ختم ہونا ہوتا ہے پر کچھ سوال پوچھے بھی نہیں جاتے اور آج زل بھی نا پوچھ پائی تھی۔۔۔!!!

میری بیوی کہاں ہے اس نے وہاں کھڑے اس آدمی کے گریبان کو پکڑتے کہا تھا۔۔

مجھے کیا پتا کہاں ہے میں اس کی سیکورٹی نہیں کرتا جو مجھے پتا ہو کے وہ کہاں ہے۔۔۔ اس نے اپنا کالر جھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!!

دیکھ تیری لڑائی مجھ سے ہے تو یہ ہم لڑکوں تک رکھ نہ کیوں اس لڑائی کو گھر والوں تک لے کر جا رہا ہے۔۔۔ آریان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔!!

آریان میں نہیں جانتا وہ کہاں ہے اور ابھی مہران خان کا لیول اتنا نہیں گرا کے وہ گھر کی لڑکیوں کو بیچ میں لے آئے اور جس دن میرا لیول اتنا گر گیا نہ تو مہران خان خود کو گولی مار لے گا۔۔۔ مہران نے اس کو دیکھے بغیر کہا تھا۔۔۔!!

پھر دھمکی کیوں دی تھی بتا کیوں دی تھی دھمکی۔۔۔ آریان چیخا تھا اس کی آنکھیں غصے سے لال ہو چکی تھی وہ پچھلے چار گھنٹوں سے مارا مارا پھر رہا تھا پر وہ اس کو نہیں ملی تھی وہ آریان جہانگیر کو نہیں ملی تھی

اس نے آتے ہی پورا اسلام آباد بند کروا دیا تھا شہر کے ہر علاقے میں پولیس ناقابندی لگائے ہوئے تھی یہاں تک کے ڈی ایس پی خود سڑک پر نکل گیا تھا پر وہ ابھی تک نہیں ملی تھی

آریان کا سب سے پہلا شک ہی مہران پر گیا تھا پر وہ بھی انکار کر رہا تھا کے زل کا اس کو بھی نہیں پتا۔۔۔!!

آریان جہانگیر مہران خان دھمکی نہیں دیتا سیدھا اوپر کی ٹکٹ کٹواتا ہے جس میں صرف دو سینڈ لگتے ہیں دھمکی تو ڈر پھوک دیتے جو صرف دھمکی ہی دے سکتے۔۔۔۔۔ اب کی بار مہران بھی چیخ اٹھا تھا۔۔۔!!!

پھر وہ لیٹر کیوں بھیجا تھا عمران کو۔۔۔ آریان نے سوال کیا تھا۔۔۔!!

میں نے لیٹر نہیں نہیں بھیجا کوئی اور اگر میں لیٹر بھیجتا نہیں سیدھا اٹھواتا اس لیے مجھ پر الزام لگانے سے تجھے تیری بیوی نہیں ملنی ڈھونڈ پھر ہی ملے گی۔۔۔

اب کی بار آریان نے کچھ نہیں کہا تھا وہ جانتا تھا کے مہران جھوٹ نہیں بولے گا اس لئے اس نے واپسی کا رخ کیا تھا۔۔۔!!

اس کو سڑکوں پر ڈھونڈنے سے اچھا ہے کے ہسپتال وغیرہ میں ڈھونڈ ہو سکتا کوئی حادثہ بھی پیش آسکتا ہے۔۔۔!! مہران نے اس کی پیٹھ کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

آریان نے کچھ بھی کہے بغیر قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے اور گاڑی میں بیٹھا تھا جب دوسری جانب وہ بھی آکر بیٹھا تھا۔۔۔!!

یہ مت سوچیوں کے تیری میری دشمنی ختم میں بس تیری تھوڑی سی مدد کر رہا ہوں۔۔۔ مہران نے نظریں باہر کی طرف رکھتے کہا تھا۔۔۔!!

مجھے کسی کی بھی مدد نہیں درکار اس لئے میری گاڑی سے اتر جا۔۔۔!! آریان چیخا تھا پر مہران نے تو جیسے اپنے کانوں میں روئی گھسالی تھی جو کچھ بھی سن نہیں رہا تھا۔۔۔

پھر آریان نے بھی کچھ کہے بغیر گاڑی سٹارٹ کی تھی وہ وقت برباد نہیں کرنا چاہتا تھا بس وہ جلد از جلد زل کو ڈھونڈ لینا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ بس زل اس کو مل جائے۔۔۔!!

کب غائب ہوئی تھی وہ؟؟ مہران نے سوال کیا تھا۔۔۔

آج دو بجے سے۔۔۔ آریان نے صرف اتنا کہا تھا اور خاموشی سے گاڑی چلانے لگا تھا۔۔۔!!

مطلب اب چھ گھنٹے ہو گئے ہیں سہی۔۔۔

اس نے کہتے اپنا موبائل نکالا تھا اور کسی کا نمبر ڈائل کیا تھا ایک بیل پر ہی کال اٹھالی گئی تھی۔۔

ہیلو مجھے آدھے گھنٹے میں اسلام آباد میں جہاں بھی کیمرے نصب ہے مجھے وہاں کی سی سی ٹی وی فوٹیج چاہیے اور صرف آدھا گھنٹہ ہے۔۔ اس نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔۔ وہ پہلا دشمن ہوگا جو اپنے ہی دشمن کی بیوی کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

وہ لوگ ہسپتال میں آئے تھے اور کارڈور میں موجود ریسپشن پر بیٹھی لڑکی کو مخاطب کیا تھا۔۔!!

یہاں کوئی زل نامی لڑکی ایڈمٹ ہے؟؟ مہران نے سوال کیا تھا۔۔!! وہ اس وقت شفا انٹرنیشنل ہسپتال میں کھڑے تھے۔!!

سر سوری پر میں آپ کو کسی کے ریلیٹڈ کوئی انفارمیشن نہیں دے سکتی یہ ہسپتال کے رول کے خلاف ہے۔۔!! وہ لڑکی کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔

مہران نے پستول سامنے کی تھی اور کہا تھا کہ اب بتاؤ کے انفارمیشن ملے گی یا اڑا دن۔۔۔ مہران دبی دبی آواز میں چیخا تھا تاکہ کوئی اور نہ سنے۔۔!!!

سر آپ ویٹ کریں میں ریکارڈ میں دیکھتی ہوں۔

اس نے کہتے کمپیوٹر پر انگلیاں چلائی تھی۔!!

سوری سر آپ جو نام لے رہے ہیں وہ یہاں موجود نہیں ہے اس نے کچھ دیر ریکارڈ دیکھنے کے بعد ان دونوں کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

چلو آریان نہیں ہے وہ یہاں مہران نے اس کا ہاتھ تھاما تھا اور اس کو باہر لے کر آیا تھا۔

یہ کیا تھا مہران ایسے پبلک پلیس پر تم کیسے کسی پر بھی گن تان سکتے۔۔ آریان چیخ اٹھا تھا۔۔!!

دیکھ لو گن رکھنے کی دیر تھی کے اس نے بتا دیا ورنہ نہ جانے کتنی دیر سر کھپانہ پڑھتا مہران کہتا گاڑی میں جا کر بیٹھا تھا اور آریان بھی اپنے ماتھے کو سہلاتا وہاں جا کر بیٹھا تھا۔۔!!

کچھ دیر کی ڈرائیو کے بعد وہ لوگ کلثوم انٹرنیشنل ہسپتال میں کھڑے تھے۔۔!!

یہاں کوئی زمل نامی لڑکی ہے؟؟ مہران نے ایک بار پھر سوال کیا تھا۔

سر روکیں میں ریکارڈ چیک کر کے بتاتا ہوں۔۔!!

مہران کھڑا گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا جو تکر بن نو بجانے والا تھا آریان کی آنکھیں ضبط کی شدت سے سرخ ہو گئی تھی ایک طرف زل گم تھی

دوسری طرف جلیل سکندر بیٹی کی فکر میں نڈھال ہو رہے تھے وہ تو شکر تھا کہ ان کے پاس صارم اور مشال موجود تھے جو ان کو سمجھا رہے تھے آرزو کا رو کے الگ برا حال تھا سب ہی پریشان تھے۔۔۔!!

سوری سر آج تو ایسے کوئی نام کی پیشینہ نہیں آئی بلکہ آج صرف تین ہی ایکسڈنٹ کیس آئے ہیں جو کے لڑکوں کے ہیں۔۔۔!!

وہ لوگ وہاں سے بھی خالی لوٹے تھے ان کی امید دم توڑ رہی تھی مہران آریان کی حالت دیکھ کے پریشان تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے یہ کوشش بیکار ہے ہمیں اور ہسپتال میں نہیں جانا چاہیے آریان کہہ کے گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔!!

مہران بھی گاڑی میں آیا تھا اور گاڑی سٹارٹ کرنے لگا تھا جب اس کا موبائل رنگ ہوا تھا اس نے نمبر دیکھ کر کال اٹھائی تھی۔۔۔!

ہیلو سر آپ کا شک بالکل ٹھیک تھا ایکسیڈنٹ ہی ہوا ہے اس لڑکی کا اور جس گاڑی سے ہوا ہے میں اس لڑکے کو بھی پکڑ چکا ہوں۔۔۔ دوسری جانب سے کوئی بولا تھا۔۔۔!!

کس ہسپتال میں ہے یہ پتا لگوایا ہے؟؟

مہران نے سوال کیا تھا۔۔۔!!

جی سر ان کو دو لڑکیاں ہسپتال لے کر گئی ہیں دونوں کی شکل پر ویسے تو نقاب تھے پر ان کی گاڑی سے پتا لگ گیا ہے کہ وہ لوگ قائد اعظم ہسپتال لے گئے ہیں۔۔۔ وہ لڑکا کہہ کر خاموش ہوا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے تم اس لڑکے کی جب تک خاطر توازا کرو جب تک میں نا آجاؤ اور ہاں مارنا نہیں میں خود اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔۔۔ مہران نے کہہ کر فون کاٹ دیا تھا۔۔۔!!

تم خوش نصیب ہو آریان تمہیں تو وہ مل گئی ہے مہران کہہ کر ہنسا تھا اور آریان صرف اس کو دیکھ کر رہ گیا تھا اس نے گاری سٹارٹ کی تھی اور رخ قائد اعظم انٹرنیشنل ہوسپٹل کی جانب کیا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ قائد اعظم انٹرنیشنل ہسپتال کے باہر کھڑے تھے آریان بھاگتا ہوا اندر گیا تھا۔۔۔!!

سر آپ ایسے اندر نہیں جاسکتے ہسپتال میں ایک دم کھلبلی مچ گئی تھی ایک وہاں سے گزرتی ڈاکٹر شور سن کے وہاں آئی تھی۔۔۔!!

آپ دونوں ایسے اندر نہیں جاسکتے وہ سینتیس سال کی خاتون تھی جنہوں نے ان کو آکر کہا تھا۔۔۔

پر ہمیں زل سے ملنا ہے۔۔۔!! مہران نے آریان کی صورت دیکھ کر کہا تھا جو کچھ بول ہی نہیں رہا تھا وہ زل کے معاملے میں اتنا کمزور ہو گا یہ مہران کو اب پتا لگا تھا۔ وہاں گارڈ بھی آگئے تھے۔۔۔!!

گارڈز آپ ان کو چھوڑ دیں اور آپ دونوں میرے کیمین میں آئے وہ ڈاکٹر کہتی اپنے کیمین میں چلی گئی تھی اور وہ دونوں بھی پیچھے ہی آئے تھے۔۔۔!!

بیٹھیں آپ دونوں انہوں نے چیئر کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا۔۔۔!!

کس سے ملنا ہے آپ کو؟؟ ڈاکٹر نے ان کو دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔

زمل جلیل سے ملنا ہے ہمیں۔۔۔ آریان جلدی سے بولا تھا۔۔

زمل کو تو چھٹی دے دی گئی ہے اور وہ اپنی بہن منتهی کے ساتھ جا بھی چکی ہیں ڈاکٹر نے ان دونوں پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

آپ ایسے کیسے چھٹی دے سکتی ہیں ان کو آریان نے اپنے ماتھے کی رگیں سہلا کر کہا تھا۔۔
دیکھیں آپ ٹینشن نہ لیں

جو لڑکی ان کو لے کر گئی ہیں وہ اپنا اڈریس مجھے دے کر گئی تھی کے جب زمل کا پوچھنے کوئی آئے تو میرا اڈریس دے دینا ڈاکٹر نے وہ چٹ ان کے سامنے رکھی تھی۔۔۔۔

شکر ہے وہ مل گئی آریان نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا اور وہ دونوں اٹھ کر باہر آئے تھے۔۔۔!!

اب آریان اس اڈریس تک تو خود پہنچ جائیوں میرے پاس اور ٹائم نہیں تیرے ساتھ ویسٹ کرنے کو مہراں کہتا جانے لگا تھا۔۔

تھنک یو مہران اتنی مدد کرنے کے لئے۔۔۔!! آریان نے اس کے پاس جاتے کہا تھا۔

میں مہران خان ہوں اور میں بیٹا مفاد کے کسی کی بھی مدد نہیں کرتا میں نہیں چاہتا کہ میرے علاوہ کوئی بھی تجھے رولائے اس لئے مدد کر دی اور ویسے بھی تجھ سے زیادہ مجھے اس کی ٹینشن تھی وہ زیادہ پریشان ہو گئی ہو گی اور میں نہیں چاہتا اس کی آنکھوں میں آنسو آئے اور ہاں اس کو بول دیو کے بولا کم کرے بہت بولتی ہے وہ۔۔۔ مہران کہتا جا چکا تھا اور آریان اس کی کہی بات کو سمجھنے کی کوشش میں تھا۔

کیا کہا تھا؟؟ اس نے وہاں بیٹھتے سوال کیا تھا۔

اگر کچھ کہا ہوتا تو وہ ڈسچارج نہ کرتے ٹھیک ہے خطرے کی کوئی بات نہیں تھی اس لیے واپس بھیج دیا۔۔۔ منتہا نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کر کے کہا تھا۔

آپ انہیں اپنے گھر کیوں لے آئی؟؟ مہلم نے اس کے پاس صوفے پر بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔

اور کہاں لے کے جاتی ایسے بیچ سڑک پر تو نہیں چھوڑ سکتی تھی نہ انہیں۔۔۔!! منتہا نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا تھا

آپ سیلیسٹیا پولیس لے جاتی۔۔ مہلم نے اس کو دیکھ کر کہا تھا۔!

یہ ممکن نہیں تھا مہلم آپ جانتی ہیں کہ یہ وہاں جانے کو مانتی نہیں اگر میں انہیں بتاتی تو۔۔۔ منتہا نے کچھ سوچ کر کہا تھا۔۔

اچھا۔۔۔ مہلم اتنا کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔!!

مہلم زمل آپ سے ملنا چاہتی تھی وہ کہہ رہی تھی کہ آپ کی کوئی ماڈم ہے جو اس کو اس کے جواب دے سکتی ہے۔۔۔ منتہا کو زمل سے کی گفتگو یاد آئی تھی۔۔!!

منتہا آپ سے ملنا چاہتی ہے وہ میں نے تو زمل سے صرف

آپ کی ہی بات کی تھی۔۔ مہلم کہہ کر ہنسی تھی۔۔!!

میں زمل کو دیکھتی ہوں شاید اٹھ گئی ہو!!! منتہا کہہ کر اٹھی تھی۔۔

میں بھی سوپ بنا کر لے کے آتی ہوں اور چائی بھی بہت طلب ہو رہی ہے۔۔۔ مہلم نے ہاتھ جھاڑے تھے۔۔!!

یہ آپ کا چائی کا نشہ کب ختم ہونا ہے مہلم؟؟ منتہا نے اپنی ہنسی روک کر کہا تھا۔۔

پہلا عشق ہے میرا اور اگر یہ چھوٹ گیا تو روگ لگ جائے گا مجھے۔۔۔ مہلم نے اپنے ماتھے کو پیٹ کر اکیٹنگ کرتے ہوئے کہا تھا اور اٹھ کر باہر چلی گئی تھی منتہا بھی اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف گئی تھی جدھر زل سو رہی تھی۔۔۔!!

وہ کمرے میں آئی تھی اور دیکھا تھا زل اب بھی سو ہی رہی ہے اس کو دیکھ کر وہ واش بیسن کے پاس گئی تھی اور وضو کیا تھا اور واپس کمرے میں آئی تھی اور قرآن اٹھا کر صوفے پر آکر بیٹھی تھی اور اس کو پڑھنا شروع کیا تھا۔۔۔!!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾

ترجمہ: جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔

وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۲

ترجمہ: اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے۔

وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۳

ترجمہ: اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۴

ترجمہ: اور جب بیانے والی اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی۔

وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۵

ترجمہ: اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں گے۔

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۖ

ترجمہ: اور جب دریا آگ ہو جائیں گے۔

منتہا اپنی سحر زدہ آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی
اور زل آنکھیں کھولے ان آیات کو سن رہی تھی جب منتہی نے اس کو دیکھا تھا۔۔!!
آپ اٹھ گئی۔۔؟ منتہا نے قرآن بند کر کے اس سے پوچھا تھا۔۔!!
آپ یہ کیا پڑھ رہی ہیں؟؟ زل اٹھ کے بیٹھی تھی اور سوال کیا تھا۔!!
یہ سورہ التکویر ہے قرآن پاک کی سورت۔۔ منتہا نے قرآن رکھ کر زل کے پاس آتے بولا
تھا۔۔!!

اس میں ایسا کیا ہے جو آپ کی آنکھ میں آنسو آ گئے ہیں؟؟ زل نے اس کی آنکھوں کی
طرف دیکھ کر کہا تھا۔!

زلزلہ ہم لوگ اللہ کی اتاری آیت کو نہ سمجھتے نہیں ہیں ان آیت میں ہی سارے راز دفن ہوتے ہیں سارے جواب مل جاتے ہیں۔۔

یہ سورہ التکویر ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر مکہ میں اتاری تھی اس سورت میں بطور خاص قیامت کی منظر کشی کی گئی ہے کہ کس طرح سب کچھ فنا ہو جائے گا۔۔ منتہا نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا اور زلزلہ بہت گور سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔!!

ترجمہ: جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔۔

اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورج کے فنا ہونے کی بات کی ہے کہ جب سورج کا وجود لپیٹا جائے گا تو اس کی ساری روشنی ماند پڑھ جائے گی وہ سورج جو آج پورے دن کو روشنی میں نہلائے رکھتا ہے قیامت کے دن اس کو اتنی بھی ہمت نہ ہوگی کہ یہ روشنی پھیلا سکے یعنی جس طرح سر پر امامہ لپیٹا جاتا ہے بالکل اس ہی طرح سورج کو آسمان سے الگ کر کے پھینکا جائے گا۔۔ منتہی نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔!!

اور پھر تارے جو آسمان پر جگ مگ کر رہے ہیں بالکل ختم ہو جائے گے۔۔!!

زمل قیامت کا منظر بہت ہولناک ہو گا کسی کو کسی کی فکر نہ رہے گی سب اپنا سوچیں گے
کے بس وہ بچ جائے پر ہو گا وہی جو اس خدا نے لکھ دیا ہے کچھ نہ رہے گا آسمان اور زمین
کا ملاپ ہو جائے گا دونوں ایک ہو جائے گے۔۔!!

پر منتہا جو لوگ زندگی میں تکلیفیں جھیلتے رہے ان لوگوں کا ایسا حال تو نہیں ہونا چاہیے۔۔!!
زمل جن لوگوں کے ساتھ غلط ہو رہا ہے جو تکلیف سہ رہے ہیں ان کا بدلہ بر وزحشر ہو گا
اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے زمل جو ہمیشہ انصاف کرتی ہے کبھی بھی
وہ نیکی کا بدلہ بدی سے نہیں دیتا وہ تو انصاف کرتا ہے ہر چیز کا وقت مکرر ہے جنہوں نے
کسی کا دل دکھایا ہے ان کو اس انسان کے آنسو کا بدلہ دینا ہو گا اللہ کو۔۔!! منتہا کہہ کر
خاموش ہوئی تھی۔۔!!

پر آج کا ظالم بہت طاقتور ہے ایک منٹ میں کسی کو بھی مار گراتا ہے پر اس ظالم سے کوئی
پوچھنے والا نہیں ہے۔۔!! زمل نے ایک لمبا سانس لے کر کہا تھا۔۔!!

زمل آج کا ظالم قوم عاد جتنا طاقتور نہیں ہوگا ان کے جتنی طاقت نہیں ہوگی آج کے ظالم میں۔۔! منتہی کے پاس بھی جواب تھے۔۔!!

پر منتہی اللہ تالا ظالموں کا ساتھ دیتا ہے ہمیشہ ظلم کرنے والا جیت جاتا ہے اور مظلوم ہار جاتا ہے۔۔۔ زمل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔!!

زمل اللہ تو ہمیں چھوٹ دیتا ہے کے ہم واپس اس کی طرف لوٹ جائے گناہ چھوڑ دیں پر اللہ کبھی بھی ظالموں کا ساتھ نہیں دیتا اس کی سب سے بڑی دلیل تو ان رسولوں کے دور کی ہے جب حضرت یونس کی قوم کا ظلم بڑھ گیا تو اللہ نے طوفان برپا کر دیا ان کے گناہوں کی سزا کے طور پر قوم عاد

جو سب سے زیادہ طاقتور تھی ان کو بھی ان کے کیے گناہوں کی سزا ملی تھی۔۔!! منتہا نے اس کے سامنے بہت اہم بات رکھی تھی۔۔!!

پر منتہا آج کے دور میں تو انصاف نام کی کوئی چیز بھی نہیں ہے ہمارے یہاں سب رشوت سے کام چلا رہے ہیں اور جو پیسے دے دیتا ہے وہ پھر ظالم ہو تو بچ جاتا ہے۔۔!! زمل نے بھی وہی بات کی تھی جو سچ تھی۔۔!!

پر زمل ہمیں ہی تو اٹھ کر اس حرام کو ختم کرنا ہے نہ اللہ تالا کا فرمان ہے کے اگر تم غلط کے خلاف لڑ نہیں سکتے تو آواز اٹھاؤ اور اگر تم اس پر آواز بھی نہیں اٹھا سکتے تو اپنے دل میں اس کو برا جانوں اور اگر تم یہ بھی نہیں کر سکتے تو تم برابر کے شریک ہو اس ظلم کے۔۔۔!!!

زمل حرام کا کوئی فرق نہیں ہوتا!! زمل نے نظریں چرا کر کہا تھا۔!!

سارا فرق حلال اور حرام کا ہی تو ہوتا ہے زمل۔۔

کیا مطلب میں سمجھی نہیں؟؟ زمل نے کچھ دیر اس کو دیکھنے کے بعد کہا تھا۔

اکثر زمل ہم حلال اور حرام کے بیچ میں جو فرق ہوتا ہے نہ اس کو جان کر حلال تک واپس لوٹ جاتے ہیں

اور توبہ کر لیتے ہیں۔۔۔!! منتہا نے مسکرا کر کہا تھا۔

پر منتہی ہم پر ہمیشہ توبہ کے دروازے تو کھلے نہیں رہتے نہ۔۔!!

نہیں بلکل نہیں آپ سے ایسا کس نے کہا زل وہ جو اوپر آسمانوں پر بیٹھا ہے نہ وہ بہت غفور ہے توبہ کے دروازے تو اس نے آخری دم تک کھول رکھے ہیں تاکہ اس کا بندا واپس لوٹ سکے اس کی سب سے بڑی مثال تو وہ جادوگر ہیں زل۔۔!! منتہا نے اس کو دیکھ کر کہا تھا۔۔!!

کون جادوگر اور کیسے؟؟ زل نے سوال کیا تھا وہ جاننا چاہتی تھی۔۔!!

جانتی ہو زل جب موسیٰ علیہ سلام نے فرعون کو اسلام کی دعوت دی تو فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا کہ موسیٰ جھوٹ بولتا ہے یہ جادو کر رہا ہے اور پھر فرعون کی قوم نے اس کی بات مان لی پھر فرعون نے موسیٰ اور جادوگروں کے بیچ مقابلہ کروایا چونکہ موسیٰ سچے تھے اور اللہ ان کے ساتھ تھا اور جب جادوگروں نے دیکھا کہ موسیٰ تو وہ سب بھی کر رہے ہیں جو ایک جادوگر نہیں کر سکتا تو وہ وہی ایمان لے آئے اور ایک خدا کو ماننے لگے

وہ جو فرعون کو مانتے تھے وہ فرعون کو خدا ماننے سے انکاری ہو گئے انہوں نے توبہ کی اور اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔۔!! منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی اور زل کی جانب دیکھا تھا!!

پھر تو منتہا آپ یہ بھی جانتی ہوگی کہ ان جادوگروں کا انجام کیا ہوا تھا ان کو ایک خدا پر ایمان لانے کی وجہ سے موت ملی تھی بدترین موت ملی تھی۔!! زل چونکہ اللہ سے دوری اختیار کیے ہوئے تھی تو اس کے منہ سے یہ ساری باتیں کوئی بڑی بات نہ تھی۔!!

زل ان کو ایمان کے ساتھ موت ملی تھی وہ تو خوش نصیب تھے کہ ان کو کلمہ پڑھنا نصیب ہوا تھا ان کو ایمان کے ساتھ موت ملی تھی فرعون نے ان پر زندگی تنگ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر آخرت آسان کر دی صرف اس لیے کہ انہوں نے توبہ کر لی تھی۔!! منتہا پھر اس کو بولی تھی وہ زل کو ایمان کی اہمیت بتا دینا چاہتی تھی۔

پر اکثر توبہ قبول بھی تو نہیں ہوتی نا اور ویسے بھی اللہ ظالموں کا ساتھ دیتا ہے۔۔۔ زل بھی اس کو دیکھ کر بات کر رہی تھی وہ چاہتی تھی

کہ منتہا اس کی بات میں ہی ہاں کرے پر منتہی بھی اس کو سمجھا کر ہو دم لینے والی تھی۔!! جانتی ہو زل فرعون اور موسیٰ ایک ہی راہ کے مسافر تھے جب فرعون نے مصر کے سارے لڑکوں کے قتل کا فیصلہ کیا تو اللہ کی طرف سے موسیٰ کو ان ہی کے گھر کا حصہ بنا دیا گیا پر موسیٰ چونکہ ایمان والے تھے اور ایک ہی خدا پر یقین کرتے تھے اور فرعون خود

کو خدا مانتا تھا اللہ نے اس کو بھی بہت چانس دیے کہ شاید وہ واپس لوٹ آئے میری طرف اور ایک خدا کی عبادت کرنے لگے پر وہ ہر بار جھٹلاتا رہا کہ خدا ہو ہی نہیں سکتا میرے علاوہ اور جب اس کے گناہ حد سے بڑھ گئے تو پھر اللہ نے بھی اس پر اس کے گناہوں کا عذاب لا دیا اور جب وہ حضرت موسیٰ کا پیچھا کرتے ہوئے سمندر کنارے آیا تو موسیٰ کے لئے سمندر میں راستہ بنا دیا گیا اور وہ یروشلم تک اس راستے سے گئے اور فرعون اس وقت توبہ کرنے لگا کہ واقعی خدا ہے پر اس کا انجام اس وقت لکھ دیا گیا تھا اور اب اس کا وقت آخر تھا تو توبہ قبول ہو ہی نہیں سکتی تھی جب اس کو راہ ہدایت دکھائی گئی تو وہ جھٹلاتا رہا

اور جب اس کا انجام لکھا جا چکا تو وہ توبہ کرنے لگا زل وہ ظالم تھا اور اللہ ظالموں کا انجام ایسا ہی لکھتے ہیں اس وجہ سے ہی فرعون سمندر کی نظر ہو گیا اور اس کی ساری خدائی ختم ہو گئی زل ہمیں وقت رہتے توبہ کرنی چاہیے پر ہم تب کرتے جب قیامت سر پر ہو اور وقت آخر آچکا ہو۔۔۔ منتہا نے اس کو وضاحت کے ساتھ بتایا تھا۔۔۔!!

اور اب زل میں ہمت نہیں تھی کہ وہ اس پر اور بات کرتی وہ جانتی تھی کہ منتہا اس کو ہر جواب دینا جانتی ہے اس لئے وہ خاموشی سے بیٹھ گئی تھی۔۔۔!!

زمل اگر اللہ ظالموں کا ساتھ دیتا نہ تو آج کے دور میں سارے اچھے انسان ختم ہو چکے ہوتے اور صرف اس دنیا میں ظالم رہ جاتے بقول آپ کے اللہ ظالموں کو پسند کرتے ہیں اور ان کا ساتھ دیتے ہیں تو زمل میری ایک بات سن لے اگر ایسا ہوتا نہ تو یہ دنیا چار دن میں ختم ہوتی راہ ہدایت کے لئے اللہ نبیوں کو نہ بھیجتا وہ ہمیں ہدایت تک نہ لے کر آتے اگر اللہ واقعی ظالموں کا ساتھ دیتا تو اللہ نے قانون نہ بنایا ہوتا۔ منتہا ایک بار پھر بول اٹھی تھی

اس سے برداشت نہیں ہوا تھا کہ وہ اللہ کو ایسے کہے۔۔!!

کونسا قانون منتہا؟؟ زمل نے آج پہلی بار سنا تھا کہ اللہ نے قانون بھی بنایا ہے کوئی۔۔!!

جانتی ہو زمل اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آنکھ کا بدلہ آنکھ کان کے بدلے کان قتل کے بدلے قتل مطلب اللہ نے خود یہ بات کہہ دی ہے کہ اگر کوئی تمہاری آنکھ پر چوٹ پہنچاتا ہے تو اس آنکھ کے بدلے آپ بھی اتنا بدلہ لے سکتے ہیں اگر آپ کا کوئی قتل کرتا ہے تو اس قتل کے بدلے بھی قتل کیا جاسکتا ہے آپ کے ساتھ جتنا غلط ہوا ہے آپ اس کا بدلہ لے سکتے ہیں۔۔!! منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔!!

مطلب ہم خود بھی اپنے ساتھ ہوئی زیادتی کا بدلہ لے سکتے ہیں زمل کہہ کر مسکرائی تھی۔۔!!

لے تو سکتے ہیں پر ہمارے پیارے نبی کا فرمان ہے کہ آپ معاف کر سکتے ہیں معاف کر دینے سے آپ ہی کا ظرف انچا ہوگا معاف کر کے معاملہ ختم کر دیا جائے یا پھر اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑا جائے بیشک وہ بہترین انصاف کرنے والا ہے۔۔!! منتہا نے اس کی شکل دیکھ کر کہا تھا۔۔!!

اور معاف کر دینے سے ہمیں کیا ملے گا ہمارے ساتھ جو غلط ہوا وہ درد تو ہمارے اندر ہی رہے گا نہ اور ایک دن وہ ہمارے لئے ہی اذیت ناک ہوگا۔۔ زمل نے اپنی آنکھیں صاف کرتے کہا تھا!!

زمل سب سے بڑی اذیت ناک تو بدلے کی آگ ہوتی ہے جو ایک بار اگر ہمارے اندر جنم لے لیتی ہے تو پھر وہ ہمارے اندر کے انسان کو کہیں دور چھوڑ آتی ہے اور پھر وہ انسان صرف اس آگ میں جلتا ہے اور نہ صرف دوسروں کا برا سوچتا ہے بلکہ اپنے اندر کو بھی مار دیتا ہے سب سے بڑا روگ تو یہ ہے اور زمل آپ کو صرف معاف کر دینے کی تلکین کی گئی

ہے فیصلہ آپ کا ہے کے آپ معاف کرتے ہیں یا نہیں بس بات یہ ہے کے اللہ معاف کرنے والے کو پسند فرماتے ہیں۔۔!! منتہا نے زل کو سمجھایا تھا۔۔!!

چلو لڑکیوں چائی آگئی ہے مہلم نے کمرے میں آتے کہا تھا۔۔!!

مہلم میں نہیں پی رہی چائی بھی چائی کا نشہ تو آپ کو ہے مجھے نہیں۔۔!! منتہا کہہ کر مسکرائی تھی۔۔!!

منتہا میں نے اتنی دیر محنت کی ہے پورے آدھے گھنٹے میں چائی بنائی ہے میں نے۔۔

مہلم نے منہ بسور کر کہا تھا اور سوپ کا باول زل کے پاس رکھا تھا!!

یہ چائی بن رہی تھی یا پائے؟؟ منتہا نے مہلم کو دیکھ کر سوال کیا تھا۔۔!!

بن تو چائی ہی رہی تھی پر وہ آرام آرام سے بن رہی تھی۔۔ مہلم نے منتہا کے پاس بیٹھ کر کہا تھا!!

ہمم ٹھیک ہے۔۔ منتہا کہہ کر مسکرائی تھی وہ تیکھے نین نقوش والی لڑکی تھی گوری رنگت چہرے پر بلیو کلر کا سٹالر سیٹ کیے سنہری براؤن آنکھیں چہرہ میک اپ سے پاک چہرے پر نور وہ بہت حسین تھی۔۔!!

منتہا آپ کو آواز آ رہی ہے باہر دروازہ نوک ہو رہا ہے شاید۔۔ مہلم نے منتہا کو دیکھ کر کہا تھا۔۔

جی لگ تو رہا ہے ایسا کریں آپ زل کے پاس بیٹھے مہلم میں باہر دیکھتی ہوں نہ جانے اس وقت کون آ گیا ہے۔۔ منتہا کہہ کر باہر کی جانب چلی گئی تھی اور مہلم زل کے پاس بیٹھی تھی۔۔!!

کیسی طبیعت ہے آپ کی اب؟؟ مہلم نے سوال کیا تھا۔۔

میں اب بالکل ٹھیک ہوں

ساری الجھن پریشانی ختم ہوتی نظر آ رہی ہے اب مجھے۔۔ زل کہہ کر مسکرائی تھی۔۔!!

یہ ڈاکٹر نے کچھ کیا ہے یا پھر منتہا سے بات کا نتیجہ ہے؟؟ مہلم نے اس کو دیکھ ہنسی روک کر پوچھا تھا۔۔

یہ منتہا سے بات کا نتیجہ ہے کتنا اچھا بولتی ہیں وہ اور بالکل خوش نظر آتی ہے ہر چیز سے آزاد ان کو اتنا پرسکون دیکھ کر لگتا ہے کہ ان کے پاس کوئی پریشانی ہے ہی نہیں۔۔۔ زل نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کر کے کہا تھا۔!!

زل غلط فہمی ہے آپ کی یہ جو لوگ خوش اور ہر چیز سے آزاد نظر آ رہے ہوتے ہیں نہ حقیقت میں ان ہی لوگوں کے اندر گہرا طوفان برپا ہوتا ہے جس کا اندازہ کوئی اور نہیں لگا سکتا ظاہری تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں اور ہمیں لگتا بھی ایسا ہی ہے کہ وہ اپنے اندر جنگ لڑ رہے ہوتے ہیں وہ اندر سے ٹوٹ چکے ہوتے ہیں زل پر وہ اپنی تکلیف کو کسی کے سامنے بیان نہیں کرتے۔!!

کیا مطلب منتہا خوش نہیں ہیں؟؟ زل نے سوال کیا تھا۔

زل وہ ایک راز کی طرح ہے آج تک میں بھی ان کو سمجھ نہیں سکی

بس اتنا جانتی ہوں انہوں نے اپنا سب کچھ کھو کر اس راستے کو پایا ہے اور وہ اب بس پرسکون رہتی ہیں کیوں کہ وہ اپنے رب پر یقین کرتی ہیں۔!! مہلم کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

اور زل صرف اس کو دیکھ کر رہ گئی تھی پر منتہی نے اس کو بہت سے سوالوں کے جواب دے دیے تھے زل پر راز کھلنے لگے تھے پر ابھی سب سمجھنے میں وقت درکار تھا۔!!

زل آپ تیار ہو جائے آپ کو لینے کوئی آیا ہے۔۔ منتہی نے کمرے میں آکر کہا تھا۔!!

کون آیا ہے منتہا؟؟ زل کے پوچھنے سے پہلے ہی مہلم نے سوال کیا تھا۔!!

پتہ نہیں میں نے دیکھا نہیں کوئی لڑکا تھا دروازے کے باہر ہی کھڑا تھا میں نے صرف اندر سے پوچھا ہے اور وہ کہہ رہے کہ وہ زل کو لینے آئے ہیں۔۔ منتہا نے ساری بات ان کو بتائی تھی اور زل اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔!!

میں دیکھتی ہوں زل کہہ کر باہر کو گئی تھی اور منتہا بھی منہ پر نقاب کرتی پیچھے آئی تھی جب کے مہلم کمرے میں اپنی چائی سے لطف اندوز ہو رہی تھی وہ چائی نہیں چھوڑ سکتی تھی۔!!

آریان آپ زل نے باہر آتے دیکھ کر کہا تھا۔!!

کیسی ہیں آپ زل؟؟ آریان نے سوال کیا تھا اس نے نظریں بھی جھکا لی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ پردہ کرتی ہے اس لئے اس نے زل کو بھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔!!

ٹھیک ہوں میں انہوں نے میرا بہت خیال رکھا تھا۔!! زل کو ڈر تھا کہ آریان اس کو ڈانٹے نہ کہ وہ ایسے گھر سے کیوں گئی پر آریان نے ایسا کوئی سوال نہیں کیا تھا اس سے۔!!

آپ لوگوں کا بہت شکریہ کے آپ نے ان کا بہت خیال رکھا وقت پر ان کو ہسپتال لے گئی اور اچھا ٹریٹمنٹ بھی کروایا۔۔ آریان نے منتہا کا شکریہ ادا کیا تھا۔!!

یہ میرا فرض تھا کہ میں ان کی مدد کرتی۔۔ منتہی نے اس کو دیکھے بغیر کہا تھا

آپ کو کیا چاہیے وہ بتا دیں میں جہاں تک ہو سکا مدد کروں گا۔ آریان جانتا تھا کہ ان کو کس چیز کی مدد کی ضرورت ہے۔!!

میں نے ان کی حفاظت کسی مفاد کے لئے نہیں کی میں نے انسانیت کے ناتے کی ہے اور مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔!!

زل چلیں

آریان نے اس کو دیکھ کر کہا تھا۔!!

جی چلیں۔۔۔ زل اتنا کہتی منتہا کے پاس آئی تھی۔۔!!

منتہا تھنک یو میری اتنی مدد کرنے کے لئے اور مجھ سے اتنی پیاری باتیں کرنے کے لئے پر میرے سوال ابھی ابھی ادھورے رہ گئے۔۔! زل نے مسکرا کر کہا تھا۔۔!!

اگر اللہ نے چاہا تو آپ کو جواب مل جائے گا پر اگر ہو سکے تو کراچی جانے سے پہلے ایک بار مل کر جانا مجھ سے۔۔ منتہا نے آنکھوں میں نرمی لئے زل کو کہا تھا۔۔!!

ضرور ملوں گی آپ سے زل اس کے گلے لگی تھی اور آریان کے ساتھ باہر کی جانب چل دی تھی۔۔!!

منتہا جب وہ پوچھ رہے تھے تو آپ بول دیتی کے آپ کو انسٹیٹیوٹ کے کام کے لیے پیسوں کی ضرورت ہے اور دو تین ٹیچرز کی بھی۔۔ مہلم نے اس کے پاس آ کر کہا تھا۔۔!!

مہلم میری مدد اللہ کر دیں گے لوگوں کے احسان سے اچھا ہے میں اللہ سے مدد مانگوں دیکھنا اللہ خود مدد بھیج دے گے ہمارے لیے بھی۔۔ منتہا کہہ کر اندر کی جانب چلی گئی تھی

وہ بلیک کلر کے ڈنر ڈریس میں اپنی شان سے اندر آتا باہر کا دروازہ کھینچ کر بند کرتا اندر آیا تھا اور اپنا کوٹ اتار کر اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو پکڑایا تھا ٹائی اتار کر وہ چیئر پر بیٹھے لڑکے تک آیا تھا۔!!

ویسے تو میری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے پر افسوس کے ساتھ تم نے اچھا نہیں کیا۔!! وہ چیئر پر اپنا جوتا رکھتا اس لڑکے کے کان کے پاس ہوتا بولا تھا۔!!

میں نے آپ کا کچھ نہیں بگاڑا مجھے جانے دیں خدا کے لیے۔!! وہ لڑکا اس کا وحشی روپ دیکھ کر بوکھلا کر بولا تھا۔!!

تم نے ہی تو سب بگاڑا ہے مجھے کہاں برداشت ہے کے میرے دشمن کو کوئی اور چوٹ پہنچائے اس کی آنکھ میں تو آنسو بھی صرف میں لاؤ گا پر تم نے اس ہی کی محبت کو اس سے دور کیا تھا۔!! مہراں چیخا تھا۔

میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا تھا وہ غلطی سے ہوا تھا مجھ سے۔۔۔ اس لڑکے نے نظریں جھکا کر کہا تھا۔

پر تم جان بوجھ کے اس کو سڑک پر چھوڑ گئے تھے

مہران نے کہتے ساتھ ہی اس لڑکے کے ہاتھ کا نشانہ لے کر بندوق چلائی تھی وہ لڑکا درد سے بلبلا رہا تھا پر مہران ہنستا اس کو دیکھتا رہا تھا کچھ دیر رک کر اس نے ٹانگ کا نشانہ لے کر گولی چلائی تھی۔۔

فاخر جاؤ اس کو ہسپتال لے جاؤ۔۔ مہران بندوق پر پھونک مارتا بولا تھا۔۔!!

جی سر جیسی آپ کی مرضی۔۔ وہ کہتا آگے آیا تھا اور اس کو لے کر چلا گیا تھا۔۔!!

اور کیا اپڈیٹ ہے۔۔ اس نے چیئر پر بیٹھتے سوال کیا تھا۔۔!!

سر وہ ولید کا باپ آیا تھا وہ کہہ رہا تھا کیس واپس لو۔۔ سامنے کھڑے لڑکے نے فائل اس کے سامنے کرتے کہا تھا۔۔!!

ویسے میرے سالے نے پہلی بار کوئی اچھا تیر چلایا ہے مجھ پر شکر ہے وہ ٹیشو پیپر کا تو کام ہوا رہنے دو اس کو جیل میں۔۔ مہران کہتا ہنسا تھا اور سامنے کھڑا لڑکا صرف اس کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔!!

سر ولید کو جیل سے نکلنا چاہیے تھا۔۔ وہ لڑکا مہران کو ڈر ڈر کے بولا تھا۔۔!!

فرجاد ایسا کرو کمیشنر کو کال لگاؤ اور اس سے کہو کہ ولید پر کڈنپنگ کا چارٹر لگا کر اور جیل کی ہوا کھلواؤ اور ہاں اگر یہ کم لگے تو سلمان بٹ کا مرڈر کیس بھی ڈال دینا۔!! مہران کہہ کے اپنی پستول کو دیکھنے لگا تھا۔

پر سر سلمان بٹ تو وہ بزنس مین ہے نہ جس کو آپ نے دن میں مارا تھا۔ فرجاد مہران کو دیکھتا بولا تھا۔!!

ہاں وہی ہے ویسے بھی اس کا کیس ابھی بند نہیں ہوا تو بس وہ ولید پر ڈال دو میرا سالہ یہی چاہتا ہے کہ ولید جیل میں رہے۔!!

وہ لڑکا مہران کو ایک نظر دیکھتا باہر جا چکا تھا اور مہران بھی اپنا کوٹ اٹھاتا باہر نکلا تھا۔!!

آپ مجھ سے پوچھیں گے نہیں کہ میں کہاں گئی تھی؟؟ زل نے گاڑی میں بیٹھے آریان سے سوال کیا تھا۔!!

آپ کو کیا لگتا ہے پوچھنا چاہئے کیا مجھے؟؟ آریان نے بھی الٹا سوال کیا تھا۔!!

پوچھنا تو چاہیے کیوں کے آپ کا حق ہے۔۔ زل نے آریان کو دیکھے بغیر کہا تھا۔۔!!

ہمم ٹھیک پر مجھے نہیں لگتا کے پوچھنا چاہئے۔۔!! آریان نے زل کو دیکھ کر کہا تھا۔

کیوں؟؟ زل نے صرف اتنا پوچھا تھا۔

اس لیئے کے یہ آپ کی لائف ہے اور آپ جو چاہیں کر سکتی ہیں۔۔ آریان کہہ کر خاموش ہوا تھا۔!!

آپ کو کب پتا لگا تھا کے آپ کا نکاح مجھ ہی سے کروایا ہے تایا ابونے؟؟ زل نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پوچھا تھا۔!!

شک تو تب ہی ہو گیا تھا جب آپ اپنی پھوپھو سے بات کر رہی تھی۔۔ آریان نے فرنٹ مرر سے باہر دیکھتے کہا تھا۔!!

مطلب آپ چھپ کر باتیں بھی سنتے ہیں؟؟ زل نے اب کی بار اپنی آنکھیں بڑی کرتے آریان کو دیکھ کر کہا تھا۔!!

نہیں سنتا تو نہیں ہوں پر وہ کیا ہے نہ کے آپ کے تایا ابّو نے ہی مجھے اس وقت وہاں بھیجا تھا اور بس پھر میں نے سن لیا تھا۔۔۔!! آریان ہنستا بولا تھا۔۔

پھر پتہ کب لگا کے میں ہی آپ کی پھوپھو کی بیٹی ہوں؟؟ زل نے نظریں اٹھا کر پوچھا تھا۔۔!!

تب جب میں نے آپ کو ہسپتال میں دیکھا تھا صارم کے ساتھ۔۔!! آریان ایک بار پھر ہنسا تھا۔۔!!

مطلب آپ نیلی بلا ہونے کے ساتھ چالاک بھی ہیں۔۔ اب کی بار زل بھی کہہ کر ہنسی تھی۔۔!!

تھا نہیں پر جب آپ سے نکاح ہوا تو چالاک ہو گیا۔۔ آریان نے کہتے ساتھ قہقہہ لگایا تھا۔۔!! کیوں مجھ سے نکاح کر کے ایسا کیا ہوا جو آپ کو چالاک ہونا پڑھا؟؟ زل نے تجسس کے مارے پوچھا تھا۔۔!!

چالاک بیوی ملی تھی نہ اب اگر معصوم رہتا تو کام خراب ہو جاتا۔۔ آریان نے اپنی ہنسی روک کر کہا تھا۔۔!!

آپ مجھے چالاک کہہ رہے ہیں۔۔ زل نے آنکھیں چھوٹی کر کے آریان کو دیکھا تھا۔۔!!

اب کی بار آریان صرف ہنسا تھا کچھ کہا نہیں تھا۔۔!!

ابھی وہ گاڑی میں بیٹھے ہی ہوئے تھے جب ایک گاڑی آکر ان سے ٹکرائی تھی۔۔!!

آپ گاڑی میں بیٹھی رہے میں دیکھتا ہوں کے نقصان تو نہیں ہوا۔ آریان کہتا گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔!!

آپ ٹھیک ہیں نہ آپ کو لگی تو نہیں؟؟ آریان نے ان کی گاڑی کے پاس جاتے پوچھا تھا۔۔!!

انہوں نے نظر اٹھا کر آریان کو دیکھا تھا اور ہنسنے لگے تھے۔۔!!

آریان نے نظر اٹھا کے اس شخص کو دیکھا تھا اور واپسی مڑنے لگا تھا جب ان کی آواز نے آریان کو روک لیا تھا۔۔!!

میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ یہ لڑکی ٹھیک نہیں ہے دیکھ گھر سے بھاگ گئی اور تو اس کو ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔۔ وہ کہہ کر ہنسے تھے آریان کچھ بھی کہے بغیر واپس گاڑی کی جانب جانے لگا تھا جب زمل بھی گاڑی سے نکل کے باہر آئی تھی۔۔!!

مطلب ایک بار پھر ڈھونڈ لیا اس کو چھوڑ دے اس لڑکی کو دیکھ آج یہاں سے بھاگی ہے کل پھر بھاگے گی کب تک ڈھونڈتا پھرے گا اس کو اس کا تو روز کا کام ہے یہ اس کو قید کر کے رکھ جیسے میں نے کیا تھا۔۔ کمال سکندر ہنستے کہیں جا رہے تھے۔۔!!

بیوی ہے میری غلام نہیں ہے جو قید کروں اور ان کو حق حاصل ہے کہ یہ جب جہاں چاہے آ جا سکتی ہے کسی کی مرضی کی محتاج نہیں ہے آریان اسفند جہانگیر اپنی بیوی زمل آریان جہانگیر کو اپنی مرضی سے جینے کی اجازت دیتا ہے اور میری اجازت سے بڑھ کر اور کچھ نہیں اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے میری بیوی پر انگلی اٹھائے۔۔ آریان اب کی بار ان کی سنتا چیخا تھا۔۔!!

پچھتائے گا تو لڑکے تجھے اس کے پروں کو کاٹنا ہو گا تاکہ یہ اڑان سے پہلے ہی نیچے گر جائے دو رکھ کے لگا خود سیدھی ہو جائے گی۔۔!! اس بار کمال سکندر بھی چیخے تھے۔۔!!

میری نظر میں ایسے لوگ مرد کہلانے کے لائق ہی نہیں ہیں جو اپنی گھر کی عورتوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں اور ابھی میرا ظرف اتنا نیچے نہیں گرا کے میں اتنی پیچ حرکت کروں۔۔!! آریان کہتا ان کی سنے بغیر ہی زل کا ہاتھ تھامتا گاڑی میں جا کر بیٹھا تھا اور گاڑی سٹارٹ کر کے بھگا لے گیا تھا۔۔!!

ایک تو آپ کے تایا ابو ہمیشہ رنگ میں بھنگ ڈالنے آ جاتے ہیں۔۔!! آریان نے گاڑی میں بیٹھ کر کہا تھا۔!!

کیا مطلب میں سمجھی نہیں۔۔ زل نے آریان کو دیکھے بغیر سوال کیا تھا۔!!

مطلب بھئی میں اپنی اتنی خوبصورت بیوی کے ساتھ لانگ ڈرائیو پر نکلا ہوں میرا سارا موڈ خراب کر دیا یہ نہیں کے وہ ہمیں بھی تھوڑی دیر خوش رہنے دے ہمیشہ کباب میں ہڈی بن جاتے ہیں وہ۔۔!! آریان نے اپنا قبضہ روک کر کہا تھا۔!!

اور زل صرف آریان کو دیکھ کر رہ گئی تھی اب وہ کیا ہی کہتی۔۔!!

ویسے زل آپ کو یاد ہے آپ نے ہماری پہلی ملاقات میں مجھے بھائی کہا تھا۔!! اب کی بار آریان نے بھی سیریس ہو کر کہا تھا۔!!

وہ تب مجھے کیا پتا تھا کہ آپ وہی ہیں۔۔ زل نے منہ نیچے کرتے کہا تھا۔۔!!

پر مجھے تو پتا تھا کہ آپ میری وائف ہیں نرس نے بتایا تھا کہ آپ کی وائف بہت خوبصورت ہیں۔۔!!

اور آپ نے نرس کی بات مان کر مجھے خوبصورت سمجھ لیا۔۔ زل آریان کو دیکھ رہی تھی۔۔! ہاں شاید۔۔

آریان اتنا کہتا خاموش ہوا تھا۔۔

اور پھر اس کے بعد پورا راستہ انہوں نے خاموشی سے ہی گزارا تھا۔۔

بابا وہ ٹھیک ہو گئی نہ بابا وہ بھائی کو مل جائیں گی نہ۔۔ آئزہ اسفند صاحب کے گلے لگے ان سے پوچھ رہی تھی۔۔!!

میرا بچا آپ خود کہتی ہیں نہ کہ جب ہم اللہ سے اچھی امید لگاتے ہیں تو اچھا ہی ہوتا ہے دیکھنا زل ٹھیک ہو گئی آپ بس اچھا سوچیں۔۔ اسفند صاحب نے آئزہ کو دلا سے دیا تھا۔۔!!

زل۔۔ حناع باہر سے آتی زل اور آریان کو دیکھ کر چیخ کر بولی تھی اور آئزہ باہر کی جانب دیکھتی زل کے پاس بھاگی تھی اور اس کے گلے لگی تھی۔۔!!

زل ایسے نہیں کرتے نہ آپ جانتی ہیں ہم اتنے پریشان ہو گئے تھے آپ ٹھیک ہیں نہ۔۔ آئزہ زل کے گلے لگ کر اس سے سوال کر رہی تھی جب حناع اور مشال بھی آکر ان کے گلے لگی تھی اور باقی سب ان کو دیکھ رہے تھے۔۔!!

میں ٹھیک ہوں بلکل اور آپ لوگوں کے ہوتے ہوئے زل کو کوئی چوٹ پہنچا بھی نہیں سکتا۔۔!! زل نے مسکرا کر کہا تھا۔۔!!

اب آپ لوگ ان سے دور ہونے کا ارادہ رکھتی ہیں کے نہیں۔۔!! آریان نے ان تینوں کو دیکھ کر کہا تھا۔۔!!

رکھتے تو نہیں ہیں پر ابھی کے لئے ہو جاتے ہیں دور۔۔ مشال کہہ کر مسکرائی تھی اور وہ تینوں زل سے دور ہوئی تھی زل چلتی ہوئی آگے گئی تھی اور جلیل سکندر کے گلے لگی تھی انہوں نے بھی اپنی بیٹی کو گلے لگا لیا تھا صارم بھی ان کے ساتھ آتا گلے لگا تھا۔۔!!

مانا لڑکی ہم نے تمہیں کچرے سے اٹھایا تھا پر اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کے تم اپنا خیال نہ رکھو۔۔ صارم ان کے گلے لگا زمل کو بولا تھا۔!!

کچرے سے تو ہم نے آپ کو اٹھایا تھا بھائی۔۔ زمل نے بھی صارم کو دیکھ کر کہا تھا۔!!

بابا اب بس آپ اس کو بتا ہی دیں کے اس کو ہم نے واقعی کچرے سے اٹھایا تھا۔۔ صارم نے دور ہوتے جلیل سکندر سے کہا تھا۔!!

جلیل سکندر نے صارم کو رکھ کر ایک لگائی تھی۔!!

کیوں بیزتی کرواتا ہے بھائی اپنی ایسے ہی سب کے سامنے مار کھالی آریان نے صارم کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔!!

زمل اٹھتی زمین چچی کے گلے لگی تھی!!

کیسی ہو بیٹا؟؟ انہوں نے زمل کے ماتھا چوم کر کہا تھا۔!!

ٹھیک ہوں چاچی۔۔ زمل کہہ کر مسکرائی تھی!!

جب حلیمہ بیگم نے آکر زمل کو گلے سے لگایا تھا۔!!

بیٹا خیال رکھا کریں اپنا میرے بیٹے کی چاہتوں کی اکلوتی وارث ہیں آپ۔۔ حلیمہ بیگم نے
 زمل کے کان کے قریب سرگوشی کرتے کہا تھا!! زمل صرف مسکرائی تھی۔۔۔!!!

چلو لڑکوں تھوڑی دیر سو جاؤ ویسے بھی کل سب نے تھکنا ہے داریا انٹی نے ان کو مخاطب
 کر کہ کہا تھا۔۔!!

آہستہ آہستہ وہاں سے سب چلے گئے تھے حنا بھی زمل کا ہاتھ تھامتی اپنے کمرے میں لے
 گئی تھی۔۔!!

لڑکی یہ کیا تھا

ہاں سارا مہندی کا فنکشن مس کر دیا۔۔ حنا بیڈ پر بیٹھتی بولی تھی۔۔!!

یار مجھے کیا پتا تھا کہ میرے ساتھ وہ سب ہو جائے گا۔۔!!

آریان بھائی نے کچھ کہا تو نہیں۔۔!! حنا نے زمل کو دیکھ کر پوچھا تھا!!

نہیں کچھ بھی نہیں کہا۔۔ زمل بیڈ پر لیٹی ہوئی بولی تھی۔۔!!

ایسا کیسے ہو سکتا ہے پوچھا تو ہو گا ہی کے کہاں غائب ہوئی تھی۔۔ حناع نے حیرت کے مارے پوچھا تھا۔!!

نہیں ایسا کچھ نہیں پوچھا بلکہ میں نے کہا تھا کہ پوچھیں گے نہیں تو آگے سے کہنے لگے کہ پوچھنا ضروری نہیں۔۔ زمل نے منہ اٹھاتے حناع کو دیکھ کر کہا تھا

اچھا ٹھیک ہے۔۔ حناع کہتی باہر کی طرف چلی گئی تھی۔!! اور پھر زمل بھی بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی تھی۔!!

کہاں سے آرہے ہو تم نواب؟؟ شاہ ویز صاحب نے مہران کو روک کر کہا تھا۔!!

بابا مین گیٹ سے اگر اس وقت اندر آ رہا ہوں تو اس کا صاف مطلب یہی ہے نہ کے باہر سے آیا ہوں۔!! مہران نے صوفہ پر بیٹھتے کہا تھا۔!!

بیٹا میری بھی آنکھیں ہیں نظر آتا ہے کے باہر سے ہی اندر آئے ہو میں یہ پوچھ رہا ہوں کے کہاں تھے اب تک۔!! شاہ ویز صاحب نے بھی اس کے پاس بیٹھتے کہا تھا۔!!

ایک کام تھا بس وہی سے لوٹا ہوں۔۔ مہران اتنا کہتا خاموش ہوا تھا۔۔!!

یہ ایسے کونسے کام ہے جو رات دو بجے کے بعد ہوتے ہیں تمہارے۔۔ شاہ ویز خان نے غصہ ضبط کرتے کہا تھا!!

آپ زیادہ زور نہ دیا کریں اپنے دماغ پر ویسے ہی سارے بال سفید ہو گئے ہیں آپ کے۔۔!!

بیٹا یہ بال ایسے ہی سفید نہیں ہوئے میرے۔۔!! شاہ ویز صاحب نے دانت پیس کے کہا تھا۔۔!!

جی پتا ہے کے آپ کی اب عمر ہو گئی ہے بوڑھے ہو گئے ہیں آپ۔۔ مہران نے اپنے ماتھے کی رگیں سہلاتے کہا تھا!!

مہران کچھ تو ذمے داری اٹھا لو اب چھوٹے نہیں ہو کل کو اگر مجھے کچھ ہو گیا

تو کیا کرو گے تم۔۔!! شاہ ویز خان نے اس کو سمجھانا چاہا تھا۔۔!!

بابا دیکھیں آپ جو چاہتے ہیں اس کے لئے میں ابھی تیار نہیں ہوں اور اپنے مرنے کی دھمکی نہ دیا کریں میں اموشنل بلیک میل نہیں ہوتا۔۔ مہراں کہہ کر ہنسا تھا۔۔!!

مجھے تمہارے کمرے سے یہ پستول ملی ہے مہراں خان جان سکتا ہوں کہاں سے آئی ہے یہ؟؟ شاہ ویز صاحب نے پستول ٹیبل پر رکھ کر کہا تھا!!

شاہ ویز خان اپنی سیفٹی کے لئے رکھی ہے سیلف ڈیفنس بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔ مہراں بڑی مہارت سے جھوٹ بولتا کھڑا ہوا تھا۔۔!!

کہاں جا رہے ہو؟؟ شاہ ویز صاحب نے اس کو اٹھتا دیکھا تو سوال کر بیٹھے۔۔!!

میرا کوئی ارادہ نہیں ہے آپ کا وہ لمبا چوڑا لکچر سننے کا جب بلانا ہوا کہہ دینا آ جاؤ گا آفس۔۔!!

مہراں کل ہم نے شادی میں جانا ہے اور تم ہمارے ساتھ چل رہے ہو اور اب میرے ساتھ اور ارگیو کرنے کی ضرورت نہیں۔۔ شاہ ویز خان اتنا کہتے اپنے کمرے کی جانب چل دیے تھے۔۔!!

ایک تو یہ بڑھے بابا ہمیشہ فیصلہ سنا کے چلے جاتے ہیں انہوں نے تو پہلے ہی سوچا ہوتا ہے کے اپنے اکلوتے بیٹے کی بات سنی ہی نہیں ہے ہنسنے۔۔ مہراں من ہی من بڑھاتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔!!

زمل جاگ رہی ہیں؟؟ وہ زمل کے روم میں آتی بولی تھی۔۔!!

جی جاگ رہی ہوں خیریت؟؟ زمل نے آنکھیں کھول کر اس کو دیکھ کر پوچھا تھا۔۔!!

مجھے ادھر روم میں ڈر لگ رہا تھا میں یہاں سو جاؤ؟؟ آئزہ نے اجازت طلب کی تھی۔۔!!

جی جی سو جاؤ زمل نے بیڈ پر جگہ بنائی تھی اور آئزہ دوسری طرف آ کر لیٹی تھی۔۔!!

آئزہ میں غائب ہو گئی تھی تو آپ سب نے یہ ہی سوچا ہو گا نہ کے میں سب کی عزت پر کیچڑ اوچھال کر چلی گئی ہوں۔۔ زمل نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد آئزہ سے سوال کیا تھا۔۔!!

بلکل بھی نہیں ہم ایسا کیوں سوچیں گے بھلا۔۔! آئزہ نے زمل کی بات سن کر حیرت سے کہا تھا۔۔!!

اس لئے کے

تایا ابو بھی یہی کہتے ہیں نہ کے میری کوئی عزت نہیں ہے میں اچھی لڑکی نہیں ہوں۔۔!!
زمل نے اپنی آنکھ سے بہنے والے آنسو کو روک کر کہا تھا۔۔!!

جانتی ہے آپ زمل عزت اور ذلت تو اللہ تعالیٰ دینے والے ہیں ہم انسان کسی کا کچھ نہیں
بگاڑ سکتے۔۔!! آئزہ اتنا کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔!!

کیا مطلب میں سمجھی نہیں؟؟ زمل نے سوال کیا تھا۔

زمل آپ کو کیا لگتا ہے لوگ آپ کو برا بھلا کہیں گے تو آپ کو ذلت مل جائے گی آپ
رسوائے زمانہ ہو جائے گے؟ آپ پر تہمت لگائی جائے گی تو آپ کی عزت پامال ہو جائے
گی؟ لوگ آپ کے بارے میں برا بھلا کہیں گے تو آپ کبھی سر اٹھا کر جی نہیں سکے گی؟
ہمیشہ دوسرے آپ کو نیچا دیکھتے رہے گے؟؟ ایک انسان کے برا کہہ دینے سے پوری دنیا
آپ کے خلاف ہو جائے گی؟

زمل لوگوں کا تو کام ہی ہے باتیں بنانا دوسروں کی عزت اچھالنے کی کوشش کرنا جانتی ہیں آپ زمل زیادہ تر لوگ نہ ہمارے زوال کے منتظر ہوتے ہیں جانتی ہو کیوں؟

کیوں کے جن صلاحیتوں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہوتا ہے وہ ان صلاحیتوں سے محروم ہوتے ہیں زمل کسی کی عزت لوگوں کی زبانوں سے نہیں بندھی جو کسی کے کچھ بھی کہہ دینے سے چلی جائے گی!! عزت تو اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ جس کو چاہتا ہے اس کو عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت

زمل لوگوں کے کہہ دینے سے نہ ہماری عزت گر نہیں جاتی اگر کوئی کچھ ایسا کہہ بھی دے تو یہ وضاحتیں اور دلائل کسی کام کی نہیں اس سے آپ کے کردار کو کوئی فرق نہیں پڑھتا۔!! آئزہ بولنے پر آئی تو بولتی ہی چلی گئی اور زمل صرف اس کی سنتی رہی۔!!

مطلب تایا ابو جو کہہ رہے ہیں اس سے میری عزت کو کوئی فرق نہیں آئے گا؟؟ زمل نے اٹھ کر بیٹھتے پوچھا تھا۔!!

زمل اللہ کی رضا کے بغیر تو پتہ بھی نہیں ہل سکتا تو پھر یہ دنیا کی عدالت لگانے والے کیسے کچھ کریں گے۔!! آئزہ کہہ کے خاموش ہوئی تھی اور پھر زمل نے بھی کچھ نہ کہا تھا۔!!

اب ہم ان لوگوں کو کیا جواب دیں۔۔ وہ اپنے لاؤنچ میں گھومتی بولی تھی۔۔!!

اب ہمارے پاس کچھ کہنے کو بچا ہی کہا ہے اب تو پانی سر کے اوپر سے گزر گیا ہے۔۔ انہوں نے اپنا غصہ ضبط کرتے کہا تھا۔۔!!

شفیق صاحب کچھ تو کرنا ہوگا نہ اگر برات گھر آگئی تو ہماری عزت رہے گی ہی نہیں۔۔!!
جویریا بیگم نے صوفے پر بیٹھتے کہا تھا۔۔!!

وہ ویسے بھی نہیں رہی آپ کی بیٹی اس کو نیلام کر کے رات کے اندھیرے میں گھر سے جا چکی ہیں۔۔!! شفیق صاحب نے ان پر طنز کے تیر چلائے تھے۔۔!!
آپ شاید بھول رہے ہیں کہ وہ آپ کی بھی بیٹی ہی ہے۔۔ جویریا بیگم نے اپنے آنسو صاف کر کے کہا تھا۔۔!!

جب ہم نے آپ سے کہا تھا جویریا کے زروش سے اس کی مرضی پوچھ کے ہاں کرنا تو آپ نے کیوں نہیں پوچھا۔۔!! شفیق صاحب نے غم سے کہا تھا۔۔!!

میں نے پوچھا تھا کہ وہ خوش ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو میں اپنی بیٹی کی ایسے ہی تو شادی نہیں کرتی

نہ ایک ہی ایک بیٹی ہے ہماری اگر اس کی بھی خوشی کا ہم نہ سوچیں تو یہ غلط ہونا تھا۔۔۔
جویریا صاحبہ نے اپنا ماتھا تھام کے کہا تھا۔!!

اب ہم ویسے تو کچھ نہیں کر سکتے پر ہاں ایک چیز ہو سکتی ہے کہ میں اس کو ڈھونڈتا ہوں
اگر مل گئی تو وجہ پوچھوں گا اور اگر ناملی تو پھر ہمارے پاس دوسرا کوئی راستہ نہیں ہوگا
ہمیں دلشاد بھائی کو حقیقت بتانی ہوگی۔۔۔ شفیق صاحب کہتے وہاں سے جا چکے تھے اور جویریا
بیگم وہیں بیٹھی دعا کرنے لگی تھی۔!!

یار یہ کیا کہاں ہے کتنا ٹائم ہو گیا ہے۔!! عمران نے اپنی گھڑی پر وقت دیکھتے کہا تھا۔!!
سوچ تو میں بھی یہی رہا ہوں چھوٹے پر اب ہم ویٹ کرنے کے علاوہ کر بھی کیا سکتے ہیں۔۔۔
صارم نے بھی سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا تھا۔!!

وہ دونوں اس وقت ایئر پورٹ کے باہر گاڑی میں بیٹھے بالاج کا انتظار کر رہے تھے جو پچھلے پندرہ منٹ سے اندر اپنا کارڈ ڈھونڈنے گیا تھا جو اس نے گرا دیا تھا۔!!

یار اس کا موبائل بھی بچ رہا ہے۔۔

عمران نے بالاج کے موبائل کو ہاتھ میں پکڑتے کہا تھا۔!!

کیا خیال ہے اٹھالیں ایسا بھی ہو سکتا ہے کوئی امپورٹنٹ کال ہو یا یہ بھی ہو سکتا وہ خود کسی کا موبائل لے کر کر رہا ہو۔۔ صارم نے انکنوؤں نمبر دیکھ کے اندازہ لگایا تھا!!

عمران نے بھی کچھ سوچ کر کال پک کی تھی اور فون سپیکر پر لگایا تھا۔!!

اسلام و علیکم!! امید کرتی ہوں آپ خیریت سے ہوں گے میں زروش ہوں دیکھیں میں جو کہنے لگی ہوں وہ بہت امپورٹنٹ ہے اس لئے غور سے سننا۔۔ وہ دوسری طرف کی آواز سننے بغیر ہی کہے جا رہی تھی شاید اس نے کال ہی اپنی بات سنانے کے لئے کی تھی!!

عمران اور صارم نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور خاموش سے سننے لگے تھے!!

دیکھیں بالاج آپ بہت اچھے ہیں میں جانتی ہوں پر میں یہ شادی نہیں کر سکتی اب آپ یہ بالکل مت سوچنا کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں اس لئے ایسا کہہ رہی اور نہ ہی میں نے آپ سے کوئی دشمنی نکالنی تھی دیکھیں بالاج ہمارے درمیان میرے کچھ ڈریم آگئے ہیں آپ جانتے ہونگے کہ میرے بابا کے پاس سب کچھ ہے جو میرا ہی ہے کیوں کہ میں ان کی ایک ہی ایک بیٹی ہوں پر میں خود انڈیپنڈنٹ ہونا چاہتی تھی تاکہ خود کے خوابوں کو پروان چڑھا سکوں اگر آج میں یہ ٹیسٹ نہ دینے جاتی تو میری سالوں کی محنت چلی جانی تھی اس پروجیکٹ کو میں نے بہت محنت سے بنایا تھا ویسے تو دونوں ہی چیزیں ضروری تھیں پر آ ایک دن گئی اور میں نے اپنے خوابوں کو چن لیا تھا بالاج بس اس لئے میرا جانا ضروری تھا آپ کو ایک بہت اچھی لڑکی مل جائے گی ہاں پر اگر آپ کو میری یہ ساری باتیں بری نہ لگی تو میرے بابا کی عزت رکھ لینا آج کسی بھی طرح پلیز۔۔ زروش نے اتنا کہتے ہی فون رکھ دیا تھا اور عمران اور صارم ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے تھے۔۔!!

بھائی یہ کیا تھا؟؟ عمران نے حیرت کے مارے پوچھا تھا!!

مجھے کیا پتا میں نے بھی کال تیرے ساتھ ہی سنی ہے۔!! صارم نے اس کو دیکھے بغیر کہا تھا!!

ابھی وہ بات کرنے ہی لگے تھے

جب بالاج گاڑی میں آ کر بیٹھا تھا۔!!

تم دونوں کو کیا ہوا رنگ کیوں اڑے ہوئے ہیں تمہارے؟؟ بالاج نے ان دونوں کی شکل کو دیکھ کر کہا تھا۔!!

کچھ نہیں بس تھک گیا ہوں گھر چل عمران نے کہتے ساتھ ہی گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لی تھی اور یہی کام صارم نے بھی کیا تھا۔!! بالاج نے بھی سر جھٹک کر گاڑی سٹارٹ کی تھی اور گھر کی جانب رخ کیا تھا۔!!

گھڑی صبح کے چار بج رہی تھی۔!!!

اور عمران کیا بنا اس ٹیشو پیپر کا اندر ہی ہے نہ یا پھر نکلوا لیا ہے مہران نے؟؟ ابھی وہ لوگ آئے ہی تھے جب آریان نے ان دونوں کو اپنے کمرے میں بلا لیا تھا!!

اس کا کیا بننا تھا بلکہ میں تو حیران ہوں کہ مہران نے خود کمیشنر سے کہہ کر اس پر قتل کا کیس بھی ڈال دیا ہے اب وہ جلدی نہیں نکل سکتا۔۔ عمران نے آریان کو دیکھ کر کہا تھا!!

ابھی ولید سے بڑے مسئلے ہیں یہاں ذرا اس پر اپنی نظر ثانی کر لو۔۔

صارم نے ان دونوں کی بات کاٹ کر کہا تھا۔۔!!

کیسا مسئلہ؟؟ آریان نے اس کو دیکھ کر پوچھا تھا!!

یار آریان ابھی جب ہم گاڑی میں تھے نہ واپسی سے پہلے تو بالاج کی فینسی کا فون آیا تھا جو میں نے اور عمران نے سنا تھا۔۔!!

کیا مطلب کھل کر بتاؤ۔۔!! آریان نے ان کی شکلیں دیکھ کر کہا تھا جو جھک گئی تھی!!

یار آج یہ شادی ہو ہی نہیں سکتی۔۔ صارم نے ایک بار پھر کہا تھا۔۔!! اور پھر عمران نے ساری بات آریان کے گوش گزار کی تھی۔۔!!

بالاج کو پتا ہے یہ ساری بات؟؟ آریان نے ساری بات سننے کے بعد ان سے سوال کیا تھا!!

جس وقت کال آئی وہ تھا نہیں اور جب وہ آیا فون بند ہو گیا تھا اور ہم میں ہمت نہیں ہوئی کچھ کہنے کی۔۔!! عمران نے آنکھیں دوسری جانب کرتے کہا تھا۔۔!!

پر یار آریان اب ہم اس کے پیرنٹس کی عزت کیسے رکھے؟؟ صارم نے سوال کیا تھا۔۔!!

یہ تو باجی بڑی مشکل میں ڈال گئی ہیں ہمیں۔۔ عمران نے صارم کو دیکھ کر کہا تھا!!

ایک سولیوشن ہے تو میرے پاس پر اگر بڑے مان جائے۔۔ آریان نے کچھ سوچ کر کہا تھا۔۔!!

ایسا بھی کیا چل رہا ہے اس خرافاتی دماغ میں جو بڑے مانے گے؟؟ صارم نے آریان کے کان کے پاس سرگوشی نما آواز میں کہا تھا۔۔!!

یار عمران ایسا نہیں ہو سکتا کے ہم مشال کی شادی بالاج سے کروا دیں۔۔ آریان نے رک رک کر کہا تھا۔۔!!

یار ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے بالاج کے لئے انکل انٹی نے زروش کو چنا تھا اب ایسے کیسے مشال آ سکتی ہے بیچ میں۔۔!! عمران پہلے تو کچھ دیر خاموش رہا پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد بولا تھا۔۔!!

اور ویسے بھی اگر مشال اور بالاج کی شادی ہو بھی جاتی ہے تو زروش کے مام ڈیڈ کی عزت کیسے محفوظ ہوگی۔۔ صارم نے آریان کی بات کو سنتے عجیب انداز میں کہا تھا۔!!

اسکا بھی حل ہے میرے پاس پر پہلے عمران چاچو چاچی کو منالے پھر ہی آگے کا کچھ سوچا جا سکتا۔!! آریان چیئر پر بیٹھتا بولا تھا۔!!

میں ماما بابا سے بات کرتا ہوں

اگر وہ مان گئے تو پر میں یہ یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ جیسا تو سوچ رہا ہے ویسا ہوگا بھی۔۔ عمران کہتا اٹھ کر باہر چلا گیا تھا اور وہ دونوں کمرے میں رہ گئے تھے۔!!

ماما بابا میں روم میں آجاؤ کیا؟؟ عمران نے دروازہ نوک کرتے کہا تھا۔!!

جی آجاؤ اندر سے زمین بیگم نے آواز دی تھی۔!!

مجھے آپ دونوں سے ایک بہت اہم بات کرنی ہے۔۔ عمران نے بہت سوچ سمجھ کر لفظوں کا چناؤ کیا تھا!!

جی بیٹا بولو کیا بات کرنی ہے اب کی بار فرحان سکندر بولے تھے۔!!

بابا میں کوئی فیصلہ نہیں کر رہا بس اپنی بات رکھ رہا ہوں فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کے آپ جو چاہے کریں۔!! عمران نے فرحان سکندر کے چہرے کو تکتے کہا تھا۔!!

عمران کھل کر بات کرو یہ پہیلیاں کیوں بوجھوا رہے ہو تم۔ فرحان سکندر نے اس کو دیکھ کے کہا تھا جو بہت ٹھہر ٹھہر کر لفظوں کی ادانگی کر رہا تھا۔!!

بابا بالاج اچھا لڑکا ہے!! عمران نے یہ کہتے ان کے چہرے کے تاثرات نوٹ کیے تھے۔

جی میں جانتا ہوں اچھا بچا ہے بلکہ بچپن سے دیکھا بھالا ہے ہمارا۔!! فرحان سکندر نے مسکرا کر کہا تھا۔

بابا میں پہلے بھی بتا چکا ہوں آخری فیصلہ آپ کا ہوگا میں چاہتا ہوں کے بالاج اور مشال کا نکاح کر دیا جائے۔ عمران نے اب کی بار نظریں اپنے ہاتھوں پر جمائے رکھی تھی۔!!

وہ تو ٹھیک ہے اور ہمیں کوئی اعتراض بھی نہیں ہے پر میں اتنا بڑا فیصلہ اپنی مرضی سے نہیں لے سکتا اگر مشال چاہے گی تو ہی ایسا ہوگا۔!!

بابا آپ زروش کے بارے میں۔۔ عمران اتنا کہہ کر خاموش ہوا تھا۔۔!!

ہم جانتے ہیں بلکہ سب ہی جانتے ہیں کال آئی تھی اس بچی کے گھر سے اب باہر بھی سب پریشان بیٹھے ہیں بلکہ دلشاد بھائی نے بھی باتوں باتوں میں مشال کا کہا ہے مجھے پر میں اس کے فیصلے کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاؤ گا۔۔ فرحان سکندر کہہ کر خاموش ہوئے تھے۔۔!!

بابا اگر آپ اس فیصلے سے راضی ہیں

تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔ کمرے میں آتی مشال اتنا کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔!!

بیٹا آپ پر کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔۔ فرحان سکندر نے اس کو دیکھ کر کہا تھا!!

جی بابا جان میں جانتی ہوں کہ میں جو چاہوں گی ہوگا وہی اور اس رشتے سے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے پر میری بھی ایک خواہش ہے۔۔!! مشال کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

کیسی خواہش بیٹا؟؟ دلشاد صاحب اور داریا انٹی نے اندر آتے پوچھا تھا۔۔!!

اور وہ پانچوں لوگ مشال کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔!!

میں چاہتی ہوں جیسے برات پہلے زروش کے گھر جانی تھی اب بھی ویسے ہی جائے گی۔۔!!

مشال کہہ کر ایک بار پھر خاموش ہوئی تھی اور سب کی طرف دیکھا تھا جو اس ہی کو دیکھ رہے تھے۔!!

کیا مطلب بیٹا ادھر کیوں؟؟ دلشاد صاحب نے حیرت کے مارے پوچھا تھا اور فرحان سکندر صرف اپنی بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔!!

انکل وہاں بھی سارے مہمان ہونگے زروش نہیں ہے وہ کیسے فیس کریں گے سب کو بس ہم ایسا کریں گے کے ادھر سے برات کریں گے اور سب کو یہی لگے گا کے میں زروش ہوں۔۔ مشال کہہ کر ایک بار پھر خاموش ہوئی تھی۔!!

یہ تو اور بھی اچھا ہو گیا ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا باقی بعد میں دیکھا جائے گا۔۔ عمران نے قہقہہ لگا کر کہا تھا۔!!

ایک منٹ عمران مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کے اور بھی کوئی بات ہے جو تم جانتے ہو پر ہمیں بتا نہیں رہے؟؟ فرحان سکندر نے عمران کو دیکھ کر پوچھا تھا۔!!

بابا وہ۔۔ کچھ دیر عمران سوچتا رہا اور پھر فیصلہ کرتا ان لوگوں کو سب کچھ بتا گیا جو بات زروش کے ساتھ ہوئی تھی۔!

مطلب وہ گھر سے صرف اس لئے گئی ہے؟؟ داریا انٹی نے اس کی بات سن کر کہا تھا۔!!
 جی آنٹی اس وجہ سے گئی ہے۔۔ عمران کہتا وہاں سے چلا گیا تھا اور وہ سب بھی اپنے کاموں
 میں لگ گئے تھے۔!!

وہ اس کو اپنے گرد گھومتا دیکھ رہا تھا وہ کھکھلا رہی تھی اور وہ اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا
 مہران اس کو آوازیں دے رہا تھا پر وہ اس کی آواز کو سنتی اور دور بھاگ رہی تھی۔!!
 دیکھیں بس اب میں تھک گیا ہوں اب بس کریں۔۔ مہران نے زمین پر بیٹھ کر لمبے لمبے
 سانس لیتے کہا تھا۔!!
 آپ تو ساری زندگی میرے پیچھے بھاگو گے ابھی سے تھک کر بیٹھ گئے۔!! اس نے وہاں لگے
 پردے کے پیچھے جاتے کہا تھا۔!!

پر دیکھیں اب بہت ہو گیا نہ اب تو رک جائیں اور کتنا بھاگیں گی اب بعد میں تھک جائے
 گی آپ۔!! مہران نے ایک بار پھر اٹھ کر اسکے پیچھے جاتے کہا تھا۔!!

آپ میری ٹینشن چھوڑیں یہ سوچیں اگر زندگی نے آپ کو تھکا دیا تو کیا کریں گے مہران شاہ ویز خان۔۔ وہ مہران کے سامنے آتے بولی تھی۔۔!!

یہ زندگی بھی مہران خان کو نہیں تھکا سکتی اور اگر تھکنے کی کوئی وجہ ہوئی تو اس کو ختم کر دوں گا۔۔!!

ایم کے خان زندگی ہمارے حساب سے نہیں چلتی آپ کو کیا لگتا ہے مہران خان جیسا آپ سوچیں گے ویسا ہی ہوگا؟ پر آپ ایک بات جان لیں کہ جب زندگی وقت کے چکروپو کو بدلتی ہے تو سب داؤ بیج آپ کا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔۔!! وہ وہاں پر موجود ایک درخت کے پاس بیٹھ کر بولی تھی۔۔!!

مہران خان ہر چیز کو حاصل کرنا جانتا ہے پھر بھلے وہ وقت ہی کیوں نہ ہو۔۔ مہران کہہ کر ہنسا تھا۔۔!!

تمہیں ڈرنا چاہیے مہران اتنے لوگوں کی بددعا لے کر بیٹھے ہو اپنے سر۔۔ اس نے وہاں سے اٹھتے کہا تھا اور ایک بار پھر وہاں لگے پردوں کے پیچھے گئی تھی اور اب کی بار اس کا عکس ہوا میں کھو گیا تھا۔۔!!

کہاں گئی آپ کہاں ہیں مہران اس کو غائب ہوتا دیکھ چیخا تھا۔!!

ایک دم سے اس کی آنکھ کھلی تھی اور اس نے آس پاس نظر دوڑا کے دیکھا تھا پر اس کو اندھیرے کے سوا کچھ نظر نہیں آیا تھا۔!! اس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا

اسلام آباد کی اتنی سخت سردی ہونے کے بعد بھی اس کو پسینہ آ رہا تھا۔! وہ اٹھتا اپنے کمرے کے ہر کونے میں اس کو ڈھونڈنے لگا تھا پر وہ کہیں نہیں تھی وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر لاؤنچ میں آیا تھا اور ہر چیز کا جائزہ لینے لگا تھا ایک کے بعد ایک وہ ہر جگہ کی تلاشی لے رہا تھا اس نے کچھ سوچ کر رخ اوپر بنے اس کمرے کی جانب کیا تھا جہاں وہ رہی تھی وہ بھاگتا اوپر آیا تھا اور کمرے کا جائزہ لینے لگا تھا جب اس کو وہاں سائیڈ ٹیبل پر پڑھی انگوٹھی اور گھڑی نظر آئی تھی یہ اس ہی کی تھی۔!!!

کیوں پریشان کرنے لگی ہیں میرے خوابوں میں آ کر مجھے۔۔ مہران اس گھڑی اور انگوٹھی کو تھامتا بولا تھا۔

آپ جانتی ہیں لوگ پناہ مانگتے ہیں مجھ سے جب میں کہیں نظر آ جاؤ تو لوگ اپنا راستہ بدلنے لگتے ہیں اور آپ مہران خان کے خوابوں تک پہنچ گئی ہیں ماڈم۔۔!! وہ کہتا اس گھڑی اور انگوٹھی کو تھامتا نیچے اترا تھا اور رخ اپنے کمرے کی جانب کیا تھا۔۔!!!!

بیٹا آپ کا بہت شکریہ کے آپ نے لوگوں کے سامنے ہماری عزت رکھ لی ورنہ تو ہماری بیٹی نے جو کیا وہ بہت غلط تھا۔!! شفیق صاحب نے بالاج اور مشال کے بیچ بیٹھ کر کہا تھا۔ اس وقت وہ لوگ اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے مولوی ابھی نکاح پڑھوا کے گیا تھا کسی کو پتا نہ لگے کہ یہ زروش نہیں ہے اس لئے مشال نے اپنے چہرے پر گھونگٹ کر رکھا تھا اور سب سے کہہ دیا تھا کہ یہ بالاج کی خواہش ہے۔!!

انکل زروش نے کچھ غلط نہیں کیا ہر انسان کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے خوابوں کو چوس کرے بس انہوں نے بھی اپنے لئے ایک فیصلہ لیا ہے۔!! سامنے چیئر پر بیٹھتے صارم نے آواز کو ہلکی رکھتے کہا تھا!!

جی انکل یہ بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے اور ویسے بھی ملتا تو وہی ہے نہ جو قسمت میں ہو اور میری قسمت میں پہلے سے مشال لکھ دی گئی تھی۔۔!! بالاج نے مسکرا کر کہا تھا اور پھر شفیق صاحب ان دونوں کے سر پر پیار دیتے نیچے جا چکے تھے۔۔!!

مشال نے ریڈ کلر کا فل فینسی

گولڈن تار سے کام کیا ہوا لہنگا زیب تن کر رکھا تھا چہرے پر اس نے مہرون کلر کے دوپٹے کا گھونگھٹ کر رکھا تھا جس پر بالاج کی دلہن لکھا ہوا تھا اس کے ساتھ بیٹھے بالاج نے سکن کلر کی شیروانی زیب تن کر رکھی تھی وہ بھی انتہا کا حسین لگ رہا تھا۔۔!!

لڑکے میری بہن کا بہت خیال رکھنا اگر اس کو تکلیف ہوئی تو تیرا انکاونٹر میں کروں گا۔۔!! اسٹیج پر آتے عمران نے بالاج کو دیکھ کر کہا تھا!!

اللہ اللہ ابھی تو میرے بچے بھی نہیں ہوئے جو مجھے ڈیڈا بلا سکے آپ پہلے ہی میرا انکاونٹر کرنے کا سوچ رہے ہیں سالے صاحب۔۔ بالاج نے دہائی دے کر کہا تھا اور اسٹیج پر موجود سارے لوگوں نے قہقہہ لگایا تھا۔۔!!

زل نے عیش گرین کلر کی فراک پہن رکھی تھی اور آریان نے بھی اس سے میچنگ کی ہوئی تھی دوسری طرف حناع اور آئزہ نے اوکشن بلیو کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی وہ دونوں بھی کافی حسین لگ رہی تھی۔!!

یار آریان

اب تو میں تیرا رشتہ دار بن چکا ہوں اب تو یہ مجھے دے دیں۔۔ بالاج نے آریان کے ہاتھ میں پہنی گھڑی کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا۔!!

یہ تو نہیں مل سکتی صاحب جی۔۔ آریان کہتا مسکرایا تھا اور اسٹیج سے نیچے جا چکا تھا!!

بہن یہ بہت بھوکا ہے ویسے۔۔ بالاج نے زمل کو دیکھ کر کہا تھا جو آریان کو نیچے جاتا دیکھ رہی تھی۔!!

اللہ اللہ بالاج بھائی آپ میرے بھائی کو کچھ نہیں کہہ سکتے وہ بھوکے نہیں ہیں ٹھیک ہے نا۔۔ زمل کے بولنے سے پہلے ہی آئزہ نے منہ پھولا کر بولا تھا۔۔ اور اس کے جواب دینے پر سب مسکرائے تھے اسٹیج سے نیچے کھڑا وہ لڑکا بھی جو کافی دیر سے آئزہ کو دیکھ رہا تھا۔!!

بیٹا بات سنیں؟؟ آئزہ ابھی اسٹیج سے اتر کر نیچے گئی ہی تھی جب اس کو کسی انٹی نے پکارا تھا۔!!

جی انٹی کہیں کیا ہوا!! آئزہ نے مسکرا کے پوچھا تھا۔

بیٹا تمہارے ماما بابا کہاں ہیں ان سے بات کرنی ہے۔

انہوں نے آئزہ کو اوپر سے نیچے تک دیکھ کر کہا تھا۔!!

انٹی آپ کو ماما بابا سے کیا بات کرنی ہے۔!! اب کی بار آئزہ نے حیرت کے مارے پوچھا تھا۔!!

بس بیٹا ایسی باتیں بڑوں سے کی جاتی ہے آپ کو نہیں بتا سکتی۔!! وہ کہہ کر مسکرائی تھی پر آئزہ سے تھوڑا فاصلے پر کھڑے شخص کی ماتھے کی رگیں تنی تھی اور وہ چلتا ان کے پاس آیا تھا۔!!

آئزہ آپ کو ماما بلا رہی ہیں۔ اس نے آئزہ کو دیکھے بغیر کہا تھا!!

کس کی ماما؟؟ پہلے تو آئزہ نے اس کو عجیب نظروں سے دیکھا تھا اور پھر پوچھا تھا!!

آئزہ جائیں آپ۔۔ اس نے آئزہ کو گھور کر بولا تھا اور آئزہ نہ چاہتی ہوئی بھی چلی گئی تھی۔۔!!

بیٹا وہ میں اس سے پوچھ رہی تھی۔۔ اس اڈھیر عمر خاتون نے مہراں کو دیکھ کر بولا تھا۔۔!!
انٹی آپ کو بتاتا چلوں جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہو سکتا اس لئے ان کے ماما بابا سے ملنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔!!

کیوں بیٹا

آپ نے اپنی بہن کے لئے پہلے ہی کوئی دیکھ رکھا ہے۔۔ اس انٹی نے مہراں کو مسکرا کر دیکھا تھا!!

بہن نہیں ہے وہ میری سمجھی آپ اور اب ایسا کچھ مت سوچنا آپ۔۔ مہراں غصہ ضبط کرتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔!!

توبہ ہے توبہ ہے آج کے بچوں کی ہمارے زمانے میں تو بڑے شادی سے ایک دن پہلے بتاتے تھے اور آج کے بچے تو خود ہی شادی کا سوچ لیتے ہیں۔۔ اس انٹی نے مہراں کی پیٹھ کو دیکھتے کہا تھا۔۔!!

وہ دراصل انٹی بات یہ ہے نہ کے اگر کوئی پسند آجائے تو اعلانیہ بتانا چاہیے تاکہ بڑے آپ کی خوشی کا سوچ سکیں اب وہ بتا کر چلا گیا ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے اور ویسے بھی پسند کی شادی گناہ نہیں۔۔ اس انٹی کے پیچھے کھڑے آریان نے ان کو دیکھ کر بولا تھا۔!!

توبہ ہے وہ انٹی کہتی وہاں سے جا چکی تھی اور آریان آئزہ کو دیکھ رہا تھا جو مہروش خان کے پاس کھڑی تھی۔۔ اور پھر سر جھٹکتا اسفند صاحب کے پاس آیا تھا۔!!

جی انٹی آپ نے بلایا تھا مجھے؟؟ آئزہ نے مہروش صاحبہ سے سوال کیا تھا!!

بیٹا بلایا تو نہیں تھا پر آپ آہی گئی ہیں تو انٹی سے بات ہی کر لیں ویسے بھی جب آپ ہمارے گھر آئی تھی تو خاموش رہی لگتا ہے آپ بولتی کم ہیں۔۔ مہروش صاحبہ نے اپنے ٹھہرے لہجے میں اس کو کہا تھا۔!!

جی انٹی کیوں نہیں بیٹھتی ہوں ضرور آئزہ نے کہتے ساتھ چیئر کھینچی تھی بیٹھنے کے لئے۔!!

یار آئزہ کیا مسئلہ ہے بار بار گم ہو جاتی ہے۔۔ حناع نے پیچھے سے آتے کہا تھا۔!!

میں کہاں جاؤ گی یہیں ہوں میں تو۔۔ آئزہ نے اس کی طرف رخ کرتے کہا تھا۔!!

اچھا چل پھر اسٹیج پر ایک فیملی فوٹو لینی ہے۔۔ حناع نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔!!

پر حناع میں انٹی کے پاس بیٹھی ہوں۔۔

بیٹا آپ جائیں میرے پاس بعد میں بیٹھ جانا۔۔ مہروش صاحبہ کہہ کر مسکرائی تھی۔!!

اور حناع آئزہ کو لے کر چلی گئی تھی۔!!

جی کہیں اب آپ کو مجھ سے کیا کام پڑھ گیا انکل جو آپ نے ہمیں اتنے وقت بعد فون کر لیا؟؟؟۔!!

میرے بیٹے کو باہر نکلوا دو بیٹا۔۔ انہوں نے زخمی لہجے میں کہا تھا۔!!

انکل میں نے بہت کوشش کی ہے پر اب وہ ایسے باہر نہیں نکل سکتا یا تو کیس اب عدالت تک ہی جائے گا اور یا پھر جس نے کمپلین کی ہے وہ واپس لے تو ہی کچھ ہو سکتا ہے۔۔ موبائل کے دوسری جانب کال پر اس شخص نے کہا تھا۔!!

پر بیٹا کچھ تو ہو سکتا ہے ایسا کرو تم لڑ لو اس کا کیس۔۔ انہوں نے ایڈووکیٹ سالار سے کہا تھا۔۔!!

انگل میں پوری کوشش کروں گا پر انگل یہاں مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے مقابلے میں ایڈووکیٹ غازی ہے جو بہت قابل ہے پر آپ ٹینشن نہ لے کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔۔! سالار نے اپنی آفس سیٹ پر بیٹھتے کہا تھا اس وقت وہ ایس جی فارم میں موجود تھا جس کو اس نے تین سال پہلے بنایا تھا۔۔!!

بس بیٹا میری آخری امید آپ پر ہے۔۔ کمال سکندر نے کہہ کر فون بند کیا تھا۔۔!!

ہا ہا ہا انگل دیکھ لیں آپ کے ساتھ کیا ہو گیا۔۔ اس نے پیچھے سے آتے کہا تھا۔۔!!

تم کون ہو لڑکے؟؟ انہوں نے اس لڑکے کو دیکھ کر پوچھا تھا۔۔!!

میں جو بھی ہوں انگل یہ میٹر نہیں کرتا پر ہاں ایک بات ہے جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔۔!!

اس وقت وہ دونوں پولیس سٹیشن کے باہر کھڑے تھے۔۔!!

کیا بتانا چاہتے ہو تم مجھے؟؟ انہوں نے آنکھیں نیچی رکھ کر کہا تھا۔!!

میں ابھی جب یہاں آ رہا تھا نہ تو باہر دو لوگوں کو کچھ کہتے سنا تھا جانتے ہیں کیا؟؟ جواد نے ان کو دیکھ کر کہا تھا

کیا کہہ رہے تھے۔۔ اب کی بار انہوں نے بھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا تھا۔!!

وہ کہہ رہے تھے کہ ہم جیسا بیچ بوتے ہیں ویسا ہی پھل پاتے ہیں اور ہم جیسا کرتے ہیں بعد میں ویسا بھرتے بھی ہیں اور اکثر ہمارے کیے برے کام ہماری اولاد کی زندگی برباد کر کے رکھ دیتے کمال سکندر جہاں اولاد فتنہ ہے جہاں اولاد سب سیکھاتی ہے وہیں اکثر ہمارے کیے گناہ ہماری ہی اولاد کے اوپر آجاتے تبھی تو دیکھیں آپ کا بیٹا آج آپ کے کیے کرموں کی سزا کاٹ رہا ہے۔۔ جواد کہتا وہاں سے باہر چلا گیا تھا اور وہ وہیں کھڑے رہ گئے تھے۔!!

بھائی صارم بھائی کہاں ہے؟؟ حنا نے عمران کے پاس آکر پوچھا تھا۔!!

ہاں سالار میں بعد میں بات کرتا ہوں بس جیسا بولا ہے ویسا کرتا رہ۔۔ عمران نے کہہ کر فون کاٹا تھا!!

جی آپ نے کچھ کہا؟؟ اب کی بار عمران نے حناؑ کو دیکھ کر سوال کیا تھا۔۔!

جی صارم بھائی؟؟ حناؑ نے ایک بار پھر پوچھا تھا!!

وہ کچھ لینے گیا ہے باہر ابھی آ جائے گا۔۔ عمران اتنا کہہ کر وہاں سے نکل گیا تھا!!

ایک تو یہ سارے نہ بہت عجیب ہیں ان سے جتنا پوچھو اتنا بتا کر بھاگ جاتے!! حناؑ کہتی اسٹیج پر گئی تھی جہاں سب جانے کے لیے تیار کھڑے تھے کچھ مہمان جاچکے تھے بس شفیق صاحب کے کچھ مہمان ریح گئے تھے۔۔!!

ہائے میرے خدا ہم تو لٹ گئے

اگر یہ ادھر ہے تو اسٹیج پر کون ہے وہ دلہن۔۔ وہاں کونے والے ٹیبل پر بیٹھی ایک عورت نے اٹھ کر شور ڈالا تھا اور سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی تھی۔۔!!

اسٹیج پر کھڑے شفیق صاحب اپنی بیٹی کو دیکھ اس کے پاس بھاگے تھے اور ایسا ہی حال ان کی وائف کا بھی تھا۔!!

بیٹا آپ ٹھیک ہیں نہ کہاں چلی گئی تھی آپ۔!! شفیق صاحب نے اس کو گلے لگا کر کہا تھا۔!!

توبہ ہے بھائی جان توبہ ہے اس نے آپ کے منہ پر کالک مل دی اور آپ اس کو اپنے گلے لگا رہے ہیں۔ شفیق صاحب کی بہن نے ان کے پاس آکر کہا تھا۔!!

بھی تبھی ہم کہیں کے ایک دم لڑکا گھونگٹ کا بول رہا ہے نہ جانے کیوں اب وجہ سمجھ میں آئی کے چکر کیا تھا۔!!!!

لوگوں کی باتیں تو اس کو دیکھ کر ہی شروع ہو گئی تھی اور وہ کھڑی سب کی باتیں سن رہی تھی!!

ہاں بہن سہی کہا تم نے چکر چلا لیا ہو گا کسی سے اس کے لیے گھر سے بھاگی ہوگی

اور پھر وہ چھوڑ گیا ہو گا بیچ راہ میں۔!! اب کے کوئی اور عورت کھڑی ہو کر بولی تھی!!

آپ لوگوں کو یہ حق کس نے دیا کے آپ ان پر بہتان لگائے ان کے کردار کی گواہی دیں۔۔!! مہران زروش کے آگے آتا بولا تھا۔۔!!

ہم جو بول رہے ہیں وہی سچ ہیں کچھ غلط نہیں کہا ہم نے سب ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے نظر آیا ہے ہمیں بھی کے یہ بیگ لے کر لوٹی ہے اور اس کا مطلب یہی ہے۔۔!!

انٹی سوری ٹو سے مگر جو نظر آرہا ہوتا ہے اکثر ویسا نہیں ہوتا اور اگر یہ اس وقت یا ایسے لوٹی بھی ہیں تو اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کے آپ اپنے سے کچھ بھی بولتی رہے۔۔۔ اب کی بار اسٹیج سے مشال اتر کر زروش کے پاس آئی تھی اور اس کے بالکل سامنے کھڑی ہوئی تھی اور باقی سب دیکھ رہے تھے۔۔!!

لڑکی تم کیا بول رہی ہو یہ تو تمہارے ہسبنڈ کے ساتھ بھی عاشقی کر کے عین نکاح کے موقع پر فرار ہو گئی اور تم اس کے آگے کھڑی ہو رہی۔۔!!

انٹی زروش نے آج تک مجھ سے بات بھی نہیں کی پھر عاشقی تو بہت دور کی بات ہے

اور چلیں پہلے جو بھی رشتہ تھا اب ختم ہو گیا ہے میں بالاج دلشاد زروش کے سر پر ہاتھ رکھتا ہوں زروش بالکل حناع کی طرح ہے میرے لئے بھی۔!! بالاج نے زروش کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

ایسے کردار والی لڑکیاں ہی ہوتی ہیں جن کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔۔ اب کی بار زروش کی پھوپھو بولی تھی۔!!

انٹی آپ کے کہہ دینے سے ان کے کردار میں کوئی فرق نہیں آئے گا اگر اللہ نے ان کی عزت رکھی ہے نہ تو یہ با عزت ہی ہیں۔۔ مہراں ایک بار پھر بولا تھا!!

بیٹا تمہاری بات سہی ہے پر اس کے لئے لڑنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس نے چار دن بعد پھر یہی کرنا ہے۔۔

زمل کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے اور آئزہ اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔!!

انٹی آپ اتنے یقین سے کیسے ان کی گواہی دے سکتی ہیں آپ کیا اس وقت ان کے ساتھ موجود تھی یا پھر یہ آپ کو بتا کر گئی تھی یا ان کے کردار پر کیچڑ اچھالنے کا لائسنس مل گیا ہے آپ کو۔۔ مہراں چیخا تھا۔!!

آریان اور صارم جو حال کے اندر آرہے تھے ایک دم سے رکے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور آگے آئے تھے۔!!

اب اگر تم ہماری باتیں سننا نہیں چاہ رہے تو ہم چپ کر جاتے ہیں پر لوگوں کو کیسے چپ کرواؤ گے۔!!

انٹی لوگوں کا تو کام ہی ہے باتیں بنانا تو بولنے دو لوگوں کو۔۔۔ مہران نے ہنس کر کہا تھا اور وہ تینوں آنٹیاں پیر پٹکھتی وہاں سے جا چکی تھی اور وہ سارے رہ گئے تھے۔!!

شفیق بھائی اگر آپ برا نہ مانے تو کیا آپ کی بیٹی کا نکاح ہم اپنے بیٹے سے۔۔۔ جلیل سکندر اتنا کہہ کر خاموش ہوئے تھے اور صارم نے نظر اٹھا کر جلیل سکندر کو دیکھا تھا۔!!

بھائی ہمیں کوئی اعتراض نہیں پر اگر ہماری بیٹی راضی ہو۔۔۔ شفیق صاحب کہہ کر مسکرائے تھے اور زروش کو گلے لگایا تھا۔!!

بابا مجھے کوئی اعتراض نہیں پر میں ابھی صرف نکاح کروں گی۔۔۔ زروش نے نظریں جھکا کر کہا تھا اور پھر سب کی رضامندی سے ان دونوں کا نکاح کر دیا گیا تھا۔!!

زل دیکھا جس کی عزت اللہؑ نے رکھنی ہوتی ہے اس کی عزت لوگ خراب نہیں کر سکتے۔۔!! آئزہ نے زل کے پاس کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔!!

ہاں دیکھا ہے زل کہہ کر مسکرائی تھی اور پھر وہ سارے واپسی کے لئے نکل گئے تھے آج رات انہوں نے بالاج لوگوں کے گھر سٹے کرنا تھا اور کل واپس لوٹنا تھا۔۔!!!

یہ غلط ہے تم تینوں نے شادی کر لی بس میں اکیلا کووارا رہ گیا۔۔۔ عمران نے گاڑی میں بیٹھ کر کہا تھا اور وہ تینوں ہنس گئے تھے۔۔!!

آج بہت وقت گزرنے کے بعد وہ پھر اس ہی باغ میں تھی جہاں ان باغوں کے بیچ بیٹھا ہیولہ سورہ الرحمن کی تلاوت کر رہا تھا زل اس ہیولہ کے پاس جانے کو قدم بڑھا رہی تھی شیطان اپنی پوری طاقت لگا کر ایک بار پھر طلسم بچھانے کی کوشش میں تھا وہ زل کے ساتھ جنگ لڑ رہا تھا دنیا کی جنگ وہ اپنا کام کر رہا تھا جس کا اس نے عہد کیا تھا وہ زل کو غافل کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ دنیا کی جنگ جیت جائے اور زل آخرت کی جنگ ہار جائے۔۔

پر زل ان آیات کو سن رہی تھی جن کی طاقت شیطان کے پھیلانے طلسم سے بھی زیادہ ہے وہ آیت جو دلوں میں سکون ڈالنا جانتی ہے وہ آیات جو کبھی گرنے نہیں دیتی زل اس کلام الہی کو سن رہی تھی جو بہت محبت سے اتارا گیا تھا۔ زل شیطان کے طلسم کو آج ان ہی آیات سے توڑ رہی تھی جو وہ ہیولہ پڑھ رہا تھا زل بلکل اس باغ کے پاس آئی تھی اور آ کے رک گئی تھی اور اس ہیولہ کو دیکھنے لگی تھی جس کا صرف سایہ نظر آرہا تھا پر کوئی صورت نمایا نہیں تھی۔!!

تم آگئی؟؟ اس ہیولہ نے آج زل کو مڑ کر دیکھا تھا اور سوال کیا تھا۔!!

زل صرف اس کو دیکھ رہی تھی جس کے آس پاس اڑتی رنگ برنگی تیتلیا تھی پھولوں کی مہک تھی۔!!

مجھے پتا تھا تم آؤ گی اپنی امانت لینے آؤ گی۔۔ اب کی بار وہ ہیولہ مسکرایا تھا کہہ کر۔!

میری کونسی امانت ہے آپ کے پاس؟؟ زل نے اس ہیولہ کو دیکھ پوچھا تھا جس کا اب تھوڑا چہرہ نظر آنے لگا تھا

پر زل اس کو پہچان نہ پائی تھی۔!!

وہی امانت جس کے بغیر آج تک تم در بدر پھرتی رہی ہو وہ امانت جو تمہارا اصل مقصد ہے۔۔ وہ ہیولہ کہہ کر ایک طرف ہوا تھا اور زل کو وہاں بیٹھنے کی جگہ دی تھی۔۔!!

مجھے امانت نہیں چاہیے بس مجھے میرے سوالوں کے جواب جاننے ہیں۔۔!! زل کہتی وہاں اس ہیولہ کے پاس بیٹھی تھی اور اس کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی جو بالکل اس غار والی لڑکی کی طرح تھا زل اس کو پہچان گئی تھی۔۔!!

جو تم سمجھ رہی ہو میں وہ نہیں ہوں میں تو بس اس کے جیسی دکھتی ہوں۔۔ وہ ہیولہ جو کے اب لڑکی کی شکل میں آچکا تھا اس نے زل کو دیکھ کر کہا تھا اور زل صرف خاموش رہی تھی۔۔!!

میں جانتی ہوں تمہارے کیا سوال ہے اور میں جواب بھی جانتی ہوں پر میں تمہیں جواب نہیں دے سکتی ان جوابوں کے لئے پہلے ہی کسی کو چن لیا گیا ہے۔۔!! وہ لڑکی کہہ کر مسکرائی تھی۔۔

کون ہے وہ؟؟ زل نے اس کو دیکھتے پوچھا تھا!!

تم اس سے مل چکی ہو بہت بار اور وقت تمہارا ساتھ دیگا۔۔!!

سب مجھ سے یہی کہتے ہیں کیا وقت بہت ضروری ہوتا ہے۔۔!! زل نے کہتے ساتھ وہاں لگے پھولوں پر ہاتھ پھیرا تھا۔!!

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یوٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پرموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : 03335586927

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>

وقت ہر چیز پر بھاری ہوتا ہے لڑکی وقت دور نہیں ہے تجھے تیرے سوالوں کے جواب ملنے لگے ہیں بس تجھے اس لڑکی تک پہنچنا ہے جانے سے پہلے۔۔ وہ لڑکی پھر مسکرائی تھی اور زل خاموش رہی تھی۔۔!!

تو نے بہت بہادری دکھائی ہے شیطان کے طلسم کو توڑنے میں بس اب شیطان کو جنگ جیتنے مت دینا جو وہ جیتنا چاہتا ہے۔۔!!

کوئی جنگ؟؟ زل نے تجس کے مارے پوچھا تھا!!

وہی جنگ جو آخرت تک لڑنی ہے وہی جنگ جس کی وجہ سے لوگ اللہ کی راہ چھوڑ کر شیطان کی راہ پر چلنے لگتے ہیں کبھی بھی شیطان کی راہ پر مت چلنا ورنہ شیطان جیت جائے گا اور تو دونوں جنگیں ہار جائے گی دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی اور آخرت کی جنگ ہارنے والوں کے پاس صرف خسارے کے سوا کچھ نہیں بچتا۔۔!!

کیا شیطان اتنا طاقتور ہے؟؟

زل نے اس لڑکی سے سوال کیا تھا۔!!

وہ تو آگ ہے پر یہ یاد رکھنا کے آگ کو بھی پانی بجھا دیتا ہے بس اس ہی طرح تیرا صبر اور تیرا یقین بھی بالکل پانی کی طرح ہوگا جو تجھے سکون بھی دے گا اور ساری تکلیفیں بھی ختم کر دے گا اور شیطان سے نجات دلوانے کا سبب بھی بنے گا۔!!

اب کی بار زل نے صرف سر ہلایا تھا۔!!

یہ تیری امانت ہے جو تجھے اس تک پہنچا دیگی اور ہاں جانے سے پہلے ایک اور بات سنتی جا کے تجھے اس راہ پر بہت سی قربانیاں دینی ہوگی بہت کچھ چھوڑنا ہوگا جو کسی کے لئے اذیت ناک بھی ہوگا کوئی روئے گا تڑپے گا اگر تکلیف اس کو ہوگی تو درد تجھے بھی ہوگا پر یاد رکھ ہر دکھ کے بعد سکھ ہوتا ہے، ہر تکلیف کے بعد راحت ہوتی ہے، ہر اندھیرے کے بعد اجالا ہوتا ہے، ہر غم کے بعد خوشی ہوتی ہے، ہر امید کے بعد صبر ہوتا ہے اور ہر صبر کے بعد یقین ہوتا ہے۔۔ وہ لڑکی کہتی وہی کہیں ہوا میں تہلیل ہو گئی تھی اور زل کی آنکھ کھل گئی تھی اور وہ زیر لب اس کے کہے الفاظ دھرانے لگی تھی۔!!

ہر دکھ کے بعد سکھ ہوتا ہے، ہر تکلیف کے بعد راحت ہوتی ہے، ہر اندھیرے کے بعد اجالا ہوتا ہے، ہر غم کے بعد خوشی ہوتی ہے، ہر امید کے بعد صبر ہوتا ہے اور ہر صبر کے بعد یقین ہوتا ہے۔۔ یہ کہنے کے بعد زمل مسکرائی تھی۔۔!!

بابا آپ لوگ کہیں جا رہے ہیں؟؟ زمل نے جلیل سکندر کو دیکھ کر پوچھا تھا جو تیار کھڑے تھے۔۔!!

جی بیٹا جانے سے پہلے میں ایک بار شفیق بھائی سے ملنا چاہتا تھا تو انہوں نے کہا کہ آجاؤ وہی جا رہا ہوں۔۔!! جلیل سکندر کہہ کر مسکرائے تھے۔۔!!

اکیلے جا رہے ہیں کیا؟؟ زمل نے ایک اور سوال کیا تھا!!
نہیں بیٹا میرے ساتھ مشال اور بالاج حنا اور آئزہ جا رہی ہیں آریان کہہ رہا تھا کہ آپ نے اس کے ساتھ کہیں جانا ہے تو بس اس لیے آپ کو نہیں لے کر جا رہا۔۔ جلیل سکندر کہہ کر ہنستے تھے۔۔!!

بابا بھائی صارم کہاں ہے

وہ آپ لوگوں کے ساتھ نہیں جا رہے؟؟ زل نے ایک اور سوال کیا تھا

وہ تو آج صبح ہی چلا گیا تھا کوئی میٹنگ تھی اس کی بہت امپورٹنٹ تو جانا پڑھا۔!! جلیل سکندر کہہ کر کھڑے ہوئے تھے۔!!

چلیں ٹھیک ہے بابا پھر آپ لوگ جائیں خیریت سے۔!! زل کہتی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھی اور جلیل سکندر لوگ بھی باہر گئے تھے۔!!

سر آپ نے جو کام کہا تھا ہو گیا ہے۔!! فاخر نے اندر آتے کہا تھا۔!!

لاش ٹھکانے لگا دی کے نہیں؟؟ مہران نے لپ ٹاپ سے نظر ہٹاتے پوچھا تھا!!

سر لاشیں ٹھکانے لگا دی ہیں سب کو ایک ہی قبر میں اتار دیا ہے۔!! فاخر کہہ کر ہنسا تھا!!

کیا مطلب تم تو کہہ رہے تھے کہ اس ٹرک میں صرف ایک آدمی ہوگا؟؟ مہران نے کافی کا کپ تھامتے کہا تھا!!

بلکل سر ہمیں یہی خبر ملی تھی پر جب ہم وہاں گئے تو اس میں چار لوگ موجود تھے اس لئے چاروں کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہوں۔!!

اور وہ لڑکیاں ان کا کیا بنا ان کو چھوڑ دیا ہے؟؟ مہراں نے سوال کیا تھا۔!! اس وقت اس نے براؤن کلر کی جینز شرٹ پہن رکھی تھی آنکھوں پر اس نے گلاسز لگائے ہوئے تھے وہ کافی حسین لگ رہا تھا اس وقت!!

سر چھوڑ دیا ہے آٹھ لڑکیاں تھی اس ٹرک میں پر سر دو لڑکیاں پاکستان سے نہیں ہے۔!!
فاخر نے کچھ یاد کر کے کہا تھا!!

تو ان کو واپس بھیجو ان کے ملکوں میں۔۔ فاخر کسی بھی لڑکی کو چوٹ نہیں پہنچنی چاہیے۔۔
مہراں کہہ کر خاموش ہوا تھا!!

جانتا ہوں سر اگر لڑکیوں کو کھروچ آئی تو میری جان جائے گی اور ابھی میرا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔ فاخر کہہ کر ہنسا تھا۔!!

مطلب تمہارے اندر بھی میرا خوف اتر چکا ہے۔۔ مہراں نے اپنی ہنسی روکتے کہا تھا۔!!

کیا کروں سر بھلے ہی آپ کے ساتھ گھومتا ہوں پر سر موت کا ڈر میرے اندر بھی ہے اور بدتر موت سے بہت ڈر لگتا ہے مجھے۔۔ فاخر کہہ کر ہنسا تھا۔!!

فاخر مرنا تو سب نے ہی ہے

اور سب جانتے بھی ہے پر موت کا خوف اپنے اندر سے نکال دینا چاہیے کیوں کے پھر مرنا آسان لگنے لگ جاتا ہے جتنا تم اپنی موت سے بھاگو گے وہ اتنا ہی تمہارے سامنے آئے گی۔۔ مہران کہہ کر گہرا مسکرایا تھا اور فاخر صرف اس کو دیکھ کے رہ گیا تھا۔!!

سر آپ کو ایک اور بات بتانی ہے۔۔ فاخر نے کچھ سوچنے کے بعد کہا تھا!!

سر آپ نے جن کا ڈیٹا کہا تھا وہ آج واپس جا رہی ہے اپنے گھر۔۔!! فاخر نے مہران کو دیکھتے کہا تھا!!

جانا تو اس نے تھا ہی وہ کونسا پہلی بار آئی ہے اور کونسا پہلی بار واپس جا رہی ہے۔۔ مہران کہہ کر خاموش ہوا تھا!!

سر آپ ان کو روکیں گے نہیں۔۔ فاخر نے کہہ کر مہران کے چہرے کا جائزہ لیا تھا۔!!

میرا نہیں خیال کے مجھے روکنا چاہیے اور ویسے بھی میں کوئی حق نہیں رکھتا اور نہ ہی روک سکتا ہوں۔۔ مہران کہہ کر رکا تھا۔۔!!

سر وہ پہلی لڑکی ہے جس نے آپ کو بہت باتیں سنائی ہیں اور آپ خاموش ہے۔۔!!

فاخر نے مہران کو دیکھ کر کہا تھا۔۔!!

میں اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتا اب معاملہ میرے اختیار میں نہیں رہا اب معاملہ دل کا ہے۔۔ مہران نے کہہ کر ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا۔۔!!

سر پھر آپ آریان اسفند جہانگیر سے بات کر لیں۔۔ فاخر نے حل پیش کیا تھا۔!

وہ مان جائے گا اور جو شرط وہ رکھے گا مہران خان وہ نہیں مان سکتا۔۔!!

پر سر ایک بار۔۔ فاخر نے اتنا کہا تھا جب مہران نے اس کی بات سچ میں کاٹی تھی۔۔!!

فاخر بولنے سے خاموشی بہتر ہوتی ہے خاموشی سب سے بڑی چیخ ہے جو اکثر لوگوں تک پہنچ جاتی ہے اکثر جگہوں پر الفاظوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔ مہران کہہ کر اٹھا تھا اور باہر کی طرف قدم بڑھا گیا تھا۔۔!!

آپ نے بابا سے کہا تھا آپ نے مجھے کہیں لے کر جانا ہے؟؟ زل نے آریان کو دیکھ کر پوچھا تھا۔!!

جی کہا تھا آپ نے ہی کسی سے وعدہ کیا تھا کہ آپ واپس جانے سے پہلے ان سے ملے گی۔!!

آریان نے موبائل پر نظر جمائے کہا تھا!!

آپ مجھے منتہا سے ملوانے لے کر جا رہے ہیں۔۔ زل نے حیرت اور خوشی کے ملے جھلے تاثرات سے کہا تھا۔!!

لے کر تو وہی جا رہا ہوں پر اگر آپ نہیں جانہ چاہتی تو میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں گھر ہی۔۔ آریان نے گاڑی کو بریک مارتے کہا تھا۔!!

میں جاؤ گی نہ مجھے ملنا ہے منتہا سے۔۔ زل کہہ کر ہنسی تھی اور آریان نے سر جھٹکا تھا۔!!

زل ولید جیل میں ہے۔۔!! آریان نے فرنٹ مرر سے باہر دیکھتے کہا تھا!!

کیا ولید بھائی؟؟ زمل نے حیرت سے کہا تھا!!

جی وہی ولید۔۔ آریان نے زمل کو دیکھ کر کہا تھا!!

پر وہ کیوں جیل میں ہے؟؟ زمل نے سوال کیا تھا!!

اپنے باپ کے کیے کرموں کی سزا کاٹ رہا ہے وہ آریان بڑبڑایا تھا!!

آپ نے کچھ کہا؟؟ زمل نے آریان کو دیکھ کر پوچھا تھا!!

نہیں میں کیا کہوں گا۔۔ آریان کہہ کر مسکرایا تھا۔۔!!

ولید بھائی جیل میں کیوں ہے؟؟ زمل نے اپنا سوال دہرایا تھا۔۔!!

یہ تو نہیں پتا بس اتنا ہی پتا لگا ہے کہ وہ جیل میں ہے۔۔!! آریان نے کہتے ساتھ ہی بریک لگائی تھی وہ اپنی منزل کو پہنچ گئے تھے۔۔!! آریان نے نیوی بلیو کلر کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی جس میں وہ کافی حسین لگ رہا تھا۔ اس کی مضبوط زمل نے گرین کلر کی فراک پہن رکھی تھی اب وہ سر پر دوپٹہ لینے لگ گئی تھی جب سے اس پر وہ آیات کھلی تھی وہ کافی بدل گئی تھی اور یہ چیز سب نے نوٹ کی تھی اب وہ جینز شرٹ نہیں پہنتی تھی۔۔!!

اندر چلی جائیں وہ اندر ہی ہوگی میں گھنٹے تک آپ کو پک کرنے آ جاؤ گا۔

آریان نے گاڑی سٹارٹ کی تھی اور وہاں سے چلا گیا تھا زل نے اپنے اس طرف دیکھا تھا اور اس عمارت کے بورڈ کو پڑھ کر مسکرائی تھی جہاں سیلیسٹیا گارڈن لکھا ہوا تھا وہ دیکھتی اندر کی جانب آئی تھی۔!!

اسلام و علیکم زل کیسی ہیں اب آپ؟؟ زل کو دیکھ کر مہلم زل کے پاس آئی تھی اور اس سے سلام کیا تھا۔!!

وعلیکم اسلام میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟؟ زل نے سلام کے جواب کے بعد اس کا حال پوچھا تھا۔!!

مجھے کیا ہونا ہے میں تو بالکل ٹھیک ہوں اپنی چائی کے ساتھ۔۔ مہلم کہہ کر ہنسی تھی۔!!

افف آپ کا چائی کا نشا۔!! زل نے کہتے ساتھ قہقہہ لگایا تھا!!

عشق ہے میرا تو۔۔ مہلم نے کہہ کے اس کا ہاتھ تھاما تھا اور سیلیسٹیا گارڈن کے اندر آئی تھی۔!!

آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں کوئی سیمینار ہے؟؟ زل نے وہاں کئی لڑکیوں کو دیکھا تو سوال کیا تھا۔!!

نہیں سیمینار تو نہیں ہے بس یہ وہ لڑکیاں ہے جو قرآن کی تعلیم لے نے آئی ہے سیلیسٹیا پولیس میں کام ہو رہا ہے تب تک یہاں ہونگے سارے۔۔ مہلم نے وضاحت دے کر کہا تھا۔!!

اسلام و علیکم کیسی ہیں زل آپ۔۔ منتہا جو ابھی اندر آئی تھی زل کو دیکھ اس کے پاس ہی آ گئی تھی۔!!

بلکل ٹھیک زل کہہ کر مسکرائی تھی۔!!

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے پھر۔۔

منتہا کہہ کر ہنسی تھی۔!!

بھئی آپ لوگ باتیں کریں میں تو چلی چائے پینے۔۔ مہلم کہتی ہاتھ اٹھاتی وہاں سے چلی گئی تھی۔!!

کچھ تو ہے منتہا جو ہم ہر بار مل جاتے ہیں۔۔۔!! زل کہہ کر ہنسی تھی!!

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے کہ کچھ تو ہے تبھی قسمت بار بار ہمیں ملا رہی۔۔!! منتہا کہتی وہاں سامنے لگے ٹیبل پر بیٹھی تھی اور زل بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔۔!!

منتہا آپ کو پینٹنگ کرنے کا شوق ہے؟؟ زل نے منتہا کو دیکھ کے سوال کیا تھا!!

زل یہ سارا کھیل تو برش اور کلرز کا ہے جو ایک کاغذ پر رنگوں کو پرو کر اس خالی کاغذ کے پنے کو خوبصورت بنا دیتی ہے۔۔ مجھے نہیں پتا مجھے پینٹنگ کا شوق ہے یا نہیں پر مجھے رنگوں کی خوشبو بہت پسند ہے مجھے وہ برش بہت پسند ہے جو میرے خیالوں کو ایک خالی ورق پر پرو کر ان خیالوں کو ایک تصویر دے دیتا ہے۔۔ منتہا پہلے تو کچھ دیر مسکرائی تھی پھر کچھ دیر سانس لینے کے بعد کہا تھا!!

مطلب منتہا کا رنگوں اور برش کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔۔ زل نے کچھ دیر رکنے کے بعد کہا تھا۔۔!!

ایسا ہی ہے۔۔ منتہا کہہ کر ہنسی تھی!!

منتہا آپ اتنی پرسکون کیسے رہ لیتی ہیں آپ کو دیکھ کر کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا کہ آپ کو کوئی تکلیف ہو گی۔۔ زل نے اب کی بار اپنے ذہن میں کئی بار آنے والے سوال کو الفاظوں میں بدل ہی دیا تھا!!

زل خوشی اور غم تو سانشجھی ہے آتے ہیں اور چلے جاتے ہے ہاں واقعی مجھے تکلیف نہیں ہوتی۔۔!! منتہا کہہ کے محبت سے مسکرائی تھی!!

ایسا کیسے ہو سکتا ہے منتہا کے آپ بالکل خوش ہیں یہ عجیب بات ہے ویسے۔۔!! زل نے نظریں اٹھا کر اس سے کہا تھا!!

زل درد تو زندگی کا حصہ ہوتے ہیں درد ہمیں انسان بناتے ہیں دردوں کے بغیر انسان بالکل ایک جانور کی مانند ہوتا ہے جس میں سمجھنے کا احساس نہیں ہوتا۔!! منتہا ایک بار کہہ کر پھر مسکرائی تھی!!

پر درد تو انسان کے اندر کو مار دیتے ہیں

دلوں کو کھوکھلا کر دیتے ہیں اندر سے۔۔!! زل نے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کر کے کہا تھا!!

دلوں کو کھوکھلا تو اللہ سے دوری کرتی ہے زل۔۔!! منتہا نے بھی اب کی بار سیریس ہو کر جواب دیا تھا۔!!

نہیں منتہا اللہ سے محبت کرنے والے زیادہ تڑپتے ہیں۔۔!! زل نے منتہا کی بات کو جھٹلایا تھا!!

وہ اللہ سے دوری کے خوف میں تڑپتے ہیں زل۔۔ منتہا نے منہ موڑ کر کہا تھا!!

پر منتہا اللہ تو ہمیں احسان گنواتا ہے ہمیں یہ بات بتاتا ہے کہ وہ سب کچھ ہے۔۔ زل نے نفرت سے کہا تھا!!

زل آپ جانتی ہیں اللہ نے ہمیں حواسِ خمسہ سے نوازا ہے۔۔!! منتہا نے کچھ دیر خاموش رہ کر کہا تھا!!

حواسِ خمسہ کیا ہوتا ہے منتہا؟؟ زل نے نظریں چرا کر کہا تھا۔۔!!

اللہ تعالیٰ کی دی بے شمار نعمتیں ان میں سے کچھ نعمتیں تو اتنی عظیم اور انمول ہیں زل کے ان میں سے ایک بھی نعمت سے ہم محروم ہو جائیں

تو ان نعمتوں کا نعم البدل ملانا ممکن ہے۔۔!! منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔!!

کیا مطلب میں سمجھی نہیں کے آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔۔ زمل نے نہ سمجھی سے کہا تھا!!

زمل آپ چاہتی ہیں نا کے آپ کو سورہ الرحمن سمجھ آ جائے تو چلیں آپ کے جواب ہیں میرے پاس دیتی ہوں آپ کو جواب منتہا نے کہہ کر زمل کا ہاتھ تھاما تھا اور باہر کی طرف چلی گئی تھی۔۔!!

منتہا آپ مجھے ان مرگلہ کے پہاڑوں پر کیوں لے کر جا رہی ہیں۔۔ زمل منتہا کے پیچھے کھینچتی چلی جا رہی تھی اور منتہا آگے تھی۔۔!!

زمل یہ پہاڑ آپ کو جواب دیں گے ان پہاڑوں میں آپ کو اندازہ ہو جائے گا کے کیا مطلب ہے سورہ الرحمن کا۔۔ منتہا کہہ کر آگے بڑھ رہی تھی۔۔!!

وہ دونوں کچھ قدم ہی آگے بڑھے تھے جب منتہا نے اپنے قدم روکے تھے اور زمل بھی اس کے ساتھ ہی رکی تھی۔۔!!

زمل آپ اس کیمپ کو دیکھ رہی ہیں؟؟ منتہا نے ایک جانب اشارہ کر کے پوچھا تھا!!

جی پر ادھر ایسا کیا ہے۔۔!!

زل نے حیرت سے کہا تھا!! اس کے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کے منتہا ظاہر کیا کرنا چاہتی ہے!!

پھر تو آپ کو وہاں بیٹھے انکل بھی نظر آ رہے ہونگے۔۔ منتہا مسکرا کر بولی تھی۔۔!!

جی نظر تو آ رہے ہیں۔۔!! زل کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

جانتی ہیں آپ زل یہ چل نہیں سکتے ان کی ٹانگ نہیں ہے۔۔!! منتہا کہہ کر ایک بار پھر خاموش ہوئی تھی!!

اللہ تعالیٰ احسان گنوانے کے ساتھ تکلیف بھی تو دیتا ہے نہ تو بس ان انکل کو بھی دے دی!! زل نے تلخ ہنسی ہنستے کہا تھا۔۔!!

زل یہ چل نہیں سکتے پر ان کا یہ ماننا ہے کے ایک نہ ایک دن یہ ان مارگلہ کے پہاڑوں کو سر کر ہی لیں گے۔۔!! منتہا کہہ کر پھر خاموش ہوئی تھی!!

پر یہ تو ناممکن ہے نہ ان کے لئے۔۔!! زل نے اس کی جانب دیکھ کر کہا تھا۔۔!!

زل شاید ان کے لئے یہ ناممکن ہو پر اس رب کی ذات کے لئے ناممکن نہیں ہے جس پر یہ یقین کرتے ہیں۔۔

مطلب یہ خود کو دھوکہ بھی دے رہے ہیں۔۔ زل نے منتہا کی بات بیچ میں ہی کاٹ کر کہا تھا۔ ایک بار پھر شیطان زل پر حاوی ہو رہا تھا اور زل شیطان کے کہے الفاظ کہہ رہی تھی۔۔!!

بیٹا دھوکہ تو ہمیں اس رب سے دوری دے رہی ہوتی ہے۔۔ وہ انکل جو کافی ٹائم سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے زل کی بات سنتے بولے تھے!!

پر انکل آپ کی اس محرومی کا سبب اللہ ہی تو ہیں جنہوں نے آپ کو یہ تکلیف دی ہے۔۔ زل کہتی اس انکل کے بالکل پاس گئی تھی وہ لگ بھگ چالیس سال کے تھے۔۔!!

بیٹا ضروری نہیں کے یہ اس نے ایسے ہی دیا ہو یہ میرے گناہوں کی سزا بھی تو ہو سکتی ہے نہ اور پھر میرے اندر اس کو برداشت کرنا ہے تبھی میرے لئے یہ محرومی لکھی گئی گڑیا وہ کسی بھی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔۔!! وہ انکل کہہ کر مسکرائے تھے۔۔!!

بیٹا میں ساری زندگی دنیا کی عیش و عشرت میں گزارتا رہا اپنا اختتام بھول بیٹھا تھا پھر ایک دن میری زندگی مجھ پر ایسا طوفان لائی کے میری دنیا تباہ ہوتی ہوئی نظر آئی مجھے

اور جانتی ہو بیٹا اس قیام میں آ کے میں اس رب کو یاد کرنے لگا ساری زندگی خوشی میں گزاری تو وہ یاد نہ آیا پر جب مجھ پر مشکل آئی میں اس کو یاد کرنے لگا پر جانتی ہو بیٹا اس وقت بھی اس نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا۔۔ وہ انکل کہتے مسکرائے تھے اور اپنی آنکھ میں آئے آنسو کو صاف کیا تھا۔۔!!

منتہا نے زل کا ہاتھ تھاما تھا اور ایک طرف لے کر آئی تھی۔۔!

زل جانتی ہیں آپ حواسہ خمسہ کیا ہوتا ہے ہماری آنکھ ناک کان اور ہمارے جسم کے وہ تمام اعضاء جن میں سے اگر ہم ایک سے بھی محروم ہوتے ہیں تو اس محرومی کا اندازہ ہمیں ہوتا ہے زل آپ کے پاس آنکھیں ہیں پر اس دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں جو اس نعمت سے محروم ہے آپ کے پاس ہاتھ ہیں آپ اپنے کام خود کر سکتی ہیں پر ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو ان ہاتھوں سے محروم ہوتے ہیں وہ محتاج ہو جاتے ہیں زل دوسرو کے اور ایک نا ایک دن لوگ تنگ آ جاتے ہیں پر زل اللہ تعالیٰ کبھی بھی ہمیں نہیں چھوڑتے۔۔!!

مطلب یہ تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔۔ زل نے ٹرانس کی کیفیت میں کہا تھا۔۔!!

زل یہ تو بہت چھوٹی ہیں اللہ تعالیٰ نے تو ایسی بہت سی نعمتیں عطاء کی ہیں ہمیں کے اگر ان کا شکر ہم ساری زندگی بھی ادا کرتے رہے کم ہے۔۔!! منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔!!

کچھ دیر وہ زل کو دیکھتی رہی تھی اور ایک بار پھر بات کا آغاز کیا تھا۔۔!!

زل اللہ نہ کرے ایسا ہو پر ایک بار سوچو اگر آپ ابھی اپنی آنکھوں سے محروم ہو جاؤ اور آپ کو پتا ہو کہ اب آپ کبھی دیکھ نہیں سکیں گی اب آپ کو لاٹھی کا سہارا لے کر چلنا پڑھے گا تو آپ کو کیسا لگے گا۔۔!!

پر منتہا لاٹھی تو کبھی بھی ٹوٹ سکتی ہے کیا بھروسہ وہ لاٹھی بیچ راہ میں مجھے دغا دے جائے۔۔!! زل نے سوچ کر کہا تھا!

یہی بات ہے زل لاٹھی تو ہمیں دغا دے سکتی ہے پر اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی بھی دغا نہیں دیتے۔۔!! منتہا کہہ کر مسکرائی تھی!!

منتہا کی بات سن کر زل کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا جس کو اس نے صاف کیا تھا۔۔!!

جانتی ہیں آپ زل خوف آخرت اور عمال کی جواب دہی کا احساس اس سورہ کا اہم مرکزی مضمون ہے۔۔ جیسے کے اس میں کہا گیا ہے کہ جو اپنے پروردیگار کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے۔۔ ان کے لئے دو باغ ہونگے، جن میں ہر طرح کی نعمتیں موجود ہونگی۔۔!! یہی نہیں بلکہ دو اور باغ بھی ہیں۔ گویا باغ در باغ اجر و احسان کا لامتناہی سلسلہ۔۔۔ جانتی ہیں زل احسان کا بدلہ تو صرف احسان ہی ہے۔۔!!

اس سورہ کے آغاز میں کچھ آیات ہیں زل:

اللہ الرحمن ہے۔ یعنی بے حد و بے حساب مہربان نزول قرآن اس کی رحمانیت کا ظہور ہے۔۔

اس کائنات کا ایک خدا ہے جس نے اس کائنات کو بہت خوبصورتی سے پیدا فرمایا ہے۔۔!!

یہ کائنات اور اس کی ہر شے قوانین فطرت یعنی خدا تعالیٰ کی تابع اور پابند ہے۔۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو ایک ایسی مخلوق کے طور پر پیدا فرمایا ہے جو کے اشرف المخلوقات ہے اور جو سوچنے سمجھنے اور اظہار و بیان کی قوت رکھتی ہے۔۔!! زل اس نے اتنے احسان کیے ہیں ہم پر کہ بیشک وہ اور اس کی ذات ہر ذات سے افضل ہے۔۔

زل سورہ رحمن میں ایسی بہت سی نعمتیں ہیں جو اللہ نے ہمیں عطاء کی ہیں پر جب تک ہم ان نعمتوں کو نہیں سمجھ گے تو ہم وہ نعمتیں بھی نہیں سمجھ سکتے اور ہاں آپ نے کیا کہا تھا اللہ اپنے احسان گنواتا ہے زل اگر یہ احسان ہے نہ تو کتنے خوبصورت ہیں یہ احسان زل وہ لوگوں کی طرح کے احسان نہیں گنواتا وہ آپ کو بیچ بازار میں بیزت نہیں کرتا وہ اپنے احسان بتاتے ہوئے سرے بازار آپ کی عزت کی دھجیاں نہیں اڑاتا وہ تو صرف ہم سے اتنا چاہتا ہے کہ ہم اس کی راہ نا چھوڑیں وہ چاہتا ہے ہم ناامید نہیں ہو وہ تو زل صرف یہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی راہ کو چھوڑ کر شیطان کی راہ کو نہ اپنالیں اور رہی بات تکلیفوں کی تو زل وہ تو زندگی کا حصہ ہے جب تک زندگی ہے تب تک یہ ہوتا رہے گا!! منتہا کہنے پر آئی تو کہتی ہی چلی گئی تھی اور زل پوری آنکھیں کھولے اس کو دیکھنے لگی تھی۔!!

منتہا پر زندگی تو خوبصورت ہوتی ہے نہ زندگی تو ہماری سب سے اچھی دوست ہوتی ہے۔!!

زل نے منتہا کو دیکھ کر کہا تھا۔!!

زل زندگی دوست نہیں ہوتی زندگی ہی تو سب سے بڑی دگاباز ہوتی ہے زندگی صرف آج یا کل کی ہوتی ہے زندگی کبھی ہمارے ساتھ مخلص نہیں ہوتی یہ آج ہماری ہوتی ہے اور کل

کسی اور کی یہ تو ہمیں یاد بھی نہیں رکھتی کے ہم کون تھے کیا تھے زمل ہمارے جانے کے بعد یہ زندگی ہمارے اوپر ایک فل اسٹاپ لگا دیتی ہے جس حد سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا۔۔ منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

منتہا کیا اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرتے ہیں؟؟ زمل نے منتہا کو دیکھ کر سوال کیا تھا۔!! زمل وہاں پڑھے پتھر پر بیٹھ گئی تھی اور منتہا وہاں لگے درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی تھی۔!!

زمل اللہ سے زیادہ ہم سے کوئی محبت نہیں کرتا وہ تو ستر ماؤ سے بھی بڑھ کر پیار کرتا ہے ہم سے اور آپ جانتی ہیں ستر کا مطلب ان ایک ہوتا ہے جو کسی بھی گنتی میں نہیں آتا اس محبت کو ہم کسی بھی ترازو میں رکھ کر تول نہیں سکتے اتنی محبت کرتا ہے وہ ہم سے۔!! منتہا نے مسکرا کر کہا تھا!!

پھر ہم پر برا وقت کیوں آتا ہے؟؟ زمل نے ایک اور سوال کیا تھا!!

زمل برے حالات تو ہمیں مضبوط بنا سکھاتے ہیں جب ہمیں سب مل رہا ہوتا ہے تب ہم خوش ہوتے ہیں زمل پر جب مشکل آتی ہے تو ہم اس مشکل سے لڑنا سیکھتے ہیں اور یہ لڑائی

ہمیں ثابت قدم بناتی ہے ہمیں امیدیں لگانا سکھاتی ہے صبر کرنا سکھاتی ہے مشکل ہماری
ساتھی ہوتی ہے برے دنوں میں سبق بن جاتی ہے اور اچھے دنوں میں ہمیں آگے بڑھنا
سکھاتی ہے یہ مشکل۔۔!! منتہا کہہ کر مسکرائی تھی!!

ابھی وہ خاموش ہوئی ہی تھی جب زل نے ایک دم سے مسکرا کر سورہ رحمن کی آیت پڑھی
تھی۔۔!!

ترجمہ؛ اور تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔۔!! وہ پڑھ کر مسکرائی
تھی!!

زل کیا آپ سورہ رحمن کو سمجھی ہیں!! منتہا نے مسکرا کر پوچھا تھا!
ہاں شاید

پر اگر پوری سمجھ نہیں بھی آئی تو اتنا سمجھ لیا ہے

میں نے کے جب تک میں ان نعمتوں کو جھٹلاتی رہوں گی تب تک خود ہی خسارے میں جاؤ
گی۔۔!! اب کی بار زل کہہ کر ہنسی تھی۔۔!!

اور کیا بنا پھر کام ہو گیا؟؟؟

کافی حد تک ہو گیا ہے بس لاسٹ اٹیک رہ گیا ہے پھر اس کا کام تمام!! وہ لڑکا کہہ کر ہنسا تھا!!

یہ لاسٹ اٹیک میں اپنے ہاتھوں سے کروں گا تاکہ ایک بار خود اس مافیہ کو نقصان پہنچا سکوں۔۔!!

پر آریان میں کہہ رہا ہوں نہ کے میں اس کا بندوبست خود کر لوں گا!! عمران نے اس کو دیکھ کر کہا تھا!!

جانتا ہوں مسٹر ہیکر کے تمہارا نشانہ کبھی نہیں چوکتا پر اس بار یہ کام میں خود سے کروں گا!! آریان نے وہاں سیٹ پر بیٹھتے کہا تھا!!

پر آریان تو کرے گا کیا؟؟؟ عمران نے سوال کیا تھا!!

وہی جو مجھے کرنا تھا اس کی جڑوں کو کاٹنا تھا

اور اب یہ پہلی جڑ پر وار ہونے لگا ہے!! آریان کہہ کر ہنسا تھا!!

بھائی اس وقت مجھے تو مافیہ لگ رہا ہے!!

عمران نے اس کے پاس بیٹھتے کہا تھا!!

کیا کروں صحبت کا اثر پڑھ ہی جاتا ہے جلد یا بعدیر مجھ پر بھی مہران خان کا اثر ہو گیا ہے!!

توبہ ہے بھئی۔۔ عمران نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے!!

خیر ٹشو پیپر کا کیا بنا!! آریان نے اس کو دیکھ کر پوچھا تھا!!

یار بہت ڈھیٹ ہے وہ اس پر آٹھ سو لکڑیاں توڑ چکے ہیں پر وہ ہے کے منہ ہی نہیں کھولتا!!

ایسا تو ہونا ہی تھا اس نے سکندروں کے گھر سے بیلونگ جو کرتا ہے سارے ہی ڈھیٹ ہو تم

لوگ!! آریان نے کہہ کر قہقہہ لگایا تھا!!

اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے ہم سکندر اچھے ہوتے ہیں!! عمران نے آنکھیں چھوٹی کرتے کہا

تھا!!

ہاں بلکل کمال سکندر کی طرح کباب میں ہڈی۔۔ آریان من ہی من بڑبڑایا تھا!!

کچھ کہا ہے آریان اسفند جہانگیر؟؟ عمران نے اس کو دیکھ کر سوال کیا تھا!!

نہیں میں کہاں کچھ کہتا ہوں خیر میں چلتا ہوں پہلی جڑ کو ٹھکانے لگانے۔۔!!

میں بھی ساتھ چلوں گا

آریان اسفند جہانگیر میں تمہیں لے کر کوئی رسک نہیں لے سکتا۔۔!! عمران کہتا کھڑا ہوا تھا!!

میں نے وہاں سے واپسی پر زل کو بھی پک کرنا ہے!!

ہاں تو میں بھی کر ہی سکتا ہوں بھائی ہوں میں زل کا!! عمران کہتا ڈھیٹوں کی طرح گاڑی میں جا کر بیٹھا تھا!!

سارے ہی ڈھیٹ ہے ہنسنے۔۔ آریان بھی کہتا گاڑی میں بیٹھا تھا اور گاڑی کو بھگا لے گیا تھا!!

کچھ دیر کی ڈرائیو کے بعد وہ دونوں اس عمارت کے باہر تھے جس کا پتا انہیں مشال نے نکال کر دیا تھا!!

پہلے عمران میں اندر جاؤ گا اور اگر مجھے لگا کے مجھے تیری ضرورت ہے تو پھر میں تجھے بلاؤ گا۔ آریان کہہ کر عمران کی سنے بغیر ہی عمارت کے اندر چلا گیا تھا۔!!

اگر یہ میری بہن کا کچھ لگتا نہیں ہوتا نہ

تو اس کے ایڈیٹیوڈ کو نہ جیل کی ہوا کھلاتا میں!! عمران کہہ کر مسکرایا تھا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی چابی کو انگلی سے گھمایا تھا اور گلاسز اتار کر اندر کی جانب گیا تھا!!

مسٹر فاخر پکڑے گئے تم تو نشانہ بنا لیا ہے میں نے تمہارا۔ آریان نے فاخر کے گرد گھومتے کہا تھا!!

میرا نشانہ بنا کر کیا کرو گے آپ؟؟ فاخر نے معصوموں والی شکل بنا کر پوچھا تھا!!

خیر ویسے تو میں بہت کچھ کر سکتا ہوں پر کیا ہے نہ کے میرا کچھ کرنے کا دل نہیں کر رہا اس لئے ابھی صرف تمہیں کڈنیپ کروں گا۔ آریان کہہ کر ہنسا ہو گا!!

تم پہلے آدمی ہوگی مسٹر آریان اسفند جہانگیر جو کسی کو کڈنیپ کر سے پہلے بتا رہے ہو کے
میں کڈنیپ کرنے لگا ہوں۔۔ فاخر نے نظریں اٹھا کر کہا تھا!!

یہی تو بات ہے میری کے میں کچھ کرنے سے پہلے بتاتا ہوں تاکہ سامنے والے کو پتا بھی تو
ہو کے میں اس کے ساتھ کرنے کیا والا ہوں۔۔!!

مہران تمہیں چھوڑے گا نہیں!!

فاخر نے آریان کو ڈرانا چاہا تھا!!

میں مہران خان سے لے کر کھانا نہیں کھاتا جو میں اس سے ڈر جاؤ گا۔۔ آریان نے کہہ کر
قہقہہ لگایا تھا!!

میں نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا!! فاخر نے چیئر سے اٹھ کر کہا تھا!!

یہی تو بات ہے کہ تم نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا پر تم نے میری بہن کا بائیوڈیٹا ضرور نکلوایا
تھا۔۔!! آریان نے کہہ کر اس کو واپس چیئر پر بیٹھایا تھا۔۔!!

پر وہ تو مہران۔۔ فاخر اتنا کہہ کر چپ ہو گیا تھا۔۔

حیرت کی بات ہے کہ مہران نے اتنا ڈر پھوک سپاہی رکھا ہوا ہے یقین کرنا مشکل ہو رہا ہے۔۔!! آریان نے اس کو اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھ کر کہا تھا۔!!

ڈر پھوک نہیں ہوں میں پر موت کا ڈر ہر کسی کے اندر ہوتا ہے۔۔ فاخر نے منہ نیچے کرتے کہا تھا۔ آریان کچھ کہتا اس سے پہلے ہی عمران نے آکر اس کو بیہوشی کا انجکشن لگایا تھا اور فاخر چیئر پر ایک سائیڈ کو لڑکھ گیا تھا اس کے بعد انہوں نے اس کو وہاں سے اٹھایا تھا اور لے گئے تھے یہ ان کے لئے بہت آسان تھا۔!!

زمل آپ کیا سوچ رہی ہیں۔۔ وہ دونوں ابھی واپس آئی ہی تھی

جب منتہا نے زمل کو کچھ سوچتے دیکھا تو پوچھ بیٹھی۔!!

کچھ نہیں منتہا بس تکلیف ہو رہی ہے کہ میں آج تک اس ذات کو جھٹلاتی رہی ہوں پچھتاوا ہو رہا ہے کہ میں کتنے گناہ کر چکی ہوں درد ہو رہا ہے کہ میں کافر ہوں۔۔ زمل کہہ کر خاموش ہوئی تھی وہ کوشش کر رہی تھی اپنے آنسو کو روکنے کی پر آنکھیں تھیں کہ بھیگتی جا رہی تھی۔!!

زل آپ خود کو کافر کیوں کہہ رہی ہیں۔۔ منتہا نے کرب سے کہا تھا!!!

میں نے کفر ہی تو کیا ہے اللہ کو ہر بار جھٹلا کے اس کی آیات کو جھٹلا کر۔۔!!

زل اللہ کافروں کا تو ہوتا ہی نہیں ہے اور اگر آپ واقعی مرتد ہوتی نہ زل تو آپ کو یہ راستہ کبھی نہیں دکھایا جاتا اگر آپ واقعی مرتد ہوتی تو آپ کو اندھیروں میں چھوڑ دیا جاتا پر زل اللہ نے آپ کو چنا تھا

تبھی آپ اس شیطانی حدود تک نہیں جاسکی۔۔!! منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

پر منتہا میں ان گناہوں میں بہت آگے نکل چکی ہو کے اب مجھے

ان گناہوں کے پلندے کو ساری زندگی اٹھانا پڑھے گا۔۔ یہ کہہ کر زل کی آنکھ سے آنسو زار وکتار بہنے لگے تھے!!

زل آپ جانتی ہیں اس دنیا میں کوئی بھی گنہگار پیدا نہیں ہوتا ہاں پر وہ اپنے گناہوں کا بوجھ ضرور خود اٹھاتا ہے اور زل پھر ان گناہوں کے ساتھ چلنا پڑھتا ہے پر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم بالکل ہی راہ سے فرار ہو جائے اگر ہم فرار کا سوچتے رہے گے تو ہم پر راستے کیسے ہموار ہونگے۔۔ منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔!!

پر منتہا میں تو شیطان کھیل کا حصہ بن چکی تھی اب میں کیسے واپسی اختیار کر سکتی ہوں!!

زل آپ جانتی ہیں ہر چیز کا ایک ایکزٹ ہوتا ہے جو بہت ضروری ہوتا ہے۔!! منتہا اتنا کہہ کر رکی تھی!!

کیسا ایکزٹ؟؟ زل نے حیرت کے مارے پوچھا تھا!!

زل ایسا راستہ جو ہمیں بچا لیتا ہے۔!!

منتہا نے پھر تھوڑا سا کہا اور خاموش ہوئی تھی!!

پر منتہا آپ کیا کہنا چاہتی ہیں میں وہ نہیں سمجھ پائی۔۔ زل نے سر پیٹ کر کہا تھا!!

زل ہم اکثر جگہوں پر دیکھتے ہیں کے ایک ایمر جنسی ایکزٹ ہوتا ہے مشکل وقت کے لئے جس سے ہم جان بچا کر بھاگ سکتے ہیں اس ہی طرح شیطان اور ہمارے بچ بھی ایک ایکزٹ ہوتا ہے ایسا ایکزٹ جو ہمیں شیطان کے چنگل سے آزاد کروا دیتا ہے۔!! منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

مطلب آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟؟ زل نے نا سمجھی سے کہا تھا!!

زمل ہم شیطان کو چھوڑ کر واپس اللہ کی راہ اختیار کر سکتے ہیں بس جدوجہد کرنی پڑھتی ہے شیطان کے بجھائے طلسم کو توڑنا ہوتا ہے اور پھر ہم اس چنگل سے آزاد ہو جاتے ہیں۔۔ منتہا کہہ کر ایک بار پھر خاموش ہوئی تھی!!

مطلب میں بھی واپسی لوٹ سکتی ہوں۔۔ زمل نے مسکرا کر کہا تھا!!

بلکل لوٹ سکتی ہیں

بس آپ کو جنگ لڑنی ہے اپنے اور شیطان کے درمیان اور یہ سب سے مشکل جنگ ہوتی ہے جب ہم شیطان کو چھوڑ کر اللہ کی طرف لوٹنے لگتے ہیں تو شیطان ہمیں بھڑکاتا ہے وہ ہمارے اور اللہ تک پہنچنے کے بیچ جو راستہ ہوتا ہے اس راستے پر شیطان جالوں کو حائل کرتا ہے اور ہمیں ان جالوں کو نوچ کر نکلنا ہوتا ہے واپس لوٹنے کے لئے۔۔!!

منتہا نے کہہ کر زمل کو دیکھا تھا!!

منتہا میں جانتی ہوں شیطان کی اور ہماری جنگ آخری دم تک ہوگی اور یہ حقیقت ہے۔۔!!

زمل نے اپنی آنکھیں صاف کرتے کہا تھا!!

پھر زل تیار ہیں اللہ سے ملنے کا سفر شروع کرنے کے لئے؟؟ منتہا نے ہنس کر کہا تھا!!

میں تیار ہوں منتہا میں اللہ تک لوٹنا چاہتی ہوں میں بھی اللہ سے محبت کرنے والی بننا چاہتی ہوں۔۔!! زل نے مسکرا کر کہا تھا!!

زل اللہ سے محبت کرنے والے تو کھرا ہیرا ہوتے ہیں۔۔!! وہ کہہ کر مسکرائی تھی!!

کاش کبھی بھی میں اللہ سے دور نہ ہوئی ہوتی کاش میری غلطیاں ٹھیک ہو سکتی!!

زل نے اپنے ہاتھ پر نظرے جمائے کہا تھا!! اور آج اس کو آئزہ سے کی وہ پہلی گفتگو یاد آئی تھی جس میں اس نے اللہ سے ناڈرنے کا کہا تھا ایک موتی اس کی آنکھ سے بہا تھا!!

زل جب ہم پر مشکل آتی ہے تو ہم سب سے پہلے کس کو کوستے ہیں؟؟ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد منتہا نے زل کے پاس بیٹھتے سوال کیا تھا!

مجھے نہیں پتا زل نے دکھ سے کہا تھا اس نے کبھی اس بارے میں سوچا ہی نہیں تھا وہ ابھی بھی بس یہی سوچ رہی تھی کے آئزہ کو جو باتیں اس نے کہی تھی وہ نہ کہتی کاش وہ وقت لوٹا!

وقت کو زل ہم وقت کو کوستے ہیں ہمیں لگتا ہے سارا قصور وقت کا ہے پر ہم یہ بھول جاتے کے لمحے بیت جاتے ہیں پر جو غلطیاں ہم اس وقت میں کرتے اس کا دکھ دل میں رہ جاتا ہے!!

کیا مطلب میں سمجھی نہیں زل نے نہ سمجھی سے پوچھا تھا!!

دیکھو جب ہمیں تکلیف ملتی اس کا وقت مقرر ہوتا ہے اور پھر اس تکلیف کے ختم ہونے کا بھی یہ کہا جاسکتا ہے

کے کوئی وقت نہیں رکتا یہ سب سے بڑا دکھ ہے اس لیے کے ہم اس وقت میں کی غلطیوں کو سدھار نہ چاہتے ہیں پر چونکہ وہ وقت بیت جاتا تو یہ ممکن نہیں رہتا اور وقت گزر جاتا ہے یہ سب سے بڑا سکھ بھی ہے کے ہماری تکلیف ختم ہو جاتی ہے یہ سارا گیم وقت کا ہی تو ہے!! منتہا کہہ کر ہنسی تھی اور زل کو اس کی بات کا مطلب اب سمجھ آیا تھا اور وہ دل میں ہنسی تھی کے منتہا نے اس کا دماغ پڑھ لیا اس نے یہ سوچا تھا!!

سچ میں منتہا وقت ہر چیز پر بھاری ہوتا ہے۔۔ زل نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کر کے کہا تھا اور منتہا نے قہقہہ لگایا تھا!!

فرجاد فاخر کہاں ہے؟؟ مہراں کمرے میں آتا چیخا تھا!!

پتا نہیں مہراں صاحب کہاں ہے وہ میں کافی دیر سے اس کا نمبر ٹرائی کر رہا ہوں پر لگ نہیں رہا اس کا نمبر!! فرجاد نے اپنا گلہ تر کر کے کہا تھا!!

ایسے کیسے غائب ہو سکتا ہے وہ فرجاد اس کے پاس میری ساری فائل بھی ہیں۔۔

مہراں نے اپنے ماتھے کی رگیں سہلا کے کہا تھا!!

سر وہ اس کے کبین سے مجھے یہ پرچی ملی ہے!! فرجاد نے ڈرتے ڈرتے وہ چٹ مہراں کو پکڑائی تھی اور مہراں نے وہ چٹ کھولی تھی!!

اسلام و علیکم!! امید کرتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہونگے اور میرے جانے کے بعد آپ کو کوئی فرق بھی نہیں آئے گا پر آپ کے ساتھ رہ کر میری جان کو بہت خطرہ ہے جو میں جھیل نہیں سکتا سر آپ موت سے نہیں ڈرتے پر مجھے بہت ڈر لگتا ہے میں اس شطرنج کے گیم کو اور نہیں کھیلنا چاہتا تھک گیا ہوں میں سپاہی بن بن کر میں جانتا ہوں میں آپ کو بتا

کر نہیں جا رہا کیوں کے اگر بتاتا تو میں دنیا سے آزاد ہو جاتا جو میں نہیں چاہتا تھا۔!! مہراں نے باقی پرچی ایسے ہی موڑ کے پھینک دی تھی!!

فرجاد تم بھی بھاگنا چاہتے ہو ہاں اگر چاہتے ہو تو میرے سامنے ہی بھاگ جاؤ۔!! مہراں کہتا عجیب انداز میں ہنستا تھا!!

سر آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں بھلا کیوں بھاگوں گا۔ فرجاد نے مہراں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا!!

پھر فاخر کو ڈھونڈو اور اس کے ماتھے پر دو گولیاں لگانا بہت ڈرتا ہے نہ وہ مرنے سے اس کو موت کے گھاٹ اتارنا اور یاد رہے لاش وہی ایک ہی قبر میں ڈالنی ہے جس میں باقی سب کی ہے۔

مہراں کہہ کر اٹھتا وہاں سے جا چکا تھا!!

ایک تو اب اس فاخر کی وجہ سے سر مجھ پر بھی بھروسہ نہیں کریں گے۔!! فرجاد نے کہہ کر سر جھٹکا تھا اور اپنے کام میں لگ گیا تھا!!

یار آریان تو نے زل کو چھوڑا کس کے پاس تھا جو اب لینے جا رہا ہے!! عمران نے آریان سے پوچھا تھا!!

میری بیوی ہے میں جہاں مرضی چھوڑ کے آؤ کوئی مسئلہ؟؟ آریان نے اپنی مسکراہٹ روک کر کہا تھا!!

میری بھی بہن ہے اور میں بھی پوچھوں گا کوئی مسئلہ؟؟ عمران نے بھی اس ہی کے انداز میں کہا تھا!!

مسئلہ تو کوئی نہیں ہے پر میں تجھے بتانا ضروری نہیں سمجھتا!! آریان نے کہہ کر گاڑی سیلیسٹیا گارڈن کے باہر روکی تھی!!

اور گاڑی سے باہر اترتا تھا۔!!

بھائی آپ زل کو لینے آئے ہیں نہ وہ اس سائیڈ ہیں!! مہلم نے سیدھی جانب اشارہ کر کے کہا تھا اور وہاں سے نکل گئی تھی

اور عمران اور آریان چلتے وہاں آئے تھے اور دور سے زل کو دیکھا تھا اور آگے بڑھنے لگے تھے جب ان کے سامنے ایک گاڑی آکر رکی تھی!!

بیٹا آپ دونوں یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟ جلیل سکندر نے گاڑی سے نکلتے ہوئے پوچھا تھا!!

وہ انکل زمل کو پک کرنے آیا تھا آریان نے زمل کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا ان کو زمل کی پیٹھ نظر آرہی تھی زمل کا رخ دوسری جانب تھا!!

چلو پھر تو ساتھ ہی چلیں گے ہم گھر جلیل سکندر کہہ کر مسکرائے تھے جب ایک دم وہاں دھماکے کی آواز آئی تھی وہ سب ایک دم سیدھے ہوئے تھے اور دیکھا تھا جس جگہ پر زمل کھڑی تھی وہاں پر بم بلاسٹ ہوا ہے وہ سارے دیکھتے چیخ اٹھے تھے ان کو تو یہ خیال ہی ستا رہا تھا کہ ان کی بیٹی اس آگ کے دلدل کے بیچ میں پھنس چکی ہے۔!!

آریان جلدی سے آگے بھاگا تھا۔!!

سرا بھی آپ آگے نہیں جاسکتے آگ بہت زیادہ ہے۔۔ وہاں کھڑے ایک لڑکے نے کہا تھا!!

میری وائف وہاں پھنسی ہے!!

آریان نے اپنا ہاتھ اس جانب کرتے کہا تھا!!

میری بیٹی وہاں ہے۔۔ جلیل سکندر بھی آگے آتے بولے تھے!!

مجھے ہی جانے دو میں پولیس آفسر ہوں میری بہن وہاں پھنسی ہے۔۔ عمران بھی آگے آیا تھا۔۔!!

بھائی میری بھابھی وہاں ہے۔۔ اب آئزہ آگے آئی تھی۔۔!!

ان سب کو رہنے دیں آپ بس مجھے جانے دے میری دوست ہے وہاں میری بچپن کی ساتھی ہے وہاں۔۔ حنا کہتی ان سب کے آگے آکر کھڑی ہوتی بولی تھی۔۔!!

سر جب تک ریسکیو ٹیم نہیں آتی ہم کچھ نہیں کر سکتے آپ بس دعا کریں کے آگ تھوڑی کم ہو جائے۔۔!! وہ لڑکا کہہ کر آگے چلا گیا تھا آہستہ آہستہ وہاں ایک کے بعد کئی ایک گاڑیاں آتی جا رہی تھی۔۔!!

کچھ لوگوں کو ایمبولینس لے کے جا چکی تھی

تو کچھ ابھی تک اندر پھنسے ہوئے تھے۔۔!!

آئزہ اور حنا بیچ سڑک پر بیٹھی رونے لگی تھی اور جلیل سکندر ان کو چپ کروانے کی جدوجہد میں لگے تھے

دوسری طرف عمران اپنا کارڈ دکھاتا اس آگ والی جگہ پر چلا گیا تھا اور آریان وہاں کھڑا بے بسی سے دیکھ رہا تھا!!

چاچو شاید زل اس آگ کی لپٹ میں نہیں آئی مجھے وہاں صرف اس کا یہ بریسٹ ملا ہے جو لوگ نکال لئے گئے ہیں ان میں سے بھی کسی کی نشاندہی نہیں ہوئی زل شاید وہاں نہیں ہے۔۔ عمران چلتا جلیل سکندر کے پاس آیا تھا اور ان کو بتایا تھا!!

مطلب زل وہاں نہیں ہے نہ۔۔ آئزہ نے سوسو کرتے کہا تھا!!

لگ تو یہی رہا ہے پر میں کنفرم نہیں ہوں آپ لوگ گھر جائے میں پتا لگا لوں گا!!

بھائی ہم ایسے کیسے جاسکتے ہیں واپس۔۔ حناع نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا!!

دیکھیں یہاں کھڑے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور نہ ہی آپ لوگ

آگے جا کر اس کو ڈھونڈ سکتے ہیں آپ لوگ گھر جا کے بیٹھے میں ہوں یہاں جیسے ہی کوئی اپڈیٹ ملتی ہے میں بتا دوں گا ہو سکتا ہے وہ کہیں اور ہوں۔۔ عمران نے ان کو سمجھا کر کہا تھا!!

جلیل سکندر ان کو لے کر چلے گئے تھے اب وہاں عمران اور آریان ہی کھڑے ہوئے تھے۔!!

آریان تجھے بھی گھر جانا چاہیے۔۔ عمران نے آریان کو دیکھ کر کہا تھا!!

مجھے پاگل سمجھا ہے میری بیوی لاپتہ ہے اور میں آرام سے گھر چلا جاؤ جب تک وہ نہیں ملے گی میں نہیں جاؤ گا!!

آریان نے آنکھوں میں آنسو لئے کہا تھا!!

ٹھیک ہے نہیں جا مرضی ہے۔۔ عمران کہتا ایک بار پھر اندر کی جانب چلا گیا تھا۔!!

آریان بھاگتا ہوا سیلیسٹیا گارڈن کے بلکل سامنے آیا تھا!!

اندر کوئی ہے؟؟ آریان نے وہاں کھڑے گارڈ سے پوچھا تھا!!

بیٹا کلاس تو کب کی ختم ہو گئی ہے بلکہ سب لوگ جا بھی چکے ہیں کوئی بھی نہیں ہے اندر!!

اس گارڈ نے آریان کو دیکھ کر کہا تھا!!

انکل یہ لڑکی ہے اندر پلیز ایک بار دیکھ کر بتا دیں۔۔ آریان نے زمل کی پکچر دیکھا کر کہا تھا!!

بیٹا یہ تو کلاس ختم ہونے سے پہلے ہی باہر نکل گئی تھی بلکہ یہ تو اس آگ والی جگہ کی جانب گئی تھی۔۔ وہ انکل کہتے خاموش ہوئے تھے اور آریان ادھر ادھر بھاگتا اس کو ڈھونڈنے لگا تھا۔۔!!

آپ جلدی سے فرسٹ ایڈ باکس لائے ان کو بہت ضرورت ہے فوری علاج کی۔۔!!
پر ان کو ہوا کیا ہے؟؟

یہ سب بعد میں بتاؤ گی ابھی وقت نہیں ان سب باتوں کا۔۔ منتہا نے مہلم کو دیکھے بغیر کہا تھا۔۔!!

پر منتہا یہ آپ کی رسپونسیبلیٹی تھی۔۔ مہلم نے افسردہ ہو کر کہا تھا!!

جانتی ہوں مہلم تبھی یہاں لے آئی ورنہ میں ان کو وہاں مرتا ہوا بھی چھوڑ سکتی تھی ان لوگوں کے بچے جو ان کی جان کے دشمن بنے بیٹھے ہیں۔۔ منتہا نے اس کی شکل پر غور کر کے کہا تھا۔!!

پر انہوں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے جو ان کی جان کا کوئی دشمن ہوگا
یہ تو اتنی پیاری ہے۔۔!! مہلم نے منتہا کو فرسٹ ایڈ باکس پکڑاتے کہا تھا!!
اللہ ہی جانتے ہے کہ کیا ہے اور کیا نہیں ہم بس ان کی حفاظت کر سکتے ہیں۔۔!!
اب یہ کتنے دن یہاں رہے گی؟؟ مہلم نے اس کو دیکھ کر پوچھا تھا!!
تب تک جب تک یہ پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہو جاتی تب تک جب تک ان کی جان محفوظ نہیں ہو جاتی۔۔ منتہا نے کہہ کر اس کے ہاتھ پر ملہم لگائی تھی۔۔!!
مہلم منتہا کی بات سن کر باہر چلی گئی تھی اور منتہا نے گھڑی پر وقت دیکھا تھا جو رات کے ایک بج رہی تھی وقت گزرتا جا رہا تھا!!

بس اب آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے پھر ہم مل کر سب سہی کر لیں گے۔۔ منتہا نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا!!

میں ٹھیک ہوں بلکل۔۔!! اس لڑکی نے لیٹے ہوئے کہا تھا۔!!

آپ جانتی ہیں چندا میں کتنا ڈر گئی تھی خوف آگیا تھا جب میں نے ان لوگوں کی باتیں سنی تھی!! منتہا نے فکر مند ہو کر کہا تھا!!

میں پہلے ہی جانتی تھی ان کی سازش کے بارے میں مجھے پتا تھا کہ وہ مجھے چوٹ پہنچانے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہے۔۔ چندا کہہ کر مسکرائی تھی!!

پر چندا اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو؟؟ منتہا نے آنکھوں میں آنسو لئے کہا تھا

منتہا آپ نے ہی کہا تھا کہ زندگی کبھی کسی کی نہیں ہوتی اگر کچھ ہو بھی جاتا تو بڑی بات نہیں تھی۔۔!! وہ کہہ کر مسکرائی تھی!!

چندا ایسی باتیں نہ کریں ابھی تو بہت کچھ رہتا ہے!! منتہا نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا تھا!!

منتہا وہاں کسی کو کچھ ہوا تو نہیں نہ؟؟ چندا نے اس سے سوال کیا تھا!!

نہیں بس زخمی ہوئے ہے سارے جانی نقصان کسی کا نہیں ہوا!! منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

منتہا اگر آج وہاں میری وجہ سے کسی کو کچھ ہو جاتا تو میں کبھی خود کو معاف نہ کرتی۔۔ اس لڑکی نے کہہ کر اپنی آنکھ میں آئے آنسو صاف کیے تھے اور منتہا مسکرائی تھی!!

ہاں فرجاد کوئی اپڈیٹ ملی فاخر کے بارے میں؟؟ مہران نے سرگوشی نما آواز میں کہا تھا!! وہ اس وقت آفس کے باہر سے مغرور چال چلتا آفس کے اندر جا رہا تھا اس کے پیچھے بہت سے گارڈ تھے جو اس کو پروٹیکٹ کر رہے تھے اور فرجاد ہاتھ میں مہران کا کوٹ تھامے اس کے ساتھ چل رہا تھا!!

سر فاخر اپنی مرضی سے نہیں گیا تھا اسے کڈنیپ کیا گیا ہے۔۔ فرجاد نے مہران کی طرف دیکھتے کہا تھا!!

مطلب مہران خان ایک بار پھر ٹھیک نکلا سالے صاحب نے اٹیک کیا ہے ہم پر۔۔ مہران نے کہہ کر قہقہہ لگایا تھا!!

سر اب کیا کرنا ہے؟؟ فرجاد نے اس سے سوال کیا تھا!!

اب ہمارا ٹائم ہے اٹیک کرنے کا ذرا ایک لیٹر تو لکھو میرے سالے کے نام اور ہاں اس میں لکھنا کے۔۔!! مہران کہہ کر گھوما تھا اور سامنے بنے انٹرنس میں لگے صوفے پر جا کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھا تھا اور سب گارڈز کو اشارہ کیا تھا باہر جانے کے لئے!!

فرجاد لکھنا کے اگر تیر تمہیں چلانے آتے ہیں مسٹر آریان اسفند جہانگیر تو تلوار چلانے کا ہنر میں بھی جانتا ہوں تم نے فاخر کو کڈنیپ کیا تو میں نے تمہاری بیوی کا انکاونٹر کروا دیا اب کیا ہے نہ تم نے میرے قریبی کو نقصان پہنچایا تو میں نے تمہاری محبت کو نقصان پہنچا کر گھائے کا سودا نہیں کیا خود کے لئے۔۔ مہران نے کہہ کر قہقہہ لگایا تھا اور فرجاد لیٹر لکھ رہا تھا!!

سر میں نے لیٹر تو لکھ دیا پر کیا واقعی آپ نے آریان کی وائف کو۔۔ فرجاد اتنا کہہ کر خاموش ہوا تھا!!

فرجاد میری جان دیواروں کے بھی کان ہوتے ہے ایسا نہ ہو کوئی سن لے بس تمہیں جتنا کہا ہے اتنا کرو اور اب جاؤ یہاں سے۔۔ مہران فرجاد کو کہتا خود اٹھ کر مغرور چال چلتا لفٹ کی جانب گیا تھا۔!!

میں نے سنا ہے کے بڑھے بابا نے مجھے یاد کیا تھا۔۔ مہران آفس کے اندر آتا بولا تھا!! اتنے برے دن نہیں آئے برخوردار میرے ابھی کے میں تمہیں یاد کرنے لگوں۔۔ شاہ ویز خان نے لپ ٹاپ سے نظر ہٹاتے کہا تھا!!

بوڑھے بابا اگر یاد نہیں کیا تو پھر میں اپنے یہاں بلائے جانے کی وجہ جان سکتا ہوں؟؟ مہران نے چیئر پر بیٹھتے پوچھا تھا!!

پہلی بات وجہ ہے تبھی بلایا ہے اور دوسری بات میں نے تمہیں یہاں بیٹھنے کا نہیں کہا اس لئے کھڑے ہو جاؤ۔۔ شاہ ویز صاحب نے گرا کر کہا تھا!!

یہ ٹھیک ہے بڑھے بابا ایک آفس میں بلاتے ہو اور بے عزت بھی کرتے ہو۔!! مہران نے آنکھیں چھوٹی کرتے کہا تھا!!

بیٹا تم اپنی حرکتوں کی وجہ سے بے عزت ہوتے ہو۔۔ شاہ ویز خان نے اس کو دیکھ کے کہا تھا!!

بوڑھے بابا حرکت میں برکت ہوتی ہے اور حرکت نہ کرنے بلکل موت کے مترادف ہوتا ہے۔۔ مہران نے وہاں پڑھا جار اٹھا کر کہا تھا جس میں بادام تھے۔۔!!

بیٹا زیادہ فلسفے جھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے میٹنگ ہے تبھی بلایا ہے میں نے۔۔!! شاہ ویز صاحب نے اس کو گھور کر کہا تھا!!

ٹھیک ہے بوڑھے بابا ٹھیک ہے آپ ایسا ہی چاہتے ہیں تو ایسا ہی ٹھیک ہے

میں اب جا رہا ہوں اپنے کبین میں اب بات بھی نہیں کروں گا۔۔ مہران کہتا مڑا تھا پر اپنی جگہ سے ہلا نہیں تھا!!

بیٹا جس نے جانا ہوتا ہے وہ بولے بغیر ہی چلا جاتا ہے پر تم تو اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئے۔۔!! شاہ ویز صاحب نے اس کے کھڑے رہنے پر چوٹ کرتے کہا تھا!!

بوڑھے بابا سچ بتائیں میں آپ کو خیرات میں تو نہیں ملا نہ؟؟ مہران نے واپس رخ ان کی جانب کرتے ہوئے کہا تھا!!

مہران سچ بتاؤ میری خواہش تھی کہ مجھے ایک نیک بچا ملے پر مجھے تم مل گئے ایک نمبر کے ڈھیٹ کام چور عقل سے پیدل ہر کام سے فارغ۔۔ شاہ ویز صاحب نے اپنی ہنسی روک کر کہا تھا!!

بابا وہ کہتے ہیں نہ کہ جو اپنے ماں باپ کو تنگ کرتا ہے ان کی اولاد ان کو تنگ کرتی ہے بس آپ نے بھی دادا جان دادی جان کو بہت تنگ کیا ہوگا تبھی آپ کو بھی میں ہی ملا۔۔ مہران کہہ کر ہنستا وہاں سے نکل کر اپنے کیمین کی طرف چلا گیا تھا۔!!

استغفر اللہ ہے

اس سے بیٹا شیطان بھی تجھ سے پناہ مانگتا ہوگا۔۔ شاہ ویز صاحب نے اپنے ٹیبل پر رکھی مہران کی پکچر کو دیکھ کر کہا تھا۔!!

اب کیسی ہیں آپ؟؟ اس نے چندا کے روم میں آ کر پوچھا تھا!!

میں تو ٹھیک ہوں پر آپ مجھے تین دن بعد کیوں مل رہی ہیں؟؟ چندا نے شکایات کرتے پوچھا تھا!!

بس آپ کو پتا ہی ہے کے سیلیسٹیا پولیس میں کام ہو رہا ہے اس کی وجہ سے تھوڑا بزی ہوتی ہوں۔۔ منتہا نے صوفے پر بیٹھ کر کہا تھا!!

آپ نے اتنی رسپونسیبلٹی کیوں لی ہوئی ہے منتہا؟؟ چندا نے اس سے سوال کیا تھا!!

دراصل کیا ہے نہ ان محترمہ سے بیٹھا نہیں جاتا اس لئے ہر چیز میں گھس جاتی ہیں یہ!! اندر آتی مہلم نے چندا کو دیکھ کر کہا تھا!!

مہلم اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے پر یہ سب میرا کام ہے تو بس مجھے ہی کرنا ہے۔۔!! منتہا نے مسکرا کر کہا تھا!!

خیر میں یہ بتانے آئی تھی کے میں سامان لینے جا رہی ہوں گروسری کا

اگر آپ دونوں میں سے کسی نے کچھ منگوانا ہے تو بتا دیں میں لے آؤ گی!! مہلم کہہ کر کھڑی ہوئی تھی!!

نہیں مہلم ہمیں تو کچھ نہیں منگوانا بس آپ آرام سے جانا اور آرام سے آنا۔۔ منتہا نے اس کو دیکھ کر کہا تھا اور مہلم سر ہلاتی باہر کی جانب چل دی تھی!!

آپ کیا سوچ رہی ہیں چنڈا؟؟ منہا نے اس کو دیکھ کر پوچھا تھا!!

منہا مجھے ایسا لگتا ہے کے میرا ایمان کم ہو گیا ہے۔۔ چنڈا نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا تھا!!

چنڈا ایمان کم یا زیادہ تو ہوتا ہی نہیں ہے ایمان یا ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے بس ہمیں ایمان کی حفاظت خود کرنی پڑھتی ہے۔۔!! منہا نے اس کو دیکھ کر کہا تھا!!

کیا مطلب منہا ایمان تو ہمیں پیدا ہوتے ہی مل جاتا ہے پھر اس کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں ہم؟؟ چنڈا نے حیرت کے مارے پوچھا تھا!!

چنڈا ایمان تو ہمیں مل جاتا ہے پر راہ حق تک ہمیں خود پہنچنا ہوتا ہے جو بہت کٹھن راستہ ہوتا ہے

اس راستے میں ہر پل ڈمگنا لکھا ہوتا ہے بار بار شیطان ہمیں روکنے کی کوشش کرتا ہے کیوں کے ایمان حق تک پہنچنے کا نام ہے اور شیطان چاہتا ہے کے ہم کبھی سیدھی راہ پر نہ چل سکے اس لئے وہ ہر پل ہمیں روکتا ہے چلو میں آپ کو ایمان کے تین درجات کے بارے میں بتاتی ہوں۔۔ منہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی اور چنڈا کو دیکھا تھا جو بہت غور سے اسے سن رہی تھی!!

کون سے تین درجات؟؟ چندانے اس سے سوال کیا تھا!!

پہلا درجہ اسلام ہے سب سے نچلا درجہ ہے یہ ایمان کا جانتی ہیں آپ کے اس درجے میں گواہی دی جاتی ہے کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہے اس درجے میں نماز، زکوٰۃ، روزے اور حج کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے یہ وہ درجہ ہے جو صرف زبانی کلمہ پڑھنے سے مل جاتا ہے۔ بیشک مسلمان کلمہ پڑھ کر جنت میں جائے گے پر شرط یہی ہے کہ انحصار اس کے اعمال پر ہے کہ وہ کیسے اعمال بجالایا ہے اس کے اعمال قبول بھی ہیں یا نہیں؟؟

جنت بھی بالکل اس ہی درجے سے ملے گی۔ اسلام کا تعلق شریعت سے ہے اور شریعت اس ہی درجے میں رکھی گئی ہیں۔ آپ جانتی ہیں آج ہم سارے مسلمان اس درجے میں ہی رہ گئے ہیں اس سے آگے نہیں بڑھے!!

اور دوسرا درجہ کونسا ہے؟؟ چندانے منتہا کو دیکھ کر پوچھا تھا!!

ایمان کا دوسرا درجہ ایمان عرفانی ہے۔ جو طریقت اور اقرار باللسان کے ساتھ تصدیق بالقلب ہے یہ وہ درجہ ہوتا ہے جس میں اللہ کے ہونے پر یقین فرشتوں پر آسمانی کتابوں پر

اس کے بھیجے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور اس بات پر ایمان بجالانا ہے کہ جو برا بھلا ہوتا ہے وہ تقدیر کا حصہ ہے اور ان سب کو اپنے دل سے ماننا!۔۔۔ یہ پہلے درجے سے تھوڑا انچا اور اعلیٰ ہے!!

ایمان کا تیسرا درجہ احسان یعنی معرفت یا پہچان ہے یہ درجہ ایمان احسانی کہلاتا ہے جو معرفت کا درجہ ہے جس کے لئے اقرار باللسان، تصدیق بالقلب اور اظہار بالاعمال تینوں ضروری ہیں یہی ایمان واحدانی بھی ہے اور یہی معرفت الہی اور

اللہ تعالیٰ تک رسائی ہے اس درجے کے بارے میں ہمارے پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ تم اللہ کی عبادت ایسے کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو پھر یہ دھیان رکھو کہ وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔۔!!

اس درجے پر جا کر ہم اللہ سے ملاقات تک کی رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔۔!!

جانتی ہے آپ چندا ہمیں لگتا ہے کہ ہم مسلمان ہے ایمان ہمارا ہے ہی پختہ پر پھر ہم سے کیوں کہا جاتا ہے کہ اپنے ایمان کی حفاظت کرنا؟؟ ہم مسلمان ہے یہی تو ساری بات ہے کہ ہمیں اپنے ایک ایک قدم کو بہت سوچ کے چلنا پڑھتا ہے کیوں کہ ہمیں ہی سب سے

زیادہ محنت کرنی ہوتی ہے جانتی ہو ایسا کیوں؟؟ کیوں کے شیطان ہمیں ہی بھڑکاتا ہے کیوں کے ہم خدا کو مانتے ہیں وہ کسی نان مسلم کو جا کر نہیں بھڑکائے گا کیوں کے وہ جانتا ہے کے وہ تو پہلے ہی خدا سے دوری بنائے ہوئے ہیں ہم ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں اور اس ہی پر ایمان لاتے ہے اس لئے ہمیں زیادہ محنت کرنی ہوتی ہے آپ جانتی ہیں کے بہت کم لوگوں کی زبانوں میں شکر ہوتا ہے

اور شکر کے بھی دو مراحل ہوتے ہیں!! منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی

مطلب زبان میں بھی شکر ہوتا ہے اور یہ کیسا شکر ہوتا ہے؟؟ چندا نے منتہا کو دیکھ کر پوچھا تھا

بلکل ہوتا ہے اور پہلا مرحلہ وہ ہوتا ہے جس میں ہمیں سب کچھ مل رہا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سب کچھ عطاء کر رہے ہوتے ہیں اس مرحلے میں ہم سب کچھ ملنے کے بعد شکریہ ادا کرتے ہیں کے خدا تعالیٰ نے ہمیں اتنی نعمتوں سے نوازا ہے اور ہمیں ہر چیز میسر کی ہے۔۔!!

اور دوسرا مرحلہ کونسا ہوتا ہے؟؟ چندا نے مسکرا کر پوچھا تھا!!

دوسرا مرحلہ وہ ہے جس میں ہم ہر اچھے اور برے حالاتوں میں شکر ادا کرتے ہیں جب ہم بہت کچھ حاصل کرنا چاہتے ہوں پر وہ ہمیں نہ مل رہا ہو ایسے وقت میں بھی شکر ادا کرنے بہت کم لوگوں کو ملتا ہے!!

پہلے مرحلے میں ہم اکثر ڈگمگا جاتے ہیں جب ہم سے ہر چیز دور ہو جاتی ہے پھر آہستہ آہستہ شکر ہماری زبانوں سے جدا ہوتا رہتا ہے

ویسے تو یہ ایک بہتر مرحلہ ہے کہ ہم ان نعمتوں کا شکر تو ادا کر رہے ہیں پر ہمیں بہترین کی ضرورت ہے چندا بالکل شکر کے دوسرے مرحلے کی طرح کیوں کہ یہ وہ مرحلہ ہے جو ہر حال میں ہمیں ہمارے رب سے جوڑے رکھتا ہے جانتی ہو اللہ تعالیٰ ہمیں آزما رہے ہوتے ہیں کہ میرا کونسا بندہ شکر کر رہا ہے تبھی وہ دے کر بھی دیکھتا ہے اور واپس لے کر بھی دیکھتا ہے بس ہمیں ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور صبر و استقامت سے کام لینا چاہیے۔۔ منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

مطلب شکر زبان اور دل دونوں کی لذت ہے زبانی شکر ہماری زبان میں مٹھاس ڈال دیتا ہے پھر ہمارے اندر ہمیشہ اچھی چیزیں پلتی ہیں اور ہم ہمیشہ اچھی راہ پر چل لیتے ہیں؟؟ چندا نے اپنی سمجھ کے حساب سے کہا تھا!!

بلکل ایسا ہی ہوتا ہے شکر دلوں کو منور کرتا ہے شکر کا ایک بول ہمیں ہمارے رب سے جوڑ دیتا ہے۔۔ منتہا کہہ کر مسکرائی تھی اور اب کی بار اس کے ساتھ چندا بھی مسکرائی تھی آج چندا کو پتا لگا تھا کہ شکر کتنا اہم ہوتا ہے!!

بھائی آپ کچھ کھالیں تین دن ہو گئے ہیں آپ نہ ٹھیک سے کچھ کھا رہے ہیں اور نا ہی سو رہے ہیں راتوں کو باہر رہتے ہیں۔۔ آئزہ نے اپنی آنکھوں میں آنسو لئے کہا تھا!!

گڑیا وہ میری آنکھوں کے سامنے وہاں اس آگ کے دلدل میں تھی پر میری بے بسی کی انتہا یہ تھی کہ میں ان کو بچا نہیں پایا۔۔!! آریان نے آنکھیں بند کرتے کہا تھا!!

بھائی آپ فکر نہ کریں دیکھنا کچھ نہیں ہوگا اللہ کبھی بھی کسی کے ساتھ غلط نہیں ہونے دیتے۔۔ آئزہ اس کے پاس بیٹھتی بولی تھی!!

جانتی ہو آئزہ جب میں نے پھوپھو سے وعدہ کیا تھا نہ کے میں زل کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا جب میں نے ان سے وعدہ کیا تھا نہ کے میں زل کی آنکھ میں آنسو نہیں آنے دوں گا تب مجھے یقین تھا کہ میں اپنے کیے وعدے پر پورا اتروں گا پر میں وہی ہوں جو اپنا کیا ایک بھی وعدہ نہیں نبھاسکا میں ہار گیا ہوں آئزہ تمہارا بھائی ہار رہا ہے!!

بھائی آپ نہیں ہارے بلکہ آپ نے تو زل کو پروٹیکٹ کیا ہے

بھائی آپ غلط نہیں ہے۔۔ آئزہ روتے ہوئے بولی تھی!!

آئزہ تمہارا بھائی مجرم ہے زل کا بھو اور پھوپھی اور پھوپھا کا بھی میں مجرم ہوں صارم کا۔۔ آریان نے دکھ سے کہا تھا!!

بس بھائی آپ مجرم نہیں ہے بلکہ آپ مجرم ہو ہی نہیں سکتے پلیز ایسا نہ کہیں!! آئزہ نے کہہ کر آریان کا ہاتھ تھاما تھا!!

آئزہ بہن ہو تم میری تمہیں اپنا بھائی غلط نہیں لگے گا جانتی ہو تم پیار کرتی ہو اپنے بھائی سے اس لئے یہ سب کہہ رہی ہو۔۔ آریان نے بھی آئزہ کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا!!

آئزہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے تو غلط نہیں ہے بھائی نہ ہی تو کسی کا مجرم ہے اس لئے یہ ساری باتیں کرنا بند کر۔۔ روم میں آتے صارم نے بولا تھا اور عمران خاموشی سے کھڑا تھا!!

آئزہ آپ باہر جائے مجھے آریان سے کوئی بات کرنی ہے۔۔ صارم نے آئزہ کو دیکھ کر بولا تھا!!

اور آئزہ سر ہلاتی باہر کی جانب چلی گئی تھی یر رخ جلیل سکندر کے کمرے کی جانب کیا تھا وہ لوگ اسفند صاحب کے فارم ہاؤس میں تھے

جو اسلام آباد میں ہی تھا جس دن زل غائب ہوئی تھی اس ہی شام وہ سارے یہاں آ گئے تھے!!

آریان ہم یہ نہیں جانتے کہ زل زندہ بھی ہے یا نہیں پر ہم یہ جان گئے ہیں کہ وہاں آگ لگانے والے کوئی اور نہیں تایا ابو تھے اور زل کو وہاں سے مہران نے اٹھوایا ہے۔۔

عمران نے کہتے وہ لیٹر آریان کو پکڑایا تھا آریان نے تھام کر وہ پڑھنا شروع کیا تھا اور جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا اس کا ہاتھ کاپنے لگا تھا!!

ان کو تکلیف میں مبتلا کرنے کے لئے یہ سوچ ہی کافی تھی کہ وہ اس مافیا کے پاس تھی جو کسی کی جان سینڈ میں لے لیتا تھا!!

میں نے تجھے کہا تھا صارم کے زل کی حفاظت کرنی ہے اس کو پروٹیکٹ کرنا ہے پر تو نے میری بات کو مذاق میں لے لیا دیکھ آج یہ سب وہ کہتا رونے لگا تھا وہ مضبوط مرد اپنی بیوی کے لئے رو گیا تھا!! صارم اور عمران نے اس کو گلے لگایا تھا دو بھائی تھے اس کے تو ایک ہسبنڈ تینوں کا غم ایک جتنا تھا وہ اپنے آنسو صاف کرتا اٹھا تھا اور رخ باہر کی جانب کیا تھا وہ تینوں گاڑی میں بیٹھے تھے اور رخ فیصل مسجد کی طرف کیا تھا بس وہ جلد از جلد اس فلیٹ میں پہنچنا چاہتے تھے گاڑی دو سو کی سپیڈ سے آگے جا رہی تھی!!

انہوں نے وہاں پہنچ کر ایک دم سے بریک لگائی تھی اور گاڑی سے نکلتے باہر آئے تھے آریان اندر کی جانب بھاگا تھا اور یہی حال صارم اور عمران کا بھی تھا آریان نے اندر آتے مہران کو گیربان سے پکڑا تھا!!

میری بیوی کہاں ہے کیا کیا ہے اس کے ساتھ تم نے بتاؤ کیا کیا ہے؟؟ آریان کی نیلی آنکھیں سرخ ہوئی تھی اور وہ چیخا تھا!!

کیا بتاؤ یار وہ تو قبر میں ہے اب تو اس کا حساب بھی ہو چکا ہو گا۔!! مہران کہہ کر ہنسا تھا!!
میں جانتا ہوں تو جھوٹ کہہ رہا ہے مہران میری بیوی زندہ ہے!! آریان ایک بار پھر چیخ اٹھا
تھا!!

بہت غلط فہمیاں نہیں پال رکھی تم نے مسٹر آریان جہانگیر تیری بیوی واقعی مر چکی ہے ہاں
پر اس کو مروانے میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔۔ مہران نے کہہ کر ہاتھ اٹھائے تھے اور قہقہہ
لگایا تھا!!

کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟ صارم نے سوال کیا تھا!!

اس پر اٹیک تو تمہارے تایا ابا نے کروایا تھا یہ تو جان ہی لیا ہو گا نہ عمران۔۔ جانتا ہوں
جان ہی لیا ہو گا کیوں کے عمران سکندر سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی نا پر ہاں میں اس کو
بچانے ضرور گیا تھا پر دیر ہو گئی تھی اس کا جسم جل چکا تھا سارا۔ مہران پیچھے ہوتا چیئر پر
بیٹھ کر ہنستا ہوا بولا تھا!!

نہیں یہ جھوٹ ہے میری بہن نہیں وہ نہیں مر سکتی تو جھوٹ بول رہا ہے۔۔ صارم نے آنکھ میں آنسو لئے کہا تھا اس کو یہ بات ہی تکلیف دے رہی تھی کہ وہ اپنے باپ کو کیا منہ دکھائے گا!!

صارم صارم صارم میں جھوٹ نہیں کہہ رہا نہیں یقین تو لاش دکھا دیتا ہوں میں سمجھا کر رکھی ہے تاکہ تم اس کا آخری دیدار کر سکو ہاں پر شکل نہیں دیکھ پاؤ گے وہ جل چکی ہے پوری!! مہراں کہتا سامنے بنے ایک روم میں گیا تھا اور وہ تینوں بھی چھوٹے چھوٹے قدم لیتے اندر گئے تھے کمرے میں فل ٹھنڈک تھی وہ لوگ اس سٹریٹچر پر لیٹی لاش تک گئے تھے

یہ قدم اٹھانا ان سب کے لئے بہت مشکل تھا ڈر خوف ان کو آگے بڑھنے سے روک رہا تھا پر پھر بھی وہ ہمت کر رہے تھے وہ لوگ عین اس سٹریٹچر کے پاس آئے تھے اور منہ سے کپڑا ہٹایا تھا چہرہ جل کر بالکل کالا ہو چکا تھا ہڈیاں صاف نمایاں ہو رہی تھیں انہوں نے پورا کپڑا ہٹایا تھا جب ان کی نظر ہاتھ پر گئی تھی جو جلا نہیں تھا انہوں نے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی دیکھی تھی یہ وہی انگوٹھی تھی جو صارم نے زل کی برتھڈے پر اس کو دی تھی آریاں اور صارم وہ انگوٹھی دیکھتے پیچھے ہوئے تھے عمران نے ان دونوں کو دیکھا تھا صارم زمین پر بیٹھتا رونے لگا تھا یہ وہ انگوٹھی تھی جس کو انہوں نے خود ڈیزائن کیا تھا یہ سنگل پیس تھا اس

جیسی کوئی اور انگوٹھی نہیں تھی وہ پہچان گئے تھے یہ زل ہی ہے عمران بھاگتا صارم کے پاس گیا تھا!!

بھائی سمبھال خود کو دیکھ رونے سے کچھ نہیں ہوگا تجھے بہادری سے کام لینا ہوگا صارم کو اس نے گلے لگاتے کہا تھا اور آریان وہاں دور دروازے سے جا لگا تھا

نہ ہی حرکت کر رہا تھا اور نہ ہی رو رہا تھا بس گسم سا اس سٹریٹچر کو دیکھی جا رہا تھا!!
مہران ان کی بے بسی دیکھ کر ہنسا تھا!!

دیکھ لو مہران خان سے بدلہ لینے کا انجام یہی ہوتا ہے۔۔ مہران ان تینوں کو دیکھتا بولا تھا!!
مہران بہن تھی وہ ہماری ہماری ساتھی تھی وہ اس کا ہونا ہمارے چہروں پر خوشی لانے کا سبب بنتا تھا یہ اچھا نہیں کیا۔۔ عمران نے دکھ سے کہا تھا۔۔ مہران سنتا وہاں سے نکل کر جا چکا تھا اور وہ تینوں وہاں کھڑے رہ گئے تھے۔۔!!

انکل اب آپ ٹھیک ہے نہ؟؟ آئزہ نے اندر آتے جلیل سکندر سے پوچھا تھا!!

بیٹا جس کی آنکھوں کا تارا بیٹی تین دنوں سے غائب ہو جس کا پتا نہ ہو کے وہ زندہ بھی ہے یا نہیں سوچو اس باپ کا حال کیسا ہوگا۔۔ جلیل سکندر نے آہ بھر کر کہا تھا

انکل آپ پریشان نہ ہو زل بھابھی کو کچھ نہیں ہوگا وہ ٹھیک ہونگی۔۔ آئزہ نے ان کو تسلی دی تھی!!

بیٹا تین دن سے ان جھوٹی تسلیوں کے سہارے ہی تو جی رہا ہوں کبھی آپ آکر دے دیتی ہیں کبھی مشال کبھی زروش اور کبھی وہ بچی منتہا پر بیٹا اکثر ہمیں تسلی اور دلاسوں کی ضرورت نہیں ہوتی ہمیں حقیقت جانی ہوتی ہے۔۔ نہ جانے میری بیٹی نے کھانا بھی کھایا ہوگا یا نہیں نہ جانے کہاں ہوگی کس حال میں ہوگی نا جانے زندہ ہوگی یا پھر۔۔ جلیل سکندر اتنا کہتے خاموش ہوئے تھے ان میں اور کچھ کہنے کی ہمت ہی کہاں تھی!!

بابا ایسے نہیں کہتے زل مل جائے گی انشاء اللہ اور وہ سہی ہوگی دیکھئے گا آپ۔۔ کمرے میں آتی زروش بولی تھی!!

جی انکل آپ ہمت نہیں ہار سکتے آپ کو ہمت رکھنی ہوگی۔۔ منتہا بھی زروش کے ساتھ ہی آئی تھی اس نے بھی ان کو دیکھ کر بولا تھا!!

بیٹا ایک بوڑھا انسان کتنی ہمت رکھے گا اپنے اندر ایک نہ ایک دن تو اس بوڑھے کی ہمت جواب دے ہی جائے گی نا۔۔ جلیل سکندر کہہ کر رونے لگے تھے اور ان تینوں نے دکھ سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا تینوں ہی کچھ نہیں کر سکتی تھی تینوں بے بس تھی

تینوں کے پاس جواب موجود نہیں تھے آج!!

بابا مجھے معاف کر دینا میں آپ کی بیٹی کو بچا نہیں پایا میں بہت بے بس ہوں بابا کاش میں اس آگ میں جل جاتا بابا پر زل کو کچھ نہ ہوتا بابا میری بہن۔۔ صارم اندر آتا بولا تھا اور ان کے گلے لگا رونے لگا تھا۔!!

بھائی آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں مذاق کر رہے ہیں نہ آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں نہ۔۔ آئزہ صارم کی بات سنتی زمین پر بیٹھتی بولی تھی!!

جب ان کو باہر سے رونے کی آوازیں آنے لگی تھی وہ سب ایک ساتھ بھاگ کر باہر گئے تھے اور باہر کا ہولناک منظر ان کی روح کو زخمی کرنے کے لئے کافی تھا۔۔ وہاں جنازے میں

لیٹی زمل خاموشی سے سوئی ہوئی تھی کسی سے نہ بات کر رہی تھی اور نہ کسی سے کچھ کہہ رہی تھی!!

وہ سب اس کے پاس جاتے رونے لگے تھے سب سے آگے زمین چچی تھی!!!

بیٹا میں نے تمہارے ساتھ کتنا غلط کیا تھا بیٹا آج تم مجھے معاف کیے بغیر ہی چلی گئی کیا اتنی نفرت کرتی تھی تم اپنی چاچی سے کے معاف کیے بغیر ہی وہ کہتی رونے لگی تھی!!

زمل یار میری بے بسی کی انتہا تو دیکھ میں تیرے اتنے پاس بیٹھی ہوں پر ہم مستیاں نہیں کر رہے آج ہم بات ہی نہیں کر رہے ایک دوسرے کے پاس ہو کر بھی بہت دور ہیں میں بول سکتی ہوں پر تو سن نہیں سکتی میں تجھے دیکھ سکتی ہوں پر تو مجھے دیکھ نہیں رہی۔۔ حنا ع اس کے پاس بیٹھتی بولی تھی زمل اس کی بچپن کی دوست تھی۔۔ سب رو رہے تھے تڑپ رہے تھے بس ایک وہی تھا جس کی آنکھ میں کوئی آنسو نہیں تھا نا ہی وہ اس لاش کے پاس بیٹھا تھا وہ سب سے دور کھڑا تھا!!

رو لیں تھوڑا سا رونے سے دل پر لگا بوجھ کم ہو جاتا ہے۔۔ منتہا نے آریان کے پیچھے آتے کہا تھا!!

کس چیز کے لئے رو میں جانتا ہوں وہ زندہ ہے میرا دل یہ مان ہی نہیں رہا۔ آریان نے کھڑکی سے باہر دیکھ کے کہا تھا جہاں بجلی چمک رہی تھی!!

منتہا خاموشی سے وہاں سے الگ ہو گئی تھی اس کو بھی دکھ تھا کہ وہ زل کو اس راہ پر لانے سے پہلے ہی کھو چکی ہے وہ سمجھ رہی تھی کہ وہ آگ چنڈا کے لیے لگائی گئی تھی پر اب اس کو پتا لگا تھا کہ وہ آگ کس کے لئے لگی تھی!! زل کو لے کر جایا گیا تھا اس کی آخری قیام گاہ تک۔!!

پندرہ دن تین گھنٹے چھ منٹ گزر گئے ہے آپ کو ہم سے دور ہوئے اور یہ دن کانٹوں پر گزرے ہیں میرے ایک بھی رات مجھے نیند نہیں آئی۔!! آریان نے اپنے کمرے میں لگی اس تصویر کو دیکھ کر کہا تھا جو اس نے خود بنائی تھی اپنے ہاتھوں سے!!

بھائی سب واپس کراچی جا رہے ہیں۔ آئزہ نے آریان کے کمرے میں آتے کہا تھا!

جانتا ہوں میں کے آپ سب جا رہے ہو واپس۔!! آریان نے صرف اتنا کہا تھا!!

بھائی آپ حقیقت مان کیوں نہیں لیتے کہ وہ نہیں رہی کب تک بھائی کب تک آپ روز راتوں کو ان کو ڈھونڈنے نکلے گئے کب تک اپنے آپ کو دنیا سے دور رکھو گئے کب تک اکیلے اس کمرے میں اس تصویر کے رجمو کرم پر رہو گئے۔۔ آئزہ نے دکھ سے کہا تھا اس سے اپنے بھائی کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔۔!!

جب تک میں زل کو ڈھونڈ نہیں لوں گا تب تک میں بہت کوشش کرتا ہوں آئزہ خود کو سمجھانے کی کہ وہ نہیں رہی پر میرا یہ دل جو ہے نہ یہ ماننے کو تیار ہی نہیں ہے مجھے لگتا ہے وہ ہے یہی کہیں ہمارے بہت قریب۔۔ آریان نے آہ بھر کر کہا تھا!!

بھائی جو چلے جاتے ہیں نہ ایک بار پھر وہ واپس نہیں لوٹتے اس جہاں سے کوئی واپسی نہیں ہوتی اور کوئی دوسری صورت بھی نہیں ہے بھائی حقیقت تسلیم کرنی ہوگی آپ کو جب تک حقیقت سے بھاگے گئے تب تک حقیقت آپ کو درد اور اذیت دیگی۔۔ آئزہ کہتی کمرے سے چلی گئی تھی اور آریان وہاں کھڑا رہ گیا تھا!!

زل آپ تو جانتی ہیں کہ میں حقیقت مان نہیں پا رہا آریان نے اس کی تصویر کو دیکھ کر کہا تھا جیسے وہ اس کے سامنے موجود ہو!!

وہ آج بہت دنوں بعد کمرے سے باہر نکلا تھا سب سے ملنے کو زروش نے کہہ دیا تھا کہ وہ صارم لوگوں کے ساتھ جائے گی اس وقت میں وہ ان کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی فرحان سکندر پہلے ہی جا چکے تھے

سب ایک دوسرے سے بھاگ رہے تھے کوئی نظر نہیں ملا رہا تھا سب دور ہو گئے تھے کسی کے چہرے پر مسکان نہیں تھی سب نے اپنا سب کچھ کھو دیا تھا ان پہاڑوں کے شہر میں!! صارم انگل کا خیال رکھیو۔۔ آریان نے اس کو دیکھ کر بولا تھا!!

تو بھی اپنا خیال رکھنا اور جلد واپس آ جانا کراچی۔۔ صارم نے اس کو گلے لگاتے بولا تھا۔!!

عمران تو صارم کا خیال رکھنا ٹھیک ہے نہ!! آریان نے عمران کے پاس آتے کہا تھا!!

میں اس کا تو خیال رکھ لوں گا پر تجھے کیسے سہی کروں گا یار ہم دور ہو رہے ہیں یہ وقت ہمیں دور کر رہا ہے یار۔۔ عمران نے آریان کے گلے لگے سرگوشی کرتے کہا تھا!!

آئزہ ماما بابا کا دھیان رکھنا اور خاص کر بابا کی دوائی کا اس معمے میں بہت لا پر ہوا ہے دن میں ایک بار لازمی بلڈ پریشر چیک کرنا اور ماما کو کھانا وقت پر دینا ڈائیسٹیس ہے پتا ہے نہ اور اپنا بھی خیال رکھنا۔۔ آریان نے اس کے سر پر پیار دیتے کہا تھا!!

بھائی سب کا تو کہہ دیا

آپ کا خیال کون رکھے گا؟؟ آئزہ نے آنکھ میں آنسو لئے کہا تھا پر آریان اس کو جواب دے بغیر اسفند جہانگیر کے گلے لگتا باہر نکل گیا تھا!!

وہ گاڑی میں بیٹھتا باہر نکلا تھا اور گاڑی زن سے بھگالے گیا تھا گاڑی کو تیز سپیڈ میں چلاتے وہ مرگلہ کے پہاڑوں کے پاس آیا تھا!!

اس نے گاڑی وہاں روکی تھی اور ان پہاڑوں کو دیکھنے لگا تھا۔

ان کا ہونا سب کو سکون دیتا ہے پر یہ پہاڑ میرے دشمن نکلے اس ہی جگہ کھویا تھا میں نے انہیں یہی پر دنیا اجڑی تھی میری یہی پر میں نے انہیں کھویا تھا وہ وہاں کھڑا سرد آہ بھرتا بولا تھا!!

شاید کل یا پرسو یا شاید ان گنت سالوں کے بعد گذرتے ہوئے لمحوں میں ان مرگلہ کے پہاڑوں کے پاس شاید غیر ارادی طور پر مل جائے ہم کاش۔۔!! اس نے ان پہاڑوں کو دیکھ کر کہا تھا اور وہاں گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوتا اس چلتی سڑک کو دیکھنے لگا تھا!! نہ کچھ کہنے کو تھا اس کے پاس اور نہ ہی کچھ سننے کو!! بس دل پر لگے گھاؤ تھے

منتہا مہلم گئی کتنے دن کے لئے ہے؟؟ چندا نے اس سے سوال کیا تھا!!

تکرین آٹھ یا دس دن کے لئے۔!! منتہا کہہ کر مسکرائی تھی!!

یار منتہا میں پچھلے تین دن سے بازار کا کھانا کھا کر تھک چکی ہوں اب مجھے اچھا نہیں لگتا!!
چندا نے کہہ کر منہ کے زاویہ بگاڑے تھے!!

حال تو میرا بھی یہی ہو رہا ہے مجھے بھی مہلم کے ہاتھ کے کھانے یاد آرہے ہیں۔۔ منتہا نے
بھی اداسی سے کہا تھا!!

منتہا کیوں نہ ہم گھر پر کوکنگ کریں آج!! چندا نے منتہا کو دیکھ کے کہا تھا!!

آئیڈیا برا تو نہیں ہے پر یار ہمیں تو کھانا بنانا ہی نہیں آتا۔۔ منتہا نے روہانسی ہو کر کہا تھا!!

تو کیا ہوا ہمارے پاس موبائل تو ہے نہ اور یوٹیوب بھی ہے ہم ریسپی دیکھ کر بنائے گے!!
چندا نے اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے کہا تھا!!

چلو پھر تیار ہو جاؤ آج ہم کریں گے کچن کی جنگ۔۔ منتہا کہہ کر ہنسی تھی اور چندا بھی اٹھی تھی اور دونوں نے رخ کچن کی جانب کیا تھا!!

منتہا نے فریج کھولی تھی اور اس میں سے چکن نکالا تھا اور سنک کے پاس گئی تھی!!

چندا آپ جب تک پیاز کاٹو میں چکن واش کرتی ہوں!! منتہا نے چکن اٹھا کر کہا تھا اور چندا نے سر ہلایا تھا اور ٹوکری سے پیاز اٹھاتے واپس ٹیبل تک آئی تھی اور اس کو لے کر بیٹھی تھی!!

چندا اس میں سے تو بہت سمیل آرہی ہے مجھے الٹی آنے والی ہو رہی ہے!! منتہا نے چکن کا ایک کیوب اٹھا کر بولا تھا!!

منتہا شاید میں نے ان پیازوں کو ان کے گھر سے دور کر دیا ہے اس لئے یہ مجھ سے دشمنی نکل رہے ہیں میری آنکھیں بار بار کھارے پانی سے بھر رہی ہے۔۔ چندا نے سو سو کرتے ہوئے کہا تھا!!

چندا اس پر تو بلڈ بھی لگا ہوا ہے۔۔!! منتہا نے بھی اس کی بات کے جواب میں کہا تھا!!

منتہا میری آنکھوں میں جلن ہو رہی ہے ایسا کرتے ہیں ہم کام چینیج کرتے ہیں میں چکن واش کرتی ہوں آپ پیاز کاٹے۔۔ چندا کہہ کر اٹھی تھی اور جلدی سے اپنا منہ دھونے کو واش بیسن کے پاس بھاگی تھی اور پانی کے چھینٹے اپنے منہ پر مارے تھے۔۔!!

کافی جدوجہد کے بعد ان دونوں نے پیاز کاٹے تھے اور چکن واش کیا تھا!!

چندا اب آپ یہ ٹماٹر کاٹ دیں اور میں چاول نکالتی ہوں تب تک!! منتہا نے چندا کو دیکھ کر کہا تھا!!

چندا نے ٹماٹر اٹھائے تھے اور ان کے ساتھ جنگ کرنے لگی تھی!!

یار منتہا ان ٹماٹروں میں سے تو سارا کچھ نکل گیا ہے بس اب سوکھے ٹماٹر رہ گئے ہیں اوپر سے میرے سارے ہاتھ بھی گندے ہو گئے ہے۔۔!! چندا نے اپنے ہاتھوں کو صاف کرتے کہا تھا!!

چندا مجھے لگتا ہے ہمیں نہ ہنس ہنس کے کھانا بنانا چاہیے جب تک ہم کہتے رہے گے کچھ نہ کچھ ہوتا ہی رہے گا!!

اس کے بعد ان دونوں نے اپنے منہ ایسے بند کیے تھے جیسے منہ پر ٹیپ لگا دی ہو!!

منتہا مصالحہ تیار کرنے لگی تھی!!

منتہا آپ نے اتنی بڑی دیگچی کیوں نکالی ہے؟؟ چندا نے سوال کیا تھا!!

جتنا بڑا برتن ہوگا اتنی اچھی بریانی بنے گی تبھی!! منتہا کہہ کر کھل کھلائی تھی!!

یہ کیا بات ہوئی بھلا خیر کوئی نہیں۔۔!! چندا کہہ کر ہنسنے لگی تھی!!

منتہا نے مصالحہ تیار کیا تھا اور چاول بوائل کرنے کے لیے رکھے تھے اور ٹیبل پر آکر چندا کے پاس بیٹھی تھی!!

منتہا ایک بات پوچھوں آپ سے؟؟ چندا نے کچھ سوچ کر کہا تھا!!

بلکل پوچھیں۔۔ منتہا نے اپنے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا تھا!

یہ دلوں پر مہر کیوں لگتی ہے اور یہ کن لوگوں کے لگتی ہے؟؟ چندا نے اس کو دیکھ کے سوال کیا تھا!!

چندا دلوں پر مہر ان لوگوں کے لگتی ہے جو احمق ہوتے ہیں جو ہمیشہ سہی کو جھٹلاتے ہیں

جن لوگوں کو راہ ہدایت دکھائی جاتی ہے پر وہ اس راہ کو مانتے نہیں ہے چندا دلوں پر مہر

ان لوگوں کے لگتی ہے جن کے دل اور زبان بالکل الگ کہہ رہے ہوتے ہیں ان کے اندر بہت کچھ چل رہا ہوتا ہے پر وہ سب کے سامنے شو کرواتے ہیں کہ وہ اللہ والے ہیں ایسے لوگ اللہ سے حقیقت میں بہت دور ہوتے ہیں

ان لوگوں کے دلوں پر گراہ لگ جاتی ہے جو وہ کھول نہیں سکتے وہ منافق ہو جاتے ہیں۔!!
منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!
ہممممم ٹھیک۔۔ چندانے اس کی بات سن کے بس اتنا کہا تھا اور خاموش ہو گئی تھی!!

میں جانتی ہوں آپ کے اندر بہت سے سوال ہے جو آپ جاننا چاہتی ہیں اگر کچھ بھی ذہن میں چل رہا ہو آپ مجھ سے پوچھ سکتی ہیں!! منتہا نے چندا کو دیکھ کر کہا تھا۔

اگر یہ زندگی ہماری دوست نہیں ہوتی تو ہم اس دنیا میں اتنا مگن کیوں ہو گئے ہیں؟؟ چندا نے آنکھوں میں آنسو لیے سوال کیا تھا!!

آپ جانتی ہیں آج کے دور میں ہمارے پاس ہر آسائش موجود ہے ہمارے لئے سب کچھ بہت آسان ہو گیا ہے ہم ایک شہر سے دوسرے شہر میں گھنٹوں کی دیر میں پہنچ جاتے ہیں۔۔ منتہا چندا کو دور جدید کی نعمتیں گنوا رہی تھی اور وہ سن رہی تھی۔۔

لیکن ہم شکر ادا نہیں کرتے۔۔ منتہا نے دکھ سے کہا تھا!!

پر ایسا کیوں ہے منتہا؟؟ چندا نے سوال کیا تھا

کیوں کے ہم اس دنیا کو جنت سمجھنے لگے ہیں ہم نے اس دنیا کو جنت کرار دے دیا ہے اور اس ہی جنت کے لئے جیتے ہیں پر اصل جنت کو بھول بیٹھے ہیں اپنی اصل زندگی کو بھول بیٹھے ہیں ہم۔۔ منتہا نے کچھ سوچ کر کہا تھا!!

اصل زندگی اور اصل جنت کیسی ہوتی ہے منتہا؟؟

چندا حیرت کی بات ہے نا اس دنیا کو ہم زندگی سمجھ بیٹھے ہیں پر زندگی کا آغاز تو ابھی ہوا ہی نہیں ہے زندگی تو شروع ہی قیامت کے بعد ہوگی!!

پھر یہ آج جو زندگی ہے یہ کیا ہے؟؟ چندا نے اس کو دیکھ کر پوچھا تھا!!

یہ تو چھلاوا ہے یہ دنیا اور اس کی زندگی فقط دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہے یہ محض ایک دھوکہ ہے پر افسوس کے ساتھ ہم اس جنت کے لئے اپنی حقیقی جنت بھول بیٹھے ہیں پر افسوس کے ہم پھر بھی شکر ادا نہیں کرتے کے ہمیں اتنی ساری نعمتیں عطاء کی گئی ہیں! وہ کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

اور ایسا کیوں ہے منتہا؟؟

کیوں کے ہم نے شکر ادا کرنا چھوڑ دیا ہے ہم شکر نہیں کرتے کے ہمارے پاس اتنا سب کچھ موجود ہے!!

تو کیا ہمیں صرف اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے؟؟ چنداں اس سے سوال کیا تھا!!

اول تو شکر ادا کرنے سے شکر گزاری نہیں ملتی اور ہم تب تک دل سے شکر ادا نہیں کریں گے جب تک ہم اس کو ادا کرنے کا طریقہ نہیں جان لیں گے!!

کیسا طریقہ منتہا؟؟

آپ جانتی ہیں ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اپنی حدیث نبوی میں فرمایا ہے کہ!

جب تک تم لوگوں کا شکریہ ادا کرنے نہیں سیکھ لیتے تب تک تم اللہ کے بھی شکر گزار نہیں ہو سکتے۔۔ منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

پر اللہ کے شکر ادا کرنے میں اور لوگوں کا شکر ادا کرنے میں تو فرق ہوتا ہے منتہا!!

اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔۔ مگر یہاں سوال یہ ہے کہ رب کا شکر کیسے ادا کریں؟

جانتی ہو آپ حقیقی شکرگزاری تبھی ممکن ہے جب ہم دل کی گہرائیوں سے اللہ کا شکر بجا لائیں اور اس کی عطاء کردہ ہر نعمت کے قدردان بن جائے۔۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اگر تم نے شکر کیا تو میں تمہیں زیادہ عطاء کروں گا۔ اس ہی ضمن میں ہمارے پیاری نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ۔۔ بروز قیامت کہا جائے گا کہ حمد کرنے والے کھڑے ہو جائے تو اس وقت لوگوں کا ایک گروہ کھڑا ہوگا۔ ان کے لئے ایک جھنڈا لگایا جائے گا اور وہ تمام لوگ جنت میں چلے جائیں گے۔۔!!

منتہا یہ حمد کرنے والے لوگ کونسے ہیں؟؟ چندانے اس سے سوال کیا تھا!!

چندانہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں مطلب سکھ اور دکھ میں اللہ کا شکر ادا کرتے رہے ہیں۔ انسان کی زندگی میں اگرچہ غم آتے ہیں تو اکثر آزمائش بھی ہوتی ہے، لیکن جو انسان ہر حال میں خوش رہے صبر کرے اور اللہ کا شکر ادا کرتا رہے وہی اس کی نعمتوں کا حقیقی قدردان ہوتا ہے۔۔ نیز جب بھی ہم خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں

تو خود کو روحانی تور پر طاقتور محسوس کرتے ہیں!

اور ہمیں اپنے روز مرہ کے معمولات کے دوران اپنے گھر، محلے، دفاتر میں ہر اس انسان کا شکر ادا کرنا ہمارا فرض بنتا ہے جس نے ہمارے لیے راحت و آسانی کی کوئی بھی سبیل پیدا کی بلکہ ہر اس فرد کا شکریہ ادا کریں گے جو کسی نہ کسی طور پر ہم سے منسلک ہے!!

چندا شکر گزاری بظاہر تو چھوٹا سا عمل ہے لیکن یہ روح کے ساتھ ہمارے جسمانی صحت پر بھی گہرا اثر مرتب کرتا ہے اور یہ جذبہ انسان کی خوشیوں کا بھی سبب بنتا ہے!! منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی اور چندا کو دیکھا تھا جس نے مسکرا کر اپنی گردن ہلائی تھی!!

ہماری باتوں میں تو ہماری بریانی بھی بن گئی۔۔ منتہا نے چندا کو دیکھ کر کہا تھا!!

چندا نے اٹھ کر بریانی کی شکل کو دیکھا تھا!!

یار اس کی شکل سے تو یہ بہت لذیز لگ رہی ہے!! چندا کہہ کر کھکھلائی تھی اور منتہا بھی اس کے ساتھ ہنسی تھی!!

ان دونوں نے مل کر ٹیبل پر کھانا لگایا تھا

اور دونوں بیٹھی تھی چندا نے پلیٹ میں کھانا نکالا تھا اور اپنی جانب کیا تھا اور ایک چمچ منہ میں ڈالا تھا!!

منتہا آپ نے اس میں نمک کتنے چمچ ڈالا تھا؟؟ چندا نے سوال کیا تھا!!

نمک بھی ڈالنا تھا اس میں؟؟ منتہا نے حیرت کے مارے پوچھا تھا!!

اس کی بات سن کر چندا نے قہقہہ لگایا تھا!!

کوئی بات نہیں ویسے اچھی بنی ہے بس نمک بالکل نہیں ہے۔۔ چندا نے اس کا ہاتھ تھاتے کہا تھا اور وہ دونوں ہی کھکھلائی تھی!!

آپ رو کیوں رہی ہیں؟؟

نہیں میں کہاں رو رہی ہوں۔۔ اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا!!

نظر آتا ہے حناع مجھے بھی روز دیکھتی ہوں میں آپ کو۔۔ اس نے حناع کے پاس بیٹھ کر کہا تھا!!

بھابھی ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔ حناع نے نظریں چرا کر کہا تھا!!

حناع آپ بتا دیں ہم مل کر کچھ حل نکال لیں گے!! مشال نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا!!

بھابھی میں نے کبھی سوچا نہیں تھا میری دوست مجھ سے ایسے جدا ہو جائے گی وہ میری آنکھوں کے سامنے وہاں ختم ہو گئی تھی!! حناع کہتی روتے ہوئے مشال کے گلے لگی تھی!!

حناع آپ جانتی ہیں وہ میرے لئے بالکل بچی کی طرح تھی اس کو میں نے پالا ہے میری چھوٹی بہن تھی وہ بالکل میری بیٹی کی طرح ہمیشہ میں اس کی انگلی بنی ہوں ہمیشہ ہاتھ تھاما تھا میں نے اس کا!! مشال نے بھی اس کے گلے لگے کہا تھا!!

بھابھی وہ آپ کی بہت عزت کرتی تھی۔۔ حناع نے اس کے گلے لگے ہی کہا تھا!!

جانتی ہوں میں یہ بات پتا ہے حناع جب صارم اس کو اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا نہ تو مجھے لگ رہا تھا جیسے کوئی میری بیٹی کو مجھ سے جدا کر رہا ہے وہ نو سال کی تھی جب میں نے اس کا ہاتھ تھاما تھا اور کبھی چھوڑا نہیں مجھے ڈر لگتا تھا کہ میں اگر اس کا ہاتھ چھوڑ دوں گی تو وہ گم ہو جائے گی دیکھو آج میں نے واقعی اس کو کھو دیا۔۔ مشال نے افسردہ ہو کر کہا تھا!!

بھابھی کیا وہ واپس نہیں آسکتی ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ ایک برا خواب ہو اور ختم ہو جائے۔۔
حناع نے آنکھوں میں امید کی کرن لئے کہا تھا!!

بھابھی اور نند کو ایک دوسرے پر زیادہ پیار نہیں آرہا؟؟ بالاج نے روم میں آتے کہا تھا اور
ان دونوں نے ہی اپنے آنسو جلدی سے صاف کیے تھے!!

بھائی پیار تو ہے یہ کبھی کبھی نہیں آتا مجھے تو بیٹھے بیٹھائے اتنی اچھی بھابھی مل گئی ہے!!
حناع نے مسکرا کر کہا تھا!!

یہ سہی کہا ویسے مجھے بھی بیٹھے بیٹھائے اتنی اچھی بیوی مل گئی ہیں۔۔ بالاج کہتا ہنسا تھا اور
مشال نے پوری آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا تھا!!

بالاج کی بات سنتی حناع کھکھلائی تھی!!

بس بہن ایسے ہی مسکراتی رہا کر اچھی لگتی ہے بالاج نے حناع کو گلے لگاتے کہا تھا!!

بالاج انچے قد کا ایک حسین آدمی تھا چہرے پر ہلکی بیڑڈ کالی گہری آنکھیں بھورے بال وہ
کافی حسین تھا اس کی نسبت مشال کا گول منہ آنکھے بھوری تھی

بالاج اور مشال میں ایک ہی چیز کا من تھی اس کے بال بھورے تھے تو مشال کی آنکھیں دونوں ہی خوبصورت تھے!!

اب آپ دونوں چپ کر جائے اور دعا کریں کہ وہ جہاں بھی ہو خوش ہوں اور ہاں دونوں نیچے آ جاؤ ہم باہر چلتے ہیں!!

بھائی کہاں باہر جائے گے ہم؟؟ حناع نے سوال کیا تھا!!

ایک لمبی چوڑی لانگ ڈرائیو پر۔۔ بالاج کہہ کر مسکرایا تھا!!

بھائی وہ تو آپ کو اپنی میسرز کو لے کر جانا چاہیے!! حناع نے مشال کا ہاتھ بالاج کے ہاتھ میں پکڑا کر کہا تھا!!

ہمم یہ تو بات سہی ہے نہ پر میری میسرز اپنی نند کے بغیر کہیں نہیں جاتی ان کو اپنے شوہر سے زیادہ اپنی نند سے پیار ہے۔۔ بالاج نے کہہ کر ہنسی روکی تھی!!

بھائی آپ جیلیس ہی رہے ہیں۔۔ حناع کہتی ہنسی تھی اور مشال بھی کھکھلائی تھی!!

اب باہر آ جاؤ۔۔ بالاج کہہ کر باہر جا چکا تھا!!

چلیں بھا بھی چلتے ہیں

ورنہ اس چنگیز خان نے انگاروں پر بیٹھ جانا ہے۔۔ حناع نے سیریس ہو کے کہا تھا!!

اللہ اللہ لڑکی وہ تو غصہ بھی نہیں کرتے۔۔ مشال جلدی سے بالاج کی سائیڈ لیتی بولی تھی!!
اور حناع اس کا ہاتھ تھامتی باہر کی جانب گئی تھی!!

آپ کو کیا لگا تھا کے آپ چھپ کر بیٹھ جائے گے تو میں آپ کو ڈھونڈ نہیں سکوں گا؟؟
اس نے ان کے آگے پیچھے چکر کاٹتے ہوئے کہا تھا!!

بیٹا میری کوئی غلطی نہیں ہے میں نے وہ جان بوجھ کر نہیں کیا تھا!! انہوں نے پیچھے ہوتے
ہوئے کہا تھا!!

ساری غلطی آپ ہی کی تو ہے میں نے آپ سے کہا تھا کے اب ان کو ایک بھی آنچ آئی تو
مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا پر آپ نے غلطی کی آپ نے اس بار ہر حد پار کر دی ہے۔۔ وہ
ان کے پاس آرہا تھا اور وہ قدم پیچھے کی جانب لے رہے تھے۔۔!!

بیٹا معاف کر دو مجھے!! انہوں نے روتے ہوئے کہا تھا!!

انگل میں نے سوچا تھا

آپ اب پیچھے ہٹ جائے گے پر آپ نے غلطی کی آپ نے اس بار ان کی جان لے لی ہے!! آریان ان کے بالکل پاس آتا دھاڑا تھا!!

بیٹا میں بس اس کو ڈرانے گیا تھا میں نہیں جانتا تھا کہ وہ مر جائے گی۔!! کمال سکندر بالکل دیوار کے ساتھ لگتے ہوئے بولے تھے!!

پر وہ چلی گئی نہ ہم سب کو چھوڑ کے وہ چلی گئی نہ کمال سکندر اپنے بابا کو چھوڑ کر چلی گئی نہ وہ اپنے بھائی کو چھوڑ کے۔۔ آریان ان کے سر پر پستول رکھتا ہوا بولا تھا!!

آریان جہانگیر اگر میں نے اپنی زندگی میں سب سے زیادہ نفرت کی ہے نہ وہ فریحہ جہانگیر تمہاری پھوپھو ہے ان سے نفرت کرتے ہوئے مجھے جلیل سے نفرت ہو گئی اور اب مجھے زمل سے نفرت تھی۔۔ کمال سکندر کہہ کر ہنسنے لگے!!

میری پھوپھو کو موت سے گلے لگانے تک کا سفر آپ نے کروایا تھا آپ نے ان کو مروایا تھا آپ نے تو اپنے باپ کو نہیں بخشا پر اب آپ نے میری وائف کو مارا ہے اب آریان جہانگیر آپ کو نہیں چھوڑ سکتا۔!! آریان نے کہہ کر کمال سکندر کو دیکھا تھا!!

اپنی آواز نیچی رکھ ورنہ اس کو بھی بند کر دوں گا میں۔۔ کمال سکندر چیخے تھے!!

آواز نیچے کمال سکندر میری یہ بات یاد رکھنا کے اگر آپ سکندر ہو نہ اگر آپ کا خون گرم ہے نہ تو میں بھی آریان جہانگیر ہوں میرا خون آپ سے بھی زیادہ گرم ہے آپ صرف سب کو جھکانا جانتے ہو پر میں آریان اسفند جہانگیر ایک پل میں کسی کے دماغ کو ڈبیج کر سکتا ہوں۔۔ آریان نے ان کے دماغ پر پستول رکھتے ہوئے کہا تھا اور وارننگ دیتا جا چکا تھا!!

وہ دونوں چلتی ہوئی سیلسٹیا گارڈن کے پاس پہنچی تھی۔۔ اور چندا نے رک کر سیلسٹیا گارڈن کے بورڈ کو دیکھا تھا!! جس پر راہ ہدایت لکھا گیا تھا!!

منتہا سیلسٹیا کا مطلب کیا ہے؟؟ چندا نے اس بورڈ پر نظر رکھتے ہوئے پوچھا تھا!!

چندا سیلیسٹیا ایک ٹائپ کا آسمان کے اوپر جو نیلا امبر لگا ہے ویسی ایک نعمت ہے یہ ایک لاطینی لفظ ہے یہ ایک طرح کی ہدایت کی راہ ہے یہ جنت ہے چندا اور جنت کامیابی ہے۔۔۔!!

منتہا کہہ کے خاموش ہوئی تھی!!

مطلب یہ نام بہت گہرا ہے۔۔ چندا بول کر خاموش ہوئی تھی!!

بلکل۔۔ منتہا کہہ کر مسکرائی تھی!!

اور ان دونوں نے قدم اندر کی جانب لیا تھا۔۔!!

چندا آپ یہاں بیٹھے میں آتی ہوں۔۔ منتہا کہہ کر اسٹیج پر گئی تھی۔۔!!

اور چندا اس کو دیکھنے لگی تھی جب وہ اس کے پاس آکر بیٹھی تھی!!

کیسی ہیں محترمہ؟؟ اس نے چندا سے پوچھا تھا اور چندا نے اس کو مڑ کر دیکھا تھا!

مہلم آپ آگئی۔۔ چندا خوشی سے چہک کر کہا تھا!!

بس میں نے کہا آپ لوگ مجھے یاد کر رہے ہیں تو واپس آ جاتی ہوں میں۔۔ مہلم نے آنکھ مار کر کہا تھا!!

نہیں نہیں ہم نے آپ کو بالکل یاد نہیں کیا بس آپ کے مزے مزے کے کھانوں کو کیا تھا۔۔ چندا نے اپنی ہنسی روک کر کہا تھا۔!!

بس ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں تو ویسے ہی بہت بری لگتی ہوں نہ بات ہی نہیں کرنی مجھے۔۔ مہلم نے منہ کے زاوے بگاڑ کر کہا تھا!!

ہا ہا آپ تو بہت جلدی برا مان گئی۔۔ چندا کہہ کر مسکرائی تھی!!

چندا آپ جانتی ہیں کے منتہا جو سورت پڑھ رہی ہے وہ کیا ہے؟؟ مہلم نے چندا کو دیکھ کر پوچھا تھا!!

میں بس اس سورت کا نام جانتی ہوں مہلم اس میں کیا سبق ہے وہ نہیں پتا!! چندا نے مہلم کی بات سن کر کہا تھا!!

یہ سورت صبر کی سب سے بڑی دلیل ہے چندا۔۔ مہلم کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

کیوں ایسا کیا ہوا تھا اس سورت میں؟؟ چندا نے سوال کیا تھا!!

مس آپ کو سیرت بلا رہی ہیں انہوں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔!! ابھی مہلم چندا کی بات کا جواب دیتی اس سے پہلے ہی ایک لڑکی نے آکر مہلم کو بلا لیا تھا مہلم اس کی بات سنتی چندا سے ایکزکیوز کرتی اس کی جانب چلی گئی تھی اور چندا اس آیت کو سننے لگی تھی جو منتہا پڑھ رہی تھی!!

ایک دم سے وہاں بیٹھے چندا کا دم گھٹنے لگا تھا وہ جلدی سے کھلی فضا میں ہوا لینا چاہتی تھی وہ اپنی نشست سے اٹھی تھی اور باہر کی طرف بھاگی تھی باہر نکل کر وہ وہاں لگے بیچ پر جا کر بیٹھی تھی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی۔ ابھی اس کو وہاں بیٹھے پانچ منٹ ہی گزرے تھے جب اس کے پاس ایک چھوٹی سی بچی آکر بیٹھی تھی!!

آپی آپ یہاں کیا کر رہی ہے؟؟ اس چھوٹی بچی نے چندا سے سوال کیا تھا!!

کچھ نہیں میں تو ویسے ہی آئی تھی۔!! چندا نے اپنے آنسو صاف کرتے مسکرا کر کہا تھا!!

آپی میں جانتی ہوں جب ہمیں تکلیف ہوتی ہے نہ پر ہم سب کے سامنے جھوٹے منہ مسکراتے ہیں اس بڑی اذیت اس وقت کچھ نہیں ہوتی۔۔۔ اس نے چندا کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا!!

ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بس میرا دم گھٹ رہا تھا اس لئے رونا آگیا!!

آپی مجھے پتا ہے آپ نے اپنے کسی قریبی کو کھویا ہے آپ ان کی یاد آرہی ہے نہ!! وہ بچی ایک بار پھر اس سے سوال کرنے لگی تھی!!

اور اب کی بار چندا خاموش رہی تھی!!

آپی ہمیں کسی کی تکلیف میں اس کا سہارا بننا چاہیے اگر ہم کسی کی خوشی کا سبب نہیں بن سکتے تو ہمیں کسی کو درد بھی نہیں دینا چاہیے اس لئے اب میں بھی آپ کے ساتھ آپ کی مسکراہٹ کی وجہ بننا چاہتی ہوں۔۔۔ اس بچی نے چندا کا ہاتھ تھام کر کہا تھا!!

آپ تو کافی سمجھداری والی باتیں کرتی ہیں پر آپ تو چھوٹی سی ہیں ابھی۔۔۔ چندا نے اس کے گال چوم کے کہا تھا۔۔!!

نہیں تو میں چھوٹی کہاں ہوں میں تو پورے چھ سال کی ہوں۔۔۔ وہ کہہ کر مسکرائی تھی!!

چھ سال کے بچے بھی تو چھوٹے ہی ہوتے ہیں پر آپ اتنی سی عمر میں کافی سمجھدار ہے!!

آپی آپ کو پتا ہے اتج صرف ایک نمبر ہوتا ہے بلکل کاؤنٹنگ کے نمبر کی طرح سمجھداری کی کوئی بھی اتج نہیں ہوتی۔۔ اس بچی نے کہہ کر اپنے ہاتھ میں پکڑی چاکلیٹ چندا کی جانب بڑھائی تھی اور چندا نے اس کو تھام کر ایک بائٹ لی تھی اور چاکلیٹ واپس اس کو دی تھی جب ان کے پاس منتہا آئی تھی!!

چندا آپ ٹھیک تو ہیں نا؟؟ منتہا نے چندا کو دیکھ کے کہا تھا!!

جی جی میں تو بلکل ٹھیک ہوں بس دم گھٹ رہا تھا تو باہر آگئی اور ان سے ملی۔۔ چندا نے اس چھوٹی بچی کا ہاتھ تھام کر کہا تھا!!

آپ تو بلکل ڈول ہیں۔۔ منتہا نے بیچ کے پاس نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اس بچی کے گال کھینچتے ہوئے کہا تھا!!

وہ تو میں ہوں۔۔ وہ بچی کہہ کر کھکھلائی تھی!!

اب ڈول اپنا نام نہیں بتائے گی؟؟ مہلم نے بھی بیچ کے ایک جانب بیٹھتے ہوئے کہا تھا!!

حزہ نام ہے میرا۔!!

ماشاء اللہ آپ کا نام تو بہت پیارا ہے پر اس کا مطلب کیا ہے؟؟ منتہا نے اس سے سوال کیا تھا!!

میرے نام کا مطلب ہے خدا کا تحفہ۔۔ حزہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا!!

اچھا چلیں اب آپ کو اپنی ماما بابا کے پاس جانا چاہیے گڑیا وہ آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔
مہلم نے کچھ سوچ کر کہا تھا!!

پر میری ماما اور میرے بابا تو

میرا انتظار کر ہی نہیں سکتے اور میں ان کے پاس بھی نہیں جا سکتی وہ تو تارا بن گئے ہیں۔۔
اس نے افسردہ ہو کے کہا تھا!!

اس کی بات سن کر چندا نے اس کو گلے لگایا تھا!!

میں ہوں نہ حزہ کی بہن ہیں نہ حزہ؟؟ چندا نے اس کو دیکھتے پوچھا تھا!!

جی آپ ہیں!! اس نے سر ہلا کر کہا تھا

منتہا آپ میرے بابا نے کہا تھا کہ میں آپ کے پاس چلی جاؤ آپ میں بھی مسلمان بننا چاہتی ہوں میں بھی اللہ کی عبادت کرنا چاہتی ہوں جب میں چھوٹی تھی تو میرے ماما بابا کی ڈیبتھ ہو گئی تھی میں اپنی پھوپھو کے پاس رہی ہوں پر وہ مسلمان نہیں ہے میرے بابا نے اسلام قبول کر لیا تھا اس لئے میرے دادا جان نے انہیں مروا دیا اب میں ان کے ساتھ رہ کر غلط راہ پر نہیں چلنا چاہتی آپ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتی ہوں۔!! حنزہ کہہ کر رونے لگی تھی!!

مطلب اب پھر ایک اور منتہا کی کہانی کا آغاز ہوگا۔۔ مہلم بڑبڑائی تھی!!

اچھا آپ رو نہیں

میں آپ کو اپنے ساتھ لے کے جاؤ گی بس خاموش۔۔ منتہا نے اس کے آنسو صاف کیے تھے اور رخ اپنی گاڑی کی جانب کیا تھا اور ان تینوں کو بیٹھاتی لے گئی تھی!!!

ماما آپ ٹھیک ہیں؟؟ اس نے حلیمہ بیگم کے پاس آکر پوچھا تھا!!

مجھے کیا ہونا تھا میں تو ٹھیک ہی ہوں۔۔ انہوں نے فریم واپس رکھتے ہوئے کہا تھا!!

آپ کو بھائی کی یاد آرہی ہے؟؟ آئزہ نے ان سے سوال کیا تھا!!

بیٹا مائیں اپنے بچو کو بھولتی کب ہے۔۔ انہوں نے آئزہ کو دیکھ کر کہا تھا!!

آپ اپنا خیال بھی نہیں رکھ رہی اب اگر بھائی کو پتا لگا نہ تو انہوں نے مجھ سے ناراض ہونا ہے!!

جب بچے رل جاتے ہیں نا بیٹا تو مائیں بھی ٹوٹ جاتی ہے اور ٹوٹا ہوا انسان کبھی اپنا خیال نہیں رکھتا۔۔ انہوں نے کہہ کر اپنی آنکھ سے بہنے والے آنسو کو صاف کیا تھا۔!!

پر آپ کا بیٹا بہت بہادر ہے

محترمہ وہ اپنے آپ کو سمجھال لے گا بس آپ اپنے آپ کو سمجھالے کب تک میری بیٹی کو تنگ کرتی رہے گی آپ۔۔ اسفند صاحب نے آئزہ کو گلے لگاتے کہا تھا!!

جی بابا سمجھائے اپنی بیگم کو کے میں تھک جاتی ہوں۔۔ آئزہ نے ان کو دیکھ کر کہا تھا!!

بس بیگم اب میری بیٹی کو اور تنگ نہیں کرے گے ہم دیکھیں بیچاری کمزور ہوتی جا رہی ہے۔۔ اسفند صاحب نے آئزہ کے ہاتھ پر تالی مار کر کہا تھا!!

اور آئزہ باہر چلی گئی تھی۔!!

بیگم دیکھیں اب ہمیں مضبوط بننا ہوگا اپنے بچو کے لئے آئزہ کے چہرے پر موجود غم مجھے تکلیف دیتا ہے وہ خاموش ہو گئی ہے اور وہ نواب ہے جو دوسرے شہر جا کر بیٹھا ہے۔!!

اسفند صاحب نے ان کو گلے لگاتے کہا تھا!!

مجھ سے بھی برداشت نہیں ہوتا یہ سب مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے میں مانتی ہوں کہ زل صرف میری یا آپ کی پسند نہیں بلکہ ہمارے پورے گھر کی پسند تھی میرے بیٹے کو اس سے محبت ہو گئی تھی

دو مہینے گزرنے کو ہے اسفند صاحب پر ابھی تک میرے آریان کا غم ختم نہیں ہو رہا۔!!

حلیمہ بیگم نے ان کے گلے لگے قرب سے بولا تھا!!

بیگم محبت کا روگ تو ساری زندگی رہتا ہے جو قہر بن کر برستا ہے ہم پر محبت کا نہ ملنا ہی سب سے بڑا روگ ہے اور آپ کے بیٹے کو یہ روگ لگ چکا ہے آپ بس دعا کریں کہ اس کی امید نہ ٹوٹے۔!!

اسفند صاحب جو امید اس نے لگائی ہے نا وہ تکلیف کے سوا کچھ نہیں دے گی زلِ قبر کو
چیر کر واپس نہیں آسکتی۔!!

اب کی بار اسفند صاحب خاموش رہے تھے ان میں کچھ کہنے کی ہمت ہی نہیں تھی۔!!

*

ہیلو بھائی کب تک سب کچھ برداشت کرتے رہے گے بھائی کب تک اپنے ماں باپ سے
دوری بنائے رکھے گے!!

آئزہ میں ماما سے دور تو نہیں ہوا ہوں بس کچھ شہروں کا ہی فاصلہ ہے ہمارے درمیان۔۔
آریان نے چیئر پر پیچھے ہوتے کہا تھا!!

بھائی ان کچھ شہروں کی مصافت بہت لمبی ہے گھنٹوں لگ جاتے ہیں پہنچنے میں۔۔

آئزہ نے بھی سرد آہ بھر کر کہا تھا!!

آئزہ میں آؤ گا بہت جلد۔!!

جانتی ہوں بھائی آپ نے کیوں آنا ہے اپنا کام یہاں سے بند کرنے میں جانتی ہوں اب آپ اسلام آباد میں اپنا بزنس کریں گے پر بھائی کیوں؟؟

آئزہ آپ کی اس بات کا جواب نہیں ہے میرے پاس۔۔!!

بھائی یہی تو بات ہے دنیا اپنے سوالوں کا جواب چاہتی ہے پر آپ کے پاس تو جواب نہیں ہے۔۔۔ آئزہ کہتی فون بند کر چکی تھی!!

یار کیوں ازیت دے رہا ہے سب کو؟؟ عمران نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا!!

عمران کسی سے دور ہو جانا غلط تو نہیں ہے نہ اور میں نے کونسا ماما بابا کو چھوڑ دیا ہے!! آریان نے اپنی ماتھے کی رگوں کو سہلاتے ہوئے کہا تھا!!

اچھا چھوڑ ان سب باتوں کو یہ بتا کے تو مان کیوں نہیں رہا حقیقت کو تسلیم کرنا تو پڑھتا ہے نہ!!

عمران میں اپنے دماغ کو تو یہ بات سمجھا لوں گا پر دل کو کیسے سمجھاؤ۔۔!!

اتنی محبت کرتا ہے اس سے؟؟

عمران نے اپنی مسکراہٹ روک کر کہا تھا!!

میں نہیں جانتا محبت کیا ہوتی ہے اور کیا نہیں پر میرے دل میں ان کے علاوہ کبھی کسی کا خیال نہیں آیا ان کو دیکھے بغیر بھی مجھے وہ اچھی لگتی ہے ان کی ہر غلط اور سہی بات مجھے اچھی لگتی ہے ان کی آنکھ میں آنسو نہیں دیکھ سکتا میں بس وہ مجھے اچھی لگتی ہے۔!! آریان کہہ کر قرب سے مسکرایا تھا!!

بس اچھی لگتی ہے یا بہت اچھی؟؟ عمران نے پھر مسکراہٹ روکی تھی اپنی اس مسکراہٹ میں کچھ تو تھا جس کو آریان بھانپ نہ سکا تھا۔!!

بس میں اتنا جانتا ہوں وہ میری خواہش نہیں ہیں خواہشیں تو ادھوری رہ جاتی ہے وہ میری ضرورت بھی نہیں ہے ضرورت تو پوری ہو جاتی ہیں عمران شاید وہ میری جان ہے جب تک جان ہے تب تک وہ میرے دل میں رہے گی جب تک یہ جان اس جسم سے جدا نہیں ہوتی وہ میری جان بن کر رہے گی ہاں واقعی وہ میری جان ہے۔!! آریان کہہ کر کرب سے مسکرایا تھا ایک بار پھر۔!!

بیٹا عشق ہو گیا ہے تجھے۔۔ عمران کہہ کر مسکرایا تھا۔!!

اور آریان صرف اس کو دیکھ کر رہ گیا تھا جو عشق اس کے لئے ق پر پہنچ کر قہر بن گیا تھا
عمران اس ہی بارے میں اسے بتا رہا تھا کہ اسے ایک مرے ہوئے انسان سے عشق ہو گیا
ہے!!

منتہا سورہ یوسف صبر کی دلیل ہے کیا؟؟ چندا نے منتہا کے پاس بیٹھ کر پوچھا تھا!!
بلکل ہے ناصر صبر کی بلکہ معاف کر دینے کی بھی!! منتہا نے چندا کی شکل دیکھ کر کہا تھا!!
ایسا کیا ہوا تھا اس سورہ میں؟؟ چندا نے منتہا سے سوال کیا تھا!!
جانتی ہو چندا حضرت یوسف نے اپنوں سے دھوکہ کھایا تھا ان کے اپنوں نے انہیں دھوکہ
دیا تھا!! منتہا کہہ کر کچھ دیر کور کی تھی اور ایک بار پھر کہنا سٹارٹ کیا تھا!!
حضرت یوسف پر جو مشکل درپیش آئی اس کے بارے میں بتاتی ہوں!!
جانتی ہیں آپ حضرت یوسف علیہ سلام کو خواب آیا کہ آسمان پر گیارہ ستارے ہیں

اور چاند اور سورج ہیں جو حضرت یوسف کو سجدہ کر رہے ہیں انہوں نے اس خواب کا ذکر اپنے والد یعقوب علیہ سلام سے کیا اور انہوں نے حضرت یوسف سے کہا کہ اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نا کرنا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے لئے کوئی فریب کی چال چل لیں کیوں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے جس طرح اللہ نے اپنی نعمت تمہارے دادا پر دادا ابراہیم اور اسحاق پر کی تھی اس ہی طرح تم پر اور اولاد یعقوب پر بھی کرے گا۔

جب حضرت یوسف کے بھائیوں نے اپس میں تذکرہ کیا کہ یوسف اور اس کا بھائی ابا کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم جماعت ہیں۔۔ وہ کہنے کے لگے کہ کچھ شک نہیں کہ ابا صریح غلطی پر ہے۔۔

ان میں سے ایک کہنے لگا کہ یوسف کو جان سے مار ڈالو یا کسی ملک پھینک آؤ۔۔ پھر ابا کی توجہ صرف ہم پر ہی ہوگی پھر ان میں سے ایک نے کہا کہ یوسف کو جان سے نہ مارو بلکہ ایک گھرے کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں کوئی راہ گیر نکال لے جائے گا اگر تم کو کچھ کرنا ہے

تویوں کرو۔۔ بس پھر انہوں نے مل کر فیصلہ کیا اور یعقوب کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ابا ہم جانتے ہیں کہ تم یوسف کے معاملے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے پر ہم اس کے خیر خواہوں میں سے ہیں بس کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیں ہم اس کو خوب میوے کھلائے گے اور خوب کھیلیں گے۔۔ حضرت یعقوب نے کہا کہ مجھے یہ فکر ہے کہ تم اسے لے جاؤ گے اور یہ مجھ سے جدا ہو جائے گا اور یہ بھی خوف ہے کہ تم کھیل میں غافل ہو جاؤ گے اور اس کو بھیڑیا کھا جائے گا۔۔ ان بھائیوں نے یعقوب کی بات سنی اور انہیں یقین دلایا کہ ہم اس کا خیال رکھے گے بس پھر وہ مان گئے اگلے دن وہ بھائی مل کر حضرت یوسف کو لے گئے اور اپنے بنائے پلان کے مطابق ان کو کنوئیں میں ڈال دیا اور حضرت یوسف کے کرتے پر خون کے نشان لگا کر روتے ہوئے گھر لے گئے اور حضرت یعقوب سے کہا کہ ہم تو دوڑ لگا رہے تھے ہمیں پتا نہ لگا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔۔ حضرت یعقوب کو ان کی بات پر یقین تو نہ آیا پر وہ صبر کرنے لگے جب ایک قافلہ کنوئیں کے پاس پہنچا

اور اپنا ڈول پانی نکالنے کو کنوئیں میں ڈالا تو یوسف اس ڈول پر لٹک گئے جب وہ ڈول باہر نکالا تو اس میں ایک خوبصورت سا لڑکا تھا پس قافلے والوں نے فیصلہ کیا کہ یہ ہمارے کام آئے گا اور حضرت یوسف کو اپنے ساتھ لے گئے اور بازار میں حقیر داموں میں بیچ دیا عزیز

اس کو لئے اپنے گھر آیا اور اپنی بیوی سے کہنے لگا کہ اس بچے کا خیال رکھنا یا اس کو بیٹا بنا لینا بس پھر حضرت یوسف ان کے پاس رہنے لگے حضرت یوسف چونکہ بہت خوبصورت تھے تو وقت گزرنے کے بعد عزیز کی بیوی حضرت یوسف کو اپنی جانب مائل کرنے لگی پر حضرت یوسف اس کے بہکاوے میں نہیں آئے عزیز کی بیوی حضرت یوسف پر الزام لگانے لگی جب ان کے قبیلے میں ایک نے کہا کہ اگر عزیز کی بیوی کی قمیض آگے سے پھٹی ہے تو یوسف جھوٹے ہیں اور اگر پیچھے سے تو عزیز کی بیوی جھوٹی اور یوسف سچے ہیں بس پھر فیصلہ ہوا چونکہ حضرت یوسف سچ بول رہے تھے اور اللہ جانتا تھا تو اللہ نے ان کا ساتھ دیا اور عزیز کی بیوی کا جھوٹ سامنے آیا

پس شہر میں ساری عورتیں عزیز کی بیوی کو غلط کہنے لگی تب عزیز کی بیوی نے فیصلہ کیا کہ وہ سب عورتوں کی دعوت کرے گی اور اس نے ایسے ہی کیا جب سب عورتیں آگئی تو اس نے سب کو چھری پکڑا دی اور کہا کہ یہ پھل کاٹو سب کام کرنے لگی جب اس نے حضرت یوسف کو اندر بلایا سب عورتیں ان کو دیکھنے لگی اور سب نے اپنے ہاتھ کاٹ دیئے عزیز کی بیوی نے کہا کہ اگر یوسف نے میری بات نامانی تو میں اس کو قید کروا دوں گی اس وقت حضرت یوسف نے اللہ سے دعا کی کہ اگر یہ سب ایسے ہی چلتا رہا تو ایک دن میں ان کے

فریب میں آ کر ان کی طرف مائل ہو جاؤ گا اور نادانوں میں چلا جاؤ گا پس اے میرے خدا شیطان کے بہکاوے میں آنے سے بہتر ہے مجھے قید ہو جائے اللہ نے حضرت یوسف کی دعا سنی اور ان کو قید ہو گئی اس وقت میں اللہ نے ان پر وحی نازل کی اور ان کو خواب کی تعبیر سکھائی ان کے ساتھ دو اور لوگ زندان میں قید تھے ان دونوں نے خواب دیکھا

اور اپنے خواب کا ذکر یوسف علیہ سلام سے کیا جب حضرت یوسف نے ان کا خواب سنا تو ان کو خواب کی تعبیر بتائی ان میں سے ایک قیدی چھوڑ دیا گیا یوسف علیہ سلام نے اس سے کہا کہ تم بادشاہ سے میرا ذکر کرنا پر جب وہ باہر نکلا تو بھول گیا بہت عرصہ گزرنے کے بعد جب بادشاہ کو خواب آیا اور اس نے لوگوں میں ذکر کیا تو اس قیدی نے بادشاہ کے سامنے حضرت یوسف کا ذکر کیا کہ وہ خواب کی تعبیر بتاتا ہے تو بادشاہ نے اپنے خاص آدمی کو یوسف علیہ سلام کے پاس بھیجا اور کہا کہ اس سے خواب کی تعبیر پتا کر لاؤ وہ گیا اور حضرت یوسف کو خواب کا بتایا اور تعبیر مانگی تو حضرت یوسف نے اس کو تعبیر بتا دی وہ واپس بادشاہ کے پاس گیا اور خواب کی تعبیر بتائی بادشاہ نے قاصد سے کہا کہ یوسف کو میرے پاس لے آؤ قاصد حضرت یوسف کے پاس گیا اور ان کو بادشاہ کا حکم سنایا تو حضرت

یوسف نے قاصد سے کہا کہ اپنے آقا کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا ہوا؟؟ بادشاہ نے ان سب عورتوں سے پوچھا کہ اس وقت کیا ہوا تھا

جب تم نے یوسف کو اپنی جانب مائل کرنا چاہا تھا؟؟ سب ایک ساتھ بول اٹھی کہ ہم نے ان میں کوئی بھرائی نہیں دیکھی اور عزیز کی بیوی نے بھی سچ بولنے میں ہی عافیت جانی اور بتا دیا کہ یوسف کو میں نے اپنی جانب مائل کرنا چاہا تھا اور بیشک وہ سچا ہے!! چنڈا اس طرح سچ سب کے سامنے آیا ہمیشہ سچ چنچ کر نہیں بتایا جاتا اگر آپ سہی ہے تو آپ کو خاموش رہنا چاہیے اور صبر کرنا چاہیے پھر جو اللہ کی رضا ہو گی وہ سب سے بہتر ہوگی۔۔۔ منتہا نے چنڈا کو دیکھ کر کہا تھا اور ایک بار پھر آغاز کیا!!

پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لاؤ میں اسے اپنا مصاحب خاص بناؤ گا اور پھر بادشاہ نے ان سے کہا کہ تم آج سے ہمارے یہاں صاحب منزلت اور صاحب اعتبار ہو حضرت یوسف نے کہا کہ مجھے اس ملک کے خزانوں پر مقرر کر دو کیوں کہ میں حفاظت بھی کر سکتا ہوں اور اس کام سے واقف بھی اور پھر جب بادشاہ نے یہ بات سنی تو اس نے یوسف علیہ سلام کو خزانوں پر مقرر کر دیا۔۔۔ دیکھو چنڈا ان کو عزت اللہ نے عطاء کی تھی

اتنا سب برداشت کرنے کے بعد صبر کے بعد ان کی منزل کتنی خوبصورت تھی!! منتہا نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کر کے کہا تھا۔۔ کچھ عرصہ گزرا اور حضرت یوسف کے بھائی کنعان سے مصر میں غلہ خریدنے آئے پر انہوں نے حضرت یوسف کو نہ پہچانا بلکہ حضرت یوسف ان کو پہچان گئے اور پھر جب حضرت یوسف نے ان کا سامان تیار کروا دیا تو کہا کہ اب جب آؤ تو اپنے باپ کی طرف سے جو تمہارا ایک اور بھائی ہے اس کو بھی لے آنا وہ گھر لوٹے اور یعقوب سے کہا کہ اب جب تک ہم بنیامین کو نہیں لے کے جائے گے تب تک ہمیں غلہ نہیں ملے گا یعقوب علیہ سلام نے ان سے کہا کہ میں تم پر اعتبار نہیں کرتا پر اللہ بہتر نگہبان ہے۔۔ انہوں نے بنیامین کو ان کے ساتھ بھیج دیا پر ان سے ایک عہد لیا کہ اس کو میرے پاس سہی سلامت لے آؤ گے اور ان سے کہا کہ تم ایک جانب سے اندر مت جانا بلکہ الگ الگ راستوں سے اندر داخل ہونا اور انہوں نے ایسا ہی کیا جب وہ دوبارہ مصر گئے تو حضرت یو نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ میں تمہارا بھائی ہوں

واپسی پر حضرت یوسف نے اپنے بھائی کی پوٹلی میں گلاس رکھ دیے واپسی پر اس قافلے کو روک لیا گیا جن میں وہ بھائی موجود تھے کہنے والوں نے کہا کہ تم میں سے کسی نے چوری

کی ہے سب کی تلاشی لی گئی اور آخر میں یوسف علیہ سلام نے وہ گلاس اپنے بھائی کے پاس سے نکال لیا وہ اپنے بھائی سے مل گئے اور ایسے ہی وہ اپنے بابا یعقوب سے بھی ملے اور انہوں نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا۔۔۔!!

جانتی ہیں چندا ان کے اپنے بھائیوں نے ان سے حسد کی اور ان کو اندھیر کنوئیں میں پھینک دیا گیا اس کنوئیں سے نکل کر ان کو غلام بنایا گیا پر وہ سب برداشت کرتے رہے کیوں کے وہ اللہ پر یقین کر رہے تھے غلام بنے حقیر داموں میں فروخت کیے گئے ان پر بہتان لگایا گیا پھر قید ہو گئی پر ان کا صبر پھر بھی ختم نہ ہوا چندا وہ صبر کرتے رہے اس قید سے نکلے اور مصر کے بادشاہ بنا دیے گئے ان کے صبر کا پھل ان کو اس طرح ملا بھائیوں نے جو نفرت ان سے کی اس نفرت کا بدلہ وہ بھی نفرت سے دے سکتے تھے وہ بھی حسد کر سکتے تھے

پر انہوں نے اللہ پر یقین رکھا اور معاف کر دیا نہ کوئی سزا دی اور نہ ہی برا بھلا کہا چندا اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف کی آیت نمبر ۵۷ میں فرمایا ہے کہ!!

وَلَا جُرْأَ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کے لئے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے!!

چندا جب تک ہم اس ایک رب کی ذات پر ایمان نہیں لائے گے تب تک اس کے دیے راستے پر نہیں چل سکے گے اور جو ایمان لاتے ہیں اور ساتھ نیک اعمال بھی کرتے ہیں اللہ سے امیدیں وابستہ کرتے ہیں اس کے دیے ہر اچھے برے حال میں صبر کرتے ہیں اس پر یقین کرتے ہیں کہ وہ سب ٹھیک کر دیگا تب کہیں جا کر ہم ایمان لاتے ہیں۔!!

اللہ سے محبت کو تین داؤ کافی ہیں

صبر، کے جو ہے وہ ہی بہتر ہے اور ان حالاتوں کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔!!

رضا کے جو اللہ کی رضا ہے جس میں وہ راضی ہے میں بھی راضی ہوں!!

ایمان اللہ ایک ہے اور اس ہی کی دی راہ سب سے بہتر ہے

اور اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔!! چندا یہ تین داؤ ہماری زندگی کو جتوا دیتے ہیں!!

اس سفر کا آغاز امید ہے۔!!

امید صبر تک کا سفر کروا دیتی ہے۔!!

اور صبر ہمیں یقین تک لے جاتا ہے۔!!

اور کامل یقین کے بعد ہر مشکل کا حل ہے کامل یقین جیت کی بازی ہے چندا۔!! منتہا کہہ کر خاموش ہوئی تھی اور نظر اٹھا کر چندا کو دیکھا تھا جس کی آنکھیں شفاف موتیوں سے تر تھی۔!!

ایک دم چندا منتہا کے گلے لگی تھی اور سسکی لے کر رونے لگی تھی منتہا نے اس کو نہ جھٹکا تھا اور نہ ہی دور کیا تھا بلکہ اس کو آنکھ کے اشارے سے تسلی دی تھی۔!!

جانتی ہیں چندا آزمائش جتنی ہی طویل کیوں نہ ہو صبر کے صلے ہمیشہ خوبصورت ہوتے ہیں۔

منتہا نے یہ آخری الفاظ کہے تھے اور اٹھ کر حنزہ کے پاس چلی گئی تھی اور چندا وہاں بیٹھی سوچتی رہ گئی تھی۔!!

کیا کر رہے ہیں آپ؟؟

میں کیا کروں گا بھلا ابھی آفس سے آیا ہوں اب بیٹھا ہوا ہوں!!

بھائی کیا سب کچھ پہلے جیسا ٹھیک نہیں ہو سکتا کیا سب بدل نہیں سکتا؟؟ آئزہ نے آریان سے سوال کیا تھا!!

ہمیشہ سب ٹھیک ہی تو نہیں چل سکتا گڑیا۔ آریان نے لمبی سانس ہوا کے سپرد کر کے کہا تھا!!

بھائی کیا آپ ناامید ہو رہے ہیں؟؟ آئزہ نے حیرت کے مارے پوچھا تھا!!

گڑیا ناامید اور مایوس تو لوگوں سے ہونہ چاہیے اس رب سے ناامیدی گھائے کا سودا ہے اور میں یہ سودا نہیں کروں گا کبھی بھی میں اللہ کی اتاری آیات نہیں بھول سکتا جن میں وہ ہمیں صبر رکھنے کا کہتا ہے مجھے یقین ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آریان نے شیف پر رکھے قرآن کی طرف دیکھ کے کہا تھا۔!!

بھائی آپ جانتے ہیں صبر ایک پودا ہے اور امید اس کی جڑ ہے جتنی مضبوط اس پودے کی جڑ ہوگی وہ اتنا ہی فائدے مند ہوگا

اور یہی پودا بڑا ہو کر ایک مضبوط درخت بن جاتا ہے اور وہ درخت کامل یقین ہوتا ہے۔۔ جانتے ہیں ترک کہاوت ہے کہ آپ تمام پھولوں کو کاٹ تو سکتے ہیں پر بہار کو آنے سے

نہیں روک سکتے!! مطلب جو مرضی کر لے بہار آ کر رہے گی اس ہی طرح بھائی ایک درخت کے پتے ہر سال جھڑتے ضرور ہیں پر اس درخت کی جڑ واپس اس پتے کو بنا دیتی ہے پہلے سے بھی خوبصورت اور بھائی امید وہی جڑ ہے جو بہت سی مشکلوں کے بعد صبر کا پھل دے کر ہی جائے گی اور آپ کو یقین بھی ہوتا رہے گا۔۔ آئزہ کہہ کر مسکرائی تھی۔۔!!

بلکل ٹھیک کہا آپ نے گڑیا آریان نے بھی اس کی بات سنتے مسکرا کر کہا تھا وہ بہت دنوں بعد مسکرایا تھا

بس بھائی خیال رکھنا اپنا آئزہ نے اتنا کہا تھا اور فون بند کیا تھا۔۔!!

آریان اٹھا تھا اور واش بیسن کے پاس گیا تھا اور وضو کیا تھا۔۔!!

اس نے جائے نماز بچھائی تھی اور اللہ کے حضور کھڑا ہوا تھا

نیت کی اور نماز عصر کا حق ادا کیا سلام پھیرا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے کچھ دیر تو خاموشی سے اپنی ہتھیلی کو ہی تکتا رہا ایک موتی اس کی آنکھ سے گرا

تھا اور اس موتی کی دیر تھی کے اس نے اپنا حال دل اس کے سامنے کھولنا شروع کیا تھا۔!!

ہے میرے پروردگار ہمیشہ تیرے آگے جھکا ہے یہ آریان جہانگیر پر آج یا رب میں اپنی بیوی زل آریان جہانگیر کو واپس مانگنے کے لئے جھکا ہوں اس دربار میں یا رب یا ایک بار ملا دیں ان سے یا میرے دل کے ہر کونے پر نکوش ان کے نام کو مٹا دے یا رب اگر وہ مجھے نہ ملی تو میں بھلے تیری رضا کی خاطر راضی ہو بھی جاؤں پر میرے اس دل کا ہر گوشہ خالی ہو جائے گا جو کبھی پر نہیں ہو سکے گا میری آنکھ ان کے دیدار میں پر خم رہا کرے گی یا رب میں شیطان کے بہکاوے میں آ جاؤں گا یا رب میری مدد فرما اگر یا رب وہ مجھے مل گئی تو میں اور میری یہ پالکے تیرے ذکر میں خم رہا کرے گی یا رب میں نے

کبھی نہیں سوچا تھا کہ مجھے عشق ہو جائے گا پر یا رب مجھے ہو گیا یا رب میرا دل نہیں مانتا کہ وہ نہیں ہے یا رب اگر وہ مجھے مل سکتی ہیں تو یا رب میں ایک بار پھر اپنی محرم کو اپنے لئے تجھ سے مانگتا ہوں یا رب میں تجھ سے زل کو مانگتا ہوں اور اگر یا رب وہ نہیں ہے تو یا رب میرے دل کو ہر احساس سے عاری کر دے میرے دل کو سکون دے یا رب وہ کہتا

سجدے میں گیا تھا اور بہت دیر ایسے ہی جھکا رہا تھا۔!!! اس نے اٹھ کر قرآن کھولا تھا اور سورہ یسین پڑھنے لگا تھا۔!!

اور اس نے اپنے ہاتھ کی انگلی کو ایک آیت پر روکا تھا اور اس کا ترجمہ کئی بار پڑھا تھا۔

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (82)

ترجمہ: اس کا حکم تو، جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے، اس کے سوا نہیں ہوتا کہ اسے کہتا ہے ”ہو جا“ تو وہ ہو جاتی ہے۔۔۔۔!!

آریان نے یہ آیت کئی بار پڑھی تھی ایک دم سے اس کے دل کو

تسلی سی ملی تھی کہ اس کا ایک حکم سب بدل سکتا ہے بس کن فیکون کی دیر ہے۔۔ اس نے اس آیت کو پڑھا تھا اور کافی دیر مسکراتا رہا تھا اس کو بس اللہ کے فیصلے کا انتظار تھا آریان جانتا تھا کہ اس کو صبر کرنا ہے اس نے قرآن بند کیا تھا اور سورہ بکرہ کی آیت نمبر ۱۵۳ پڑھی تھی۔۔۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ○

ترجمہ: اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے (مجھ سے) مدد چاہا کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔۔

یہ آیت پڑھ کر وہ زیر لب بڑبڑایا تھا!!

صبر ایک امتحان ہے اور اس کا ریسلٹ ہمیشہ اچھا ہوتا ہے جو بہت میٹھا پھل دے کر جاتا ہے!!

اس نے قرآن کو واپس شلف پر رکھا تھا اور باہر کی جانب چلا گیا تھا

کیا میں یہاں آپ کے ساتھ اس بیچ پر بیٹھ سکتی ہوں؟؟ اس لڑکی نے پھولوں جھڑمٹ کے پاس پڑھے بیچ کے پاس آ کر اس بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر کہا تھا۔!!

جی بیٹھ جائیں۔۔ چندا نے مسکرا کر کہا تھا اور وہ لڑکی بھی مسکراتی وہاں بیٹھی تھی۔۔!!

آپ جانتی ہے یہ جگہ میری پسندیدہ ہے۔۔ اس لڑکی نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا تھا۔۔!!

ایسا کیا ہے اس جگہ پر؟؟ چندا نے اس کو دیکھ کر پوچھا تھا۔۔!!

سکون ہے یہاں ہر طرف کوئی لڑائی نہیں کوئی شور نہیں نا کوئی یہاں کسی سے نفرت کرتا ہے اور نہ ہی کسی کو برا بھلا کہتا ہے۔۔ وہ لڑکی کہتی مسکراتی تھی اور اس پھول پر بیٹھی تتلی کو اپنے ہاتھ میں اٹھا کر کہا تھا۔۔

پر دنیا میں تو سب ایک دوسرے سے حسد کرتے ہیں نفرت کرتے ہیں لڑائی کر لیتے ہیں فساد برپا کرتے ہیں یہ زمین کا کونسا حصہ ہے جہاں لڑائی نہیں ہوتی؟؟
یہ زمین کا حصہ ہے ہی نہیں زمین کی زندگی تو دھوکہ ہے

اور میں دھوکے میں نہیں جیتی میں تو اس خوبصورت دنیا میں رہتی ہوں جہاں صرف سکون ہی ہوتا ہے۔۔۔ وہ لڑکی کہتی ایک بار پھر مسکائی تھی۔۔!!

پھر تو ہم سب لوگوں کو اس جگہ آ جانا چاہیے سکون ہوگا فساد نہیں ہوگا۔!! چندا نے اس لڑکی کو دیکھ کر کہا تھا!!

کاش واقعی ایسا ہوتا سب سکون سے رہتے پر افسوس کے ساتھ ہم سب کو یہ دنیاں نہیں مل سکتی اس دنیا کو پانے کے لئے تو بہت محنت درکار ہوتی ہے جو ہم کرتے ہی نہیں ہے۔!! اس لڑکی نے سرد آہ بھر کر کہا تھا!!

اس دنیا کو پانے کے لئے ایسا کیا کرنا چاہیے؟؟ چندا نے اس لڑکی کو دیکھ سوال کیا تھا!!

ہمیں سیدھی راہ پر چلنا چاہیے کسی کا حق نہیں مارنا چاہیے ہر کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے اللہ کی عبادت کرنی چاہیے نیک کام کرنے چاہیے جھوٹ سے بچنا چاہیے اور سب سے بڑھ کر اس کے ہر فیصلے پر شکر کرنا چاہیے۔!!

پر یہ سب تو حد سے زیادہ مشکل ہے۔۔ چندا نے مایوسی سے کہا تھا۔!!!

ہدایت کی راہ آسان تو ہوتی ہی نہیں ہے اور مشکل ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ نہ ممکن ہے۔!! اس لڑکی نے یقین سے کہا تھا۔!!

پر ہم جس دنیا میں رہتے ہیں وہاں کے لوگ آسان راستوں کا انتخاب کرنا پسند کرتے ہیں نا کے مشکل راستوں کا بلکہ ہم تو اپنی مشکل میں کسی اور کو گھسیٹ کر خود نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔!!چندا نے اپنی آنکھ میں آنسو لئے کہا تھا

پھر یہ آسان راستے ہی ہوتے ہے جو ہماری زندگی تباہ کرنے کا سبب بھی بنتے ہیں آسان راستوں پر تو شیطان ہوتا ہے وہ ایک بار ہمیں خود تک بلاتا ہے اور ہم چل پڑھتے ہیں پھر ہم سہی غلط کے بیچ کا فرق بھول جاتے حرام کی طرف چل پڑھتے یہاں تک کے شیطان کے بہکاوے میں آکر تو ہم اللہ کو بھی جھٹلانے لگتے ہیں۔۔ اس لڑکی نے تلخ ہنسی ہنس کر کہا تھا۔۔!!

ہم اس غلط سے کیسے نکلے؟؟ چندا نے اس سے سوال کیا تھا!!
ہمیں خود کی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔۔ وہ لڑکی اتنا کہتی خاموش ہوئی تھی!!
ہم اپنی اصلاح کیسے کر سکتے ہیں؟؟

سہی غلط کے فرق کو بھانپ کر سب سے پہلے ہمیں اپنی خود پسندی کو چھوڑنا ہوگا یہ جو خود پسندی ہوتی ہے وہی ہماری سب سے بڑی دشمن ہوتی ہے اور جب یہ ہمارے اندر جنم لیتی تو

ہم ہر غلط اور سہی کے بیچ کے فرق کو بھول بیٹھتے ہیں اپنی بات سب سے بہتر لگتی ہے اپنا آپ سب سے انمول لگتا ہے اور پھر ہم غلط باتوں پر چل کر غلط راہ اختیار کر لیتے ہیں ہم کسی کی سننا نہیں چاہتے اس وقت میں۔۔!! وہ لڑکی واپس سے خاموش ہوئی تھی۔۔!!

پر خود کو پسند کرنا غلط تو نہیں ہوتا۔۔ چندا بڑبڑائی تھی پر اس کی بڑبڑاہٹ اس لڑکی نے سن لی تھی۔۔!!

خود کو پسند کرنا غلط نہیں ہے پر صرف تب تک جب ہم دوسروں کو بھی سہی سمجھے جس دن ہمارے اندر میں اس سے بہتر ہوں والا احساس ہو جاتا ہے تب ہمیں اپنا آپ سب سے برتر لگتا ہے اور ہم اپنے کیے ہر کام کو سہی سمجھنے لگتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ غلط بھی ہو وقت رہتے خود کی اصلاح کرنی چاہیے۔۔۔!!

پر اس دنیا میں تو سب کو اپنا آپ ہی بہتر لگتا ہے نا۔۔ چندا نے اب کی بار اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔!!

ہاں زیادہ تر ایسا ہی ہوتا ہے آج کل پر ہم دوسروں کی زندگی میں ٹانگ اڑانے والے کوئی نہیں ہوتے ہمیں خود سوچنا چاہیے آج کل کے دور میں ہم کر کیا رہے ہیں؟؟ دوسروں کے

اپر انگلیاں اٹھا رہے ہیں الزام تراشی کر رہے ہیں غیبت کر رہے ہیں۔۔ اور آپ جانتی ہیں غیبت کرنا کس چیز کے مترادف ہے؟؟ غیبت کرنا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔۔ اس کی بات سن کر چندا نے اپنا منہ ایسے بنایا تھا جیسے اسے گوشت کی بدبو آنے لگی ہو۔۔ وہ لڑکی ابھی بھی کہہ رہی تھی۔۔!!

ہمیں تو اپنے اعمال کو ناپ تول کرنا چاہیے ہم نے قبر میں دوسروں کی گزاری زندگی نہیں لے کر جانی ہم تو اپنے ساتھ ہماری گزاری زندگی کے اعمال لے کر جائے گے پر ہائے رے افسوس دوسروں کی زندگیوں میں مغن ہو کر ہم نے اپنی زندگی میں کچھ حاصل نہ کیا ہو گا وہ لڑکی کہتی خاموش ہو کر وہاں سے اٹھی تھی

اور کہیں غائب ہو گئی تھی اور چندا نے اس پاس نظر ڈورا کر اس خوبصورت سی جگہ کو دیکھا تھا۔۔!! اور من ہی من کچھ سوچنے لگی تھی۔۔!!

کبھی کبھی ہم زندگی کے ایسے چوراہے پر آن کھڑے ہوتے ہیں کے ہمارا جی چاہتا ہے سب ختم ہو جائے ہمارا ہر ایک احساس ختم ہو جائے ہم خود ختم ہو جائے پر ایسا ممکن نہیں ہوتا اس وقت ہمیں ایسا لگ رہا ہوتا ہے ہمارے سارے ساتھ چھوٹ گئے ہیں سب اپنے چھوڑ

گئے کوئی ہے ہی نہیں اب ہمارے پاس سب مطلب پورا ہونے پر چھوڑ کر چلے گئے ہیں ایسا دور شاید ہم سب کی لائف میں آتا ہے ہر انسان کو سروایو کرنا پڑھتا ہے خود اپنے آنسو صاف کرنے پڑھتے ہیں شاید کبھی کبھی دل کو مارنا پڑھتا ہے یہ عمل بہت مشکل اور صفاک ہوتا ہے پر شاید اسی کا نام آزمائش ہے اور اسلام تو ویسے ہی امتحان پر مبنی مذہب ہے اس میں بڑے بڑے امتحان بھی ہوتے ہیں اور چھوٹے بھی پر ہاں ایک بات تے ہے کے اس آزمائش کا توڑ پہلے ہی لکھا جا چکا ہوتا ہے خوبصورت اینڈنگ

پر افسوس ہم برداشت نہیں کرتے صبر نہیں کرتے ہمیں صبر کرنا سیکھنا چاہیے غلط راستوں پر چلنے سے بہتر صبر ہے وہ پھل تو دے کر ہی جاتا ہے پر اندھیرے نا امیدی جو ہمیں بلیک ہول تک لے جاتی ہے وہ کوئی پھل نہیں دیتی بلکہ آخرت خراب کر جاتی ہے ہماری شاید آزمائش صبر کا نام ہے اور صبر جب آجائے تو یقین آنے ہی لگ جاتا ہے اور جس دن یقین ہو جائے تب ہم اپنا سفر تے کر کے اپنی خوبصورت منزل تک پوہنچ جاتے ہیں اور حق کو پا کر ایمان پختہ ہو جاتا ہے بس صبر کرنا چاہیے اور اللہ کے اپر بھروسہ یقین جانے وہ بھروسہ ٹوٹنے نہیں دیتا۔ چندا کہہ کر خاموش ہوئی تھی جب ایک دم وہ لمبی لمبی سانسیں

لینے لگی تھی وہ نیند سے بیدار ہوئی تھی وہ خواب دیکھ رہی تھی اور اب وہ حقیقت میں لوٹی تھی اور اٹھ کر وضو کرنے گئی تھی اور نماز فجر کا حق ادا کیا تھا۔!!

ہاں عمران کیا اپڈیٹ ہے؟؟

بھلا کیا ہونی تھی وہی جو تھی ہاں پر کافی کچھ معلوم ہو چکا ہے ہمیں۔۔

عمران نے مسکرا کر کہا تھا۔!!

عمران آج وقت ہے فاخر کو چھوڑنے کا اور مہران خان کے روبرو ہونے کا۔ آریان نے اپنی آفس چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا!!

پر آریان فاخر کو چھوڑنا سہی نہیں ہے۔

اڈوائس نہیں مانگی آرڈر دیا ہے فاخر کو لے آؤ۔!! آریان نے اس کو آنکھ دکھا کر کہا تھا!!

آنکھ تو مجھے ایسے دکھا رہا ہے جیسے میں اس سے ڈرتا ہو ہنہ روز پچاس پچاس کریمینلز کو سزا دیتا ہوں اور یہ پولیس والے کو گھور رہا میری بہن کا نکاح نا ہوا ہوتا نہ اس کے ساتھ اس کو میں نے جیل میں بند کر دینا تھا۔۔ عمران من ہی من بڑبڑایا تھا۔!!

سالے صاحب مجھے جیل کی ہوا بعد میں کھلا لینا پہلے فاخر کو تو اس کمرے سے نکالوں بیچارہ پانچ مہینوں سے وہاں قید ہے۔۔ آریان نے اس کی شکل دیکھ کر کہا تھا!!

تیرے اندر ایسے کونسے سینسرفٹ ہے کے انسان کے دل کی باتیں بھی سن لیتا ہے۔۔ عمران چیئر پر بیٹھتا ہوا بولا تھا۔!!

دیکھیں مسٹر عمران سکندر میں بھلے ہی سکندر نہیں ہوں ہاں پر میں یہ تمہارے ہلتے ہوئے ہونٹ دیکھ رہا تھا اور سمجھ بھی آرہی تھی سب۔۔!!

آریان ایک سوال پوچھوں؟؟

اگر میں نہیں بھی کہوں گا تو تم نے کونسا نہیں پوچھنا پوچھو!! آریان نے لپ ٹاپ پر نظر جمائے کہا تھا۔

آریان اسفند جہانگیر کیا تم زمل جلیل سکندر کو بھول گئے ہو؟؟

میں زمل جلیل سکندر کو تو کبھی جانتا ہی نہیں تھا میں تو بچپن سے زمل آریان جہانگیر کو جانتا تھا۔۔ آریان نے مسکرا کر کہا تھا!!

کیا مطلب؟؟ عمران نے حیرت کے مارے پوچھا تھا!!

مطلب یہ ہے مسٹر کے جب سے میں نے ہوش سمجھالا تھا میرے نام کے ساتھ ان کا نام لکھ دیا گیا تھا اور میں اس بات کو دل سے قبول کرتا ہوں کے میں آریان اسفند ہی زمل جلیل کی ڈھال ہوں وہی واحد ہے جو میرے قدم سے قدم ملا کر چل سکتی ہے اور وہی ہے جو یہ ہاتھ تھام سکتی ہے۔۔!! آریان کہتا مسکرایا تھا!!

بس ناامید نہیں ہونا آریان وقت سب بدل کر رکھ دیتا ہے۔۔

اب بس کر اے سی پی صاحب مجھے شک ہو رہا ہے کے تو کچھ جانتا ہے زمل کے بارے میں۔۔!! آریان نے لپ ٹاپ پر سے نظر ہٹاتے کہا تھا۔۔!!

خیر میں سالار کو کال کرتا ہوں کمال سکندر کا اگلا قدم دیکھنے کے لئے جاننا چاہتا ہوں کے اب وہ شطرنج کی کونسی بازی چلے گا۔۔!! عمران نے بات چنج کرتے کہا تھا۔۔

اس بوڑھے سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔۔

ویسے جو بھی ہے میں اپنے تایا ابو کے لئے ایسے الفاظ نہیں سنوں گا مسٹر۔۔!!

اب کی بار صرف آریان نے اس کو دیکھا تھا اور اپنے موبائل کی طرف نظریں کی تھی جس پر سالہ نمبر ون لکھا آ رہا تھا اس نے کال اٹھائی تھی اور چیئر سے اٹھتا ونڈو کے پاس گیا تھا باہر بارش برس رہی تھی اور وہاں لگے درختوں کو اور بھی خوبصورت بنا رہی تھی۔۔!!

ہیلو! آج ہمیں کیسے یاد کر لیا مسٹر صارم؟؟

بس سوچا سب سے پہلے اپنے دوست کو ہی بات بتاؤ۔۔!! صارم نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا تھا!!

ایسی کونسی بات ہے مجھے ٹینشن ہو رہی ہے کے کیا ہو گا۔۔۔

واہ سب کو جوتوں کی نوک پر رکھنے والا پریشان ہو رہا ہے۔۔ صارم نے کہہ کر قہقہہ لگایا تھا۔۔!!

بکو اس نہ کر بات بتا؟؟

یار تو بابا بننے والا ہے۔۔ صارم نے قہقہہ لگا کر کہا تھا۔!!

ہیں یہ کیسے ممکن میں اور بابا۔۔ آریان نے موبائل کو عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا!!
نہیں نہیں مطلب تو مامو بننے والا ہے۔۔

صارم شاید تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔!!

اے سوری مطلب میں بابا بننے والا ہوں تو پھوپھا چچا اور ماما بننے والا ہے۔۔ صارم نے اب کی بار کہہ کر قہقہہ لگایا تھا!!

کیا واقعی؟؟ آریان نے حیرت اور خوشی دونوں کے ملے جھلے تاثرات کے ساتھ کہا تھا!!

ہاں واقعی! صارم نے اتنا کہا تھا اور کال ڈسکنیکٹ ہو گئی تھی!!

مبارک ہو عمران تو چاچو بننے والا ہے۔۔ آریان نے عمران کے پاس آتے ہوئے کہا تھا اور وہ اٹھتا آریان کے گلے لگا تھا!!

آج کی پارٹی میری طرف سے بتا کیا کھائے گا؟؟ آریان نے منہ پر مسکان لئے اس کو دیکھ کر پوچھا تھا!!

رات کا کھاؤ گا بتا دوں گا۔

اچھا اب جا اور پہلے سالار کو کال کر اور پیج فاخر کو لے کر آ!!

عمران اس کی سنتا باہر چلا گیا تھا اور وہ ایک بار پھر اپنی چیئر پر بیٹھا تھا اور آنسو صاف کیے تھے۔!!

سب کی نظروں میں وہ بہادر بن گیا تھا صبر کر لیا تھا پر حقیقت بالکل پرے تھی وہ ایک بھی رات سویا نہیں تھا پچھلے سات ماہ سے وہ راتوں کو روتا تھا کبھی اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اور کبھی اپنے بستر میں سر دے کر اگر اس کو کوئی دیکھ لیتا نا ایسے تو وہ یہی سوچتا کے کوئی اتنا کیسے رو لیتا ہے پچھلے سات ماہ سے ایک بھی رات ایسی نا تھی جو اس نے رو کر نا گزاری ہو ایک لمحہ ایسا نہ تھا جب اس کے دل میں زل کا خیال نا آیا ہو۔ نا جانے کون اتنی محبت کر لیتا ہے کسی سے ورنہ آج کے دور میں تو محبت کے بازار میں پیسوں کے جھیلے ہے۔

سچی محبت تو اب صرف نام کی رہ گئی ہے۔۔ پر وہ کرتا تھا آریان جہانگیر زل سے عشق کرتا تھا اور عشق تو آگ کا ایک دریا ہے۔۔ آریان نے سر جھٹکا تھا اور واپس لپ ٹاپ کھولا تھا۔!!

چندا آپ یہاں گارڈن میں بیٹھی کیا کر رہی ہے؟؟

کچھ نہیں بس ان پھولوں کو دیکھ رہی ہوں کہ یہ کتنے خوبصورت اور خوشبودار ہیں یہ پھول ہمیں اپنی طرف کھینچتے ہیں منتہا۔!!

پھول تو واقعی بہت خوبصورت ہوتے ہیں آپ جانتی ہیں چندا ہم بھی بالکل ان پھولوں کی طرح ہوتے ہیں خوبصورت۔!!

ہم پھولوں کی طرح کیسے ہو سکتے ہیں منتہا؟؟

جانتی ہیں آپ چندا یہ پھول کب مرجھاتے ہیں؟؟ منتہا نے جواب دینے کے بجائے الٹا اس ہی سے سوال کر لیا تھا۔!!

جی جانتی ہوں یہ پھول پانی نہ ملنے کی صورت میں مرجھاتے ہیں جب ان کا خیال نہ رکھا جائے۔!!

بلکل اس ہی طرح ہم بھی تب مرجھاتے ہیں جب ہماری روح کو سکون نامل رہا ہو

جب ہم اللہ سے دور ہوں۔۔!!

کیا واقعی؟؟ چندا نے حیرت کے مارے کہا تھا۔!!

جانتی ہیں کبھی کبھی ہماری زندگی کا ایسا دور آتا ہے کہ ہم خود کو خدا تعالیٰ سے بہت دور محسوس کرتے ہیں ہمارے دل میں کھلتے پھول ایک دم سے ماند پڑھ جاتے ہیں مرجھا جاتے ہیں ہماری روح میں کھلتی ایمان کی خوشبو ختم ہو جاتی ہے مرجھائے ہوئے پھولوں کی کوئی مہک نہیں ہوتی چندا۔!!

کیا واقعی اللہ سے دوری ہمیں مرجھا دیتی ہے؟؟ چندا نے سوال کیا تھا!

جی واقعی اور یہ ہمارے لئے سب سے بڑی اذیت بن جاتی ہے کہ ہم اللہ کو جھٹلاتے رہے ہیں ہم دنیا کی رنگینیوں میں کھوتے کھوتے سب کچھ کھونے لگتے ہیں پر پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ اکثر ہم گمراہی کی زندگی کو اپنا لیتے ہیں خدا سے دور ہو کر خود کو شیطان کا بنا لیتے ہیں۔!!

پھر ہم اس سے باہر کیسے نکلتے ہیں منتہا؟؟ چندا ہمیشہ حیران ہو جاتی تھی کہ منتہا اتنی گہرائی میں چلی کیسے جاتی ہے۔!!

ہمیں اس چنگل سے آزاد ہونے کے لئے قربانی دینی پڑھتی ہے چننا اپنے اندر اور باہر کی جنگ لڑ کر کچھ راستوں کو چھوڑ کر۔۔ قربانی ہر کسی کی الگ ہوتی ہے پر راہ ایک ہی ہوتی ہے خدا کی راہ، حق کی راہ، ایمان کی راہ اور آپ جانتی ہیں کہ جب ہم اس راستے کو نہیں اپناتے تو ایک دن ایسا آتا ہے کہ سب کچھ ختم تو ہو جاتا ہے اور ہمیں لوٹنا ہی ہوتا ہے خدا کے پاس اور جانتی ہو اس پل ہماری یہ تمنا ہوتی ہے کہ اب ہمیں ایک موقع مل جائے پر افسوس کے ساتھ ہماری تمنا صرف تمنا رہ جاتی ہے وہ اس وقت ادھوری رہ جاتی ہے۔۔!!

اور منتہا اگر ہم اس دنیا میں رہتے ہوئے ہی اپنی تمنا کو پورا کر لیں آخرت کے رنج سے پہلے تو یہ کیسے کر سکتے ہیں ہم؟؟ چننا نے اس کی بات سنتے ایک اور سوال کیا تھا!!

ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اس دنیا میں رہتے ہوئے راہ ہدایت کو اپنائے رکھے شیطان کے پھیلانے ہر جال پر ڈٹ کر مقابلہ کریں صبر کرتے رہے۔۔ مشکل کونسا ہمیشہ رہنی ہے وہ تو ختم ہو ہی جاتی ہے نہ تو کیوں نہ

اس مشکل کو ہم اپنی طاقت بنا لیں اور ڈٹ جائے اور شیطان کو شکست دے دیں۔۔ اور ہمیں اپنی اصلاح لازمی کر لینی چاہیے تاکہ ہم گمراہی سے بچ سکیں۔۔ اور گمراہی کی زندگی تو ہمیں جہنم کا سفر کرواتا ہے ہماری سب سے بڑی غلطی گمراہ ہونا ہے۔۔!!

تو کیا ہم گمراہ ہونے سے بچ سکتے ہیں؟؟

بلکل بچ سکتے ہیں شیطان ہم پر کب حاوی ہو جائے ہم نہیں جانتے بس ہمیں شیطان سے خود کو بچانا ہے چننا اور ہر اچھے برے حال میں اچھا راستہ اختیار کرنا ہے فقط کامل یقین کرنا ہے۔۔!!

کاش چننا ہدایت ایک بار ہی مل جاتی پر یہ تو آہستہ آہستہ ملتی ہے وقت لیتی ہے۔۔ منتہا نے دل میں سوچا تھا۔۔!!

اب کی بار چننا نے صرف ان پھولوں کو دیکھا تھا جو اب بھی مہک رہے تھے۔۔!!

میں کبھی بھی اپنے آپ کو اندر سے ماند نہیں پڑھنے دوں گی میں کبھی نہیں مرجھاؤں گی بلکہ میں ہی نہیں ہم سب اس وقت سے گزرتے ہیں جب سب کچھ ختم ہوتا نظر آتا ہے جانتے ہیں ایسا کیوں ہوتا ہے

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟ وہ اس کو دیکھتا صوفی سے اٹھتا ہوا بولا تھا!!

تم بھول رہے ہو آریان جہانگیر تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔!!

حیرت ہے ویسے مجھے کے ایم کے نے بھی خوش فہمیاں پال رکھی ہے۔!! آریان نے قہقہہ لگا کر بولا تھا۔!!

یہ خوش فہمی نہیں ہے حقیقت ہے

مسٹر کیوں کے مہران خان کے خلاف آج تک کوئی بھی ثبوت اکٹھا نہیں کر سکا۔۔ مہران کہہ کر مسکرایا تھا!!

وہ کیا ہے نہ کے میں باقی لوگ نہیں میں آریان جہانگیر ہوں اور میں ثبوت کے بغیر کوئی گیم نہیں کھیلتا آج میرے پاس ساری فائل ہیں جس میں تمہارے ہر کیے گناہ کا ثبوت ہے۔۔ آریان صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھتے ہوئے بولے گا!!

ثبوت تو ہیں تمہارے پاس پر ایک ایماندار پولیس آفسر کہا سے لاؤ گے۔۔!!

تمہیں جیل ایسے کون بھیج رہا ہے تم سے تو کل سیدھا کورٹ میں ملاقات ہے ہماری۔۔ آریان نے کورٹ کا نوٹس سامنے رکھتے کہا تھا۔۔!!

چلو ٹھیک ہے یہ چوبیس گھنٹے تو یوں گزر جائے گے آریان جہانگیر تمہیں میری آج ہی پیشی کروانی چاہیے تھی۔۔ مہران نے کہتے ساتھ قہقہہ لگایا تھا۔۔

مہران تمہیں ڈرنہ چاہیے اس وقت سے جب تمہاری آنکھوں کے سامنے سب کچھ تباہ ہو رہا ہوگا جب دنیا لٹ رہی ہوگی تمہاری۔۔!!

آریان نے افسوس کے ساتھ کہا تھا!!

ڈر سچ میں آریان تم ڈر کی بات کر رہے ہو جانتے ہو میں ڈر ہی تو نہیں پیدا کر سکتا اپنے اندر جانتے ہو کیوں؟؟ ڈرنے والا انسان کبھی اپنی حفاظت نہیں کر سکتا وہ اپنے لئے لڑ نہیں سکتا ایک ڈرا ہوا انسان اپنا خود کا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے۔!! مہران نے اتنا کہا تھا اور کورٹ کا نوٹس اٹھایا تھا!!

روکو مہران اپنے ساتھی کو تو لے لو۔۔ آریان نے اس کو صوفے سے اٹھتا دیکھا تو بول اٹھا!!
اب مجھے فاخر نہیں چاہیے۔۔

وہ تو تمہارا سپاہی تھا مہران۔!!

ہاں وہ مہران خان کا سپاہی تھا اور جانتے ہو تم کے ہے اور تھا میں بہت فرق ہوتا ہے وہ تھا اب نہیں ہے میرے ساتھ رہنے والے جب مجھ سے جدا ہو جاتے ہیں تو مجھے پھر کبھی ان لوگوں کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اب میرے لئے فاخر کچھ بھی نہیں ہے وہ اتنا کہتا وہاں سے اٹھ کر اندر چلا گیا تھا

مہران سر چلے گئے ہیں مسٹر آریان اب آپ بھی جاسکتے ہیں۔۔ فرجاد نے آریان کو دیکھتے کہا تھا!!

اپنے سر کو بولنا کے میری بہن کی جاسوسی کرنا بند کر دے ایسا نہ ہو کے میں اس کو گولی سے اڑا دوں۔۔ آریان نے غصہ ضبط کرتے کہا تھا!!

سر جی وہ کیا ہے نہ کے میرے سر کو اگر کوئی اچھا لگ جائے تو وہ اس کو آخری دم تک نہیں چھوڑتے۔۔! فرجاد نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا تھا!!

وہ کوئی نہیں وہ میری بہن ہے وہ آریان اسفند جہانگیر کی بہن ہے۔۔

فرجاد تم نے ابھی تک مہمان کو رخصت نہیں کیا؟؟ مہران نے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا تھا!!

مہران خان ڈرو اس وقت سے جب شاہ ویز انکل کو تمہاری سچائی پتا لگے گی۔۔!! آریان نے دکھ سے کہا تھا!!

میری اور میری فیملی کے بارے میں سوچنے والا میں زندہ ہوں۔۔!! مہران نے اس کو دیکھتے کہا تھا۔۔!! مہران نے اس وقت بلیو کورٹ کے نیچے سے وائٹ شرٹ زیب تن کر رکھی تھی اور بال اس کے بکھرے ہوئے تھے اس کی نسبت آریان نے بلیک کلر کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی

دونوں ہی بلا کے حسین لگ رہے تھے۔!!

آریان نے اس کی بات سنتی تھی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔!!

منتہا یہاں لائٹ کیسے چلی گئی اتنا اندھیرا ہو رہا ہے روشنی کی کوئی کرن نظر تک نہیں آرہی۔۔ مہلم نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا تھا!!

پتا نہیں شاید کوئی خرابی ہو گئی ہو۔۔!! منتہا نے تہمل سے کہا تھا!!

پر منتہا یہ اندھیرا بہت عجیب لگ رہا ہے۔۔ حنزہ نے منتہا کا جواب سن کر کہا تھا وہ منتہا کو اس کے نام سے پکارتی تھی۔!!

کوئی بات نہیں ڈول ہم ابھی دیے جلا لیتے ہیں۔۔!! منتہا دیا جلانے سے کونسا بہت زیادہ روشنی ہوگی۔۔ اب کی بر چندا نے کہا تھا۔!!

چند اندھیروں میں روشنی کی ایک کرن ہی کافی ہوتی ہے پھر وہ زندگی میں پھیلا اندھیرا ہوا گھر میں۔۔!! منتہا کہہ کر اٹھی تھی اور صوفے کے پاس پڑھا کبٹ کھولا تھا اس میں سے دیا نکالا تھا اور ٹیبل پر رکھ کر اس کو چلایا تھا وہاں ان تین جلتے دیوں نے

اتنی روشنی تو کر دی تھی کہ وہ چاروں آرام سے ایک دوسرے کو دیکھ پا رہی تھی۔۔!! جانتے ہیں آپ تینوں ان دیو کی ضرورت اندھیرے میں ہی پڑھتی ہے روشنی میں ان کو جلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔۔!!

کیا مطلب منتہا میں سمجھی نہیں؟؟ حزنہ نے منتہا کو دیکھتے ہوئے کہا تھا!!

حزنہ اچھی بچیاں بڑو کو ان کے نام سے نہیں پکارتی۔۔۔ چندا نے حزنہ کو ٹوک کر بولا تھا!!

اور چندا بڑی لڑکیاں بچوں کو بات بات پر جھڑکتی نہیں ہے۔۔ اس نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے کہا تھا اس کی اس مسکان کے ساتھ اس کی گہری براؤن آنکھیں بھی چمکی تھی!!

اچھا چندا اب آپ خاموش رہے میں منتہا سے سوال کر رہی تھی۔۔!!

جانتی ہو آپ کے جہاں مکمل تاریکیاں ہوتی ہے روشنی کی چمک بھی وہی آتی ہے پھر اندھیرا بھلے ہی جتنا طویل ہو روشنی اس اندھیرے کو ختم کر ہی دیتی ہے۔۔!!

منتہا نے حنزہ کو دیکھ کر کہا تھا!!

منتہا میں چھوٹی سی ہوں مجھے آپ کی اتنی مشکل باتیں سمجھ نہیں آتی۔۔ حنزہ نے کہتے سر پیٹا تھا۔۔ چندا اور مہلم اس کی بات سنتے ہنسے تھے۔۔!!

مطلب یہ میری جان کے ہم اکثر اندھیروں میں مگن ہو جاتے ہیں اور اندھیری راہ پر چل پڑھتے پر آپ جانتی ہیں اس اندھیرے کے بعد روشنی ہوتی ہے دن کا اجالا اور یہ اجالا بہت بڑی قیمت ادا کرتا ہے تپش لے کر آتا ہے جانتی ہیں اندھیری راہ میں گمراہ راستے ہوتے ہیں جو ہمیں اندھا کر دیتی ہے اس اندھیرے میں ہم غلط راہ پر بھٹک جاتے ہیں پر جو سفر جتنا طویل ہوتا ہے اس کا اجر بھی اتنا ہی اچھا ہوتا ہے جہاں اندھیرا ہوتا ہے روشنی بھی وہی سے نکلتی ہے حنزہ اور وہ روشنی پہلے سے بھی زیادہ گہری ہوتی ہے اور ایک بار پھر ہمارے اندر کو بھی روشن کر دیتی ہے۔۔ منتہا کہہ کر مسکرائی تھی!!

اففف ایک تو منتہا آپ بھی نا ہر بات میں اپنا کوئی لاجک پیش کر دیتی ہے میں تو اس بند لائٹ والا اندھیرا سمجھی تھی

پر آپ تو سیدھی راہ والی روشنی کی بات کرنے لگی۔۔۔ حنزہ نے ہاتھ جھلا جھلا کر کہا تھا۔۔۔!!

اب کی بار منتہا چندا اور مہلم تینوں نے ہی قہقہہ لگایا تھا!!

منتہا وہ دیکھو باہر ونڈو کے پاس کوئی سایا ہے۔۔!! چندا نے منتہا کا دیہان اس جانب کروایا تھا۔۔!!

آپ تینوں یہیں بیٹھے میں دیکھتی ہوں۔۔ منتہا کہہ کر ہمت کرتی اٹھی تھی۔۔!!

نہیں منتہا وہ ایک نہیں تین لوگ ہیں اور ان کے پاس بندوق بھی ہے۔۔!! مہلم نے منتہا کا ہاتھ تھاما تھا اور چندا نے وہاں جلتے دیے بند کیے تھے۔۔!!

حنزہ خاموشی سے وہاں سے اٹھی تھی اور بیک سائیڈ والے گیٹ کی طرف گئی تھی۔۔!!

جلدی سے اپنا کام ختم کرو اندر صرف تین لڑکیاں ہی ہے ان میں سے چندا کو اٹھانہ ہے اور باقی دو کو کوئی نقصان نا پہنچے۔۔!! ان کے بوس نے ان دونوں کو آرڈر دیا تھا اور حنزہ نے ان

تینوں کی بات سنی تھی وہ جلدی سے باہر کی جانب گئی تھی اور ایک گاڑی کے آگے آ کر کھڑی ہوئی تھی!!

بیٹا ایسے گاڑی کے آگے آ کر کھڑے نہیں ہوتے اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو۔۔ اس نے حنزہ کے پاس نیچے سڑک پر بیٹھ کر اس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔!!

بھائی آپ بہادر ہیں نا؟؟ اس نے آریان کو دیکھتے معصوم سی شکل بنا کر پوچھا تھا۔!!

جی بہادر تو میں ہوں پر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟؟ آریان نے مسکرا کر پوچھا تھا اور عمران ان دونوں کو پوری آنکھیں کھول کر دیکھ رہا تھا۔!!

بھائی وہ اندر میری پیاری سی بہن کو وہ گنڈے لے جائے گے وہ کہہ رہے تھے ہم صرف چندا کو لے کر جائے گے۔۔ حنزہ نے آنکھوں میں آنسو لئے کہا تھا۔!! اور عمران نے اپنے چہرے پر آنے والا پسینہ صاف کیا تھا!!

آپ کے گھر پر بھائی نہیں ہے کوئی اور آپ ایسے اکیلی اس بیک گیٹ سے کیوں آئی ہیں آپ کو کسی نے دیکھا تو نہیں۔۔ آریان نے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا اور اس کو دیکھا تھا جس نے اپنے سر پر دوپٹہ سیٹ کیا ہوا تھا۔!!

بھائی تو ہے نہیں

بلکہ صرف میری آپنی میری دوست اور ایک لڑکی ہے اور مجھے کسی نے بھی نہیں دیکھا۔!!

اچھا چلو ہم چلتے ہیں آپ کے ساتھ۔۔ آریان کہہ کر اٹھا تھا اور عمران کی طرف دیکھا تھا!!

عمران تجھے اتنا پسینہ کیوں آرہا ہے؟؟ آریان نے اس کو دیکھ کر سوال کیا تھا!!

وہ شاید گرمی لگ رہی ہے۔۔ عمران نے اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے کہا تھا!!

ہیں گرمی؟؟ اکتوبر کے اتنے اچھے موسم میں تجھے گرمی لگ رہی ہے؟؟

وہ میں، نہیں میں وہ، عمران نے ہڑبڑا کر کہا تھا!!

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کے تیری کوئی چوری پکڑی گئی ہو اور اب تو گھبرا رہا ہے۔۔ پر خیر

ابھی ہمیں اس پیاری سی گڑیا کی بہن کو بچانا ہے۔۔

آپ کو پتا ہے میری بہن بھی یہی کہتی ہے مجھے۔۔

آریان نے اس کا ہاتھ تھاما تھا اور وہ لوگ اندر گئے تھے۔!!

یا اللہ آج بس کسی طرح بچا لینا بہت مشکل سے سب ٹھیک چل رہا تھا اب اور کچھ نا ہو جائے۔۔

عمران نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا تھا اور سرد آہ بھری تھی اور ان کے پیچھے اندر گیا تھا۔۔!!

آریان ان تینوں گنڈوں کو مار رہا تھا اور وہ تینوں نقاب لئے اس کو دیکھ رہی تھی ان تینوں میں سے ایک تو دھماکوں کی زد میں تھی اس کو ایسا مارتا دیکھ کر منتہا نے چندا کا ہاتھ تھاما تھا۔۔!!

آپ ٹینشن نا لو سب ٹھیک ہو جائے گا چندا۔۔ اس نے چندا کے ہاتھ پر زور دیتے کہا تھا!!
عمران اور آریان ان تینوں کو مارنے لگے تھے اور حنزہ ان کو دیکھ کر ہنس رہی تھی۔۔ وہ تینوں زمین بوس ہوئے تھے عمران نے پولیس کو کال کر دی تھی۔۔!!

آپ تو واقعی بہت بہادر ہیں۔۔!! حنزہ نے آریان کو دیکھ کر کہا تھا۔۔!!

مجھ سے زیادہ بہادر تو آپ ہیں گڑیا آپ اپنی بہن کے لئے باہر تک چلی گئی تھی۔۔!! آریان نے نیچے جھکتے کہا تھا!!

آپ میری بہن کے سپر والے ہیرو ہیں۔۔!! حزنہ نے کہہ کر قہقہہ لگایا تھا۔!!

چندا کی آنکھ سے ایک آنسو بہا تھا جس کو اس نے بیدردی سے صاف کیا تھا۔!!

پولیس آئی تھی اور ان تینوں کو گرفتار کر کے لے گئی تھی۔!!

آپ لوگ خیال کیا کریں ونڈو اور دروازے لاک کر کے رکھا کریں تاکہ کوئی ایسے اندر نا گھسے۔۔ آریان نے آنکھیں نیچے رکھے ہی کہا تھا اور باہر کی طرف چلا گیا تھا۔ عمران بھی اس کے پیچھے ہی باہر گیا تھا۔۔

حزنہ گڑیا آپ کو ایسے باہر نہیں جانا چاہیے تھا اکیلے۔۔ چندا نے اس کے پاس صوفے پر بیٹھتے کہا تھا!!

آپ میری بہن ہیں اور میں آپ کو ایسے نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔ حزنہ کہہ کر اس کے گلے لگی تھی منتہا اور مہلم بھی ان کے پاس آئی تھی اور گلے لگی تھی۔۔ مہلم نے حزنہ کو گدگدی کی تھی اور وہ کھکھلائی تھی اس کے ساتھ وہ تینوں بھی ہنسی تھی!!

آج اس کی کہانی کا اختتام ہو گا صارم وہ اپنے کیے سارے گناہوں کا خمیازہ دیگا

وہ اپنا انجام بھکتے گا۔ آریان نے وہ فائل تھام کر کہا تھا جو آج مہران کی زندگی بدلنے کے لئے کافی تھی۔!!

شکریہ سالار ہمارا اتنا ساتھ دینے کے لئے۔۔ عمران نے سالار کے قندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔!!

میں ایک وکیل ہوں اور میرا تو کام ہی ہے لوگوں کا کیس لڑنا بس بات پیسوں کی ہے مجھے میری رقم مل جائے۔۔ سالار کہہ کر ہنسا تھا۔!!

پیسوں کی تو فکر ہی نہیں ہے وہ مل جائیں گے۔!! وہ چاروں وہاں کھڑے باتیں کر رہے تھے جب ان کے سامنے مہران خان کی گاڑی آکر رکی تھی فرجاد نے آگے والی سیٹ سے نکل کر اس کے لئے دروازہ کھولا تھا وہ گاڑی سے نکلا تھا اور اپنی آنکھوں پر لگے گلاسز کو اتارا تھا اور ان چاروں کو سائل پاس کی تھی رپورٹرز نے اس کو گھیر لیا تھا!!

سر آپ پر الزام لگا ہے آپ مافیا ہیں آپ نے چار سو بیس قتل کیے ہیں۔۔ ایک رپورٹر نے آگے ہوتے سوال کیا تھا۔!!

اگر میں نے اتنے قتل کیے ہیں پھر تو تمہیں مجھ سے دور رہنا چاہیے
یہ نا ہو اس کے بعد میں تمہارا قتل کر دوں۔۔ مہران نے قہقہہ لگا کر کہا تھا۔۔

ویل سر آپ کچھ کہنا چاہے گے؟؟

میں صرف اتنا کہوں گا کہ آپ لوگ میرا راستہ چھوڑ دیں تاکہ میں اندر جا سکوں۔۔!!
مہران نے ان کو کہا تھا اور آگے بڑھنے لگا تھا!! ایک جانب سے فاخر اس کو کور کیے ہوئے
تھا تو دوسری جانب فرجاد سب کو ایک طرف کر رہا تھا۔۔!!

آریان یہ اتنا کونفیڈینس لایا کہاں سے ہے؟؟ صارم نے اس کے کان کے پاس سرگوشی نما
آواز میں کہا تھا!!

مہران خان ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔ آریان کہہ کر ہنسا تھا۔۔ بیل بجی تھی اور وہ سارے
اندر گئے تھے۔۔!!

سالار نے مہران کو کٹہرے میں بلایا تھا اور اس سے سوال کرنے لگا تھا۔۔!!

پر مہران تھا کہ کچھ بول ہی نہیں رہا تھا خاموش تھا وہ بالکل۔۔!!

مہران خان کیا تم اپنے لئے کچھ نہیں کہو گے؟؟ سالار نے اس سے سوال کیا تھا!!

پروسیکیوٹر صاحب

اس عدالت میں کھڑے شور تو مجرم ڈالتے ہیں اور جب میں مجرم ہوں ہی نہیں تو میں شور بھی نہیں ڈالوں گا کمرہ عدالت میں میری خاموشی ہی میرا سب سے بڑا ہتیار ہے اس لیے میں آپ کو جواب نہیں دے سکتا سوری۔!! مہران نے اتنا کہا تھا اور پھر خاموش ہو گیا تھا۔

اب کی بار اس کا اتنا کونفیڈینٹ ہونا آریان کو کھٹکنے پر مجبور کر گیا تھا۔!!

اب کی بار مہران کا وکیل اٹھا تھا اور کٹہرے کے پاس آیا تھا۔!!

یورارنر میں مسٹر آریان اسفند جہانگیر کو کٹہرے میں بلانا چاہتا ہوں اجازت ہے؟؟ پروسیکیوٹر ارمان نے آریان کی جانب دیکھ کر ساری بات کہی تھی۔ اور آریان نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کے چیئر کو ہٹ کیا تھا مہران نے ان کے ساتھ سازش کی تھی۔!!

جج صاحب نے اجازت دی تھی اور آریان اٹھتا کٹہرے میں آیا تھا!!

تو مسٹر آریان آپ نے میرے کلائنٹ پر الزام لگایا ہے کہ وہ ایک مافیا ہے؟؟ تو کیا آپ کے پاس ثبوت ہیں یا پھر یہ ساری باتیں من گھڑت ہیں؟؟ پروسیکیوٹر نے مسکرا کر پوچھا تھا!!

جی میرے پاس پروف ہیں!! آریان نے مسکرا کر کہا تھا!! سالار نے اٹھ کر وہ فائل جج صاحب کو دی تھی اور انہوں نے اس فائل کو دیکھا تھا جس کے ہر ایک کاغذ پر فاخر کی فوٹو تھی اس کے سگنیچر اور وہ پینڈرائیو اس میں سارے گناہ فاخر نے قبول کیے تھے۔!! اب کے کمرہ عدالت میں فاخر کا وجود سوالیہ نشان تھا جس پر سارے الزام تھے وہ سارے ثبوت فاخر کے خلاف تھے جو اس کو مجرم بنا گئے تھے۔!!

کچھ دیر کمرہ عدالت میں گہرا سکوت طاری ہو چکا تھا سب سانس روکے جج کے فیصلے کے منتظر تھے۔!!

یہ عدالت مسٹر مہراں خان پر لگائے سارے الزاموں کو رد کرتی ہے اور ان کو باعزت بری کرتی ہے اور فاخر کو اریسٹ کرتی ہے۔ جج صاحب اپنا فیصلہ سنا کر اٹھے تھے اور چلے گئے

تھے کمرہ عدالت آہستہ آہستہ خالی ہو گیا تھا مہران مگرور چال چلتا آریان کے پاس آیا تھا۔!!

ویسے پروسیکیوٹر صاحب آپ کو سلام ہے آپ نے تو اپنے ہی بھائی کو میرا جاسوس بنا دیا۔ مہران نے کہہ کر قہقہہ لگایا تھا!!

اور آریان اسفند جہانگیر تم نے گیم تو بہت اچھا کھیلا تھا پر افسوس مجھے پتا تھا کہ غازی اور کوئی نہیں سالار کا بھائی ہے وہ کیوں آیا ہے کیا کرنے آیا ہے میں بہت اچھے سے واقف تھا پر میں تمہارا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا۔ تم مجھے اگلے پانچ سالوں تک بھی سزا نہیں دلوا سکتے۔ مہران اتنا کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔ اس کے جانے کے بعد آریان نے بھی رخ اپنی گاڑی کی جانب کیا تھا اور اس کو بھگالے گیا تھا۔!!

مسٹر مہران کیا آپ جانتے تھے کہ آپ کے انڈر کام کرنے والا آپ کا دشمن نکلے گا کیا آپ فاخر کی حقیقت جانتے تھے؟؟ رپورٹرز مہران کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے!!

میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اور یہی بد قسمتی ہے پر مجھے خوشی ہے کہ آریان اسفند جہانگیر نے ایک گناہگار کو سزا دلوا دی۔ مہران ہنستا وہاں سے جا چکا تھا!!

سوری زمل سوری میں آپ کے لئے کچھ نہیں کر سکا میں اس مجرم کو سزا نہیں دلوا سکا۔!!
 آریان کہہ کر سیلیسٹیا گارڈن کے باہر بیٹھتا رونے لگا تھا اور مارگلہ کے پہاڑوں کو دیکھا تھا
 جو اپنی شان سے آج بھی ویسے ہی کھڑے تھے۔!!

کہانی آگے بڑھتی جا رہی تھی وقت نے رکنا نہیں تھا اور درد بھرنے میں بھی وقت درکار تھا
 کسی مجرم کو سزا نہ ملی تھی اور کوئی بے گناہ قید ہو گیا تھا۔ زندگی طوفان لا رہی تھی وہ
 دوست نہیں ہوتی وہ تو سانپ کی مانند ہوتی ہے جو اگر ٹھان لے کے میں نے اس انسان کو
 ڈسنا ہے تو وہ ڈس کر ہی رہتا ہے۔ زندگی بھی یہی کرتی ہے جب وہ ٹھان لے تکلیف دینی
 ہے دے کر ہی رہتی ہے۔!!

وقت تھا اس نے تو بیت ہی جانا تھا پر کیا وہ درد بھرے گے کیا مجرم سزا پائے گا یہ لکھنا
 ابھی باقی تھا چلو کہانی کے کچھ صفحات کو پلٹ کر دیکھتے ہیں کہ کس کے حصے میں کیا آنا ہے
 کون روگ پالے گا اور کس کو خوشیاں ملنی ہے کون جنگ اپنی لڑیگا اور کون دھوکہ کھائے
 گا چلو ہم کچھ ورق پلٹے ہیں۔!!

چار سال بعد۔۔!!

مابیر بیٹا رک جائیں کتنا ستائے گے ماما کو آپ۔۔ اس نے ماتھا پیٹ کر کہا تھا!!

نو ماما ابی آپ گیم کھیلیں بابا چھ بچے آئیں گے ابھی ٹائم ہے۔۔ مابیر نے مسکرا کر کہا تھا!!

مابیر آپ مجھے بہت تنگ کرتے ہیں میری ٹانگیں درد کرنے لگ جاتی ہیں اور جب بابا آتے

ہیں تو آپ شریف بن جاتے ہیں۔۔ اس نے اپنے چار سالہ بیٹے کو آنکھ دیکھائی تھی۔۔!!

ماما آپ مجھے آنکھ دیکھائے یا پھر ہاتھ دیکھائے مجھے ڈر نہیں لگتا۔۔ مابیر کہہ کر ہنسا تھا اور

زروش سر پکڑتی گارڈن میں رکھے بیچ پر بیٹھی تھی۔۔!!

کیا ہو گیا بھی میری بیگم کو؟؟ صادم نے وہاں آتے ان دونوں کو دیکھ کے پوچھا تھا!!

بابا شکر ہیں آپ آگئے ماما کے اتنی سر میں درد ہو رہی تھی میں نے ان کو کہا بھی تھا کے

آپ تھوڑا ریسٹ کر لیں پر یہ ہیں کے مانتی ہی نہیں ہیں۔۔ مابیر نے معصوم سی شکل بنا کر

کہا تھا۔۔ وہ ہمیشہ یہی کرتا تھا باپ کو دیکھ کر اس کو ڈر لگنے لگتا تھا اور ماں سے تو بالکل نہیں

ڈرتا تھا!!

بیٹا آپ میری وائف کو کم تنگ کیا کریں پھر ان کے سر میں درد نہیں ہوگا۔!!

صارم نے اس کو آنکھ دیکھا کر کہا تھا۔!! اور وہ زروش کے دوپٹے میں آکر چھپا تھا۔!!

آپ دونوں ہی مجھے بہت تنگ کرتے ہیں آنے دیں بابا کو میں ان کو آپ دونوں کی شکایت لگاؤ گی۔۔ زروش نے منہ پھلا کر کہا تھا!!

ماما میری ٹیچر کہتی ہیں کہ کسی کی شکایت نہیں لگانی چاہیے گناہ ملتا ہے۔۔ مابیر نے زروش کو دیکھ کر کہا تھا!!

ہاں بس جو ٹیچر کہتی ہیں وہی سمجھنا ماں کی تو کوئی ویلیو ہی نہیں ہے نہ ماں جو مرضی کہتی رہے سننا نہیں ہے۔۔ زروش نے ہاتھ جھلا جھلا کر کہا تھا۔!!

بیٹا مابیر بابا کے پاس آجائیں آج آپ کی ماما کو بہت غصہ چڑھا ہوا ہے۔۔ صارم نے اپنی ہنسی روک کے کہا تھا۔!!

مابیر اس کے پاس اٹھ کر آیا ہی تھا جب صارم کا موبائل بجا تھا اس نے نمبر دیکھا تھا اور کال اٹھائی تھی۔۔

بابا کس کی کال ہے؟؟ مابیر نے اس سے سوال کیا تھا!! وہ تھا چھوٹا پر اس کے ماں اور باپ کے لئے وہ چھوٹا پیکٹ بڑا دھماکہ تھا

جو کہیں بھی پھٹ پڑھتا تھا ہو باہو عمران کی کاپی تھا وہ بالکل اس جیسا سمجھداری اسے اپنے چاچو بابا اور مامو سے ملی تھی تینوں ہی سمجھدار تھے وہ بھی ان ہی کی طرح تھا سب جلدی سیکھ لیتا تھا!!

آپ کے چاچو کی کال ہے۔۔ صارم نے مسکرا کر کہا تھا اور موبائل مابیر کو پکڑایا تھا کیوں کے عمران صرف اب مابیر سے بات کرنے کے لئے فون کرتا تھا۔!!

ہیلو چاچو جی کیسے ہیں آپ؟؟ مابیر نے مسکرا کر پوچھا تھا!!

میں تو بالکل ٹھیک ہوں بیٹا۔!! عمران کہہ کر مسکایہ تھا۔!!

اور وہ چونیاں کیسی ہے؟؟ مابیر نے قہقہہ لگا کر پوچھا تھا!!

مامو اس بندر سے کہیں مجھے چونیا نا کہا کرے میں بالاج بابا کی پرنسپس ہوں اور مشال ماما کی گڑیا ہوں۔۔ عنایا نے عمران کی گود میں بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔!!

چاچو اگر یہ پرنسپس ہے تو پھر ریل پر نسیس کہاں جائے گی؟؟

مابیر نے اس کی بات سن کر کہا تھا۔!!

بیٹا اب آپ دونوں لڑنا بند کریں گے؟؟ مشال نے وہاں صوفے پر بیٹھ کر کہا تھا۔!!

پھوپھو میں نہیں لڑتا یہ میسنی ہی بہت تیز ہے جو لڑتی رہتی ہے۔۔ مابیر نے ایک بار پھر معصوم بن کر کہا تھا!!

اما اس کو بولیں میں میسنی نہیں ہوں اس لئے یہ مجھے میسنی نہ کہے۔۔

تم میسنی ہی ہو سب کی سیپا تھی لینے کی کوشش کرتی ہو ہنہ۔۔ مابیر نے موبائل کو گھور کر ایسے کہا تھا جیسے اس کی دشمن اے جاں یہی بیٹھی ہو۔!!

تم بہت تیز ہو چھوٹے بچے سب مجھ سے پیار کرتے تھے اور تم بچ میں ہی آ گئے تھے۔۔
عنایا نے بھی موبائل کو دیکھ کر کہا تھا!! عمران اور مشال ان دونوں کی باتیں سن کر ہنس رہے تھے۔!!

او کے اب میں عنایا تم سے بات بھی نہیں کروں گا مابیر پر امس۔۔ مابیر نے اپنی ماں کو دیکھتے
کہا تھا جو سر پکڑے اس کو دیکھ رہی تھی۔۔!!

اپنے پرامیس پر پر مس پر قائم رہنا مابیر۔۔!!

کل میں

آریان مامو کے پاس اسلام آباد آ رہا ہوں تمہارے لئے ٹوائز بھی نہیں لاؤ گا۔۔!!

کوئی بات نہیں میرے مامو اور مامی لے آئے گے۔۔ عنایا نے بھی ہنس کر کہا تھا۔۔!!

چلیں مابیر اب آپ اپنا ہوم ورک کریں۔۔ زروش نے اس سے موبائل لیا تھا اور وہ اٹھ کر
چلا گیا تھا۔۔!!

کیسی ہیں آپ مشال؟؟ زروش نے موبائل تھام کر کہا تھا!!

میں تو بالکل ٹھیک ہوں بھابی بس ہمارے بچے ایک دوسرے کے دشمن ہے۔۔ مشال نے ہنس
کر کہا تھا۔۔!!

مجھے بھی یہی لگتا ہے۔۔۔ زروش کہہ کر ہنسی تھی اور کال ڈسکونیکٹ ہوئی تھی۔۔۔ زروش نے موبائل کے والیپر پر لگی زل کی تصویر کو دیکھا تھا۔۔۔ پچھلے چار سال سے صارم کے والیپر پر یہی تصویر تھی جس میں وہ نکاح کے جوڑے میں آریان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔!!

صارم آپ دونوں سے ہی بہت محبت کرتے ہیں پر آپ دونوں نے ہی اپنی زندگی کو ہم سے الگ کر لیا آپ دونوں ہی سب سے جدا ہے۔۔۔

ان چار سالوں نے بھی ہمارے زخموں کو نہیں بھرا یہ چار سال ہمارے لئے چار ہزار سالوں جتنے گزرے ہیں یہ بہت طویل عرصہ ہے۔۔۔ ہم کبھی اپنی زندگی میں آگے نہیں بڑھے۔۔۔ زروش نے اپنی آنکھ میں آئے آنسو کو صاف کیا تھا اور اٹھ کر روم میں گئی تھی!!

بابا مجھے آپ سے ایک امپورٹنٹ بات کرنی ہے میں اندر آجاؤ؟؟ اس نے اسٹڈی روم کے باہر کھڑے ہو کر اجازت لی تھی۔۔۔!!

جی آجاؤ۔۔۔ وہ اتنا کہہ کر خاموش ہوئے تھے۔۔۔!!

بابا یہ کچھ ڈاکومنٹس ہے جس پر مجھے آپ کے سکنیچر چاہیے۔۔ نبیہ نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔!!

کیسے ڈاکومنٹ؟؟ کمال سکندر نے اسے دیکھتے سوال کیا تھا!!

بابا کچھ یونیورسٹی کے ڈاکومنٹ ہے بہت ضروری ہیں۔۔!! نبیہ نے سامنے چیئر پر بیٹھ کر کہا تھا۔۔!!

اچھا لاؤ دو میں سائن کر دیتا ہوں۔۔ کمال سکندر نے وہ فائل تھامی تھی اور اس کو پڑھنے لگے تھے۔۔!!

بابا مجھے ابھی نکلنا ہے یہ سبٹ کروانے کے لئے اس لئے میں آپ کو بعد میں تفصیل سے بتا دوں گی کہ یہ کیا ہے ابھی بس آپ اس پر سائن کر دیں۔۔ نبیہ نے پانی کا گلاس اٹھا کر کہا تھا وہ بہت مشکل سے اپنے آپ کو مضبوط بنا رہی تھی ڈر پر کابو پانے کی کوشش میں لگی تھی۔۔!!

اچھا جی۔۔ انہوں نے سائن کر کے اس کو وہ فائل دی تھی۔۔!!

بابا یہاں آپ کا انگوٹھا بھی لگے گا سٹیپ کر دیں بس۔۔!!

کمال سکندر نے اس کو عجیب نظروں سے دیکھا تھا پر کچھ سوچ کر پھر سائن کر ہی دیا تھا۔!!

نبیہ نے وہ فائل تھامی تھی اور شکر ادا کرتی باہر جانے کے لئے قدم اٹھائے تھے۔!!

رکو نبیہ۔۔ کمال سکندر نے اس کو پیچھے سے آواز دی تھی۔!!

جی بابا۔۔ اس نے تھوک گلے میں انڈیل کے کہا تھا

میں نہیں جانتا پر میری گٹ فیلنگز کچھ غلط ہونے کا اشارہ کر رہی ہے تمہیں ہر چیز کی آزادی دی ہے میں نے اس کا غلط فائدہ نا اٹھانا۔!! کمال سکندر نے نبیہ کو دیکھ کر کہا تھا۔!!

اور وہ سر ہلاتی خاموشی سے باہر نکلی تھی۔!!

نبیہ کہاں جا رہی ہو تم؟؟ صنم بیگم نے نبیہ کو روکا تھا۔!!

ماما یونیورسٹی جا رہی ہوں میں۔۔ نبیہ نے مسکرا کر کہا تھا!!

پر آج تو ہفتہ ہے اور مجھے جہا تک یاد ہے تمہارا ہفتے کو کوئی لیکچر نہیں ہوتا تو پھر آج کون سا لیکچر ہے؟؟ صنم بیگم نے اس کو گھور کر پوچھا تھا۔!!

اما وہ ابھی ایکزمرز ختم ہوئے ہیں نہ تو نیو سیمسٹر کی فی پے کرنی ہے اور یہ ڈاکومنٹ بھی سبٹ کروانے ہیں اور آج لاسٹ ڈیٹ ہے اگر آج نہ کروایا تو پھر مجھے سیٹ نہیں ملے گی۔!! نبیہ نے تہمل سے کہا تھا!!

ٹھیک ہے آپ ڈرائیور کے ساتھ چلی جائیں میں بول دیتی ہوں ان کو۔!!

نہیں اما مجھے میری دوست پک کرے گی آج۔۔ وہ اتنا کہتی ان کے گلے لگی تھی اور باہر کی طرف بھاگ گئی تھی اس نے اپنی گلی سے نکل کر فون پرس سے نکالا تھا اور کال کی تھی۔!!

ہاں جان من کام ہو گیا؟؟

فون پر کسی نے اس سے پوچھا تھا۔!!

ہاں تبریز میں نے بابا سے گھر کے کاغذات پر سائن کروا لیا ہے اور اما کی جیولری بھی نکال لی ہے میں گھر سے نکل آئی ہوں۔!!

یہ ہوئی نا بات میسر تبرز۔۔ وہ کہہ کر ہنسا تھا۔!!

آپ مجھے اپنی وائف کہہ رہے ہیں؟؟ نبیہ نے خوشی سے کہا تھا۔!!

ہاں نا اب تم نے میرا کام کر ہی دیا ہے اب تمہارے لئے اتنا تو بنتا ہے جان من اب ہم کورٹ میریج کر لیں گے۔!! اس نے اتنا کہا تھا اور فون کاٹا تھا اور گاڑی نبیہ کے سامنے لا کر کھڑی کی تھی اور نبیہ کو گاڑی میں بیٹھاتا وہ ادھر سے نکلا تھا۔!!

نبیہ میری جان تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو؟؟ اس نے نبیہ کو دیکھ کر پوچھا تھا۔!!

اتنی کے میں آپ کے لئے خود کو بھی فنا کر لوں گی۔!! اس نے تبرز کا ہاتھ تھام کر کہا تھا!!

کیا تم یہ گھر میرے نام کر سکتی ہو؟؟ تبرز اپنی مطلب کی بات پر آیا تھا۔!!

کیوں نہیں یہ سب آپ ہی کا تو ہے۔۔ وہ کہتی تبرز کے گلے لگی تھی!!

اس نے گاڑی کورٹ کے باہر روکی تھی۔!!

ہم شادی کرنے آئے ہیں؟؟ نبیہ نے خوشی سے کہا تھا!!

وہ بھی ہو جائے گی میری جان پہلے تم یہ گھر میرے نام کرو گی۔!!

وہ تبریز پر خود سے بھی زیادہ یقین کرتی تھی اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا اور وہ نبیہ کو لے کر وکیل کے پاس گیا تھا۔!!

کافی جدوجہد کرنے کے بعد اب وہ گھر تبریز کے نام ہو گیا تھا۔ وہ نبیہ کو وہاں سے باہر لے کر نکلا تھا صبح سے شام ہو گئی تھی وہ اس کو لئے ایک فلیٹ میں آیا تھا۔!!

وہ اندر گئے تھے اور تبریز نے دروازہ بند کیا تھا۔!!

تبریز ہم نکاح کیوں نہیں کر کے آئے؟؟ نبیہ کو اب ڈر لگنے لگا تھا۔!!

وہ کیا ہے نا جان من میرا کام تو ہو گیا اور شادی تو میں تم سے کروں گا ہی نہیں ہاں پر تم ہمیشہ میری قید میں رہو گی۔ وہ کہہ کر خباثت سے ہنسا تھا۔!!

تبریز آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں

میں پچھلے تین سال سے آپ کے لئے جی رہی ہوں۔!! نبیہ نے آنکھ میں آنسو لئے کہا تھا۔!!

ایک تو تم لڑکیاں بھی نہ ہر کسی پر یقین کر لیتی ہو ہاں تین سال تم نے ایک نامحرم سے بات کی ہے اور کیا بھروسہ تم کل کو کسی اور کے لئے مجھے بھی چھوڑ دو۔۔ جو لڑکی اپنے ماں باپ کی نہیں ہو سکی وہ میری کیسے ہوگی میں تمہیں پسند کرتا ہی نہیں تھا میں تو بس اس گھر کو ہتیانہ چاہتا تھا پہلے تمہاری اس کزن زمل کو بہت ورگلانے کی کوشش کی پر وہ تھی کے میرے جھانسنے میں ہی نا آئی پر تو آگئی نبیہہ کمال سکندر۔۔۔ آج سے تیری اس معاشرے میں کوئی عزت نہیں رہی ماں باپ کے لئے مر گئی ہے ان کی عزت پر کالک مل آئی ہے اب تو تجھ پر کوئی یقین بھی نہیں کرے گا داغ لگ گیا ہے تجھ پر نبیہہ۔۔ وہ کہتا ہنس کر وہاں سے نکل گیا تھا نبیہہ کو اس کمرے میں گھٹن ہونے لگی تھی۔۔ وہ جو بھی بول کر گیا تھا سچ تھا نبیہہ جانتی تھی کہ اب اس کی عزت کبھی نہیں لوٹے گی اب وہ اس معاشرے میں کبھی خود کی عزت نہیں بنا پائے گی !!

جو لڑکیاں گھر جھوٹ بول کر نامحرم سے ملنے نکلتی ہے ان کے ساتھ یہی سب ہوتا ہے۔۔ نامحرم کی محبت تو داغ ہی ہوتا ہے جو ایک بار آپ کے کردار پر لگ جائے پھر وہ داغ کبھی نہیں مٹتا۔۔ یہ وہی داغ ہے جو اگر ایک بار کپڑے پر بھی لگ جائے تو دھل کر بھی نہیں مٹتا

اگر مٹ بھی جائے تو کپڑے کے کلر کو پیلا کر دیتا ہے پھر اس کپڑے پر بھی کبھی وہ چمک نہیں آسکتی جو پہلے تھی۔!! نامحرم کی محبت کہیں کا نہیں چھوڑتی انسان کو۔

وہ زمین پر بیٹھتی رونے لگی تھی تین سال کی اس جدوجہد نے اس کی عزت کو کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔

وہ چیخنے لگی تھی ایک دم سے اس کو اس زمانے میں اب کبھی کسی نے اچھی نظر سے نہیں دیکھنا تھا۔!!

مہلم میں کچھ جاننا چاہتی ہوں۔۔ چندانے آسمان کو دیکھ کر کہا تھا۔!!

کیا جاننا چاہتی ہیں حنزہ کی بہن؟؟

مہلم نے ہنستے ہوئے کہا تھا!!

منتہا نے کیا کھویا ہے؟؟ چندا نے نیچے گارڈن میں کھڑی منتہا کو دیکھ کر کہا تھا جو حنزہ کو گھور رہی تھی اور چندا اوپر بالکنی میں کھڑی تھی اور منتہا کو دیکھ کر کہا تھا!!

اہم یہ نہیں ہے چندا کے اس نے کیا کھویا بلکہ اہم یہ ہے کہ اس نے بہت کچھ پایا ہے۔۔
مہلم کہہ کر مسکرائی تھی۔۔!!

پر مہلم میں جاننا چاہتی ہوں۔۔!!

چلو پھر بتاتی ہوں۔۔ منتہا ایک نان مسلم فیملی سے بلونگ کرتی تھی پر شروع سے ہی منتہا کو اسلامی مذہب پسند تھا پانچ سال کی تھی وہ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا اور چھپ کر عبادت بھی کرتی تھی۔۔ ایک دن اس کے پیرنٹس کو اس بات کا علم ہو گیا پہلے تو انہوں نے اس کو سمجھایا اور یہ سوچ کے چھوڑ دیا کہ وہ بچی ہے تھوڑا وقت گزرے گا خود سمجھ جائے گی۔۔
پر جب منتہا نو سال کی ہوئی تو گھر سے اسکول کے لئے نکلتی تھی اور چلی مدرسے جاتی تھی وہ قرآن حفظ کرنے لگ گئی تھی۔۔ جب یہ بات ان کو پتا لگی کہ منتہا نے

اپنے مذہب کے ساتھ بغاوت کر لی ہے تو اس کی فیملی نے اس کو گھر سے نکال دیا۔۔ تین دن منتہا سڑکوں پر رہی کبھی پارک پر تب بھی وہ نماز پڑھتی رہی اللہ کی راہ کو نہیں چھوڑا اس نے۔۔ ان تین دنوں کو اس نے فاقوں پر گزارا تھا اور پھر اس دن شام کو منتہا بھائی عمران سے ملی تھی۔۔ مہلم کہہ کر کچھ دیر کے لئے خاموش ہوئی تھی اور ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا اور دوبارہ بات کا آغاز کیا۔۔!!

عمران بھائی منتہا کو بچپن سے جانتے ہیں؟؟ چندا نے حیرت کے مارے پوچھا تھا!!

جی وہ جانتے ہیں۔۔ انہوں نے منتہا سے وجہ پوچھی کے وہ یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہے اور اس کے چہرے پر گرد کیوں ہے!! جو جواب منتہا نے اس وقت عمران کو دیا وہ جانتی ہے کیا تھا؟؟ مہلم ہنسی تھی۔۔!! منتہا نے کہا تھا کہ میں ایک خدا پر ایمان لائی ہوں اس رب کی عبادت اپنی آخری سانسوں تک کروں گی جو ہدایت دے رہا ہے مجھے میں اس کی دی ہدایت کے ساتھ چلوں گی۔۔ بس حقیقی خدا پر ایمان لانے کی سزا اس دنیا کے فانی لوگوں نے مجھے دے دی۔۔

اور وہ اتنا کہتی مسکرائی تھی چندا اس وقت۔۔ عمران بھائی نے منتہا کو اپنے ساتھ لیا اور مام حیات کے پاس لے گئے۔۔!! مہلم کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔!!

پر منتہا تو مام حیات کی بیٹی ہیں نہ سیلیسٹیا پولیس میں سب کو یہی پتا ہے؟؟ چندا نے اب کی بار مہلم کو دیکھا تھا!!

جی مام حیات ایک بزنس ویمن تھی اور یہ حقیقت ہے سیلیسٹیا گارڈن بھی ان کا ہی ہے اور وہ حافظ قرآن بھی تھی۔۔ یہ سب سچ ہے پر منتہا ان کی سگی اولاد نہیں ہے انہوں نے بس منتہا کو پالا تھا ان کی شادی کے دو سال بعد ہی ان کے ہسبنڈ کا انتقال ہو گیا تھا پھر ان کے پاس عمران بھائی تھے جو ان کا سب کچھ بن گئے تھے پھر جب عمران بھائی منتہا کو ان کے پاس لے کر گئے اور انہوں نے ساری بات جان لی کے منتہا کن حالات سے گزری ہے۔۔ عمران نے ان سے وعدہ لیا کہ اب منتہا ان کے پاس رہے گی۔۔ اور انہوں نے خوشی خوشی قبول بھی کیا عمران بھائی خود تو چلے گئے پیچھے منتہا اور حیات مام تھی

انہوں نے منتہا کی پرورش کی اس کو قرآن حفظ کروایا اور اس کو دین کی سیکھ دی۔۔ منتہا جب اٹھارہ سال کی ہوئی تو ان کا انتقال ہو گیا ان کی ساری جائداد منتہا کے نام ہے بس

انہوں نے ایک وعدہ لیا تھا کہ تم اپنی جیسی اور منتہا کی ڈھال بنو گی اور منتہا ان کا وعدہ نبھا رہی ہے سیلیسٹیا پولیس منتہا نے اپنی محنت پر بنایا ہے آج سیلیسٹیا پولیس میں واقعی منتہا جیسی بہت بچیاں ہیں۔۔ مہلم کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔!!

منتہا نے اتنا سب کیسے کیا ہوگا اپنی فیملی کے ساتھ بغاوت کیسے کی ہوگی اتنی ہمت صرف اللہ کے لئے۔۔ چندا نے آنکھوں میں چمک لئے کہا تھا!!

ہاں میں واقعی باغی تھی۔۔ پر جو بغاوت اللہ کو پانے کے لئے کی جائے وہ تکلیف و غم نہیں دیتے میں خوش نصیب تھی چندا کے اللہ نے مجھے حق تک چلنا سیکھایا۔۔!! منتہا نے ونڈو کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔!!

ہدایت ایک ہی بار نہیں ملتی چندا یہ تو آہستہ آہستہ ایک نیا دیہ ہمارے اندر روشن کرتی ہے۔۔ ہمارے دل میں نور بھر دیتی ہے۔۔!!

منتہا کہہ کر مسکرائی تھی۔۔!!

واقعی ہدایت کبھی ایک بار نہیں ملتی چندا نے اپنی گزری زندگی کو یاد کرتے ہوئے کہا تھا۔۔!!

اگر ہم ایک اچھی راہ پر چل پڑے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم ڈٹ جائے اس راہ کو پانے کے لئے۔۔ کبھی بھی مشکل میں اس راہ سے واپسی اختیار نہ کریں بھلے ہی واپسی جتنی آسان ہو پر وہ ہمیں دور کر دیتی ہے اللہ سے۔۔ جس طرح دیمک لکڑی کو کھوکلا کرتا ہے اس ہی طرح اللہ سے دوری ہمارے اندر کو کھوکلا کر دیتی ہے۔۔!!

آپ لوگ تیار ہو جائے ہم نے سیلیسٹیا گارڈن جانا ہے سیمینار ہے آج۔۔ منتہا کہہ کر نیچے چلی گئی تھی اور چندا مہلم بھی اس کے پیچھے ہی باہر نکلی تھی۔۔!!

بھائی آپ ٹھیک ہیں نا اب؟؟ آئزہ نے آریان کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا!!

جی ٹھیک ہوں میں بس آپ اتنی ٹینشن نا لیا کرو میری۔۔!!

آریان نے بیڈ پر آئزہ کو دیکھا تھا جو آریان کے پاس بیٹھی تھی۔۔!!

ایک ہی تو بھائی ہیں آپ میرے اگر آپ کی ٹینشن نہیں لوں گی تو گلی محلے کے لوگوں کی لوں گی؟؟ آئزہ کہتی مسکائی تھی۔!!

جاؤ لے لو کیا پتا کسی کو ضرورت ہو ویسے بھی تم جیسی چڑیل کی مجھے کوئی ضرورت نہیں۔!!

آریان بھی اب کی بار مسکرایا تھا۔!!

دیکھ لے بھائی جس دن نارہی نہ پھر آپ نے مجھے مس کرنا ہے بہت۔ آئزہ نے آریان کو دیکھ کر کہا تھا۔!!

میں قیامت تک تمہیں مس نہیں کروں گا میں آریان اسفند جہانگیر آئزہ اسفند کو مس نہیں کروں گا۔!!

لیٹس ویٹ اینڈ واچ آریان اسفند جہانگیر۔ میں لکھ کر دے سکتی ہوں آپ مجھے سب سے زیادہ مس کرو گے۔ آئزہ نے فخریہ انداز میں کہا تھا۔!!

ہاں دیکھتی رہو خواب کونسا ٹیکس لگے گا چڑیل۔

میں آپ سے پورے ایک منٹ بڑی ہوں اس لئے عزت کرو میری۔!!

آئزہ نے اس کو انگلی دیکھا کر کہا تھا۔!!

اچھا اب پیچھے ہو میں نے جانا ہے۔!!

کہاں جانا ہے آپ نے بھائی؟؟ آئزہ نے اس کو مشکوک انداز میں دیکھ کر سوال کیا تھا۔!!

اب جب واپس کراچی جا ہی رہا ہوں کبھی واپس نہ لوٹنے کے لئے تو جانے سے پہلے ایک بار میں اس جگہ کو دیکھنا چاہوں گا۔ آریان نے آئزہ سے نظریں چرا کر کہا تھا!!

بھائی ان چار سالوں میں آپ جتنی بار مرگلا کے پہاڑوں کے پاس گئے ہیں نا آپ کو ویسے ہی وہ جگہ حفظ ہو گئی ہوگی۔!!

آئزہ اب جب واپس جا ہی رہا ہوں تو ایک آخری بار دیکھ ہی سکتا ہوں نا۔!!

بھائی جب ہم آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں نہ تو کبھی بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے پر خیر اب آپ وہاں جا ہی رہے ہیں تو مجھے بھی ساتھ لے جائے۔!!

تم نے وہاں جا کر کیا کرنا اب تو موناں بھی نہیں ہے وہاں جو تم ادھر جانا چاہتی ہو۔ آریان نے عجیب انداز میں کہا تھا۔!!

بھائی زخموں پر نمک نا چھڑکے

مجھے کتنا پسند تھا موناں ہوٹل۔۔ آئزہ نے آنکھ میں پانی لئے کہا تھا۔۔!!

خیر اب یہ بتاؤ جانا کیوں ہے؟؟ آریان نے آئیبرو اچکا کر پوچھا تھا۔۔!!

سیلیسٹیا گارڈن میں سیمینار ہے وہ اٹینڈ کرنا ہے۔۔!!

ٹھیک ہے تیار ہو جاؤ دس منٹ ہے تمہارے پاس ورنہ میں چلا جاؤ گا خود ہی۔۔!!

میں پانچ منٹ میں آئی۔۔ وہ کہہ کر کمرے سے بھاگی تھی۔۔ اس کمرے میں آج بھی زل کی تصویر لگی ہوئی تھی۔۔!!

کس نے کیا ہے یہ سب؟؟ وہ آفس میں آتا غصے سے دھاڑا تھا!!

سر وہ یہ میں آپ کو بتانے ہی والا تھا۔۔!! وہ مہران کا اتنا غصہ دیکھ کر بوکھلایا تھا۔۔!!

ہاں تم نے مجھے بتانا تھا جب وہ یہاں سے ساری فائل لے جاتا تب بتاتے تم مجھے یا پھر جب

سب کچھ دنیا کے سامنے آ جاتا؟؟ مہران نے اپنی ماتھے کی کنپٹی کو سہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔!!

سر میں خود بھی یہاں موجود نہیں تھا

میں نہیں جانتا فاخر کیسے اندر آیا۔۔!! فرجاد نے مہران کو دیکھ کر کہا تھا۔۔!!

اب فاخر اپنی ہر لمیٹ کر اس کر چکا ہے جیل سے تو اس کو نکلوا دیا تھا پر اب وہ مجھے نیچا دیکھائے گا مجھے دو گھنٹوں میں فاخر یہاں چاہیے۔۔!!

سر آپ اس کے ساتھ کیا کرنے والے ہیں؟؟ فرجاد نے تھوک نکل کر پوچھا تھا!!

میں اس کو موت دینے والا ہوں بدترین موت ایسی موت جو میں نے ابھی تک کسی کو نہیں دی۔۔ مہران نے کہہ کر قہقہہ لگایا تھا۔۔!!

سر وہ مل جائے گا۔۔ اور سر آریان جہانگیر کا کیا کرنا ہے؟؟

اس کا میں خود دیکھ لوں گا سنا ہے آج وہ سب کھویا ہوا واپس پالے گا۔۔ مہران نے اس کو دیکھ کر کہا تھا!!

کون سب واپس پالے گا برخوردار؟؟ شاہ ویز خان نے آفس روم میں انٹر ہوتے ہوئے پوچھا تھا!!

کچھ نہیں بوڑھے بابا وہ ایک فائل ہے جو آج واپس مل جائے گی اس ہی کی بات کر رہا ہوں۔!!

مہران نے لپ ٹاپ کھولتے ہوئے بولا تھا اور فرجاد کو باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔!!

رکو تم لڑکے۔۔ فرجاد باہر نکلنے ہی لگا تھا ابھی اس نے ڈور ناب پر ہاتھ رکھا ہی تھا جب شاہ ویز صاحب نے اس کو آواز لگائی تھی۔!!

جی انکل آپ کو کوئی کام تھا؟؟ فرجاد نے آنکھیں نیچے رکھتے ہوئے پوچھا تھا۔!!

تم اس سے دور رہا کرو اچھے بچہ لگ رہے ہو اس کے ساتھ رہ کر خراب ہو جاؤ گے۔

وہ سر ہلاتا باہر چلا گیا تھا۔!!

بوڑھے بابا آپ اس دنیا کے پہلے باپ ہو گے جو اپنے ہی بیٹے کو دوسروں کے سامنے بے عزت کرتے ہو پھول ہوں میں اور ہمیشہ پھولوں کا استمال اچھی جگہوں پر ہوتا ہے۔!!

بیٹا پھولوں کے ساتھ انسان کا سب سے گہرا تعلق ہوتا ہے جب ہم پیدا ہوتے تب بھی ہمارا استقبال پھولوں سے ہوتا ہے جب جوانی کو پہنچتے ہیں تب بھی ہماری کامیابی پر پھول ہی

لگائے جاتے شادی میں بھی اس کا استمال ہوتا ہے اور مرنے پر بھی قبر پر پھول ہی رکھے جاتے ہیں پھول ہمارے آغاز سے

اختتام تک ہمارے ساتھ رہتے ہیں اور تم خود کا موازنہ ان پھولوں سے کر رہے ہو۔۔!! شاہ ویز صاحب چیئر پر بیٹھ گئے تھے اور یہ ساری بات کی تھی۔۔!!

بوڑھے بابا مجھ سے بات کرتے ہوئے آپ کے اندر کا فلو سیفر کیوں زندہ ہو جاتا ہے؟؟ مہراں نے منہ بسور کر کہا تھا اور اب کی بار شاہ ویز صاحب صرف مسکرائے تھے کچھ کہا نہیں تھا۔۔!!

چندا آپ کہاں گم ہو گئی ہے منتہا اور مہلم اندر جا چکی ہیں۔۔ حزنہ نے چندا کے ہاتھ کو ہلایا تھا۔۔!!

چندا باہر سے اس جگہ کو دیکھ رہی تھی ماضی اس کے سامنے فلم کی طرح چل رہا تھا ایک ایک لمحہ اس کو یاد آرہا تھا اس نے وہاں گیٹ کے پاس لگے بورڈ کو دیکھا تھا جس پر آج بھی راہ ہدایت لکھا ہوا تھا۔۔ اس بورڈ کو دیکھ کر اس کو کچھ باتیں یاد آئی تھی۔۔۔ یہاں سے تب

تک کوئی نہیں لوٹ سکتا جب تک وہ ہدایت نہیں پالیتا۔ اس نے یہ الفاظ دوہرائے تھے ایک نہیں کئی بار۔۔ واقعی میں بھی

ہدایت حاصل کیے بغیر جا نہیں پائی تھی۔۔ چندا بڑبڑائی تھی۔۔!!

چندا میں جانتی ہو اس جگہ سے آپ کی بہت سی یادیں وابستہ ہے۔۔ حنزہ نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا تھا۔۔!!

شاید یہی جگہ میرے جینے کا سبب بنی ہے حنزہ۔۔ چندا نے آنکھ میں آنسو لئے کہا تھا۔۔!!

وہ قدم آگے کی طرف بڑھانے لگی تھی۔۔ ہر قدم پر کوئی نا کوئی بات یاد آ جاتی تھی اس کو۔۔!! وہ اپنی آنکھ میں آئے آنسو کو صاف کرتی اندر آئی تھی۔۔ آج یہاں کھڑے اس کو اپنا آپ بے مول نہیں لگا تھا آج وہ بھی وہاں موجود ہر لڑکی کی طرح اس حیا کی چادر کو تھام چکی تھی۔۔ ان چار سالوں نے اس کی زندگی کو تاریکیوں سے نکال کر مکمل روشنی میں لا کھڑا کیا تھا۔۔ آج وہ پھر آ کر اس ہی آخری بیچ پر بیٹھی تھی جس پر وہ پہلی بار بیٹھی تھی۔۔ اس نے اسٹیج پر کھڑی منتہا کو دیکھا تھا جو سورہ رحمن کی تلاوت کر رہی تھی۔۔ اس کے دماغ میں ایک دم سے جھماکا ہوا تھا اس کو راہ ہدایت بھی اس ہی سورہ سے ملنا شروع ہوئی تھی

اور آخر کو وہ اللہ کی طرف لوٹ گئی تھی۔۔ انسان کی نفسانی خواہشات اس کو ہمیشہ غلط راہ کی طرف مائل کر دیتی ہے یہ بالکل حقیقت ہی ہے۔۔ اللہ سے ایک پل کی دوری ہمارے نفس پر حاوی ہو جاتی ہے اور پھر ہم نفس کی راہ پر چلنے لگتے ہیں جو ہمارے اندر زہر اگلنے کا کام کرتی ہے اور ایک دن یہی زہر ہمارے ظاہر اور باطل دونوں کو ختم کر دیتا ہے۔۔!!

چندا کی آنکھ سے کئی ایک آنسو نکلے تھے اب کی بار اس نے ان کو صاف نہیں کیا تھا وہ بہہ دینا چاہتی تھی ان آنسو کو۔۔!!

منتہا نے سورہ رحمن کی تلاوت ختم کی تھی اور اسٹیج سے نیچے اتری تھی۔۔ اس نے چندا کو اشارہ کیا تھا کہ اب وہ اسٹیج پر جاسکتی ہے۔۔!!

چندا نے اپنے آنسو صاف کیے تھے اور اٹھ کر اسٹیج تک آئی تھی۔۔ منتہا نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا وہ جانتی تھی جو سب چندا بولنے وہاں گئی ہے وہ بہت تکلیف دہ ہے پر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔ وہ بس آج چندا کے دل کی تمام باتوں کو سننا چاہتی تھی۔۔!!

چندا اسٹیج پر کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی سب کی نظریں صرف اس پر ہی تھی سب اس کو سننا چاہتے تھے۔۔!! اس نے اپنی آنکھ کو صاف کیا تھا اور بات کا آغاز کیا تھا۔۔!!

اسلام و علیکم۔۔ میرا نام چندا ہے۔۔ وہ اتنا کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔۔!!

آج میں بھی بہت کچھ کہنا چاہتی ہوں شاید میں منتہا کی طرح بہت اچھی اچھی باتیں تو نا کر سکوں ہاں پر میں اپنے دل کا حال ضرور بیان کر سکتی ہوں۔۔ میں ایک عام انسان ہوں آج سے چار سال پہلے میں منتہا سے یہیں اس جگہ پر ملی تھی اور آج میں منتہا کی وجہ سے ہی اس اسٹیج پر کھڑی ہو بس پہلے میں اور اب میں بہت فرق ہے تب میری ذات بہت بے مول تھی۔۔ میں وہ انسان تھی جو مسلمان تھی پر خدا کو نہیں مانتی تھی کوئی خوف نہیں تھا نا اس دنیا کا اور نا اس کو بنانے والے کا۔۔ آنسو اس کی آنکھ سے زار و کتار بہہ رہے تھے۔۔ آج سے کچھ سال پہلے جانتے ہیں میں کیا سوچتی تھی؟؟ آج میں اپنی ہی کہانی اپنی زبانی سناتی ہوں۔۔ وہ درد سے مسکرائی تھی۔۔!!

مجھے ایسا لگتا تھا کہ میں سب کچھ ہوں پرفیکٹ ہوں بالکل میرا اور کسی کا کوئی مقابلہ ہے ہی نہیں تب ایک دم سے میرے سامنے قرآن کی وہ آیت آئی جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔۔!!

ترجمہ: ہر ذی روح کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔!!

اس وقت میرے ضمیر نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ اگر واقعی تم سب سے برتر ہو اور تمہارا کسی سے کوئی مقابلہ نہیں پھر تمہارا انجام بھی کیوں باقیوں کی طرح ہے؟؟ یقین جانے ضمیر کو تسلی دینے کے لئے ایک جواب بھی بنا پائی تھی میں۔!! کے کچھ لمحے گزرنے کے بعد میرے دل نے مجھ سے سوال کیا کہ تم ہو ہی کون مٹی سے بنی اس فانی دنیا میں رہنے والی صرف ایک زی روح؟؟ کس بات کا گھمنڈ ہے تم میں کیا جو آج زمیں کے اوپر ہے کل کو وہ زمین کے نیچے موجود ہوگا؟ شیطان اتنا ہاوی ہو جاتا تھا کہ میں خود کے ضمیر کی آواز کو بند کر دیتی تھی۔۔ اور میں کہتی ہوں کہ میرے پاس ہی تو ہے سب کچھ عزت ہے دولت ہے لوگ جانتے ہیں مجھے۔۔

پر پھر مجھے ایسا لگا کہ کوئی میرے ارد گرد گھوم رہا ہے ملامت کر رہا ہے کہ ج دولت تمہارے پاس ہے وہ کل چھینی بھی جاسکتی ہے۔۔ جس عزت کی تم بات کرتی ہو ایک پل میں وہ ذلت میں بدل سکتی ہے۔۔ جب تم مر جاؤ گی لوگ دو دن میں تمہاری ذات کو بھول جائے

گے۔۔ اور پھر مجھے احساس ہوا کہ میں اس دولت سے اپنے اعمال نہیں خرید سکوں گی میں نے ان دنیا کی آسائش کو سب مان کر خسارہ کر لیا۔۔ چننا کہہ کر رونے لگی تھی آنسو اس کی آنکھوں سے روانی سے بہہ رہے تھے۔۔

یہ دنیا چھلاوا ہے۔۔ امتحان ہے اس دنیا کی زندگی۔۔!! پر پھر مجھے ایسا لگا کہ کوئی میرے ارد گرد گھوم رہا ہے ملامت کر رہا ہے کہ ج دولت تمہارے پاس ہے وہ کل چھینی بھی جاسکتی ہے۔۔ جس عزت کی تم بات کرتی ہو ایک پل میں وہ ذلت میں بدل سکتی ہے۔۔ جب تم مر جاؤ گی لوگ دو دن میں تمہاری ذات کو بھول جائے گے۔۔ اور پھر مجھے احساس ہوا کہ میں اس دولت سے اپنے اعمال نہیں خرید سکوں گی میں نے ان دنیا کی آسائش کو سب مان کر خسارہ کر لیا۔۔

چننا کہہ کر رونے لگی تھی آنسو اس کی آنکھوں سے روانی سے بہہ رہے تھے۔۔

یہ دنیا چھلاوا ہے۔۔ امتحان ہے اس دنیا کی زندگی۔۔ صبر سے کام لینا ہمارا اولین فریضہ ہے۔۔!! مشکل ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں آتی وہ بس کچھ وقت رہتی ہے اور چلی جاتی ہے اور پھر سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔۔ منتہا نے مجھے یہ بات سیکھائی کہ ان مشکلات سے لڑنا

ضروری ہوتا ہے!! اللہ تعالیٰ کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کرتے وہ ساتھ دیتے ہیں اور جب انسان کو اللہ کا ساتھ مل جائے تو اس کو کسی کی ضرورت نہیں پڑھتی میں آج ایک بار پھر اللہ پر اس کی خدائی پر ایمان لاتی ہوں۔۔ اس نے اتنا کہا تھا اور کلمہ طیبہ پڑھا تھا۔۔ اس کی روح پر اب کوئی زخم نہیں تھا اس کے اندر مرجھائے ہوئے پھول تھے آج وہ ایک بار پھر کھل گئے تھے اس کی روح ایمان کی شمع سے آج پھر روشن ہو گئی تھی۔۔!! وہ کہتی وہاں اسٹیج پر ہی بیٹھتی رونے لگی تھی اس کا دل پر جو بھار تھا آج وہ ختم ہو گیا تھا۔۔!! منتہا بھاگ کر اس کے پاس گئی تھی اور اس کو گلے لگایا تھا

دوسری طرف ایک اور لڑکی آ کر اس کو پکڑ کر بیٹھی تھی۔۔ منتہا نے اور چندا نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا وہ آئزہ تھی منتہا اور چندا اس کو پہچان گئی تھی۔۔!!

ایمان کی حفاظت ہر انسان خود کرتا ہے جب ہمارے اندر کی جنگ چھڑنے لگتی ہے تو شیطان ہاوی ہونے کی کوشش کرتا ہے ہم پر اگر ہم اس کی راہ کو تھام لیتے ہیں تو اللہ سے دوری ہماری زندگی کو خالی کر دیتی ہے۔۔ ایک حفاظت ہی تو کرنی ہے مشکل تو آنی ہی ہے

اور یہ آئے گی پر اس کا ہرگز مطلب نہیں کے ہم اللہ کو چھوڑ دیں چلیں آج پھر خود کی سوئی روحوں کو ایمان کی شمع سے روشناس کروائے ایک بار پھر سے عہد کریں کے اب بھٹکنا نہیں ہے بلکہ شیطان سے ڈٹ جانا ہے ایک بار پھر ایمان کے اس درجے کو ادا کرتے ہیں ایک بار پھر آغاز کرتے ہیں اور کلمے کا حق ادا کرتے ہیں۔!!

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔۔

یہ وقت ہے ڈٹ جانے کا شیطان کو شکست دینے کا اگر ہم آج بھی سوئے رہے پھر کبھی اٹھ نہیں سکیں گے اور جب ہمارا انجام ہو گا تب کچھ بھی باقی نہیں رہے گا سب کچھ تمام ہو جائے گا۔!!

منتہا نے چندا کا ہاتھ تھاما تھا اور ان کو ساتھ لے کر باہر گئی تھی۔۔

آج سیلیسٹیا گارڈن کا سفر تمام ہوا تھا اس نے اپنا کام کر دیا تھا۔ اس کی جنگ کا سفر تمام ہوا تھا اس نے راہ ہدایت حاصل کر لی تھی۔ اب محبت اور نفرت کی کہانی کا اختتام باقی رہ گیا تھا اب وقت تھا انجام کو لکھ دینے کہا۔!!

کاش میں کچھ کر سکتا آپ کے زندہ رہتے ہوئے تو کچھ بھی نہیں کر سکا سوچا تھا آپ کے قاتل سے بدلہ لے لوں گا پر میں تو کمال سکندر سے بدلہ بھی نہیں لے سکا اس کے گناہ تو اس کی اولاد کے ہی نظر ہو گئے ایک خود کو جان سے مار چکا خودکشی کر کے تو ایک ہی عزت نہیں رہی بیٹے کے انجام کا دکھ ابھی نکلا نہیں تھا کے بیٹی بھی ان کو کیے کا پھل دے گئی۔!!

سوچتا ہوں ہم ان سے کیا ہی بدلہ لیں گے جن کی رسی خود خدا نے کھینچ لی ہو۔ آریان وہاں بیٹھا ایسے بول رہا تھا جیسے آج بھی وہ وہی موجود ہو وہ آریان کو سن سکتی ہو اور آریان اس کو دیکھ سکتا ہو۔ آریان نے اپنی آنکھ میں آیا آنسو صاف کیا تھا۔

کچھ چیزیں شاید ہمارے مقدر کی ہوتی ہی نہیں ہے اور جو ہمارا نہیں ہوتا وہ ہمیں کبھی مل بھی نہیں سکتا یہی حقیقت ہے پھر وہ محبت ہو دوستی ہو کوئی انسان ہو یا پھر پسند آئی ہوئی کوئی شے انسان ان سب کو چھین نہیں سکتا اکثر یہ رشتے کسی تیسرے انسان کی وجہ سے بھی خراب ہو جاتے ہیں۔۔!! اور ویسے بھی عبادت، محبت اور معافی تو پردے میں ہی اچھی لگتی ہے جب یہ دنیا کے سامنے آتی ہے تو بہت سے سوال جنم ہو جاتے ہیں اور ضروری نہیں کے ہمارے پاس ہر سوال کا جواب موجود ہو۔۔!! یہ دو لوگوں کے بیچ جب تک کچھ نہیں بگاڑتی پر تاریخ گواہ ہے جب اس میں کوئی تیسرا آیا ہے ان تینوں چیزوں نے کام خراب ہی کیا ہے۔۔!!

بھائی اب چلیں؟؟

آئزہ نے آریان کے بالکل پاس آکر کہا تھا۔۔!!

بھائی کاش ایسا ہوتا کہ وہ زندہ رہ جاتی اور میں چلی جاتی۔۔ آئزہ نے اپنی آنکھ میں آنسو لیے کہا تھا۔۔!!

ہاں ویسے یہ تو ہے کہ ہمیں خوشی بہت ہوگی۔۔ آریان نے مسکرا کر کہا تھا۔۔!!

کیا واقعی جب میں مروں گی آپ لوگوں کو خوشی ہوگی؟؟

بہت زیادہ خوشی ہوگی۔۔ آریان ہنسا تھا۔۔!!

بھائی میں جانتی ہوں میرے مرنے پر مجھے سب سے زیادہ یاد آپ ہی کریں گے۔۔!! آئزہ نے فخر یا انداز میں کہا تھا۔۔!!

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے۔۔ اچھا ہے اچھا ہے بہت اچھا ہے۔۔ آریان نے قہقہہ لگا کر کہا تھا۔۔!!

چڑیلوں کو کوئی یاد نہیں کرتا سب پناہ مانگتے ہیں۔۔!! آریان نے سیریس ہو کر کہا تھا۔۔!!

بھائی۔۔ آئزہ نے آنکھیں سکڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔!!

پاگل آپ ہمارے گھر کی وہ رونق ہو جو اگر ہم سے جدا بھی ہو گئی تو ہم بکھر جائے گے۔۔ آریان نے اس کو گلے لگا کر کہا تھا۔۔!!

اور اب کی بار صرف آئزہ مسکرائی تھی۔۔!!

چندا مجھے لگتا ہے اب وقت آگیا ہے۔۔!! منتہا نے اس درخت کو دیکھ کر کہا تھا۔۔!!

نہیں اب وقت گزر گیا ہے وہ کسی کا انتظار نہیں کرتا شاید اب کچھ سہی نہیں ہونا چاہیے اس کا تمام یہی ہونا چاہیے چار سال ایک بہت لمبا عرصہ ہے جو گزر گیا ہے اب وہ لوٹ نہیں سکتا۔۔۔ چندا نے بھی اس درخت کو دیکھ کے کہا تھا وہ وہاں بیٹھے اس لڑکے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔!!

نہیں چندا یہ چیونٹنگ ہوتی ہے اور آپ یہ نہیں کریں گی سمجھی اور منتہا ٹھیک ہی کہہ رہی ہیں آپ ہمارے ساتھ چلیں۔۔۔ حنزہ نے چندا کا ہاتھ تھام کے کہا تھا اور اس کو لے کر آگے گئی تھی۔۔۔ ان تینوں نے ہی اس حیا کی چادر کو تھاما ہوا تھا۔۔۔!!

ہیرو کہاں جا رہے ہو آپ؟؟ حنزہ نے اس لڑکے کو دیکھ کے کہا تھا جو اس درخت کے پاس سے اٹھ رہا تھا۔۔۔!!

میں واپس جا رہا ہوں کبھی نالوٹنے کے لئے۔۔۔ اس نے اس چھوٹی سی بچی کو دیکھا تھا وہ اس کو پہچان گیا تھا۔۔۔!!

آپ جانتے ہیں

منتہا کہتی ہے کہ ہم جب کسی جگہ سے کوچ کرتے ہیں تو اپنا قیمتی سامان لے کے جانا چاہیے تاکہ بعد میں ہمیں پچھتاوا نا ہو۔۔!! حنزہ نے اس کو دیکھ کر کہا تھا اس کو دیکھنے کے لئے حنزہ کو اپنا پورا سر اپر اٹھانا پڑا تھا۔!!

میرا کونسا قیمتی سامان؟؟ وہ حیران ہوا تھا!!

ہمارے پاس آپ کی امانت ہے اور منتہا کہتی ہے کبھی بھی امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہیے۔!! حنزہ نے مسکرا کر کہا تھا۔!!

پر میں نے تو آپ کے پاس اپنی کوئی امانت نہیں رکھوائی۔!! آریان نے ایک نظر آئزہ کو دیکھا تھا جو خود بھی حنزہ کو دیکھ رہی تھی!!

جی آپ نے نہیں رکھوائی تھی پر شاید وہ اللہ کی طرف سے ہے آپ کے صبر کا پھل کہا جا سکتا ہے۔ اب کی بار منتہا نے کہا تھا وہ حنزہ کے پیچھے کھڑی تھی!!

کیسا پھل؟؟ اب کی بار آئزہ نے سوال کیا تھا۔!!

کبھی کبھی ہم اپنے بہت ہی قیمتی لوگوں سے دور ہو جاتے ہیں ہمیں ہر موڑ پر ان کی ضرورت ہوتی ہے پر ہم ان سے مل نہیں سکتے ان کو پکار نہیں سکتے اور پھر ایک وقت آنے

پر بیچ راستوں پر ہم ان لوگوں سے غیر ارادی طور پر مل جاتے ہیں ہم صبر کرتے ہیں اللہ کی رضا کی خاطر اور پھر وہ پھل دیتا ہے خوبصورت پھل۔۔!! منتہا نے ساری بات آئزہ کو دیکھ کر کی تھی!!

آپ کی بات تو ٹھیک ہے پر میں سمجھ نہیں پا رہی۔۔!!

منتہا نے چندا کا ہاتھ پکڑا تھا اور اس کو آگے کیا تھا حنزہ نے چندا کا ہاتھ تھام کر آریان کے ہاتھ پر رکھا تھا۔۔!!

میں نے آپ کو کہا تھا نا آپ میری بہن کے سپر والے ہیرو ہیں آپ واقعی زل کے سپر والے ہیرو ہیں۔۔ حنزہ ہنسی تھی۔۔

آریان اور آئزہ پوری آنکھیں کھولے زل کو دیکھ رہے تھے وہ بالکل بدل چکی تھی وہ الیٹ کلاس کی مگرور شہزادی بالکل بدل گئی تھی وہ ایمان کی شمع سے روشن تھی آج۔۔!!

زل آپ۔۔ آئزہ اتنا کہتی اس کے گلے لگی تھی اور زل نے بھی مسکرا کر اس کو گلے لگے رہنے دیا تھا۔ آریان شاک کی کیفیت میں اس کو دیکھ رہا تھا۔ آج اس کی دعا واقعی قبول ہو گئی تھی اس کی بیوی واقعی خدا کی طرف چل پڑی تھی۔۔!!

بھائی زمل زندہ ہے بھائی آپ کی امید واقعی نہیں ٹوٹی۔۔ آئزہ زمل سے دور ہوتی آریان کے گلے لگی تھی۔۔ آریان نے اس کو گلے لگاتے ان مارگلہ کے پہاڑوں کو دیکھا تھا اور بے اختیار اس کو اپنے الفاظ یاد آئے تھے۔۔!!

شاید کل یا پرسو یا شاید ان گنت سالوں کے بعد گذرتے ہوئے لمحوں میں ان مرگلہ کے پہاڑوں کے پاس شاید غیر ارادی طور پر مل جائے ہم کاش۔۔ وہ واقعی اس کو غیر ارادی طور پر مل گئی تھی وہ آریان اسفند جہانگیر کو مل گئی تھی۔۔!!

چندا اہ سوری زمل۔۔ چندا کہنے کی اتنی عادت ہو گئی ہے کہ زمل کہنا عجیب لگ رہا ہے۔۔ منتہا ہنسی تھی۔۔!!

میں نے تو اپنا کام کر دیا چندا آپ کے سوال مجھ سے بندھے تھے اور جواب میرے اندر تھے میں نے اپنا فرض ادا کر دیا اب آپ کی باری ہے اس راہ کے لئے ڈٹ جانے کی آپ کو ایک نا ایک دن تو اپنے لوگوں سے ملنا ہی تھا پر شاید آپ کے نصیب میں دور ہو کر پھر ملنا لکھا تھا شاید میری بھی کہانی یہاں آکر ختم ہوئی شاید اب میں بھی اس سے نکل جاؤں پر آپ اس میں زندہ رہو گی

چندا اب یہ جنگ آپ لڑو گی اور ہاں اپنی ان بہنوں کو بھولنا نہیں۔۔۔ منتہا کہہ کر اس کے گلے لگی تھی!!

زل آپ آپ وعدہ کریں آپ مجھے نہیں بھولیں گی بلکہ اپنے ہیرو کے ساتھ مجھ سے ملنے آیا کریں گی۔۔۔ حنزہ نے آنکھ میں آنسو لئے کہا تھا!!

اللہ اللہ آپ رو رہی ہیں؟؟ آئزہ نے اس چھوٹی بچی کے پاس بیٹھ کر پیار کرتے ہوئے کہا تھا۔۔!!

نہیں میں تو خوش ہوں کے زل کو ان کا ہیرو مل گیا ویسے تو مجھے یہ ہیرو چاہیے تھا پر زل نے پہلے ہی ان کو لے لیا۔۔!! حنزہ نے معصوم سی شکل بنا کر کہا تھا اور اب کی بار وہ چاہنے تھے ان میں سب سے زیادہ گونجنے والا قہقہہ آریان کا تھا۔۔!!

چلیں کراچی؟؟ آریان نے آئزہ اور زل کو دیکھ کر پوچھا تھا آئزہ نے سر ہلایا تھا اور زل اس سیلیسٹیا گارڈن کو دیکھ رہی تھی زل نے ہدایت وہی سے حاصل کی تھی۔۔!!

منتہا اور حنزہ دور جا رہی تھی اور زل بھرائی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔ آئزہ اور آریان نے زل کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور زل ان دنوں کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔!!

وہ چلتا ہوا اس تک آیا تھا اور اس کے پاس آکر بیٹھا تھا مہران نے نظر گھما کر اس بچے کو دیکھا تھا اور واپس سے وہاں کھلتے بچوں کو دیکھنے لگا تھا۔!!

آپ یہاں پر بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہیں؟؟ اس نے مہران کو دیکھ کر پوچھا تھا۔!!
کچھ نہیں دوست۔۔ مہران نے اس کو دیکھ کے کہا تھا۔!!

یہاں پر تو صرف بچے کھلتے ہیں اور آپ تو بہت بڑے ہیں پھر آپ کیا کر رہے ہیں؟؟ اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا تھا!!

بس میرا دل اداس ہو رہا تھا تو یہاں آگیا ان بچوں کو کھلتے ہوئے دیکھنے۔۔ مہران نے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کر کے کہا تھا!!

پھر آپ مجھ سے شئیر کر لیں ویسے بھی آپ مجھے اپنا دوست کہہ رہے ہیں۔۔ مابیر نے مسکرا کے کہا تھا!!

ہاں تو تم ہونا میرے دوست۔۔ مہران نے اس کے ساتھ فری ہوتے ہوئے کہا تھا۔!!

آپ کو پتا ہے میرے بابا کہتے ہیں کہ دوست سے ہر بات شیئر کر لی جاتی ہے اس سے دل بھی ہلکا ہو جاتا ہے اور آپ کو حل بھی مل جاتا ہے دوست تو ایک دوسرے کے رازدار ہوتے ہیں۔۔ مابیر نے مہران کو آنکھ مار کر کہا تھا وہ اپنی عمر کے حساب سے کافی زیادہ سمجھدار تھا۔!!

دوست تو استین کا سانپ ہوتے ہیں جو اپنے زہر سے ڈس لیتے ہیں۔۔ مہران نے مابیر کو گود میں بیٹھاتے ہوئے کہا تھا۔!!

وہ تو گندے دوست ہوتے ہیں جو اچھا والا دوست ہوتا ہے وہ اپنا وعدہ نبھاتا ہے میری پھوپھو کہتی ہیں کہ وعدہ کبھی بھی توڑنے کے لئے نہیں کیا جاتا وعدہ تو نبھایا جاتا ہے۔۔ مابیر نے آئزہ کی بات یاد کر کے کہا تھا۔

یار میرا دل ٹوٹ رہا ہے مجھے وہ بہت پسند ہے پر وہ مجھے کبھی نہیں مل سکتی وہ میری نہیں ہو سکتی۔۔ مہران نے عجیب انداز میں کہا تھا!!

مطلب آپ ایک نامحرم سے محبت کرتے ہیں۔۔ اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ آپ جانتے ہیں پھوپھو کہتی ہیں نامحرم کی محبت صرف آج اور کل کی ہوتی ہے یہ بدلے میں خوشیا نہیں دے کر جاتی بلکہ ہم جو مسکرا رہے ہوتے ہیں

وہ مسکراہٹ بھی ہم سے جدا ہو جاتی ہے نامحرم کی محبت ہیرا نہیں ہوتی اور وہ کبھی ہیرا بن بھی نہیں سکتی نامحرم کی محبت ہمارے اوپر داغ لگا جاتی ہے۔۔ مابیر کہہ کر خاموش ہوا تھا۔۔!!

یہ سب تو لڑکیوں کے لئے ہوتا ہے نا دوست۔۔ مہراں نے کہہ کر کندھے اچکائے تھے۔۔!! آپ کو ایسا کس نے کہا کہ یہ سب صرف لڑکیوں کے لئے ہوتا ہے؟؟ مابیر نے اس سے سوال کیا تھا!

میں خود کہتا ہوں۔۔

دیکھیں نا دوست آپ جن سے محبت کرتے ہیں وہ بھی تو آپ کے لئے نامحرم ہی ہے نا وہ آپ کی محرم تو نہیں ہے نا پھر ان کی محبت آپ کے لئے ٹھیک ہو ہی نہیں سکتی!! مابیر کہہ کر خاموش ہوا تھا!!

یہ بھی آپ کی پھوپھو کہتی ہے؟؟ مہران نے بیچ سے اٹھ کر نیچے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا!!

نہیں یہ میں کہہ رہا ہوں خود سے۔۔۔ ماہیر نے ہنس کر کہا تھا!!

ویسے آپ کی پھوپھو آپ سے ایسی باتیں ہی کرتی ہیں بس؟؟

مہران نے اپنی مسکراہٹ روک کر پوچھا تھا!!

نہیں وہ نہیں کرتی میں خود ان سے ایسی باتیں کرتا ہوں وہ تو بہت پیاری پیاری باتیں کرتی ہیں۔۔

اچھا۔۔ مہران نے صرف اتنا کہا تھا اور خاموشی سے اس کو دیکھنے لگا تھا!!

اب آپ بھی جائے اور میں بھی جاتا ہوں جواد میرا انتظار کر رہا ہوگا ویسے بھی آج میرے مامو آرہے ہیں نا۔۔!! ماہیر کہہ کر اٹھا تھا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

مہران نے اس کو جاتا دیکھ سر نفی میں ہلایا تھا اور خود بھی اٹھا تھا۔۔!!

ان کی گاڑی ابھی ہائی وے پر پہنچی ہی تھی جب تین لڑکوں نے ان کی گاڑی کے آگے اپنی بائیکس روکی تھی آریان نے جلدی سے گاڑی پر بریک لگائی تھی آریان کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آئزہ تھی اور بیک سیٹ پر زمل بیٹھی تھی آگے بیٹھتے ہوئے اس کو ہیچکچاہٹ محسوس ہو رہی تھی اس نے آئزہ کو آگے بیٹھنے کا بولا تھا۔ آریان نے سب کو کہہ دیا تھا

سب کراچی پہنچ جائے سرپرائز ہے پہلے سب نے اسلام آباد آنا تھا پر اب وہ خود کراچی آ رہا تھا۔!!

بھائی یہ کون لوگ ہیں اور یہ انہوں نے گاڑی کے آگے بائیک کیوں کھڑی کی ہے؟؟ آئزہ نے فرنٹ مرر سے باہر دیکھتے ہوئے پوچھا تھا!!

اب یہ پتا کرنے کے لئے تو باہر نکلنا پڑے گا۔ آریان نے سیٹ بیلٹ اتارتے ہوئے کہا تھا!!

پر بھائی ایسے اس سنسان جگہ پر یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آئزہ نے ڈرتے ہوئے کہا تھا!!

پر بھائی۔ آریان اس کی پوری بات سننے بغیر ہی گاڑی سے باہر نکل کر چلا گیا تھا!!

زل خاموشی سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔!!،

آئزہ پریشان نا ہو سب ٹھیک ہوگا۔ زل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دیتے ہوئے کہا تھا!!

مجھے بہت عجیب فیل ہو رہا ایسا لگ رہا کچھ غلط ہو جائے گا بہت غلط۔ آئزہ نے اپنی آنکھوں میں آنسو لئے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا!!

آئزہ ہم ہیں آپ کے ساتھ۔

چلو لڑکیوں باہر آؤ نکلو۔ کھڑکی کو بجا کر ایک آدمی نے بولا تھا۔ ان دونوں نے ایک ساتھ فرنٹ مرر سے دیکھا تھا جہاں آریان پر ایک آدمی گن تانے کھڑا تھا۔!!

وہ دونوں بھاگتی ہوئی گاڑی سے باہر نکلی تھی اور آریان کے پاس گئی تھی۔!!

یہاں سے ہلنا نہیں تم تینوں اگر چالاکی کی تو اچھا نہیں ہوگا!! وہاں کھڑے آدمی نے ان تینوں کو دیکھ کر کہا تھا آریان نے ایک طرف سے آئزہ کا ہاتھ تھاما تھا اور دوسری جانب سے زل کا۔!!

ابھی وہ ان آدمیوں کو دیکھ ہی رہے تھے جب ان کو سیٹی بجانے کی آواز آئی تھی کوئی لمبے لمبے ڈگ بھرتا پیچھے سے ان کے پاس آیا تھا۔!!

میں نے سوچا کیوں نہ آریان اسفند جہانگیر کو مبارکباد دے دی جائے بیوی جو مل گئی ہے۔۔ اس نے آریان کے کان کے پاس سرگوشی نما آواز میں کہا تھا
 زمل اور آئزہ دونوں نقاب کیے آنکھیں بند کر کے کھڑی تھی اور آریان ان دو مسٹندوں کو دیکھ رہا تھا جو خباثت سے ہنس رہے تھے۔!!

دے دی مبارکباد؟؟ اب جائیں ہم؟؟

آریان نے پیچھے دیکھے بغیر کہا تھا!!

ایسے کیسے ابھی تو سرپرائز رہتا ہے آریان جہانگیر وہ دیے بغیر تجھے میں جانے نہیں دوں گا۔!! وہ کہہ کر عجیب انداز میں ہنسا تھا!!

مہران خان دوسروں کی زندگیوں کو چھوڑ کر تھوڑا اپنی زندگی پر دیہان کرو ایسا نا ہو سب چھن جائے تم سے!! اب کی بار آریان بھی ہنسا تھا۔!! مہران گھومتا ہوا اس کے برابر آکر کھڑا ہوا تھا۔ آئزہ اور زمل نے آنکھیں کھولی تھی پر اٹھا کر اس کو دیکھا نہیں تھا!! مہران

نے ایک نظر آریان کے بائے جانب کھڑی آئزہ کو دیکھا تھا جو عبائے کے سٹالر میں اپنی انگلیاں گھوما رہی تھی!!

مہران خان جب تک خود نا چاہے اس سے کچھ جدا نہیں ہو سکتا۔۔ مہران ایک بار پھر ہنسا تھا!!

انسان کا غرور اس کو ہمیشہ منہ کے بل گراتا ہے یہ غرور آسمان سے آپ کو زمین پر پٹختا ہے مسٹر اور پھر آپ کا منہ مٹی کی گرد سے بھر جاتا ہے پھر لوگوں کی نظر میں یہ آپ کا مذاق بنا دیتا ہے اور رہی بات دینا اور واپس سے چھین لینا یہ اللہ ہی کر سکتے ہیں

آپ سے جب سب چھن رہا ہو گا تب صرف پچھتاوا بچے گا سب غرور خاک کی نظر ہو گا وقت ساتھ نہیں دیتا وہ چھین لیتا ہے ہر گذرتے لمحے کو۔۔ آریان کے بولنے سے پہلے ہی آئزہ نے اس کو دیکھے بغیر کہا تھا!!

اب کی بار مہران صرف اس کو دیکھ کر رہ گیا تھا وہ اس کو کہاں کچھ بولتا تھا بس اس کو سننا ہی چاہتا تھا۔۔!!

ایک دم سے وہاں ان تینوں پر سناٹا چھایا تھا مہران نے اپنی پسٹول نکال کے آریان پر تانی تھی۔۔!!

آئزہ اور زمل نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا آریان خاموشی سے کھڑا مسکراتا ہوا مہران کو دیکھ رہا تھا۔۔!!

دل میں وہ اللہ سے مخاطب ہوا تھا!

یارب آج اگر یہی قسمت میں لکھا جا چکا ہے تو میں راضی ہوں تیری رضا کی خاطر۔۔ اس نے دل میں اتنا کہا تھا اور مسکراتا رہا تھا۔۔!!

مہران خان اگر تم مجھے اس گولی سے اڑانا چاہتے ہو تو اڑا دو

ڈر نہیں لگ رہا تمہیں موت سے آریان جہانگیر؟؟ مہران نے سوال کیا تھا!!

موت کا ڈر نہیں ہے میرے اندر ڈر صرف آخرت خراب ہونے کا ہے۔۔ آریان پرسکون سا بولا تھا!!

ایک دم سے زمل آریان کے آگے آئی تھی۔۔

اگر آپ کو کسی کو ختم کرنا ہے تو مجھے کریں آریان کو آپ چوٹ نہیں پہنچائے گے میں خود مر سکتی ہوں پر بیوہ نہیں ہونا چاہتی۔!! زمل نے آنکھ میں آنسو لئے کہا تھا وہ آریان کے آگے کھڑی ہو گئی تھی!! آئزہ آنکھ میں آنسو لئے ان کو دیکھ رہی تھی۔

مہران نے قہقہہ لگایا تھا!!

'Not bad' نوٹ بیڈ تم دونوں تو ایک دوسرے کے لئے مر بھی سکتے ہو 'amazing'!!

زمل پاگل مت بنو پیچھے جاؤ۔۔ آریان چیخا تھا!!

نہیں جاؤ گی میں پیچھے نہیں جاؤ گی۔۔ زمل نے رو کر کہا تھا مہران ان دونوں کو دیکھ کر ہنسا تھا۔۔

وہ تھوڑا پیچھے ہوا تھا اور پستول چلائی تھی زمل کے آگے آئزہ بھاگتی ہوئی آئی تھی اور زمل کو لگنے والی گولی آئزہ کو لگ گئی تھی

ایک دم سے آئزہ لڑکھڑا کر سڑک پر گری تھی زمل اور آریان بھاگتے ہوئے آئزہ کے پاس گئے تھے!!

ابھی وہ لوگ اس کے پاس بیٹھے ہی تھے جب ان کو قہقہو کو آوازیں آنے لگی تھی ان دونوں نے نظر اٹھا کر مہران کو دیکھا تھا جو اپنے دونوں ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا پستول نیچے گر گئی تھی۔!!

مہران خان آج ہماری دشمنی ختم آج میں نے تجھ سے سارا بدلہ لے لیا خالی پستول لے کر یہاں آئے تھے نا صرف ڈرانے تمہارا تو ارادہ ہی نہیں تھا کسی کو مارنے کا پر افسوس کے فاخر کو اس لا کر سے وہ پستول ملی جس میں ایک ہی گولی تھی اور وہ اب اس لڑکی کی زندگی کو ختم کرنے کا سبب بنے گی۔۔ وہاں کھڑا آدمی مہران کو دیکھ کر خباثت سے ہنسا تھا۔!! مہران وہاں بیٹھتا رونے لگا تھا!!

آئزہ درد سے چیخی تھی۔!!

آئزہ یہ کیا کیا آپ نے؟؟ زل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر بولا تھا!!

بھابھی میرے حصے میں وہی آنا ہے ہے جو میری قسمت میں تھا۔ آئزہ درد سے مسکرائی تھی۔۔

یہ آپ کے حصے کا نہیں ہیں آئزہ آپ نے میرے حصے کی گولی کھائی یہ مجھے لگنی تھی۔۔
آریان نے اپنی بہن کا ہاتھ تھام کر کہا تھا!!

نہیں بھائی یہ میرے حصے میں ہی تھی میں صرف آپ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنا چاہتی
ہوں نا کے تکلیف۔۔!! آئزہ نے رک رک کر کہا تھا!!

آئزہ نے آریان کے درد بھرے چہرے کو دیکھ کر کہا تھا!!

بھائی مجھ سے وعدہ کریں کے میری کمی آپ کسی کو محسوس نہیں ہونے دیں گے ماما بابا کا
خیال رکھیں گے اور میرے مرنے پر روئے گے نہیں بلکہ خوشی خوشی مجھے رخصت کریں
گے کفن سے بنی اس حیا کی چادر سے تھام کر بھیجیں گے مجھے میری قیامت تک کے رہنے
والی قیام گاہ میں چھوڑ آئے گے مجھے مٹی میں چھوڑ آئے گے۔۔ آئزہ نے مسکرا کر کہا تھا!!

آئزہ یہ تم کیسی کیسی باتیں کر رہی ہو تم ٹھیک ہو جاؤ گی پلیز ایسی باتیں مت کرو۔ آریان
آنکھوں میں آنسو لیے بولا تھا!!

بھائی آپ خود کہتے ہیں نہ کے اس دنیا سے تو جانا ہی ہے خاک کی سپرد تو ہونا ہی ہے

پھر اب جب وہ وقت آیا ہے تو آپ رو رہے ہیں۔۔ میں نے کہا تھا نا کہ میرے مرنے پر سب سے زیادہ آپ ہی رو گے۔۔ آئزہ نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا تھا!!

آپ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر رکھنا کبھی الگ مت ہونا آپ دونوں ایک ہونے کے لئے ملے ہو بھائی تبھی چار بار جدا ہو کر چار الگ جگہوں پر ملے ہو۔۔ آئزہ نے آریان کے ہاتھ کے اوپر زل کا ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔۔

آریان جلدی گاڑی میں لے کر بیٹھو اس کو یہ بچ سکتی ہیں جلدی۔۔ مہران وہاں کھڑا ہو کے چیخ اٹھا تھا آریان نے اس کی بات سن آئزہ کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالا تھا اور زل اس کے پاس بیٹھی تھی مہران کار ڈرائیو کر رہا تھا اور آریان آئزہ کی دوسری جانب بیٹھا تھا!!

بھائی ان کو معاف کر دینا میں نے ان کو معاف کیا یہ تو بس قسمت کا کھیل تھا اس میں کسی کا کوئی قصور نہیں۔۔ اور ویسے بھی ہر غلط کام کا آغاز کسی نہ کسی وجہ سے ہوتا ہے نا جا...

گاڑی کے ٹائر چڑچڑاہٹ کے ساتھ ہسپتال کے باہر روکے تھے وہ جلدی سے سٹریٹچر لے کر آئے تھے اور آئزہ کو اندر لے کر گئے تھے۔۔!!

آپ ڈاکٹر کو بلائیں جلدی مہران اندر آتے ہی چیخا تھا

آریان آئزہ کے پاس کھڑا تھا اس نے مضبوطی سے آئزہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔!!!
 سر جب تک آپ تمام فارمیسیٹیز کو پورا نہیں کریں گے ہم کوئی ایکشن نہیں لے سکتے۔
 نرس نے مہران کو دیکھ کے کہا تھا!!

میں سب کچھ کر دوں گا بس ٹریٹمنٹ سٹارٹ کرو۔ مہران نے آئزہ کو دیکھ کر بولا تھا!!
 سر پہلے آپ فارم فل کریں ریسیپشن پر پھر پے کریں اس کے بعد ہی ہم کچھ کر سکتے۔!!
 کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ اس سارے وقت میں بھلے ہی وہ ختم ہو جائے ہم بھاگ نہیں
 رہے یہاں سے سب کچھ ہو جائے گا آپ بس ٹریٹمنٹ کریں مہران چیخا تھا!!
 سر دیکھیں آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔

نرس آپ آپریشن تھیٹر ریڈی کریں اور ٹریٹمنٹ کا آغاز کریں جلدی۔

ڈاکٹر نے نرس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی فیصلہ سنایا تھا اور چلے گئے تھے ان کو اوپر
 سے پہلے ہی کال آچکی تھی آئزہ کو لے کر وہ لوگ اندر چلے گئے تھے اور مہران ریسیپشن
 کی طرف گیا تھا زمل اور آریان وٹنگ ایریا میں بیٹھے ہوئے تھے۔!!

ہیلو بابا اسلام و علیکم۔۔۔

والیکم اسلام۔ کب تک پہنچ رہے ہو تمہارے ساتھ آنے والے سارے لوگ پہنچ بھی گئے ہیں۔۔ اسفند صاحب نے سب کو سیٹنگ ایریا میں بیٹھا دیکھ کر کہا تھا!!

بابا سرپرائز لا رہا تھا ساتھ پر راستے میں کچھ غلط ہو گیا!! آریان نے اپنے سامنے بیٹھی زل کو دیکھ کر کہا تھا جو رو رہی تھی!!

کیا مطلب ہے آریان تمہارا؟؟ اسفند صاحب سب کے بچے سے اٹھے تھے اور رخ اپنے کمرے کی جانب کیا تھا!!

بابا مجھے زل مل گئی ہیں۔۔ آریان وہاں سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر جا کر کھڑا ہوا تھا اور اسفند صاحب سے مخاطب ہوا تھا!!

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا آریان یہ کیا کہہ رہے ہو تم

بابا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں کل واقعی نکلنے سے پہلے مجھے وہ مل گئی تھی۔۔!! آریان نے یقین دلایا تھا!!

اچھا اب یہ بتاؤ غلط کیا ہوا ہے؟؟ اسفند صاحب نے تہمل سے پوچھا تھا!!

بابا آئزہ کو گولی لگی ہے۔۔ آریان نے ساری بات بتائی تھی۔۔!!

کون سے ہسپتال میں ہو؟؟ اسفند صاحب نے شاک کے مارے پوچھا!!

بابا میں آپ کو لوکیشن سینڈ کرتا ہوں۔۔ آریان نے کہہ کر کال کٹ کی تھی۔۔

وہ باہر کی طرف گیا تھا اور چائی کے دو کپ لے کر ان دونوں کے پاس آیا تھا!!

مہران یہ لو چائی پی لو۔۔ آریان نے چائی کا کپ اس کے سامنے کیا تھا!!

آریان کچھ کہو گے نہیں مجھے پوچھو گے نہیں مجھے جیل نہیں بھیجو گے؟؟ مہران نے منہ جھکا کر بولا تھا!!

میں معاف کر چکا ہوں۔۔ آریان اتنا کہہ کے خاموش ہوا تھا

پر میں سزا چاہتا ہوں مجھے سزا دو آریان۔۔ وہ تکلیف کے مارے بولا تھا!!

یہ میرے ہاتھوں میں نہیں۔۔ آریان چائی کا کپ وہاں رکھ کر زل کے پاس گیا تھا!!

حجابی لڑکی چائی پی لو۔۔ آریان نے اس کو دیکھ کر بولا تھا!!

آپ پی لو میرا دل نہیں کر رہا۔

آریان نے اس کی سنی تھی اور کپ وہاں رکھتا چلا گیا تھا پانچ منٹ بعد وہ وضو کر کے آیا تھا اور وہاں بیٹھ کر سورہ یوسف کا آغاز کیا تھا۔

وہ اپنی سہرزدہ آواز میں تلاوت کرنے لگا تھا زمل نے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا تھا جو بغیر قرآن کے تلاوت کر رہا تھا مہران بھی غور سے اس کو سن رہا تھا!!

آریان نے نظر اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔۔

آئزہ کہتی ہے کہ یہ سورت ہر بار ایک نئے انداز میں صبر کرنا سکھاتی ہے وہ کہتی ہے جب تکلیف حد سے بڑھ جائے تو یہ سورت ہمیں صبر سے یقین تک لے جاتی ہے۔۔ آریان نے ان کو دیکھ کر کہا تھا!!

آریان کہاں ہے آئزہ کہا ہے میری بچی؟؟ اسفند صاحب نے اندر آتے ہوئے پوچھا تھا!!

بابا آپریشن چل رہا ہے۔۔ آریان کہہ کر ان کے گلے لگا رونے لگا تھا۔!!

بابا اس نے اپنے بھائی کے لئے قربانی دی بابا بہنیں ایسی کیوں ہوتی ہیں بھائی کی خاطر اپنا سب قربان کیوں کر دیتی؟؟ آریان نے ان کے گلے گلے ہی کہا تھا!!

وہ ان کے گلے گلے رو رہا تھا جب ڈاکٹر ان کے پاس آئے تھے!!

دیکھیں آپ لوگوں کو صبر سے کام لینا ہوگا یہاں آنے تک ان کا بلڈ بہت بہہ چکا تھا اور وہ ٹنشن بہت لے رہی تھی جس کی وجہ سے بلڈ پریشر بہت لوو ہو گیا تھا ہم نے ان کی گولی نکال دی تھی پر ہم انہیں بچا نہیں سکے شی از نو مور ہم انہیں نہیں بچا سکے۔۔ ڈاکٹر کہہ کے چلے گئے تھے اور ان چاروں پر سناٹا طاری ہوا تھا۔۔ ان کی آئزہ نہیں بچی تھی کسی کی محبت چھن گئی کسی کی بہن جدا ہوئی کسی کی بیٹی تو کسی کی دوست۔۔ ایک انسان جاتے جاتے اتنے رشتے لے گیا اپنے ساتھ۔۔!!

وہ لوگ آئزہ کو لے کر گھر آئے تھے۔۔؛

ایمبولینس مین گیٹ پر آ کر رکی تھی آریان اور زمل کار سے نکل کر اندر کی طرف گئے تھے۔۔!!

وہ پورچ سے ہوتا اندر گیا تھا۔!!

حلیمہ بیگم نے آریان کو دیکھا تھا اور اس کے ساتھ کھڑی اس عباۓ والی لڑکی کو دیکھ حیران ہوتی اس کے پاس آئی تھی۔!!

آگئی ماں کی یاد۔۔ حلیمہ بیگم نے آریان کو آنکھ دکھا کر کہا تھا!!
میں آپ کو کبھی بھولا ہی نہیں ماما۔۔ وہ کہتا ان کے گلے لگا تھا وہ خود کو نارمل رکھے ہوئے تھا!!

بیٹا یہ کون ہے؟؟ حلیمہ بیگم نے تجسس کے مارے پوچھا!!

آپ کی بہو۔۔ آریان اتنا کہتا خاموش ہوا!!

سب نے عجیب نظروں سے اس کو دیکھا تھا زمل چل کے حلیمہ بیگم کے گلے لگی تھی!!

انٹی سوری میں نے اتنے سال آپ سے آپ ہی کے بیٹے کو دور کیا سوری انٹی۔۔ زمل نے ان کے گلے روتے ہوئے کہا تھا!!

زمل بیٹا تم؟؟ حلیمہ بیگم حیرت کے مارے بولی تھی!!

جی میں ہی۔۔ اس نے آنکھوں میں آنسو لئے کہا تھا!!

انہوں نے زل کے سر پر پیار دیا تھا اور اس سے دور ہوئی تھی۔۔ زل چل کر جلیل سکندر کے پاس گئی تھی۔۔ ایک ایک کر کے وہ سب سے ملی تھی ابھی وہ دور ہوئی ہی تھی کے اسفند صاحب آئزہ کو لے کر اندر آئے تھے۔۔

آئزہ کو ایسے سٹریٹچر پر لیٹا دیکھ سب کی روح لرزی تھی!!

آریان یہ کیا ہے بتاؤ بتاؤ؟؟ حلیمہ بیگم ایک دم سے چیخی تھی!!

اما آئزہ ہمارے بچ نہیں رہی اما اب میں کبھی اس کا نام نہیں پکار سکوں گا اما میں نے آپ کی بیٹی کو کھو دیا۔۔ آریان ان کے گلے لگا تھا۔۔!!

سب دھماکوں کی زد میں تھے وہ تو سب کے لئے اہم تھی اس کی باتیں سب کو مسکرانے پر مجبور کر دیتی تھی آج وہ بول نہیں رہی تھی آج کوئی اس کی آواز کو سن نہیں سکتا تھا۔۔!!

حلیمہ بیگم ایک دم سے زمین پر لڑکھ گئی تھی آریان نے بھاگ کر انہیں تھاما تھا زل جلدی سے اندر کی جانب گئی تھی اور پانی کا گلاس لائی تھی اس نے انہیں پانی پلایا تھا اور ان کو اٹھا کر صوفے پر بیٹھایا تھا!!

وہ گھر جو کچھ دیر پہلے خوشیوں سر بھرا تھا اب وہی گھر موت کی مورت بنا ہوا تھا سب پر سناٹا طاری ہوا تھا۔۔ حلیمہ بیگم نے زل کو گلے سے لگایا تھا!!

بیٹا آج چار سال بعد میں نے اپنی ایک بیٹی کو پایا تو آج ہی میں نے اپنی دوسری بیٹی کھو دی۔۔ حلیمہ بیگم نے زل کو گلے لگاتے کہا تھا!!

ایک دم سے ان کی یادیں ان کو پیچھے لے گئی تھی وقت میں۔۔ ان کو آئزہ کی بات یاد آئی تھی!!

ماما مارنا تو سب نے ہی ہے اور جو ہمارے پیچھے رہ جائے گے ان کو بھی صبر آ ہی جائے گا۔۔ ماما میرے مرنے پر رونا مت ورنہ مجھے تکلیف ہو گی۔۔ انہوں نے جلدی سے آنسو صاف کیے تھے۔۔!!

آریان اور اسفند صاحب نے قرب سے آنکھیں میچی تھی!!

تدفین کا بندوبست کرو۔۔ اسفند صاحب نظریں چرا کر کہتے وہاں سے چلے گئے تھے۔۔!!

تھوڑی دیر بعد عصر کی نماز کے بعد آئزہ کو خاک کے سپرد کر دیا گیا۔۔ سب آہستہ آہستہ وہاں سے جا رہے تھے جلیل سکندر نے زل اور حنا کو وہاں چھوڑ دیا تھا۔۔!!

اما آئے گاڑن میں چلیں کافی پیتے ہیں۔۔ آریان کمرے میں آتے ہوئے بولا تھا۔۔ زمل حلیمہ بیگم کے پاس تھی اور حنا عباہر اسفند صاحب کے پاس بیٹھی تھی!!

میرا دل نہیں کر رہا۔۔ انہوں نے آنسو آنے سے پہلے ہی صاف کیا تھا!!

اما آرزو کو کافی پینا بہت پسند تھا نا آج سے ہم سارے ایک ساتھ بیٹھ کر کافی پیا کریں گے اور ایک کپ ہمیشہ آرزو کا بھی بنے گا۔۔

آریان نے رخ دوسری جانب پھیر کر کہا تھا۔۔ حلیمہ بیگم اٹھ کے باہر کی جانب آئی تھی اور دیکھا تھا وہاں ایک چھوٹی سی بچی بیٹھی ہوئی تھی وہ تکریماً نو سال کی تھی۔۔!!

آریان یہ کون ہے؟؟ انہوں نے سوال کیا تھا!!

اما میں بھی آپ کی ہی بیٹی ہوں اور آپ کے ساتھ ہی رہوں گی۔۔ حنزہ نے حلیمہ بیگم کے پاس آتے کہا تھا!!

وہ آرزو کی طرح ہی دیکھتی تھی۔۔!!

بیگم کیا ہوا اگر ہم آئزہ سے دور ہو گئے ہمارے پاس حنزہ تو ہے نا۔!! اسفند صاحب نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا تھا!!

میں آئزہ آپ کی طرح والی باتیں تو نہیں کر سکتی اور نا ہی ان جیسی ہو سکتی ہوں پر میں آپ کی اچھی بیٹی بن سکتی ہوں۔۔ حنزہ نے ان کا ہاتھ تھاما تھا

حلیمہ بیگم نے نیچے جھک کر حنزہ کو مہا بھرا بوسہ دیا تھا۔

اور اس کا ہاتھ تھام کے باہر لان میں گئی تھی!!

آپ مجھے لے کر تایا ابو کے پاس چلیں گے؟؟ زمل نے روم میں آتے آریان سے سوال کیا تھا!!

آپ تیار ہو جاؤ پھر لے چلتا ہوں میں۔۔ آریان نے اتنا کہا تھا!!

زمل بھی چپ کرتی وہاں سے باہر چلی گئی تھی۔۔ آج آئزہ کو ان سے دور ہوئے ہفتہ ہونے کو تھا۔۔ وہ وائٹ کلر کی شلوار قمیض پہن کر نیچے اترا تھا سیڑھیوں سے اتر کر وہ ٹی وی لاؤنچ

میں آیا تھا جہاں حلیمہ بیگم بیٹھی حزنہ سے باتیں کر رہی تھی۔۔ حزنہ ان کے پاس ہی رہتی تھی وہ دروازہ بند کرتا واپس باہر کی طرف جانے لگا تھا جب اس نے ونڈو سے باہر اسفند صاحب کو دیکھا تھا جو گارڈن میں کھڑے پودوں کو پانی دے رہے تھے وہ ان کے پاس گیا تھا!!

بابا آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اتنی دھوپ میں؟؟ آریان نے اسفند صاحب سے سوال کیا!!
 بیٹا یہ پھول میری بیٹی کی نشانی ہے اس نے ان کو اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا اور آج دیکھو ان پھولوں کی دیکھ بھال کرنے والی ہی نہیں ہے۔۔ اسفند صاحب افسردہ ہوئے تھے!!
 بابا اگر آپ بھی ایسے کمزور پڑ جائے گے تو میں کیا کروں گا۔۔ آریان نے ان پھولوں کو دیکھ کر کہا تھا!!

کتنا بہادر بن کے دکھاؤ باپ ہوں آخر یاد آ ہی جاتی ہے بیٹی کی۔۔

بابا۔۔ آریان کچھ اور کہے بغیر اسفند صاحب کے بغل گیر ہوا تھا۔۔ انہوں نے بھی اس کو دور نہیں کیا تھا تھوڑی دیر وہ ایسے ہی ان کے گلے لگا رہا پھر پیچھے ہوا۔!

بابا میں زل کو لے کر جا رہا ہوں۔۔!!

میری مانو تو مت لے کر جاؤ اب اس کو اکثر پیچھے کے راستے ہمیں گھرے دلدل میں دخیل دیتے ہیں وہ بہت مشکل سے باہر نکلی ہے ان سب سے۔۔

بابا میں خود نہیں چاہتا کہ اب وہ جائے پر ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے فیصلے کے لئے خود مختار ہے!!

آرام سے لے کے جانا اور اکیلا مت چھوڑنا اس کو۔!! اسفند صاحب اس کے کندھے پر تھکی دے کر اندر چلے گئے تھے۔۔ وہ بھی پورچ کی جانب گیا تھا!!!

اس نے گاڑی باہر نکالی تھی اور زمل کو بیٹھاتا باہر کی طرف چلا گیا تھا۔!!

باہر مین گیٹ پر کھڑے مہران کو دیکھ کر اس نے گاڑی روکی تھی۔!!

آریان اسفند جہانگیر مجھے سزا دو تمہاری بہن کا قاتل ہوں میں۔۔ مہران گاڑی کے پاس آ کر بولا تھا!!

مہران خان تمہاری زندگی کا یہ پہلا قتل ہے جو تم نہیں کرنا چاہتے تھے پر قسمت نے لکھ دیا تھا تو ہو گیا۔!! آریان نے لمبا سانس لے کر کہا تھا!!

میں تین سو پندرہ لوگوں کا قتل کر چکا ہوں آریان۔۔ وہ چاہتا تھا بس اس کو سزا مل جائے اب!!

وہ تین سو پندرہ قتل تم نے خوشی سے نہیں کیے بلکہ اپنی جان بچانے کے لئے کیے ہیں۔۔ آریان نے حقیقت اس کے سامنے رکھی تھی!!

پر قاتل تو ہوں نہ میں۔۔!! وہ بس آریان کو منالینا چاہتا تھا!!

تم نے گنہگاروں کو سزا دی ہے مہران تم نے بہت سے بچوں کی جانیں بچائی ہے تم نے غلط کام کو روکا ہے بس طریقہ غلط تھا پر کام نہیں۔۔ آریان اتنا کہتا گاڑی سٹارٹ کرتا وہاں سے نکل گیا تھا اور وہ ایک بار پھر وہاں بیٹھ کر رونے لگا تھا۔۔

کیا میں اندر آ سکتی ہوں؟؟ اس نے وہاں باہر دروازے میں کھڑے ہو کر پوچھا تھا!!

آجاؤ۔۔ وہ اتنا کہہ کر خاموش ہوئی تھی!!

وہ چل کر ان کے پاس گئی تھی اور سلام کیا تھا!!

آپ کیسی ہیں تائی جان؟؟ زمل نے ان کے پاس بیٹھ کر سوال کیا تھا۔ زمل ان کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی وہ کافی بدل چکی تھی وہ اب پہلے کی طرح جوان نہیں رہی تھی چہرہ بھی سیاہ ہو گیا تھا چہرے پر نمایا ہونے والی جھڑیاں کانپتے ہوئے ہاتھ۔!!

تم؟؟ انہوں نے زمل کا عبائے سے کوور کیا چہرہ دیکھ کے کہا تھا!!
جی میں۔۔ وہ اتنا کہہ کر مسکرائی تھی!!

وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی وہاں کمال سکندر آئے تھے۔ زمل اٹھ کر ان کے پاس گئی تھی اور ان کے گلے لگی تھی!!

تایا ابو کیسے ہیں آپ؟؟ زمل نے ان سے سوال کیا تھا۔ آریان وہی دروازے میں کھڑا بس ان کو دیکھ رہا تھا!!

تم یہاں کیا کرنے آئی ہو تمہیں ہمارے پاس نہیں آنا چاہیے تھا۔ کمال سکندر نے اپنی نظریں جھکا کر کہا تھا!!

مجھے کیوں نہیں آنا چاہیے تھا تایا ابو میں تو آپ کی بیٹی ہوں نا اور بیٹیاں اپنے ماں باپ کو نہیں چھوڑتی۔

پر ہم نے کبھی تمہیں بیٹی سمجھا ہی نہیں تھا ہمیشہ تمہیں کمتر سمجھا بے عزت کیا۔۔ پھر بھی تم آگئی۔۔ انہوں نے ماضی یاد کر کے کہا تھا!!

تایا ابو ماضی گزر جانے کے لئے ہوتا ہے جو گزر گیا ہے ماضی کو یاد کر کے صرف پچھتاوا رہے گا۔۔ اور آپ لوگوں نے مجھے پالا ہے۔۔ زمل نے اپنے آنسو صاف کر کے کہا تھا!!

پر ہم نے کبھی رشتے نہیں نبھائے بس ہمیشہ آگے بڑھنا چاہا اور اس آگ نے ہمیں جلا دیا۔۔ انہوں نے اپنے ہاتھ دیکھ کر کہا تھا ہمت ہی کہاں تھی اس سے نظریں ملانے کی!!

تایا ابو رشتوں میں تو عن بن چلتی رہتی ہے اس چھوٹی سی وجہ سے رشتے چھوڑے نہیں جاتے بلکہ رشتے تو ہوتے ہی نبھانے کے لئے ہیں ایک دوسرے کی ڈھال بننے کے لئے۔۔ زمل مسکائی تھی!!

مجھے معاف کر دینا بیٹا مجھے معاف کر دینا۔۔ بہت غلط کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ تمہارا حق مار کر تمہیں بے عزت کر کے۔۔!! کمال سکندر نے اپنے آنسو صاف کی تھے!!

ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم کبھی کسی کا حق نامارے بلکہ حق ادا کرنے سکھیں۔۔

دوسروں سے چھینی ہوئی چیزیں کبھی بھی ہمارے کام نہیں آتی وہ ہم سے بھی جدا ہی ہوتی ہے۔۔!!

میں بھول گیا تھا بیٹا یہ دنیا مکافات عمل ہے اس میں وہی ملتا ہے جو ہم نے کیا ہو۔۔ میں نے صارم کے ساتھ غلط کیا میں نے سب کی نظروں میں اسے مرا ہوا کرار دے دیا دیکھو مجھے بھی اس ہی جگہ لا کھڑا کر دیا گیا میں نے ایک بیٹے کو باپ سے جدا کیا آج میرا بیٹا ہی مجھ سے چھن گیا۔۔ میں نے تمہاری عزت کی دھجیاں اڑانی چاہی پر تمہارے کردار صاف رہا میری کی غلطی میری بیٹی کے عاڑے آگئی۔۔ وہ کہہ کر زمین پر بیٹھتے ہوئے رونے لگے تھے۔۔!!

غلط کرنے والوں کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے اللہ کی لاٹھی واقعی بے آواز ہوتی ہے پر جب وہ برستی ہے تو اس سے بڑی چیخ کوئی نہیں ہوتی۔۔!!

زمل اور آریان نے کمال سکندر کو اٹھایا تھا۔۔!!

ان کو ان کے کیے کی سزا مل گئی تھی ان کے گناہ ان کو گہرے دلدل میں دھکیل گئے تھے اب وہ اس میں سے نہیں نکل سکتے تھے!!

اب بس معافی ہی تھی جو وہ مانگ سکتے تھے

پر وہ معافی قبول بھی ہونی تھی یا نہیں یہ کوئی نہیں جانتا تھا!!

کسی کے ساتھ غلط کرنے سے پہلے ہمیں اپنے انجام کا سوچ لینا چاہیے ایسا نا ہو کے دوسروں کو آگ کے دلدل میں دھکیلتے آپ خود اس آگ کی نظر ہو جاؤ۔۔

کمال سکندر نے اتنا تو بتا دیا تھا اپنی کہانی میں کے جن کی زندگی کا آغاز بہت اچھا ہو اکثر ان ہی کی زندگی کا اختتام غلط ہوتا ہے۔۔ اور ضروری بھی تو صرف اختتام ہی ہے آغاز کہاں یاد رہتا ہے ہمیشہ بس اختتام یاد رہ جاتا ہے۔۔!! دوسروں کے لیے کنوا کھودنے والے اکثر خود ہی اس کنوئیں میں گر جاتے ہیں۔۔

پانچ مہینے بعد:

وقت نہ پہلے کبھی رکا تھا نا آج رکے گا اور نا ہی کل کو رکے گا۔ زندگی بھلے ہی ایک جگہ کھڑی رہے پر وقت اور حالات دونوں کا اتار چڑھاؤ ہوتا رہتے ہے دونوں ہی بدلتے رہتے

ہیں۔۔ ان پانچ مہینوں میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔ پانچ دن ہو پانچ مہینے پانچ سال یا پھر پانچ ہزار سال وقت بدل ہی جاتا ہے

وہ دوست بن کر بھی نہیں رکتا اور دو دشمن بن کر بھی دغا نہیں دیتا بس چلا جاتا ہے۔۔!!

وہ روز کی طرح آج پھر اس رات کے اندھیرے میں اس درخت کے ساتھ ٹیک لگا کے بیٹھا تھا اور اس قبر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔ قبر پر لگی سلیٹ پر آئزہ اسفند جہانگیر لکھا تھا!!

جانتا ہوں آپ خوش ہو گئی بہت کبھی کسی کے ساتھ غلط جو نہیں کیا یہ قبر بھی آپ کی دوست ہو گئی۔۔ اس نے قرب سے کہا تھا!! جانتا ہوں یہ اندھیرے آپ کو خوف میں مبتلا کر دیتے ہے اس لئے میں ہر اندھیرے میں آپ کے ساتھ ہوتا ہوں کبھی نہیں چھوڑوں گا!!

آپ جانتی ہے سب میرے خلاف ہو گئے ہیں پوری دنیا میں سزا چاہتا ہوں پر کوئی میرے خلاف آواز ہی نہیں اٹھا رہا ہر طرح کا ثبوت اکٹھا کر لایا ہوں پر کوئی ایف آئی آر ہی درج نہیں کروا رہا۔۔ میں نے آج تک کسی کے ساتھ غلط نہیں کیا تھا اچھے لوگوں کو نقصان نہیں پہنچایا تھا بس غلط کو غلط سے ختم کیا تھا۔۔ پھر میری زندگی میں آئزہ اسفند جہانگیر آگئی ایک

پر سکون لڑکی اور مجھ سے پہلے اچھے انسان کا قتل ہو گیا میں نے اپنی ہی محبت کو ختم کر دیا۔

*

اس نے اہ بھر کر کہا تھا۔

میں آج اتنا بے بس ہوں کہ میں خود سے نظریں نہیں ملا سکتا چیخ چیخ کر دنیا کو اپنی سچائی بتانا چاہتا ہوں پر کوئی میری سچائی سننا ہی نہیں چاہتا۔ دل کے گھاؤ حد سے بڑھ گئے ہیں پر سکون نہیں مل رہا۔ اس نے آنسو صاف کر کے کہا تھا!!

اس نے سورہ یوسف کی تلاوت شروع کی تھی اور آنکھیں بند کرتا اس کو زور زور سے پڑھنے لگا تھا۔ تو کیا مہران خان بھی حافظ قرآن تھا؟؟ ہاں وہ بھی حافظ قرآن تھا پر اس نے جب پہلا قتل کیا تو قرآن پڑھنا چھوڑ دیا تھا پر وہ کبھی بھی قرآن کو بھولا نہیں تھا وہ آئزہ سے پہلی بار سعودی عرب میں ملا تھا اور اس کے بعد سے وہ بھی قرآن پڑھنے لگا تھا نمازوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہوا تھا پر وہ آج پھر بہت وقت بعد تلاوت کر رہا تھا۔ جیسے

جیسے وہ آیات پڑھتا وہ مسکرا اٹھتا تھا۔ اس نے تلاوت ختم کرتے ہی ایک بار پھر درخت سے ٹیک لگائی تھی اور آنکھیں موند گیا تھا!!

زروش بیٹا ماہر کہاں ہے؟؟ جلیل سکندر نے زروش سے پوچھا تھا!!

*

بابا صارم اس کو لینے گئے ہیں۔ زروش نے مسکرا کر کہا تھا!!

اسلام و علیکم دادا جانی۔ اس نے اندر آ کر مسکرا کے بولا تھا!!

وعلیکم اسلام۔ دادا کی جان۔ جلیل سکندر نے اس کو گلے لگا کے کہا تھا!!

دادا جان آج میری ایک دوست بن گئی اسکول میں۔ ماہر نے ہنس کر کہا تھا!!

واہ مطلب تم اسکول میں دوستی کرنے گئے تھے۔ بیٹا میں تمہاری فی پڑھنے کے لئے دیتا

ہوں دوستی کرنے کے لئے نہیں۔ صارم نے اس کو گھور کر کہا تھا!!

بابا میں پڑھوں گا بھی اور دوستی بھی کروں گا۔۔ ہاں نہ۔۔ وہ کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا صارم اور جلیل سکندر مسکرائے تھے!!

میں دیکھتی ہوں اس کو۔۔ زروش کہہ کر اس کے پیچھے گئی تھی!!

مابیر آپ نے جوتے بھی نہیں اتارے اور آپ بیڈ پر لیٹ گئے ہیں۔۔ زروش نے اس کو دیکھ کر کہا تھا!!

اوہو ماما آپ دیکھ نہیں رہی آپ کا بیٹا آج تھکا ہوا آیا ہے تھوڑا ریسٹ کر رہا ہے۔۔ مابیر نے بازو پر منہ رکھ کر کہا تھا!!

*

بیٹا تھک گئے ہو تو اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کے آپ ایسے لیٹ جاؤ اٹھ کر پہلے ڈریس چینج کرو اٹھوں میں کپڑے چینج کروا دیتی ہوں۔۔ زروش نے اس کے جوتے اتارے تھے!!

آپ کو شرم نہیں آئے گی میرا ڈریس چینج کرتے ہوئے؟؟ مابیر نے اٹھ کے بیٹھ کر بولا تھا!!

بیٹا بچپن سے میں ہی کرتی آئی ہوں۔۔ زروش نے اس کو گھور کر دیکھا تھا!!

اما غلط بات ہے یہ بہت غلط بات ہے ایسے کوئی کسی کے کپڑے چینج کرتا ہے۔۔ اس نے آنکھیں بڑی کر کے بولا تھا!!

مامی کریں اس کے کپڑے چینج۔۔ عنایا نے روم میں آ کر کہا تھا!!

چونیا تم چپ رہو۔۔ پتہ ہے مجھے کے تم بہت بے شرم ہو پر میں بے شرم نہیں ہو۔۔!! مابیر نے منہ پھولا کے کہا تھا۔۔!!

بندر تم مجھے چونیا مت بولا کرو سمجھے اور میں بے شرم نہیں ہوں سمجھے۔۔ ہنہ۔۔ عنایا نے آنکھیں سکڑ کر کہا تھا!!

ہاں پتا ہے کے تم کتنی بے شرم ہو۔۔ مابیر کہہ کر اٹھتا کپڑے لے کر واش روم میں گیا تھا اور دروازہ زور سے بند کیا تھا!!

*

مامی یہ کتنا بد تمیز ہے۔۔ عنایا نے زروش کو دیکھ کر کہا تھا!!

اچھا چلو تیار ہو جاؤ زل خالہ کے گھر جانا ہے۔۔ زروش اس کے گال چوم کے باہر چلی گئی تھی۔۔!!

ہے کیا بد تمیز بندر میرے مامو مامی اتنے اچھے ہیں اور یہ استغفر اللہ۔۔ عنایا نے زور سے کہا تھا!!

اگر میری تعریفیں ہو گئی ہو تو جا کر تیار ہو جاؤ۔۔ مامیر نے باہر نکل کے کہا تھا اور وہ منہ سکڑ کر باہر چلی گئی تھی۔۔

وہ نق سس سا تیار ہو کر ڈریسنگ روم سے باہر آیا تھا۔۔ اور رخ مرر کی جانب کیا تھا مرر کے پاس کھڑے ہو کر اس نے مرر میں اس کی شکل دیکھی تھی۔۔ وہ قرآن پڑھنے میں مصروف تھی چہرے پر مسکراہٹ تھی وہ پر سکون سی بیٹھی تھی۔۔!!

آریان اس کی آواز سن رہا تھا آنکھ بند کر کے اس نے شکر ادا کیا تھا!!

زل نے ایک دم سے اپنی آواز ہلکی کی تھی آریان نے اس کی حرکت کو بخوبی نوٹ کیا تھا اور مسکراتا ہوا اس کو دیکھنے لگا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ آواز بالکل بند رگئی تھی اور آریان ہنستا ہوا اس کے پاس گیا تھا!!

*

آپ نے آواز کیوں کم کر لی؟؟ آریان نے شرارتی انداز میں پوچھا تھا!!

نہیں بس وہ ویسے ہی۔۔ زل نے بوکھلا کر بولا تھا!!

پریشان نہیں ہو مانا اسلام نے چار شادیوں کا حکم دیا ہے پر یہ بھی کہا ہے کے چاروں کے ساتھ ایک سا سلوک کیا جائے۔۔ پر آریان جہانگیر صرف زل آریان جہانگیر کو چاہتا ہے میرے دل میں کبھی بھی آپ کے علاوہ کسی کا خیال نہیں آیا میں نے صرف ایک انسان سے محبت کی ہے اور وہ آپ ہو یہ محبت صرف آپ سے ہی رہے گی۔۔ میری زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری لڑکی آپ ہی ہو۔۔ آریان نے اس کے پاس بیٹھ کر اسکا ہاتھ تھام کر کہا تھا۔۔

زمل اب کی بار مسکرائی تھی۔۔ وہ ہمیشہ بھول جاتی تھی کے اس کے ساتھ موجود شخص حافظ قرآن ہے جس کو پورا قرآن یاد ہے۔۔!!

ایسے ہی مسکراتی رہا کرو آپ کی یہ مسکراہٹ میری زندگی میں بہت سے رنگ بھر دیتی ہے۔۔ آریان نے کہہ کر اس کے ہاتھ پر زور دیا تھا۔۔

زمل نے شرم سے نظریں پھیری تھی۔۔!!

*

بیگم اب اگر اتنی سی بات پر بھی آپ کو شرم آئے گی تو یہ بندہ ناچیز پاگل ہو جائے گا آپ کے پیچھے۔۔ آریان نے اس کا دوپٹہ سہی کرتے کہا تھا اور اب کی بار وہ مسکرا کر اس کے گلے لگی تھی۔۔ آریان نے بھی ہنس کر اس کے گرد حصار باندھا تھا۔۔

سب نیچے آگئے ہیں آپ بھی آ جاؤ اگر میں یہاں تھوڑی دیر رک کے آپ کو دیکھتا بھی رہا تو آپ کو شرم آنی ہے۔۔ آریان ہنستا ہوا نیچے چلا گیا تھا!!

اس کے جانے کے بعد زمل نے مسکرا کر قرآن کی آیت پڑھی تھی اور قرآن بند کیا تھا!!

آئزہ سہی کہتی تھی ہماری عزت لوگوں کی زبانوں سے نہیں بندھی۔۔ عزت تو اللہ نے دینی ہوتی ہے اور وہی چھین سکتے ہیں۔۔ آریان نے سہی کہا تھا میں پاکیزہ ہو تبھی مجھے محفوظ رکھا گیا۔۔ میں بس خود کو دور کر رہی تھی اپنے اصل سے پر اصل سے کبھی نہ کبھی تو ملنا ہی پڑھتا ہے۔۔ میں نے اللہ کو پا لیا ہے اور اب مجھے لگتا ہے مجھ سے زیادہ خوش قسمت کوئی نہیں ہے مجھے تو راہ ہدایت دکھائی گئی ہے۔۔

*

ہدایت کو دیکھنے میں اور ہدایت حاصل کرنے میں بہت فرق ہوتا ہے ہدایت تو انہیں ہی ملتی ہے جن میں۔ ہدایت حاصل کرنے کی چاہ ہوتی ہے۔۔!!

زل نے اپنی آنکھیں صاف کی تھی اور اٹھ کر نیچے کی جانب چلی گئی تھی جہاں سب بیٹھے ہوئے تھے وہ سب سے ملی تھی اور رخ کچن کی جانب کیا تھا۔۔!!

آپ یہاں کیا کرنے آئی ہیں؟؟ آریان زل کے پیچھے آتا بولا تھا!!

چائی بنانے اور کباب فرائی کرنے۔۔ زل نے معصومیت سے کہا تھا!!

کیوں ایک بار پھر اپنے شوہر کو مصیبت میں ڈالنا ہے؟؟ پتہ ہے نہ پچھلی بار آپ کی چائی نے کام خراب کیا تھا!! آریان نے اپنی ہنسی ضبط کرتے کہا تھا!!

وہ پانچ سال پرانی بات ہے اب مجھے کوکنگ کرنی آتی ہے زل نے گھور کر کہا تھا!!

اللہ اللہ جھوٹ نہیں کہتے۔۔ آریان نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا!!

اللہ اللہ میں جھوٹ کہہ بھی نہیں رہی۔۔ زل نے ہنس کے کہا تھا!!

*

آپ کباب فرائی کرو میں چائی بناتا ہوں۔۔ آریان کہتے ساتھ ہی دودھ نکال کر لایا تھا اور چائی کی کیٹلی چولہے پر چڑھائی تھی۔۔ زل نے بھی سر جھٹک کر کباب فرائی کیے تھے۔۔ وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکلے تھے اور ٹیبل پر رکھا تھا۔

ابھی سب باتیں کر ہی رہے تھے جب عبایا پہنے منتہا اندر آئی تھی۔۔ عمران نے اس کو روکا تھا!!

مجھے سب کے سامنے آپ سے ایک سوال کرنا ہے۔۔ عمران نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر کہا تھا!!

کیا بات کرنی ہے؟؟ منتہا نے سوال کیا تھا!! سب انہیں ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہا کوئی مووی لگی ہو!!

کیا ڈاکٹر منتہا اے سی پی عمران سکندر سے شادی کریں گی؟؟ عمران نے ڈائریکٹ سوال کیا تھا!!

منتہا نے سب کی طرف دیکھا تھا سب آنکھوں میں امید لئے انہیں دیکھ رہے تھے۔!!
میں منتہا اے سی پی عمران سکندر کو قبول کرتی ہو۔۔ اس نے مسکرا کے کہا تھا۔۔ نرمین چچی بھاگتی ہوئی اس کے پاس گئی تھی اور اس کو گلے لگایا تھا۔۔

*

حزہ ایک دن میں بھی ایسے سب کے سامنے آپ سے یہ سوال کروں گا۔۔ مابیر نے حزہ کے پاس آکر کہا تھا!!

شرم کرو لڑکے تم سے بڑی ہوں میں۔۔ حنزہ اس کے سر پر ایک لگاتی دور چلی گئی تھی!!

بندر ابھی مامو کو شکایت لگاتی ہوں۔۔ عنایا نے مابیر کو گھور کر کہا تھا!!

جل کٹڑی جلتی رہتی ہے مجھ سے۔۔ مابیر کہہ کر ہنسا تھا۔۔!!

ان سب کی زندگیاں مکمل ہو گئی تھی۔۔ کچھ صبر کرنے والوں کو صبر کا پھل مل گیا تھا کچھ
نے خدا کو پالیا تھا اور کچھ نفرت کی نظر ہو گئے تھے۔۔!!

ان سب نے اپنے چائی کے کپ اٹھائے تھے اور سب مسکرا کر باتیں کرنے لگے تھے!!

وہ آج پھر اس قبر کے پاس آ کر بیٹھا تھا۔۔ کچھ دیر خاموشی سے وہ مٹی کو دیکھتا رہا تھا!!

میں بہت برا تھا میں غلط تھا تبھی میری محبت مجھ سے جدا ہو گئی۔۔ محبت تو اچھے برے
دونوں لوگوں کو ہو جاتی ہے

*

پر شاید اچھے لوگ اپنی محبت کو حاصل کر لیتے ہیں میں مہران خان برا تھا تبھی سب کچھ چھن گیا مجھ سے۔۔ میں اتنا برا ہوں کہ میں نے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی محبت کو ختم کر دیا آئزہ مجھ سے دور ہو گئی۔۔ میں غلط تھا بد دعائیں کبھی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی وہ تو آفت بن کر ہم پر اترتی ہے اور تب تک ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی جب تک ہم ہارنا جائے۔۔ میں ہمیشہ جیتنے والا انسان آج ہار گیا ہوں مجھے ایسا انتظار ملا ہے کہ اب یہ آخری سانس تک کرنا پڑھے گا یہ انتظار کی صولی مجھے مار دیگی۔۔ میرا ہر زخم ہر اہے یہ زخم ہے کہ بھرنے کا نام ہی نہیں لیتا۔!!

ہار جیت مقدر کا حصہ ہے پر اپنی ہی محبت سے دوری یہ کیوں ہے مقدر میں۔۔ اس نے کہہ کر آسمان کی جانب دیکھا تھا اور آنسو صاف کیے تھے پھولوں کی تازہ پتیا اس نے اپنے سامنے موجود قبر پر ڈالی تھی اور اس قبر کو صاف کرنے لگا تھا۔!!

اس کا انجام یہی تھا دنیا سے دور کٹ جانا زندہ ہو کر بھی سب سے دور ہو گیا تھا

*

وہ اس کی حالت اب ویسی نہیں رہی تھی داڑھی بہت بڑھ چکی تھی بال بھی گردن تک آنے لگے تھے سیاہ کلر کی قمیض شلوار پہنے وہ اس قبر کو دیکھنے لگا تھا!!

دوست ہے وہ، دشمن ہے وہ۔

ہمراز بھی ہے زندگی۔

آغاز بھی ہے زندگی۔

اختتام بھی ہے زندگی

آگ ہے یہ زندگی۔

اور راکھ بھی ہے زندگی۔

کیا کیا نا ہے یہ زندگی؟؟

ہے لڑنا بھی زندگی سے۔

اور جیتنا بھی اسی کو ہے

پانے کی چاہ ہے زندگی

اور کھونے کا راستہ ہے زندگی۔۔

چلنے کا سفر ہے زندگی

اور بھٹکنے کی راہ ہے زندگی

مہض دھوکہ ہے یہ زندگی

زندگی یہ جیت ہے زندگی تو ہار ہے۔۔

کیا کیا نہ ہے یہ زندگی، کیا کیا نہ ہے یہ زندگی۔۔!!

*

یہ زندگی کبھی ساتھ نہیں دیتی یہ تو دھوکہ ہی ہے جو ہمیں راہ سے ہٹانے کی کوشش کرتی ہے اور ہم بھی بھٹک جاتے ہیں خدا کو دور کر دیتے ہیں اور شیطان کو ساتھی بنا لیتے ہیں۔۔۔ زندگی ہمیشہ ویسی نہیں چلتی جیسا ہم نے سوچ رکھا ہو یہ تو رنگ بدل دیتی ہے اپنے اور وہاں لاکھڑی کرتی ہے جو ہم نے سوچا بھی نہیں ہوتا اور پھر ہم اس مقام پر آ کر خود کو خدا سے دور کر لیتے ہیں کیوں کہ ہمیں وہ نہیں مل رہا ہوتا جو ہم نے سوچا ہو اس مقام پر آ کر ہمیں راہ سے بھٹکنا نہیں چاہیے بلکہ مقابلہ کرنا چاہیے تنہائی میں ہر وقت اللہ کو یاد کرنا چاہیے کیوں کہ شیطان بھی تنہائی میں ہمیں بھٹکاتا ہے۔۔۔ زندگی کا اختتام سب کا ایک ہی ہے امیر کا غریب کا گورے کا کالے کا عربی کا اور عجی کا۔۔۔ موت تک تو سب کو پہنچنا ہے پر عمل بھی تو ضروری ہے ہمیں اپنے عمالوں کو سدھارنا ہے تاکہ قیامت کے روز سر بلند ہونا کے جھکا ہوا پر افسوس ہم تو کچھ اور ہی کرنے لگے ہیں بس خدا کے لئے لڑتے رہو پھر اختتام ویسا ہی ہوگا جیسا آپ نے سوچ رکھا ہے۔۔۔ وہ آزماتا ضرور ہے

*

پر وہ صبر کرنے والوں کا ساتھ بھی دیتا ہے۔۔۔ وہ اپنے سے محبت کرنے والوں کو اکیلا نہیں چھوڑتا دنیا نا آپ کی کبھی بنی ہے اور نا ہی کبھی بنے گی پر اگر آپ اللہ کی طرف ایک انگلی

بڑھاؤ گے تو وہ بدلے میں ہاتھ تھامے گا دنیا چھوڑ دے گی پر یقین جانے رب نہیں چھوڑیں
 گا تکلیف تو جانے کے لئے آتی ہے خوشیاں اور غم تو عارضی ہوتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے
 نہیں رہتے ہدایت چھوڑ کر غافل نہیں ہونا۔ ایمان تو ایک بار ہی ملتا ہے بار بار اس کو
 حاصل نہیں کر سکتے ہم جہاں آغاز لکھا ہوتا ہے وہی اختتام بھی ہوتا ہے اور ان زندگیوں کا
 آج اختتام تھا جنہوں نے اللہ کے لئے سب چھوڑ دیا تھا اور اللہ کو پانے کے بعد کوئی غم
 ہمیں توڑ نہیں سکتا۔ مہلم نے آسمان پر چمکتے ان ستاروں کو دیکھ کر کہا تھا اور رخ اندر
 کمرے کی جانب کیا تھا۔!!

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں سچ اور حق پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائیں تاکہ ہم بعد کے پچھتاؤں
 سے بچ سکیں غلط راہ سے بچ سکے غلط اختتام سے بچ سکیں اور جہنم کی آگ سے بچ سکے۔
 آمین

ختم شد!!!